فتاوی رضویہ سے ماخوذ احادیث کا مستند مجموعہ

اَلْاَحَادِیْثُ النَّبَوِیَّۃ مِنَ التَّصَانِیْفِ الرَّضَوِیَّۃ

المعروف

امام احمد رضا اور علم حدیث

جلد سوئم



شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

افادات ○ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

فتاوٰی رضویّہ سے ماخوذ احادیث کا مستند مجموعہ

اَلْاَحَادِیْثُ النَّبَوِیَّۃ مِنَ التَّصَانِیْفِ الرَّضَوِیَّۃ

المعروف

اِمام احمد رضا

اور

عِلمِ حدیث

جلد سوئم

افادات

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرّہٗ

جمع وترتیب

محمد عیسٰی رضوی قادری

الجامعۃ الرضویۃ مظہر العلوم گرسہائے گنج قنوج

شبّیر برادرز ۴۰- بی اُردُو بازار لاہور

imamat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ——— امام احمد رضا اور علم حدیث

افادات ——— اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ العزیز

جمع و ترتیب ——— مولانا محمد عیسیٰ رضوی قادری

تعداد ——— 500

طبع اول ——— 2001ء

ناشر ——— شبیر برادرز اردو بازار لاہور

قیمت ———

مطبع: یو اینڈ می پرنٹرز، لاہور

ملنے کا پتہ

شبیر برادرز

40-B اُردو بازار لاہور فون 7246006

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرف آغاز

مجدد ملت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ کی ذات گرامی محتاج تعارف نہیں۔ قدرت نے انہیں گوناگوں خصوصیات کا حامل بنایا انہیں مختلف علوم و فنون میں درک حاصل تھا اور پچاس سے زائد فنون میں ان کی تصانیف عالیہ یادگار ہیں جو ان کی عبقریت و شان تجدید پر شاہد عدل ہیں یہی وجہ ہے کہ آج دنیا کی بڑی بڑی درسگاہوں اور یونیورسٹیوں میں ان پر تحقیق ہو رہی ہے جس کے نتیجے میں محققین و دانشور ڈاکٹریٹ کی ڈگریاں حاصل کر رہے ہیں۔ امام احمد رضا کی علوم و فنون پر مہارت و انفرادیت اور تصلب فی الدین اور احیاء سنت کی ہی کا نتیجہ ہے کہ وہ آج آفاقی و عالمی شہرت کے حامل ہیں۔

زیر نظر کتاب، امام احمد رضا اور علم حدیث' جلد سوم اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے جس میں امام احمد رضا کی بصیرت حدیث اور علم حدیث میں انفرادیت کو واضح کیا گیا ہے اور اس کی طرز تالیف اور دیگر ضروری چیزوں پر جلد اول کے آغاز میں سر نامۂ سخن کے عنوان سے گفتگو کی گئی ہے اس لئے یہاں پر اعادہ کی حاجت نہیں۔

ازیں پیشتر اس کتاب کی دو جلد [illegible] عالی جناب حافظ قمر الدین صاحب رضوی مالک "رضوی کتاب گھر، دہلی" نے شائع [illegible] ور ہم بے پناہ مشکورہ ہیں ہمدرد قوم و ملت عالیجناب الحاج مظہر الدین صاحب رضوی مہتمم الجامعۃ الرضویہ مظہر العلوم گرسہائے گنج ضلع قنوج کا کہ وہ اپنے ادارے کی جانب سے اس کتاب کی تیسری جلد شائع کر رہے ہیں۔ کا امتیازی وصف یہ ہے کہ وہ الجامعۃ الرضویہ مظہر العلوم یکہ و تنہا چلاتے ہیں۔

شکر گزار ہیں مخلص گرامی جناب حافظ و قاری محمد احسان صاحب رضوی کا جن کی عمل سے حاجی صاحب موصوف نے اس کی اشاعت کا بار گراں اٹھایا۔ اور ہم حضرات کے ممنون ہیں جو ہمارے اس کام میں ممد و معاون رہے۔

محمد عیسیٰ رضوی قادری

الجامعۃ الرضویہ مظہر العلوم گرسہائے گنج ضلع قنوج

marfat.com

تعارف

فتاوی رضویہ جلد نہم

مسائل شرعیہ اور مراسم اسلامیہ کے مشتملات و مسلمات کا نابغۂ روزگار فقہی انسائیکلو پیڈیا "فتاوی رضویہ جلد نہم" امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علوم اسلامیہ پر مہارت و دسترس اور تفقہ فی الدین کا انمٹ ثبوت اور نقش جلی ہے۔

اس جلد میں کتاب الخطر والاباحۃ اور اس کے بیشتر متعلقات پر مدلل و مفصل انداز میں خامہ آرائیاں کی گئی ہیں اور اس جلد میں جو منتشر و غیر مربوط مسائل و مباحث ہیں وہ ان عنوانات و مضامین پر منقسم ہیں۔

عقائد، ایمان و کفر، شرک وارتداد، گناہ و توبہ، اکل و شرب، طعام ولیمہ وضیافت اور مہمانی، ظروف وزیور اور انگشتری، سونا، چاندی، پیتل، لوہا اور تانبا کا استعمال، لباس، عمامہ وٹوپی اور جوتا، دیکھنا و چھونا، پردہ و حجاب، سلام، مصافحہ و معانقہ اور بوسہ، داڑھی، ختنہ اور حجامت، زینت، سرمہ و مسی، خضاب، مسواک، کسب معاش، تعلیم و تعلم وفضیلۃ العلم والعلماء، لہو ولعب راگ و مزامیر اور رقص و مزاح، امر بالمعروف و نہی عن المنکر، مرض، تداوی، و تیمارداری، آداب مسجد و قبلہ و تلاوت و خطبہ اور آداب جماع و وطی، موالات، صحبت و محبت اور عداوت، جھوٹ اور غیبت اور فریب و بد عہدی، ظلم وایذائے مسلم، بغض و تکبر، سلوک و برتاؤ اور حقوق انسانی، تحائف و ہدایا، ایصال ثواب و صدقہ اور سوال، مجالس میلاد و ذکر شہادت، مراثی، ذکر و دعا، نوحہ اور جزع و فزع، تعزیہ اور اس کے متعلقہ بدعات و خرافات، طہارت و نماز اور امامت، نکاح و طلاق اور عدت، حقوق زوجین، حقوق والدین، و حقوق اولاد، غیر اسلامی رسم ورواج، بدعات و خرافات و منکرات، اسراف و تبذیر، تشبہ بالغیر و شعار کفار و ہنود، تصاویر اور ان کے احکام، جانوروں کا پالنا، لڑانا اور ان پر رحم و ظلم، آثار مقدسہ اور ان سے تبرک و توسل، تقدیر و تدبیر، شکار و ذبیحہ اور گوشت، اور اشاعت سنیت وغیرہ۔

ان عنوانات کے علاوہ دیگر بے شمار مسائل ایسے ہیں جنہیں کسی عنوان و شہ سرخیوں سے

marfat.com

منسوب و منضبط کرنا مشکل و دشوار ہے وہ شتات و متفرقات ہیں۔

اور اس جلد میں جملہ ۱۲ تحقیقی و علمی گرانقدر رسائل بھی شامل ہیں اور تمام رسائل سے احادیث کا استخراج واندراج عمل میں آیا ہے ان کا تعارف ان کے حقیقی مقام پر عرض کروں گا۔

اور ایک رسالہ بنام "الحجة المؤتمنة فی آیة الممتحنة" شریک اشاعت نہیں ہے۔

اس رسالے میں امام احمد رضا نے ایک اسلامی مفکر ہونے کی حیثیت سے اس دور کے ابھرے ہوئے مسائل کا اسلامی نقطۂ نظر سے جائزہ لیا جب کہ غیر اسلامی تحریکیں ہندو مسلم اتحاد و داد کے نعرے بلند کر رہی تھیں، یہ ایک کھلی ہوئی سازش تھی مگر اس کے خلاف کسی کو زبان کھولنے کی جرأت و ہمت نہ ہوتی تھی گویا کہ ہر طرف شہر خموشاں آباد تھا، ایسے ماحول میں داعی الی الحق مجدد اسلام امام احمد رضا خان بریلوی نے لافانی تحریر کے ذریعہ کلمہ حق بلند کیا اور ہندو مسلم اتحاد کی سازش کے بھیانک واندوہناک نتائج سے ۱۳۳۹ھ میں یہ رسالہ لکھ کر امت مسلمہ کو آگاہ و خبر دار کیا تھا اور انہیں خواب غفلت سے جگانے اور قوم مسلم میں نئی روح پھونکنے کی کوشش فرمائی۔ آہ! وہ نتائج آج ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ اقتدار چھن چکا ہے۔ بابری مسجد شہید کر دی گئی ہے۔ مسلمانوں پر ہندو ہر طرف ہر شعبہ میں ظلم و تشدد پر آمادہ ہیں۔ تعلیم و تہذیب اور اقتصادیات سب متاثر ہیں۔

اور اس رسالے میں مسلمانوں کی سماجی معاشی اور اقتصادی مسائل پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

زیر نظر علمی و اصلاحی شاہکار ۱۱۲ سوالوں کے تحقیقی و علمی اور مدلل و مبرہن جوابات پر مشتمل ہے۔

معاشرت انسانی سے متعلق ضروریات و مسائل پر مشتمل یہ عظیم مجموعۂ فتاوی کلاں سائز کے ۵۸۴ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس جلد میں مع جملہ رسائل و مسائل کے مکررات کو چھوڑ کر ۷۷۲ حدیثیں حوالۂ قلم ہیں۔

marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد نہم

قوی الایمان کو توکل علی اللہ کرتے ہوئے مجذوم سے مخالطت میں کچھ نقصان نہیں اور ضعیف الاعتقاد کے حق میں اختلاط سے احتراز ہی بہتر ہے اس مضمون پر چار حدیثیں۔

۱۔ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے (ایک) مجذوم کو اپنے ساتھ کھلایا اور فرمایا کل معی **بسم اللہ ثقۃ باللہ و توکلا علی اللہ**۔ رواہ ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجۃ بسند حسن و ابن حبان و الحاکم و صححاہ۔

کھا میرے ساتھ اللہ کا نام لے کر اور اللہ ہی پر تکیہ ہے اللہ ہی پر بھروسہ۔ (مولف)

(ترمذی ۲/ ۴،باب ماجأ فی الاکل من المجذوم)

۲۔ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں **فرمن المجذوم کما تفر من الاسد. اخرجہ البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ**۔

جذامی سے بھاگ جیسا شیر سے بھاگتا ہے۔ (مولف) (بخاری ۲/ ۸۵۰،باب الجذام)

۳۔ دوسری حدیث میں ہے۔ **اتقوا صاحب الجذام کما یتقی السبع اذا ہبط وادیا فاہبطوا غیرہ**۔ رواہ ابن سعد فی الطبقات عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما۔

جذامی سے بچو جیسا درندے سے بچتے ہیں وہ ایک نالے میں اترے تو تم دوسرے میں اترو۔

(مولف) (کنزالعمال، ۱۰/ ۲۹)

۴۔ نیز حدیث میں ہے **کلم المجذوم و بینک و بینہ قید رمح او رمحین**۔ رواہ ابن السنی و ابونعیم فی الطب النبوی عن عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالٰی عنہ عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

مجذوم سے اس طرح بات کرو کہ تمہارے اور اس کے درمیان ایک دو نیزے کا فاصلہ ہو۔

(مولف) (کنزالعمال، ۱۰/ ۲۹)

marfat.com

خدا کا واسطہ دے کر مانگنے والے کو کچھ دینا چاہئے جب کہ وہ بیجا سوال نہ کرے

۵۔ حدیث میں ہے۔ ملعون من سئل بوجه الله ثم منع سائله مالم يسئل هجرا. اخرجه الطبرانی فی الکبیر بسند حسن عن ابی موسیٰ الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

وہ ملعون ہے جس سے خدا کا واسطہ دے کر مانگا جائے پھر وہ اس سائل کو نہ دے جب کہ اس نے کوئی بیجا سوال نہ کیا ہو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۵" (کنز العمال، ۶/ ۳۱۵)

ریشم اور سونا مردوں کے لئے حرام ہیں حدیث میں ہے

۶۔ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم هذان حرامان علی ذکور امتی حل لاناثهم۔

یہ دونوں یعنی ریشم اور سونا میری امت کے مردوں پر حرام اور عورتوں کے لئے حلال ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۶"

حلال و حرام کے علاوہ بھی کچھ چیزیں ایسی ہیں جن سے مومن کو احتراز کرنا چاہئے حدیث میں ہے۔

۷۔ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الحلال بین و الحرام بین و مابینهما مشتبهات لایعلمهن کثیر من الناس۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ حلال و حرام ظاہر ہیں اور جو ان دونوں کے درمیان مشتبہات ہیں ان کو اکثر لوگ نہیں جانتے ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۹"۔ (ابن ماجہ ۲/ ۲۹۶، باب الوقوف عندالشبهات)

علمائے کرام انبیاء عظام علیہم الصلاۃ والسلام کے وارث ہیں

۸۔ اخرج ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجة و ابن حبان و البیهقی عن ابی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول (فذکر الحدیث فی فضل العلم و فی آخره) ان العلمأ ورثة الانبیاء ان الانبیاء لم یورثوا دینارا و لادرهما و انما ورثوا العلم فمن اخذه اخذ بحظ وافر۔

علماء وارث انبیاء کے ہیں انبیاء نے درم و دینار ترکہ میں نہ چھوڑے علم اپنا ورثہ چھوڑا ہے جس نے علم پایا اس نے بڑا حصہ پایا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۲" (ابن ماجہ ۱/ ۲۰، باب فضل العلماء و

marfat.com

الحث علی طلب العلم)

انسان پر اپنے محسن کا شکر ادا کرنا ضروری ہے ورنہ وہ اپنے رب کا ناشکرا کہلائے گا اس پر چند حدیثیں

۹۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمودہ است لایشکر الله من لایشکر الناس۔
جس نے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا اس نے اللہ کا شکر نہیں کیا۔ (مولف) اخرجه ابوداؤد و الترمذی و صححه عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔ (ابوداؤد ۲/ ۶۶۲، باب فی شکر المعروف)

۱۰۔ فرمودہ است صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من لم یشکر الناس لم یشکر الله۔
جس نے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا اس نے اللہ کا شکر نہیں کیا۔ (مولف) اخرجه احمد فی المسند و الترمذی فی الجامع و الضیاء فی المختارة بسند حسن عن ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۱۹" (ترمذی ۲/ ۱۷، باب ماجأ فی الشکر لمن احسن الیك)

۱۱۔ در حدیث مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آمده من لم یشکر القلیل لم یشکر الکثیر۔
جو قلیل پر شکر نہیں کرتا وہ کثیر پر بھی شکر بجا نہیں لاتا ہے۔ (مولف) اخرجه عبدالله بن الامام فی زوائد باسناد لا باس به و البیهقی فی السنن عن النعمان بن بشیر رضی الله تعالیٰ عنه و للحدیث تتمة و هو عندالبیهقی اتم و اورده ابن ابی الدنیا فی اصطناع المعروف مختصرا۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۲۰" (کنزالعمال، ۳/ ۱۵۴)

دینے والا لینے والے سے بہتر ہے یعنی بلا ضرورت سوال کرنا برا ہے

۱۲۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الید العلیا خیر من الید السفلی و الید العلیا هی المنفقة و الید السفلی هی السائلة۔
اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے اور دینے والا ہاتھ اونچا ہے اور مانگنے والا نیچا۔ اخرجه الشیخان وغیرهما عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۶" (مسلم ۱/ ۳۳۲، باب بیان ان الید العلیا الخ)

مصافحہ و معانقہ کے جواز و استحباب پر تمام ائمہ مجتہدین کا اجماع ہے نیز حضور اکرم صلی اللہ

marfat.com

تعالیٰ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو گلے لگایا

۱۳۔ صحیح ترمذی میں ہے عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها قالت قدم زید بن حارثة المدینة و رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی بیتی فاتاه فقرع الباب فقام الیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عریانا یجر ثوبه والله مارأیته قبله و لابعده فاعتنقه و قبله۔

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جب زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ شریف میں آئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے معانقہ کیااور بوسہ دیا۔ (ترمذی ۲/ ۱۰۲، باب ماجأ فی المعانقة و القبلة)

حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جعفر بن ابی طالب کو گلے لگایا

۱۴۔ سنن ابی داؤدواور بیہقی میں ہے عن الشعبی ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم تلقی جعفر بن ابیٰ طالب فالتزمه و قبله (قبل) بین عینیه۔

شعبی سے مروی ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گلے لگایااور بوسہ دیا۔ (ابوداؤد ۲/ ۷۰۹، باب فی قبلة مابین العینین)

ایک صحابی نے حضور علیہ السلام سے معانقہ کیا

۱۵۔ عن امرأة یقال لها بهیة (بهیسة) عن ابیها قالت استاذن ابی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فدخل بینه و بین قمیصه فجعل یقبل و یلتزم ثم قال یا نبی الله ماالشئ الذی لایحل منعه قال الماء. الحدیث۔

امام احمد و ابوداؤد و نسائی وغیرھم بہیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ ان کے والد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اذن لے کر قمیص مبارک کے اندر اپنا سر لے گئے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گلے لگا کر بوسہ دینا شروع کیااور عرض کی یارسول اللہ کیا چیز روکنا جائز نہیں فرمایاپانی۔ (ابوداؤد ۱/ ۲۳۵، باب مالایجوز منعه)

حضرت ھالہ کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سینے سے لگایا

۱۶۔ عن هالة بن ابی هالة انه دخل علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهو راقد فاستیقظ فضم هالة الی صدره وقال هالة هالة هالة۔

امام ابوالقاسم سلیمن بن احمد طبرانی جناب ہالہ بن ہالہ فرزند ارجمند حضرت ام المومنین

خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور آرام فرماتے تھے ان کی آواز سن کر جاگے اور انہیں سینۂ اقدس سے لگایا اور بغایت محبت فرمایا ہالہ ہالہ ہالہ۔

حضور جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گلے لگا کر فرمایا یہ میرے صاحب ہیں

۱۷۔ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال دخل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اصحابہ غدیرا فقال یسبح کل رجل الی صاحبہ فسبح کل رجل منھم الی صاحبہ حتی بقی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فسبح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حتی اعتنقہ فقال لو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابابکر خلیلا و لکنہ صاحبی۔

معجم کبیر اور ابن شاہین کتاب السنۃ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع اپنے اصحاب کے ایک غدیر (تالاب) میں تشریف لے گئے پھر فرمایا ہر شخص اپنے اپنے یار کی طرف پیرے اور خود حضور، ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف پیر گئے اور انہیں گلے لگا کر فرمایا اگر میں کسی کو دوست بناتا وہ ابو بکر ہوتے لیکن یہ میرا یار ہے۔ (مسند احمد، ۲/ ۱۲)

حضرات حسنین کریمین کو حضور نے سینے سے لگایا

۱۸۔ عن یعلی قال ان حسنا و حسینا رضی اللہ تعالیٰ عنہما استقبلا الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فضمھما الیہ۔

احمد، یعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں ایک بار حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما دوڑتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئے حضور نے انہیں اپنے بدن اقدس سے چپٹا لیا۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۱۱" (مسند احمد ۵/ ۱۸۲)

کفار کے ساتھ مخالطت سے احتراز چاہئے حدیث میں ہے

۱۹۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا بریٔ من کل مسلم مع مشرک لاتریٰ ناراھما.

میں بیزار ہوں اس مسلمان سے جو مشرکوں کے ساتھ ہو اور کافر کی آگ آمنے سامنے نہ

marfat.com

ہونا چاہئے۔ یعنی ان سے دوری لازم ہے۔ **اوردہ فی النھایۃ قلت و الحدیث نحو عند ابی** داؤد والترمذی بسند رجالہ ثقات۔ (ترمذی ۱/ ۸۹، باب ماجأ فی کراھیۃ المقام الخ)

اشرار کی صحبت و مجالست نقصان دہ ہوتی ہے

۲۰۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **لاتصاحب الا مومنا و لایأکل طعامك الاتقی۔**

صحبت نہ رکھ مگر ایمان والوں سے اور تیرا کھانا نہ کھائیں مگر پرہیزگار۔ رواہ احمد و ابوداؤد و الترمذی و ابن حبان و الحاکم عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ باسناد صحاح۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۲" (ابوداؤد ۲/ ۶۶۴، باب من یومر ان یجالس)

قدریہ کیساتھ مجالست ممنوع ہے

۲۱۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لاتجالسوا اھل القدر و لاتفاتحوھم۔**

منکران تقدیر کے پاس نہ بیٹھو نہ انہیں اپنے پاس بٹھاؤ نہ ان سے سلام و کلام کی ابتدا کرو۔ رواہ احمد و ابوداؤد و الحاکم۔ (ابوداؤد، ۲/ ۶۴۹، باب فی ذراری المشرکین)

دوسری قوم سے تشبہ و موالات ممنوع ہے

۲۲۔ فرماتے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **ثلث احلف علیھن وعد منھا لایحب رجل قوما الا جعلہ اللہ معھم۔**

میں قسم کھا کر فرماتا ہوں کہ جو شخص کسی قوم سے دوستی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے انہیں کا ساتھی بنائے گا۔ رواہ احمد و النسائی و الحاکم و البیھقی عن ام المومنین الصدیقۃ و الطبرانی فی الکبیر و ابویعلی عن ابن مسعود و ایضا فی الکبیر عن ابی امامۃ و فی الاوسط و الصغیر عن امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنھم باسناد جیاد۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۳" (مسند احمد، ۷/ ۲۰۹)

غیر شرعی علوم ضرورت سے زائد سیکھنا فضولیات میں سے ہے حدیث میں ہے

۲۳۔ اخرج ابوداؤد و ابن ماجۃ و الحاکم عن عبداللہ بن عمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **العلم ثلثۃ آیۃ محکمۃ او سنۃ قائمۃ او فریضۃ عادلۃ و ماکان سوا ذلك فھو فضل۔**

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں علم تین ہیں قرآن یا حدیث یا وہ چیز جو وجوب عمل

marfat.com

میں ان کی ہمسر ہے (گویا اجماع و قیاس کی طرف اشارہ فرماتے ہیں) اور ان کے سوا جو کچھ ہے سب فضول۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۷۱" (کنز العمال، ۱۰/ ۶۷) (ابن ماجہ ۱/ ۶، باب اجتناب الرای و القیاس)

ستھرا، طیب مال کا صدقہ ہی اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے

۲۴۔ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن خزیمہ اپنی صحاح میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من تصدق بعدل تمرة من کسب طیب و لایقبل الله الا الطیب فان الله یقبلها بیمینه . الحدیث۔

جو ایک کھجور کی برابر پاک کمائی سے تصدق کرے اور اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا مگر پاک کو تو حق جل و علا اسے اپنے یمین قدرت سے قبول فرماتا ہے۔ (بخاری ۱/ ۱۸۹، باب الصدقة من کسب طیب)

حرام مال کا صدقہ نہ قبول ہوتا ہے نہ اس میں برکت ہوتی ہے

۲۵۔ اخرج الامام احمد وغیره عن عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لایکسب عبد مالا حراما فیتصدق به فیقبل منه و لا ینفق منه فیبارك له فیه ولایترکه خلف ظهره الا کان زاد علی النار ان الله لایمحو السیئ بالسیئ ولکن یمحو السیئ بالحسن ان الخبیث لایمحو الخبیث. اختصرته من حدیث وقد حسنه بعض العلماء۔

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یہ نہ ہوگا کہ بندہ حرام کما کر اس سے تصدق کرے اور وہ قبول کر لیا جائے اور نہ یہ کہ اسے اپنے صرف میں لائے تو اس کے لئے اس میں برکت دیں اور نہ اسے اپنے پیچھے چھوڑ جائے گا مگر یہ کہ وہ اس کا توشہ ہوگا جہنم کی طرف بیشک اللہ تعالیٰ برائی کو برائی سے نہیں مٹاتا ہاں بھلائی سے برائی کو مٹاتا ہے بیشک خبیث خبیث کو نہ مٹائے گا۔ (مسند احمد ۱/ ۶۴)

ذریعہ حرام سے مال جمع کرنا حرام اور اس کا صدقہ بھی مقبول نہیں

۲۶۔ اخرج الحاکم عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لایغبطن جامع المال من غیر حله او قال من غیر حقه فانه ان تصدق به لم یقبل منه و مابقی کان زاده الی النار قال الحاکم صحیح الاسناد و لم یصب ففیه حنش متروك لکن له شاهد عند البیهقی عن ابن مسعود

marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہ.
یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے جو غیر حلال سے مال جمع کرے اس پر کوئی رشک نہ لی جائے کہ اگر وہ اس سے خیرات کرے گا تو قبول نہ ہو گی اور جو بچ رہے گا وہ اس کا توشہ ہو گا جہنم کی طرف۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۸"

شکر کے بارے میں ایک حدیث

۲۷۔ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود: من اولیٰ معروفا فلم یجد له جزاء الاالثناء فقد شکره و من کتمه فقد کفر۔

جس کے ساتھ بھلائی کی گئی اس کا بدلہ ثنا کے علاوہ کچھ نہیں پایا تو اس نے اس کا شکر کیا اور جس نے اس کو چھپایا تو اس نے ناشکری کی۔ (مولف) اخرجه البخاری فی الادب المفرد و ابوداؤد فی السنن و الترمذی فی الجامع و ابن حبان فی التقاسیم و الانواع و المقدسی فی المختارة بروات ثقات عن جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما و لفظ ت من اثنی فقد شکر و من کتم فقد کفر۔

جس نے ثنا کی اس نے شکر کیا اور جس نے چھپایا تو اس نے ناشکری کی۔ (مولف) (ابوداؤد ۲/ ۲۶۳، باب فی شکر المعروف) (ترمذی ۲/ ۲۳، باب ماجأ فی المتشبع بما لم یعطه)

کسی بھی بھلائی کو حقیر سمجھنے کی ممانعت پر ایک حدیث

۲۸۔ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود لاتحقرن من المعروف شیأ و لو ان تلقی اخاك بوجه طلیق۔

کسی بھلائی کو حقیر نہ سمجھو اگرچہ اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملنا۔ (مولف) اخرجه مسلم عن ابی ذر رضی الله تعالیٰ عنه۔ (مسلم ۲/ ۳۲۹، باب استحباب طلاقة الوجه عند اللقاء)

۲۹۔ فرمود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا نساء المسلمات لاتحقرن جارة لجارتها و لو فرسن شاة۔

اے مسلمہ عورتو اپنے ہمسایہ کے لئے کسی ہدیہ و تصدق کو حقیر نہ سمجھو اگرچہ سم گو سفند ہو۔ (مولف) اخرجه الشیخان عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۲۰" (ترمذی ۲/ ۳۴، باب ماجأ فی حث النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی الهدیة) (بخاری ۲/ ۸۸۹،

marfat.com

باب لاتحقرن جارة لجارتها)

گناہ کبیرہ کیا ہیں؟ حدیث میں ہے

۳۰۔ اخرج الشیخان و الترمذی عن ابی بکرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الا انبئکم (احدثکم) باکبر الکبائر ثلثا قلنا بلی یا رسول الله قال الاشراك بالله و عقوق الوالدین. الحدیث۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں کی خبر نہ دوں صحابہ نے عرض کی ہاں کیوں نہیں یارسول اللہ ازاں جملہ حضور نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ (مولف) (ترمذی ۲/ ۱۲، باب ماجأ فی عقوق الوالدین)

علم اور علماء کی فضیلت پر دو حدیثیں

۳۱۔ طبرانی از ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت دارد کہ مولائے عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود من علم عبدا آیة من کتاب الله تعالیٰ فهو مولاه

آقائے کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس نے کسی بندہ کو قرآن کی ایک آیت سکھائی تو وہ اس کا آقا ہو گیا۔ (مولف)

۳۲۔ طبرانی از امیر المومنین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم می آرند کہ فرمود۔ من علمنی حرفا فقد صیرنی عبدا ان شاء باع و ان شأ اعتق۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے مجھے ایک حرف سکھایا اس نے مجھے اپنا غلام بنالیا اب چاہے بیچ دے یا آزاد کرے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۲۰"

جو کسی مومن کی ذلت گوارا کرے اسے قیامت میں رسوا کیا جائے گا حدیث میں ہے۔

۳۳۔ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود من اذل عنده مؤمن فلم ینصره وهو یقدر علی ان ینصره اذنه الله عنی رؤس الاشهاد یوم القیمة۔

جس کسی مسلمان کو اس کے سامنے ذلیل کیا جائے وہ قدرت نصرت کے باوجود اس کی مدد نہ کرے تو اللہ تعالیٰ روز قیامت اسے برملا ذلیل و رسوا فرمائے گا۔ (مولف) اخرجه الامام احمد عن سهل بن حنیف رضی الله تعالیٰ عنه باسناد حسن۔ (مسند احمد ۴/ ۵۳۹)

حسد کی برائی میں تین حدیثیں

مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمودہ است لایجتمع فی جوف عبد الایمان

و الحسد۔

بندہ کے دل میں ایمان اور حسد جمع نہیں ہوں گے۔ (مولف) اخرجه ابن حبان فی صحیحه و من طریقه البیهقی عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔ (الترغیب و الترهیب، ۳/۵۴۶، الترهیب من الحسد)

۳۵۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود **الحسد یفسد الایمان کما یفسد الصبر العسل۔**

حسد ایمان کو ایسا تباہ کرتا ہے جیسا کہ الیوا (ایک کڑوی چیز) شہد کو۔ درمنثور القردوس از معویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۲۱"

۳۶۔ فرمودہ است صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **ایاکم و الحسد فان الحسد یأکل الحسنات کما تأکل النار الحطب او قال العشب۔**

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ حسد سے بہت بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو یا یہ فرمایا کہ گھاس کو۔ (مولف) اخرجه ابوداؤد و البیهقی عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه و ابن ماجة وغیره عن انس رضی الله تعالیٰ عنه و لفظه الحسد یا کل الحسنات کما تاکل النار الحطب۔ الحدیث۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۲۱"۔ (ابوداؤد ۲/۶۷۲، باب فی الحسد)

بڑے کی شرافت اور چھوٹے پر شفقت سے متعلق تین حدیثیں

۳۷۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود **لیس منا من لم یرحم صغیرنا و یعرف شرف کبیرنا۔**

وہ ہم میں سے نہیں جو چھوٹے پر رحم نہ کرے اور بڑے کی شرافت نہ پہچانے۔ (مولف) اخرجه احمد و الترمذی و الحاکم عن عبدالله بن عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما بسند صحیح۔ (ترمذی ۲/۱۴، باب ماجأ فی رحمة الصبیان)

۳۸۔ فرمود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **لیس منا من لم یرحم صغیرنا و لم یوقر کبیرنا۔**

وہ ہمارے طریقے پر نہیں جو چھوٹے پر رحم اور بڑے کی توقیر نہ کرے۔ (مولف) اخرجه الاولان و ابن حبان عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما و اسناد حسن و نحوه الطبرانی فی المعجم الکبیر عن واثلة بن الاسقع رضی الله تعالیٰ عنه۔ (ترمذی ۲/۱۴، باب ماجأ ف

رحمة الصبیان)

۳۹۔ فرمود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **لیس منا من لم یرحمنا صغیرناو لم یعرف حق کبیرنا ولیس منا من غشنا و لایکون المومن مومنا حتی یحب للمومنین مایحب لنفسه.**

وہ ہم میں سے نہیں جو چھوٹے پر شفقت نہ کرے اور بڑوں کا حق نہ پہچانے اور وہ ہم میں سے نہیں جو مومنین کی خیانت کرے اور مسلمان اس وقت تک مومن کامل نہیں ہوتا یہاں تک کہ دوسرے مسلمان کے لئے وہ چیز پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (مولف) اخرجه الطبرانی فی الکبیر عن ضمیرة رضی الله تعالیٰ عنه باسناد حسن۔ (کنزالعمال، ۹۶/۳)

اہل بیت کی تعظیم و توقیر اور انہیں ایذا نہ دینے سے متعلق دو حدیثیں

۴۰۔ در حدیث ابوالشیخ ابن حبان و دیلمی آمدہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود **من لم یعرف حق عترتی و الانصار والعرب فهو لاحدی ثلث امامنافق و اما ولد زنیة و اما امرء حملت به امه فی غیر طهر۔**

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو میری اولاد و انصار اور عرب کا حق نہ پہچانے وہ تین باتوں میں ایک سے خالی نہیں یا تو منافق ہے یا حرامی یا حیضی بچہ۔ (مولف) (کنزالعمال، ۸۹/۱۳)

۴۱۔ **اخرج ابن عساکرو ابونعیم عن امیرالمومنین علی کرم الله تعالیٰ وجهه ایضا یرفعه الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من اذی شعرة منی فقد اذانی و من اذانی فقد اذی الله۔** زاد ابونعیم فعلیه لعنة الله ملءُ السمآ و ملءُ الارض۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس نے میرے کسی موئے مبارک کو ایذا دی (یعنی میرے کسی ادنی متعلق کو) اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی تحقیق کہ اس نے اللہ عزوجل کو ایذا دی تو اس پر آسمان و زمین بھر کر اللہ کی لعنت ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۲۲"

علم دین کو حصول دنیا کا ذریعہ بنانا منع ہے

۴۲۔ در حدیث مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آمداست **من اکل بالعلم طمس الله علی وجهه وردہ علی عقبیه و کانت النار اولی به۔**

جو علم کو خوردنی کا ذریعہ بنائے اللہ تعالیٰ اس کے چہرہ کو مسخ فرمادے، اور اس کے دونوں

marfat.com

پیروں کو پیچھے پھیر دے گا اور آتش دوزخ اس کو زیادہ سزاوار ہو گی۔ (مولف) اخرجه الشیرازی فی الالقاب عن ابی ذر رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۲۲"۔ (کنزالعمال ۱۰/ ۱۱۲)

علم دین سیکھنے کے بعد اس پر عمل نہیں کرنے سے اللہ تعالیٰ سے دوری ہو جاتی ہے۔

۴۳۔ در حدیث دیگر فرمود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من ازداد علما و لم یزدد فی الدنیا زهدا لم یزدد من اللہ الا بعدا۔

جو علم میں آگے بڑھے اور اس کی دنیا سے بے رغبتی میں اضافہ نہ ہو پائے۔ تو اللہ تعالیٰ سے اس کی دوری ہی بڑھے گی۔ (مولف) اخرجه الدیلمی عن علی رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۲۳" (کنزالعمال، ۱۰/ ۱۱۰)

کتاب وسنت کے علاوہ توریت وغیرہ کتب سابقہ پر عمل ممنوع ہے اس پر دو حدیثیں

۴۴۔ امام عبدالرحمٰن دارمی در سنن خودش از سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کردہ ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه اتی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بنسخة من التوراة فقال یا رسول الله هذه نسخة من التوراة فسکت فجعل یقرأ و وجه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یتغیر فقال ابو بکر رضی الله تعالیٰ عنه ثکلت الثواکل مالتری مابوجه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فنظر عمر الی وجه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال اعوذ بالله من غضب الله و غضب رسوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رضینا بالله ربا و بالاسلام دینا و بمحمد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نبیا فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم والذی نفس محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بیده لوبدالکم موسیٰ لاتبعتموه و ترکتمونی لضللتم من سواء السبیل و لو کان حیا وادرك نبوتی لاتبعنی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں توریت کا ایک نسخہ لاکر عرض کیا یارسول اللہ یہ توریت کا نسخہ ہے حضور نے سکوت فرمایا حضرت عمر اسے پڑھنے لگے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رخ انور متغیر ہونے لگا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے عمر تجھ پر رونے والی عورتیں روئیں (کسی کو متنبہ کرنے کے لئے عرب میں ایسا جملہ بولا جاتا تھا) کیا حضور کے روئے مبارک کا تغیر نہیں دیکھ رہے ہو حضرت عمر نے نظر اٹھا کر حضور کا روئے انور دیکھا اور فوراً عرض کیا میں اللہ کی

پناہ مانگتا ہوں اللہ اور اس کے رسول کے غضب سے ہم نے خدا کو پروردگار اور اسلام کو دین اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبی پسند کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی جان ہے اگر تمہارے لئے موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام ظاہر ہو جائیں پھر تم ان کا اتباع کرو اور مجھے چھوڑ دو تو تم لوگ ضرور صراط مستقیم سے بہک جاؤ اور اگر موسیٰ علیہ السلام دنیا میں ہوتے اور میرا زمانۂ نبوت پاتے تو ضرور میرا اتباع کرتے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۲۳" (مشکوۃ اول، ص ۳۲، باب الاعتصام بالکتاب و السنة الفصل الثالث)

۴۵۔ احمد در مسند و بیہقی در شعب الایمان از جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چناں آوردہ اند کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی

انا نسمع احادیث من یهود تعجبنا افنری ان نکتب بعضها۔

کہ ہم یہود سے کچھ ایسی باتیں سنتے ہیں جو ہم کو خوش کرتی ہیں تو کیا ہم ان میں سے بعض باتوں کو لکھ لیں، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **امتهوکون انتم کما تهوکت الیهود و النصاریٰ**

کیا تم دین اسلام میں اس کے مکمل و تام ہونے کے باوجود متحیر ہو جیسا کہ یہود و نصاری اپنے دین میں متحیر ہوئے، اور علم الٰہی میں قناعت نہ کر کے ایں و آں اور قیل و قال میں پڑتے ہو، **لقد جئتکم بها بیضاء نقیة من الدین۔** کہ میں ملت و شریعت کو روشن و صاف اور پاکیزہ لایا ہوں، کہ اس میں نہ کوئی شبہ ہے اور نہ کسی دوسری چیز کی حاجت، **و لو کان موسیٰ حیا ما وسعه الا اتباعی۔** اور اگر موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام دنیا میں ہوتے تو انہیں بھی میرے اتباع کے سوا کوئی چارہ نہ ہوتا۔ **(ملخصاً من ترجمة الفارسی)**۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۲۴" (مشکوۃ ۱/ ۳۰، باب الاعتصام بالکتاب و السنة الفصل الثانی)

نااہل کو کسی معاملۂ دینی کا والی بنانے کی ممانعت پر ایک حدیث

۴۶۔ **اخرج ابویعلی عن حذیفة بن الیمان رضی الله تعالیٰ عنه یرفعه الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ایما رجل استعمل رجلا علی عشرة انفس و علم ان فی العشرة افضل ممن استعمل فقد غش الله و غش رسوله و غش جماعة المسلمین۔**

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے آدمیوں پر ایک شخص کو عامل بنایا اور

marfat.com

وہ جانتا ہے کہ ان میں ایسا شخص موجود ہے جو اس سے افضل ہے جسے عامل بنایا تو ضرور اس نے اللہ و رسول اور مسلمانوں سے خیانت کی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۲۵"

گودنا لگانا یا لگوانا ممنوع ہے

۴۷۔ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لعن الله الواشمات و المستوشمات و النامصات و المتنمصات والمتفلجات للحسن المغیرات خلق الله۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بدن گودنے والی اور گدوانے والی اور چہرے کے بال نوچنے والی اور خوبصورتی کے لئے دانتوں میں کھڑکیاں بنانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے کیونکہ وہ سب اللہ کی تخلیق کو بدلنے والی ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۳۰"

(بخاری ۲/ ۸۷۸، باب المتفلجات للحسن) (مسلم ۲/ ۲۰۵ باب تحریم فعل الواصلة الخ)

مال حرام کا صدقہ مقبول نہیں اس پر تین حدیثیں

۴۸۔ اخرج ابن خزیمة و ابن حبان فی صحیحهما و الحاکم فی المستدرك من طریق دراج عن ابی حجیرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من جمع مالا حراما ثم تصدق به لم یکن له فیه اجر و کان اصره علیه۔

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو حرام مال جمع کرے پھر اسے خیرات میں دے اس کے لئے ثواب کچھ نہ ہو اور اس کا وبال اس پر ہو۔ (الترغیب و الترهیب ۲/ ۵۴۹، الترهیب من اکتساب الحرام)

۴۹۔ اخرج الطبرانی عن ابی الطفیل رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من کسب مالا حراما فاعتق منه ووصل منه رحمه کان ذلك اصرا علیه۔

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو حرام مال کمائے پس اس میں سے غلام آزاد کرے اور صلہ رحم کرے تو یہ بھی اس پر وبال ٹھہرے۔ (الترغیب و الترهیب ۲/ ۵۴۹، الترهیب من اکتساب الحرام)

۵۰۔ واخرج ابوداؤد فی المراسیل عن القاسم عن اخیمرة قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من اکتسب مالا من مأثم فوصل به رحمه او تصدق به او انفقه فی سبیل الله جمع ذلك کله فقذف به فی جهنم۔

marfat.com

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو گناہ کی وجہ سے مال کما کر اس سے صلہ رحم یا تصدق یا راہ خدا میں خرچ کرے یہ سب جمع کر کے اسے جہنم میں پھینک دیا جائے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۱۸" (مراسیل ابوداؤد، ص ۹، باب زکوۃ الفطر)

سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے معانقہ فرمایا حدیث میں ہے

۵۱۔ ابن ابی الدنیا کتاب الاخوان اور دیلمی مسند الفردوس اور ابو جعفر عقیلی اپنی کتاب الضعفاء الکبیر میں حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی و اللفظ للعقیلی انه قال سئلت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن المعانقة فقال تحیة الامم و صالح ودهم و ان اول من عانق خلیل الله ابراهیم۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معانقہ کو پوچھا فرمایا تحیت ہے امتوں کی اور اچھی دوستی ان کی اور بیشک پہلے معانقہ کرنے والے ابراہیم خلیل اللہ ہیں علی نبینا خلیل الله علیه الصلاة و السلام۔ (کنز العمال، ۹/ ۴۵)

حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی فضیلت اور معانقہ کے ثبوت میں دو حدیثیں

۵۲۔ بخاری و مسلم و نسائی و ابن ماجہ بطریق عدیدہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی و هذا لفظ مولف منها دخل حدیث بعضهم فی بعض قال خرج النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بفناء بیت فاطمة رضی الله تعالیٰ عنها فقال ادع الحسن بن علی فحبسته شیأ فظننت انها تلبسه سخابا او تغسله فجاء یشتد و فی عنقه السخاب. فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بیده هکذا فقال الحسن بیده هکذا حتی اعتنق کل واحد منهما صاحبه فقال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اللهم انی احبه فاحبه واحب من یحبه.

یعنی ایک بار سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان پر تشریف لے گئے اور سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا حضرت زہرا نے بھیجنے میں کچھ دیر کی میں سمجھا انہیں ہار پہناتی ہوں گی یا نہلا رہی ہوں اتنے میں دوڑتے ہوئے حاضر آئے گلے میں ہار پڑا تھا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دست اقدس بڑھائے حضور کو دیکھ کر امام حسن نے بھی ہاتھ پھیلائے یہاں تک کہ ایک دوسرے کو لپٹ گئے حضور نے گلے لگا کر دعا کی الٰہی میں اسے دوست رکھتا ہوں تو اسے دوست رکھ جو اسے دوست رکھے اسے دوست رکھ۔ "فتاوی رضویہ،

marfat.com

ج۹، ص۲۶"۔(بخاری ۱/ ۵۳۰، مناقب الحسن و الحسین)(مسلم ۲/ ۲۸۲،باب من فضائل الحسن و الحسین)(ابن ماجہ ۱/ ۱۳ فضائل الحسن و الحسین)

۵۳۔ صحیح بخاری میں امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یأخذ بیدی فیقعدنی علی فخذہ و یقعد الحسین علی فخذہ الاخریٰ و یضمنا ثم یقول رب انی ارحمھما فارحمھما۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرا ہاتھ پکڑ کر ایک ران پر مجھے بٹھا لیتے اور دوسری پر امام حسین کو اور ہمیں لپٹا لیتے پھر دعا فرماتے الٰہی میں ان پر مہر کرتا ہوں تو ان پر رحم فرما۔"فتاوی رضویہ، ج۹، ص۲۷"(بخاری ۲/ ۸۸۸، باب وضع الصبی فی الحجر)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا۔

۵۴۔ بخاری میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ضمنی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی صدرہ فقال اللھم علمہ اللکتاب۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے (یعنی حضرت ابن عباس کو) سینہ سے لپٹا لیا پھر دعا فرمائی الٰہی اسے حکمت سکھادے۔(بخاری ۱/ ۵۳۱،مناقب ابن عباس)

فضیلت حسنین کریمین پر دو حدیثیں

۵۵۔امام احمد اپنی مسند میں یعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ان حسنا و حسینا رضی اللہ تعالیٰ عنھما استبقا الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فضمھما الیہ

ایک بار دونوں صاحبزادے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آپس میں دوڑ کرتے ہوئے آئے حضور نے دونوں کو لپٹا لیا۔(مسند احمد ۵/ ۱۸۲)

۵۶۔جامع ترمذی میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث ہے۔ سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ای اھل بیتک احب الیک قال الحسن و الحسین و کان یقول لفاطمۃ ادعی لی ابنی فیشمھما (ویضمھما) الیہ.

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا حضور کو اپنے اہل بیت میں سے زیادہ پیارا کون ہے فرمایا حسن و حسین اور حضور دونوں صاحبزادوں کو حضرت زہرا سے بلوا کر سینے سے لگاتے اور ان کی خوشبو سونگھتے۔(ترمذی ۲/ ۲۱۸،مناقب ابی محمد الحسن و الحسین الخ)

ایک صحابی نے حضور کے پہلوئے اقدس میں بوسہ دیا حدیث میں ہے

۵۷۔امام ابوداؤد اپنے سنن میں اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی بینما ھو

یحدث القوم و کان فیه مزاح بیننا یضحکم فطعنه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی خاصرته بعود فقال اصبرنی قال اصطبر قال ان علیك قمیصا و لیس علی قمیص فرفع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن قمیصه فاحتضنه و جعل یقبل کشحه قال انما اردت هذا یا رسول الله۔

یعنی اس اثنا میں وہ باتیں کر رہے تھے اور ان کے مزاج میں مزاح تھا لوگوں کو ہنسا رہے تھے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لکڑی ان کے پہلو میں چبھوئی انہوں نے عرض کی مجھے بدلہ دیجئے فرمایا لے، عرض کی حضور تو کرتا پہنے ہیں اور میں ننگا تھا حضور نے کرتا اٹھادیا انہوں نے حضور کو اپنے کنار میں لیا اور تہیگاہ اقدس کو چومنا شروع کیا پھر عرض کی یارسول اللہ میرا یہی مقصود تھا۔ (ابوداؤد ۲/ ۷۰۹، باب فی قبلة الجسد)

معانقہ و مصافحہ کے بیان میں چند حدیثیں۔ نیز یہ کہ حضور علیہ السلام نے حضرت ابوذر سے معانقہ فرمایا

۵۸۔ اسی میں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مالقیته صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الا صافحنی و بعث الی ذات یوم و لم اکن فی اهلی فلما جئت اخبرت (انه ارسل الی) فاتیته وهو علی سریر فالتزمنی فکانت تلك اجود واجود۔

میں جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا حضور ہمیشہ مصافحہ فرماتے ایک دن میرے بلانے کو آدمی بھیجا میں گھر میں نہ تھا آیا تو خبر پائی حاضر ہوا حضور تخت پر جلوہ فرما تھے مجھے گلے سے لگایا تو یہ اور زیادہ جیدہ نفیس تر تھا۔ (ابوداؤد ۲/ ۷۰۸، باب فی المعانقة)

حضور علیہ السلام نے حضرت علی سے معانقہ فرمایا

۵۹۔ ابو یعلی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی قالت رأیت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم التزم علیا و قبله وهو یقول بابی الوحید الشهید

میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا حضور نے مولیٰ علی کو گلے لگایا اور پیار کیا اور فرماتے تھے میرا باپ نثار اس وحید شہید پر۔ (مسند ابویعلی مسند عائشہ بیروت ۴/ ۳۱۸)

حضور علیہ السلام نے حضرت ابو بکر صدیق کو گلے لگایا اور فرمایا کہ میرے بعد صدیق سے بہتر کوئی نہیں

marfat.com

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قال کنا

عندالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال یطلع علیکم رجل لم یخلق اللہ بعدی احدا خیرا منہ لاافضل ولہ شفاعۃ مثل شفاعۃ النبیین فما برحنا حتی طلع ابوبکر فقام النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقبلہ و التزمہ۔

ہم خدمت اقدس حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھے ارشاد فرمایا تم پر اس وقت وہ شخص چمکے گا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے بعد اس سے بہتر و بزرگ تر کسی کو نہ بنایا اور اس کی شفاعت انبیاء کی مانند ہوگی ہم حاضر ہی تھے کہ ابو بکر صدیق نظر آئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیام کیا اور صدیق کو پیار کیا اور گلے لگایا۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۲۷" (تاریخ بغداد، ترجمہ ۱۱۴۱، بیروت ۳/، ۱۲۳۔۱۲۴)

۶۱۔ حافظ عمر بن محمد ملا اپنی سیرت میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واقفا مع علی بن ابی طالب اذا قبل ابربکر فصافحہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و عانقہ و قبل فاہ فقال علی اتقبل فاابی بکر فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا اباالحسن منزلۃ ابی بکر عندی کمنزلتی عند ربی۔

میں نے حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے ساتھ کھڑے دیکھا اتنے میں ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے مصافحہ فرمایا اور گلے لگایا اور ان کے دہن پر بوسہ دیا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے عرض کی کیا حضور ابو بکر کا منہ چومتے ہیں فرمایا اے ابوالحسن ابو بکر کا مرتبہ میرے یہاں ایسا ہے جیسا میرا مرتبہ اپنے رب کے حضور۔

حضرت ابو بکر صدیق کی حضور علیہ السلام پر کمال جانثاری

۶۲۔ ابن عبد ربہ کتاب بہجۃ المجالس میں مختصرا اور ریاض نضرہ میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مطولا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ابتدائے اسلام میں اظہار اسلام اور کفار سے ضرب و قتال فرمانا اور ان کے چہرہ مبارک پر ضرب شدید آنا اس سخت صدمہ میں بھی حضور اقدس سید المحبوبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال رہنا حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دارالارقم میں تشریف فرما تھے اپنی ماں سے خدمت اقدس میں لے چلنے کی درخواست کرنا مفصلاً مروی ہے حدیث بتمامہ ہماری کتاب "مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ

کے آخر میں ہے حتی اذا هدأت الرجل و سکن الناس خرجتا به یتکئ علیهما حتی ادخلتاه علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قالت فانکب علیه فقبله و انکب علیه المسلمون ورق له رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رقة شدیدة. الحدیث۔

یعنی جب بچہ موقوف ہوئی اور لوگ سو رہے ان کی والدہ ام الخیر اور حضرت فاروق اعظم کی بہن ام جمیل رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہیں لے کر چلیں بوجہ ضعف دونوں پر تکیہ لگائے یہاں تک کہ خدمت اقدس میں حاضر کیا دیکھتے ہی پروانہ وار شمع رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گر پڑے اور بوسہ دینے لگے اور صحابہ غایت محبت سے ان پر گرے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے رقت فرمائی۔ (الریاض النضرۃ ذکر ام الخیر فیصل آباد ۱/ ۷۶)

حضور علیہ السلام نے حضرت عثمن غنی کو گلے لگایا

۶۳۔ حافظ ابو سعید شرف المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال صعد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم المنبر ثم قال این عثمان بن عفان فوثب و قال ها انا اذا یا رسول الله فقال ادن منی فدنا منه فضمه الی صدره و قبل بین عینیه. الحدیث۔

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے پھر فرمایا عثمن کہاں ہیں عثمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے تابانہ اٹھے اور عرض کی حضور میں یہ حاضر ہوں یارسول اللہ فرمایا پاس آؤ پاس حاضر ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سینہ سے لگایا اور آنکھوں کے بیچ میں بوسہ دیا۔

۶۴۔ حاکم صحیح مستدرک بافادۃ الصحیح اور ابو یعلی اپنی مسند اور ابو نعیم فضائل صحابہ میں اور برہان خجندی کتاب اربعین سمی بالماء المعین اور عمر بن محمد ملا سیرت میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قال بینما نحن مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی نفر من المهاجرین منهم ابوبکر و عمر و عثمن و علی وطلحة و الزبیر و عبدالرحمن بن عوف و سعد بن ابی وقاص فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ینهض کل رجل الی کفوه و نهض النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الی عثمن فاعتنقه و قال انت ولی فی الدنیا و الاخرة۔

ہم چند مہاجرین کے ساتھ خدمت اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں

marfat.com

حاضر تھے حاضرین میں خلفاء اربعہ و طلحہ و زبیر و عبدالرحمٰن بن عوف و سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں ہر شخص اپنے جوڑ کی طرف اٹھ کر جائے اور خود حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عثمن غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف اٹھ کر تشریف لائے ان سے معانقہ کیا اور فرمایا تو میرا دوست ہے دنیا و آخرت میں۔ "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۲۸" (المستدرک باب فضائل عثمن بیروت ۳/ ۹۷)

۶۵۔ ابن عساکر تاریخ میں حضرت امام حسن مجتبیٰ وہ اپنے والد ماجد حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجوھما سے راوی ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عانق عثمن بن عفان و قال قد عانقت اخی عثمن فمن کان له فلیعا نقه۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عثمن غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معانقہ کیا اور فرمایا میں اپنے بھائی عثمان سے معانقہ کیا جس کے کوئی بھائی ہو اسے چاہئے اپنے بھائی سے معانقہ کرے۔ (کنزالعمال، ۱۲/ ۱۹۴)

پارسا عورت وہ ہے جسے کوئی نامحرم مرد نہ دیکھے

۶۶۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بتول زہرا سے فرمایا عورت کے حق میں سب سے بہتر کیا ہے عرض کی کہ نامحرم شخص اسے نہ دیکھے حضور نے گلے سے لگایا اور فرمایا ذریة بعضها من بعض او کما ورد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی الحبیب و آله و بارك و سلم۔ "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۲۸"

marfat.com

تعارف

حلك العيب فی حرمة تسويد الشيب

(سیاہ خضاب کی حرمت کا بیان)

۱۳ ربیع الاول ۱۳۰۷ھ کو مختصر جواب کے ساتھ ایک سوال پیش ہوا کہ وسمہ نیل کا جس سے بال سیاہ ہو جائیں جائز ہے یا نہیں اور نیل میں حنا ملا کر لگانا درست ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں فرمایا کہ

صحیح مذہب میں سیاہ خضاب حالت جہاد کے سوا مطلقاً حرام و ممنوع ہے جس کی حرمت پر احادیث صحیحہ و معتبرہ شاہد و ناطق ہیں۔

پھر سیاہ خضاب کی تحریم و تہدید میں ۱۷ احدیثیں پیش کی گئی ہیں اور احادیث و روایات کی روشنی میں یہی ثابت کیا گیا ہے کہ مطلقاً سیاہ رنگ کی ممانعت ہے تو جو چیز بالوں کو سیاہ کرے خواہ نرا نیل ہو یا مہندی کا نیل یا کوئی تیل غرض کچھ ہو سب ناجائز و حرام ہے اور احادیث کی وعیدوں میں داخل ہے اور وسمہ کی یہ تحقیق کی گئی ہے کہ

وسمہ ایک درخت کا نام ہے جس کی پتی سکھا کر پیس کر مہندی میں ملاتے ہیں جس سے اس کی سرخی خوب شوخ ہو جاتی ہے ورنہ پھیکی زردی مائل ہوتی ہے۔

marfat.com

احادیث

حك العیب فی حرمة تسوید الشیب

سیاہ خضاب کی ممانعت وو عید پر مشتمل چھ احادیث کریمہ

۶۷۔ امام احمد و مسلم و نسائی و ابوداؤد و ابن ماجہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ماجد حضرت ابو قحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی داڑھی خالص سپید دیکھ کر ارشاد فرمایا غیروا هذا بشیء و اجتنبوا السواد۔

اس سپیدی کو کسی چیز سے بدل دو اور سیاہ رنگ سے بچو۔ (مسلم ۲/۱۹۹، باب استحباب خضاب الشیب الخ)

۶۸۔ امام احمد اپنی مسند میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں غیروا الشیب و لاتقربوا السواد۔

پیری تبدیل کرو اور سیاہ رنگ کے پاس نہ جاؤ۔ (مسلم ۲/۱۹۹، باب استحباب خضاب الشیب الخ)

۶۹۔ امام احمد و ابوداؤد و نسائی و ابن حبان و حاکم بافادۂ تصحیح اور ضیاء مختارہ اور بیہقی سنن میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یکون قوم فی آخر الزمان یخضبون بهذا السواد کحو اصل الحمام لایجدون رائحة الجنة

آخر زمانہ میں کچھ لوگ خضاب کریں گے جیسے کبوتروں کے پوٹے وہ جنت کی بو نہ سونگھیں گے۔ جنگلی کبوتروں کے سینے اکثر سیاہ و نیلگوں ہوتے ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے بالوں اور داڑھیوں کو ان سے تشبیہ دی۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۳۰" حك العیب۔ (نسائی ۲/۲۷۷، النهی عن الخضاب بالسواد)

۷۰۔ ابن سعد عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاً راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم فرماتے ہیں ان اللہ تعالیٰ لاینظر الی من یخضب بالسواد یوم القیمۃ۔
جو سیاہ خضاب کرے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی طرف نظر رحمت نہ فرمائے گا۔ (کنزالعمال، ۴۲۶/۶)

۷۱۔ ابن عدی کامل میں اور دیلمی مسند الفردوس میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ یبغض الشیخ الغریب۔
بیشک اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے بوڑھے کوے کو۔ (کنزالعمال ۶/ ۴۲۷)

۷۲۔ طبرانی معجم کبیر اور حاکم مستدرک میں عبداللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور پرنور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ فرماتے ہیں الصفرۃ خضاب المومن و الحمرۃ خضاب المسلم و السواد خضاب الکافر۔
زرد خضاب ایمان والوں کا ہے اور سرخ اسلام والوں کا اور سیاہ خضاب کافر کا۔ (کنزالعمال ۴۲۴/۶)

بالوں کا سفید ہونا نور اسلام کی دلیل ہے

۷۳۔ عقیلی وابن حبان وابن عساکر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الشیب نور من خلع الشیب فقد خلع نور الاسلام۔
سپیدی نور ہے جس نے اسے چھپایا اس نے اسلام کا نور زائل کیا

۷۴۔ حاکم کتاب الکنی والالقاب میں بسند حسن ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من شاب شیبۃ فی الاسلام کانت لہ نورا مالم یغیرھا۔
جسے اسلام میں سپیدی آئے وہ اس کے لئے نور ہوگی جب تک اسے بدل نہ ڈالے۔
(کنزالعمال، ۶/ ۴۲۷)

سرخ خضاب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے اور کالا فرعون کی

۷۵۔ دیلمی وابن النجار حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اول من خضب بالحناء والکتم ابراھیم و اول من اختضب بالسواد فرعون.
سب میں پہلے حنا و کتم سے خضاب کرنے والے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور

marfat.com

(کنزالعمال، ۶/ ۴۲۷)

سب میں پہلے سیاہ خضاب کرنے والا فرعون۔ (کنزالعمال، ۶/ ۴۲۴)

کالا خضاب کرنے والا قیامت کے دن روسیاہ ہوگا

۷۶۔ طبرانی کبیر اور ابن ابی عاصم کتاب السنۃ میں حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **من خضب بالسواد سود الله وجهه يوم القيمة۔**

جو سیاہ خضاب کرے گا اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کا منہ کالا کرے گا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۳۱" حك العيب۔ (کنزالعمال، ۶/ ۴۲۶)

سیاہ خضاب کرنے والا عنداللہ محروم ونامراد ہے

۷۷۔ طبرانی کبیر میں بسند حسن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **من مثل بالشعر فليس له عند الله خلاق۔**

جو بالوں کی ہیئت بگاڑے اللہ کے یہاں اس کے لئے کچھ حصہ نہیں۔ (کنزالعمال ۶/ ۴۲۱)

بہتر جوان اور بدتر بوڑھے کی شناخت

۷۸۔ ابویعلی مسند اور طبرانی کبیر میں واثلہ بن اسقع اور بیہقی شعب الایمان میں انس بن مالک و عبداللہ بن عباس اور ابن عدی کامل میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **شركهولكم من تشبه بشبابكم۔**

تمہارے ادھیڑوں میں سب سے بدتر وہ ہے جو جوانوں کی سی صورت بنائے۔

۷۹۔ امام ابوطالب مکی قوت القلوب اور امام حجۃ الاسلام احیاء العلوم میں فرماتے ہیں **لخضاب بالسواد منهى عنه لقوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خير شبابكم من تشبه بشيوخكم و شر شيوخكم من تشبه بشبابكم۔**

کالے خضاب کی ممانعت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس فرمان سے ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم میں بہتر جوان وہ ہے جو بوڑھوں کی مشابہت اختیار کرے اور بوڑھوں میں بدتر وہ ہے جو جوانوں کی سی شکل بنائے۔ (مولف) (کنزالعمال، ۲۰/ ۲۴۶)

سیاہ خضاب کی ممانعت پر ایک اور حدیث

۸۰۔ ابن سعد طبقات میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی **نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن الخضاب بالسواد۔**

marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سیاہ خضاب سے منع فرمایا۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۳۱ حك العيب"

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سرخ خضاب کیا کرتے تھے

۸۱۔ صحیح بخاری و مسند امام احمد و سنن ابن ماجہ میں عثمن بن عبداللہ بن موہب سے مروی

قال دخلت علی ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها فاخرجت (الینا) شعرا من شعر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مخضوبا (زاد الاخیران) بالحناء و الکتم۔

یعنی میں ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک (جو ان کے پاس تبرکات شریفہ میں رکھے تھے جس بیمار کو اس کا پانی دھو کر پلاتیں فوراً شفا پاتا تھا) نکالے مہندی اور کتم سے رنگے ہوئے تھے۔ (بخاری ۲/ ۸۷۵، باب مایذکر فی الشیب)

۸۲۔ انہیں عثمن بن عبداللہ سے انہیں موئے اقدس کی نسبت صحیح بخاری شریف میں

مروی ان ام سلمة ارته شعر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم احمر۔

یعنی ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک سرخ رنگ دکھائے۔ (بخاری ۲/ ۸۷۵، باب مایذکر فی الشیب)

۸۳۔ اسی حدیث میں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری روایت یوں ہے **شعرا احمر مخضوبا بالحناء و الکتم۔**

یعنی ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے موئے مبارک سرخ رنگ دکھائے جن پر حنا و کتم کا خضاب تھا۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۳۲" حك العيب۔ (مسند احمد ۷/ ۴۲۱)

marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد نہم

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبہ زیب تن فرمایا

۸۴۔ حدیث میں آیا ہے کہ حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبہ پہنا جس کے گریبان اور آستینوں اور چاکوں پر ریشم کی خیاطت تھی **کما فی حدیث بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما اخرجہ الائمۃ احمد فی المسند و البخاری فی الادب المفرد و مسلم فی صحیحہ و ابوداؤد فی السنن** "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۳۴" (مسلم ۲/۱۹۰، باب تحریم اناء الذھب الخ)

لوگوں کی دلجوئی ایمان کے بعد دوسری دانشمندی ہے

۸۵۔ حدیث میں ہے **راس العقل بعد الایمان باللہ تعالیٰ مداراۃ الناس۔**
ایمان باللہ کے بعد عقل مندی لوگوں کی دلجوئی کرنا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۳۸" (کنز العمال، ۳/۲۳۲)

مسجدوں میں روشنی کا ثبوت

۸۶۔ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد نبوی میں سب سے پہلے روشنی کا انتظام کیا تھا ایک مرتبہ ماہ رمضان ایک شب کو امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کہ پوری مسجد کریم روشنی سے منور و مجلی ہو گئی ہے تو انہوں نے عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے دعا کی اور کہا **نورت مساجدنا نور اللہ قبرک یا ابن الخطاب۔**
اے ابن خطاب تو نے ہماری مسجد کو روشن کیا اللہ تعالیٰ آپ کی قبر کو روشن و تابناک کرے۔ **ملخصاً من ترجمۃ الفارسی۔** (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۴۰"

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جبہ مبارک جس پر ریشم کا کام تھا حضرت اسماء نے بطور تبرک و سعادت محفوظ رکھا تھا، حدیث میں ہے

۸۷۔ **فی التبیین عن اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا اخرجت جبۃ طیالسیۃ**

marfat.com

علیها لبنة شبر من دیباج کسروانی و فرجا مکفو فان به فقالت هذه جبة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یلبسها۔

حضرت اسما بنت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک اونی جبہ کسروانی ساخت کا نکالا اس کی پلیٹ ریشمی تھی اور دونوں چاکوں پر کام تھا اور کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جبہ ہے جسے زیب تن فرماتے تھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۴۱" (مسلم ۲/ ۱۹۰، باب تحریم اناء الذهب)

فتنہ قتل سے شدید ہے

۸۸۔ در حدیث است الفتنة نائمة لعن الله من ایقظها۔

فتنہ سو رہا ہے اس کے جگانے والے پر اللہ کی لعنت ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۳۸" (کنز العمال، ۱۱/ ۱۱۸)

چوسر کھیلنا منع ہے اس پر دو حدیثیں

۸۹۔ چوسر (کھیل) کی نسبت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **من لعب بالنرد شیر فکانما صبغ یده فی لحم الخنزیر و دمه۔**

جس نے چوسر کھیلی اس نے گویا اپنا ہاتھ سور کے گوشت و خون میں رنگا۔ رواه مسلم. (مسلم ۲/ ۲۴۰، باب تحریم اللعب بالنرد شیر) (ابوداؤد ۲/ ۲۷۵، باب فی النهی عن اللعب بالنرد)

۹۰۔ دوسری صحیح حدیث میں فرمایا **من لعب بالنرد فقد عصی الله و رسوله**

جس نے چوسر کھیلی اس نے خدا اور رسول کی نافرمانی کی۔ اخرجه احمد و ابوداؤد وابن ماجة و الحاکم عن ابی موسیٰ الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه۔ (ابوداؤد ۲/ ۲۷۵، باب فی النهی عن اللعب بالنرد)

خبیث چیزوں کی بیع و شراء پر ایک حدیث

۹۱۔ احمد و مسلم و ابوداؤد و نسائی عن رافع بن خدیج رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ثمن الکلب، خبیث و مهر البغی خبیث و کسب الحجام خبیث۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کتے کی قیمت خبیث ہے اور زنا کے عوض جو ملے وہ خبیث اور بھری سنگی لگانے والے کی کمائی خبیث ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۴۴" (ابوداؤد ۲/ ۴۸۶، باب فی کسب الحجام) (بخاری ۱/ ۲۹۸، باب ثمن الکلب)

marfat.com

تعارف

اعجب الامداد فی مکفرات حقوق العباد

(حقوق العباد کا بیان)

۱۴ر جمادی الاولیٰ ۱۳۱۰ھ میں سوال پیش ہوا کہ حقوق العباد کس قدر ہیں؟
بندہ کے معاف کئے بغیر یہ حق معاف ہو سکتا ہے یا نہیں؟

اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی نے سب سے پہلے حق العبد کی تعریف و تقسیم کی ہے پھر اصل مسئلہ کی حیثیت واقعیہ پر مکمل روشنی ڈالی ہے، چنانچہ آپ حق العبد کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

"حق العبد ہر وہ مطالبۂ مالی ہے کہ شرعاً اس کے ذمہ کسی کے لئے ثابت ہو اور ہر وہ نقصان و آزار جو بے اجازت شرعیہ کسی قول و فعل اور ترک سے کسی کے دین و آبرو، جان و مال اور جسم یا صرف قلب کو پہنچایا جائے۔

اس کی دو قسمیں ہیں۔ **دیون** **مظالم**

دیون، میں تمام صور عقود و مطالبۂ مالیہ داخل ہیں جیسے مزدور کی اجرت، خریدی ہوئی چیز کی قیمت اور بیوی کا مہر وغیرہ۔

مظالم، قول و فعل کے ذریعہ کسی بندے کو آزار و نقصان پہنچانا جیسے کسی کو گالی دینا، غیبت کرنا وغیرہ

ان دونوں قسموں میں سے جو امر جہاں پایا جائے اسے حق العبد میں شمار کیا جائے گا۔
پھر حق کسی قسم کا ہو جب تک صاحب حق معاف نہ کرے معاف نہیں ہوتا۔
حقوق اللہ میں تو ظاہر ہے کہ اس کے سوا دوسرا معاف کرنے والا کوئی نہیں۔
اور حقوق العباد میں بھی مالک دیان عزوجل نے اپنے دار العدل کا یہی ضابط و قاعدہ رکھا ہے کہ جب تک وہ بندہ معاف نہ کرے معاف نہ ہوگا، اگرچہ مولیٰ تعالیٰ ہمارا اور ہمارے جان و مال اور حقوق سب کا مالک ہے مگر اس کی رحمت و لطافت ہے کہ ہمارے حقوق کا اختیار ہمارے ہاتھ رکھ

marfat.com

ہے۔ ہمارے بخشے بغیر معاف ہو جانے کی شکل نہ رکھی کہ کوئی ستم رسیدہ و مظلوم یہ نہ کہے کہ اے مالک میرے میں اپنی داد کو نہ پہنچا"۔

اس کے بعد مسئلہ حقوق العباد کی تشریح و توضیح میں بطور استدلال ۲۲ حدیثیں پیش کی گئی ہیں۔

اور اس مسئلہ کی وضاحت و صراحت کے بعد اس رسالہ نافعہ کے اخیر میں امام احمد رضا لکھتے ہیں کہ

"غرض معاملہ نازک ہے اور امر شدید اور عمل تباہ اور امل بعید اور کرم عمیم اور رحم عظیم اور ایمان خوف و رجا کے درمیان" سبحنہ اللہ العزیز۔ وللہ در المصنف ولہ الحمد۔

marfat.com

احادیث

اعجب الامداد فی مکفرات حقوق العباد

حقوق العباد سے متعلق تین حدیثیں

۹۲۔ حدیث میں ہے حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **الدواوین ثلثة فدیوان لایغفر الله منه شیأ و دیوان لایعبأ الله به شیأ و دیوان لایترك الله منه شیأ فاما الدیوان الذی لایغفر الله منه شیأ فالاشراك بالله و اما الدیوان الذی لایعبأ الله منه شیأ فظلم العبد نفسه فیما بینه و بین ربه من صوم یوم ترکه او صلاة ترکها فان الله تعالیٰ یغفر ذلك ان شأ و یتجاوز و امام الدیوان الذی لایترك الله منه شیأ فمظالم العباد بینهم القصاص لامحالة۔**

یعنی دفتر تین ہیں ایک دفتر میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ بخشے گا اور ایک دفتر کی اللہ تعالیٰ کو کچھ پرواہ نہیں اور ایک دفتر میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑے گا، وہ دفتر جس میں اصلاً معافی کی جگہ نہیں وہ تو کفر ہے کہ کسی طرح نہ بخشا جائے گا اور وہ دفتر جس کی اللہ عزوجل کو کچھ پرواہ نہیں وہ بندے کا گناہ ہے خاص اپنے اور اپنے رب کے معاملہ میں کہ کسی دن کا روزہ ترک کیا یا کوئی نماز چھوڑ دی اللہ تعالیٰ چاہے تو اسے معاف کردے اور درگزر فرمائے، اور وہ دفتر جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑے گا وہ بندوں کا آپس میں ایک دوسرے پر ظلم ہے کہ اس میں ضرور بدلہ ہوتا ہے۔ رواہ الامام احمد فی المسند و الحاکم فی المستدرك عن ام المومنین الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها۔ (مسند احمد ۶/ ۳۳۲ کنز العمال ۱۶/ ۱۳۷)

۹۳۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لتؤدون الحقوق الی اهلها یوم القیمة حتی یقاد للشاة الجلحاء من الشاة القرناء تنطحها۔**

بیشک روز قیامت تمہیں اہل حقوق کو ان کے حق ادا کرنے ہوں گے یہاں تک کہ منڈی بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لیا جائے گا کہ اسے سینگ مارے۔ رواہ الائمة احمد فی المسند و مسلم فی صحیحه و البخاری فی الادب المفرد و الترمذی فی الجامع عن ابی

marfat.com

ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۴۸" اعجب الامداد۔ (مسلم ۲/۳۲۰، باب تحریم الظلم)(کنز العمال ۳/ ۔ ۲۸)

۹۴۔ایک روایت میں فرمایا حتی للذرۃ من الذرۃ

یہاں تک کہ چیونٹی سے چیونٹی کا عوض لیا جائے گا۔ رواہ الامام احمد بسند صحیح۔

(مسند احمد ۳/ ۱۳۴)

روز قیامت مفلس کون ہوگا؟

۹۵۔ حدیث صحیح مسلم ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال تدرون من المفلس قالوا المفلس فینا من لا درھم لہ ولامتاع فقال ان المفلس من امتی من یأتی یوم القیمۃ بصلاۃ و صوم و زکوٰۃ و یاتی قدشتم ھذا و قد قذف ھذا و اکل مال ھذا و سفك دم ھذا و ضرب ھذا فیعطی ھذا من حسناتہ و ھذا من حسناتہ فان فنیت حسناتہ قبل ان یقضی ماعلیہ اخذ من خطایاھم فطرحت علیہ ثم طرح فی النار۔

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہ نے عرض کی ہمارے یہاں تو مفلس وہ ہے جس کے پاس زر و مال نہ ہو فرمایا میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز روزے زکوٰۃ لے کر آئے اور یوں آئے اسے گالی دی، اسے زنا کی تہمت لگائی، اس کا مال کھایا، اس کا خون گرایا، اسے مارا تو اس کی نیکیاں اسے دی گئیں پھر اگر نیکیاں ہو چکیں اور حق باقی ہیں تو ان کے گناہ لے کر اس پر ڈالے گئے پھر جہنم میں پھینک دیا گیا۔ (مسلم ۲/ ۳۲۰، باب تحریم الظلم)(ترمذی ۲/ ۔ ۶۷، باب ماجأ فی شان الحساب و القصاص)

غیبت کی معصیت بھی حقوق العباد میں سے ہے

۹۶۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الغیبۃ اشد من الزنا۔

غیبت زنا سے سخت تر ہے کسی نے عرض کی یہ کیونکر، فرمایا الرجل یزنی ثم یتوب فیتوب اللہ علیہ و ان صاحب الغیبۃ لایغفرلہ حتی یغفرلہ صاحبہ۔

زانی توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرمائے اور غیبت والے کی مغفرت نہ ہوگی جب تک وہ نہ بخشے جس کی غیبت کی ہے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبۃ و الطبرانی فی الاوسط عن جابر بن عبداللہ و ابی سعید الخدری و البیھقی عنھما عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

marfat.com

"فتاوی رضویہ، ج۹، ص۴۹" اعجب الامداد۔ (کنز العمال، ۳/ ۳۳۳)

والدین ولولاد بھی ایک دوسرے کے حقوق میں گرفتار ہوں گے حدیث میں ہے

۹۷۔ الطبرانی عن ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول انه یکون للوالدین علی ولدهما دین فاذا کان یوم القیمة یتعلقان به فیقول انا ولد کما فیودان و یتمنیان لو کان اکثر من ذلك۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمارہے تھے کہ ماں باپ کا بیٹے پر کچھ دین آتا ہو گا روز قیامت اسے لپٹیں گے کہ ہمارا دین دے وہ کہے گا میں تمہارا بچہ ہوں، یعنی شاید رحم کریں وہ تمنا کریں گے کاش اور زیادہ ہوتا۔ یعنی اگر دین زیادہ ہوتا تو اس کے عوض یہاں نیکیاں زیادہ ملتیں۔

رب کریم کے حقوق العباد معاف کرانے کی ایک انوکھی تدبیر

۹۸۔ حدیث میں ہے بینما رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جالس اذ رأیناه ضحك حتی بدت ثنایاه فقال له عمر ماأضحكك یارسول الله بابی انت و امی۔

یعنی ایک دن حضور پرنور سید العلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما تھے ناگاہ خندہ فرمایا کہ اگلے دندان مبارک ظاہر ہوئے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ میرے ماں باپ حضور پر قربان کس بات پر حضور کو ہنسی آئی ارشاد فرمایا رجلان من امتی جثیا بین یدی رب العزة فقال احدهما وفاضت عینا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بالبکاء ثم قال ان ذلك لیوم عظیم یحتاج الناس الی ان یحمل عنهم من اوزارهم فقال الله للطالب ارفع بصرك فانظر فرفع فقال یا رب اری مدائن من ذهب و قصوراً من ذهب مکللة باللؤلوء لای نبی هذا او لای صدیق هذا او لای شهید هذا قال لمن اعطی الثمن قال یا رب و من یملك ذلك قال انت تملکه قال بمادا قال بعفوك عن اخیك قال یا رب فانی قدعفوت عنه قال الله تعالیٰ فخذ بید اخیك و ادخل الجنة فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عند ذلك اتقوا الله و اصلحوا ذات بینکم فان الله یصلح بین المسلمین یوم القیمة۔

دو مرد میری امت سے رب العزت جل جلالہ کے حضور زانوؤں پر کھڑے ہوئے ایک نے عرض کی۔ اے رب میرے میرے اس بھائی نے جو ظلم مجھ پر کیا ہے اس کا عوض میرے لئے

لے، رب تبارک و تعالیٰ نے فرمایا اپنے بھائی کے ساتھ کیا کرے گا اس کی نیکیاں تو سب ہو چکیں مدعی نے عرض کی اے رب میرے تو میرے گناہ وہ اٹھالے، یہ فرما کر رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھیں گریہ سے بہہ نکلیں، پھر فرمایا بیشک وہ دن بڑا سخت ہے لوگ اس کے محتاج ہوں گے کہ ان کے گناہوں کا کچھ بوجھ اور لوگ اٹھائیں، مولیٰ عزوجل نے فرمایا نظر اٹھا کر دیکھ اس نے نظر اٹھائی کہا اے رب میرے میں کچھ شہر دیکھتا ہوں سونے کے اور محل کے محل سونے کے سراپا موتیوں سے جڑے ہوئے یہ کس نبی کے ہیں یا کس صدیق یا کس شہید کے، مولیٰ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا اس کے ہیں جو قیمت دے، کہا اے رب میرے بھلا ان کی قیمت کون دے سکتا ہے فرمایا تو عرض کی کیونکر فرمایا یوں کہ اپنے بھائی کو معاف کر دے کہا اے رب میرے یہ بات ہے تو میں نے معاف کیا مولیٰ جل مجدہ نے فرمایا اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ لے اور جنت میں لے جا، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بیان کر کے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے آپس میں صلح کرو کہ مولیٰ عزوجل قیامت کے دن مسلمانوں میں صلح کرائے گا۔ رواہ الحاکم فی المستدرك و البیهقی فی کتاب البعث و النشور وابویعلیٰ فی مسنده و سعید بن منصور فی سننه عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص۴۹"۔ اعجب الامداد۔

اللہ تعالیٰ روز قیامت بندوں کے آپسی مظالم و معاصی ختم فرمادے گا

۹۹۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا التقی الخلائق یوم القیمة نادی منادیا اهل الجمع تدارکوا المظالم بینکم و ثوابکم علی۔

جب مخلوق روز قیامت بہم ہوگی ایک منادی رب العزت جل وعلا کی طرف سے ندا کرے گا اے مجمع والو اپنے مظلوموں کا تدارک کر لو اور تمہارا ثواب میرے ذمہ ہے۔ رواہ الطبرانی عن انس ایضا رضی الله تعالیٰ عنه بسند حسن۔ "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص۵۰" اعجب الامداد.

۱۰۰۔ حدیث میں ہے حضور والا صلوات اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہ نے فرمایا ان الله یجمع الاولین و الاخرین فی صعید واحد ثم ینادی مناد من تحت العرش یا اهل التوحید ان الله عزوجل قد عفاعنکم فیقوم الناس فیتعلق بعضهم ببعض فی ظلامات فینادی منادیا اهل التوحید لیعف بعضکم عن بعض ر علی الثواب۔

یعنی بیشک اللہ عزوجل روز قیامت سب اگلوں پچھلوں کو ایک زمین میں جمع فرمائے گا پھر زیر عرش سے منادی ندا کرے گا اے توحید والو مولیٰ تعالیٰ نے اپنے حقوق معاف فرمائے لوگ

marfat.com

کھڑے ہو کر آپس کے مظلموں میں ایک دوسرے سے لپٹیں گے منادی پکارے گا اے توحید والو ایک دوسرے کو معاف کردو اور ثواب دینا میرے ذمہ ہے۔ رواہ ایضا عن ام ھانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۵۰" اعجب الامداد.

بندوں کے باہمی حقوق کی تلافی اور اس پر ثواب کی ضمانت اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ کرم پر لے گا۔

۱۰۱۔ ابن ماجہ اپنی سنن میں کاملاً اور ابوداؤد مختصراً اور امام عبداللہ بن امام احمد زوائد مسند اور طبرانی معجم کبیر اور ابویعلی مسند اور ابن حبان ضعفاً اور ابن عدی کامل اور بیہقی سنن کبریٰ و شعب الایمان و کتاب البعث والنشور اور ضیاً مقدسی بافادۂ تصحیح صحیح مختارہ میں حضرت عباس بن مرداس اور امام عبداللہ بن مبارک بسند صحیح اور ابویعلی وابن منیع بوجہ آخر حضرت انس بن مالک اور ابونعیم حلیۃ الاولیاء اور امام ابن جریر طبری تفسیر اور حسن بن سفیان مسند اور ابن حبان ضعفاً میں حضرت عبداللہ بن عمر فاروق اعظم اور عبدالرزاق مصنف اور طبرانی معجم کبیر میں حضرت عبادہ بن صامت اور دار قطنی و ابن حبان حضرت ابوہریرہ اور ابن مندہ کتاب الصحابہ اور خطیب تلخیص المتشابہ میں حضرت زید جد عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے بطرق عدیدہ والفاظ کثیرہ و معانی متقاربہ راوی و هذا حدیث الامام عبدالله بن المبارك عن سفين الثورى عن زبير بن عدى عن انس رضى الله تعالىٰ عنه قال وقف النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بعرفات وقد كادت الشمس ان تؤب فقال يا بلال انصت لى الناس فقال انصتوا لرسول صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فانصت الناس فقال يا معشر الناس اتانى جبريل آنفا فاقرأنى من ربى السلام و قال ان الله عزوجل غفر لاهل عرفات و اهل المشعر و ضمن عنهم التبعات فقام عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه فقال يا رسول الله هذا لنا خاصة قال هذا لكم و لمن اتى من بعدكم الى يوم القيمة فقال عمر بن الخطاب كثر خير الله و طاب۔

یعنی حضور اقدس رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرفات میں وقوف فرمایا یہاں تک کہ آفتاب ڈوبنے پر آیا اس وقت ارشاد ہوا اے بلال لوگوں کو میرے لئے خاموش کر بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر پکارا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے خاموش ہو، لوگ ساکت ہوئے حضور پرنور صلوات اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہ نے فرمایا اے لوگو ابھی جبریل نے حاضر ہو کر مجھے میرے رب کا سلام و پیام پہنچایا کہ اللہ عزوجل نے عرفات و مشعر الحرام والوں کی

مغفرت فرمائی اور ان کے باہمی حقوق کا خود ضامن ہو گیا، امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کی یارسول اللہ کیا یہ دولت خاص ہمارے لئے ہے؟ فرمایا تمہارے لئے اور جو تمہارے بعد قیامت تک آئیں سب کے لئے، عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اللہ عزوجل کی خیر کثیر و پاکیزہ ہے۔

سمندر میں جہاد کرنے والا اگر ڈوب کر شہید ہو جائے تو بندوں کے سب مطالبے جو اس پر تھے اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ کرم پر لیتا ہے۔

۱۰۲۔ ابن ماجہ سنن اور طبرانی معجم کبیر میں حضرت ابوامامہ اور ابو نعیم حلیہ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب اور شیرازی کتاب الالقاب میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے راوی و اللفظ لابی امامة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یغفر لشهید البر الذنوب کلها الاالدین و یغفر لشهید البحر الذنوب والدین۔

یعنی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو خشکی میں شہید ہو اس کے سب گناہ بخشے جاتے ہیں مگر حقوق العباد، اور جو دریا میں شہادت پائے اس کے تمام گناہ و حقوق العباد سب معاف ہو جاتے ہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۵۱" اعجب الامداد۔ (ابن ماجہ ۲/ ۲۰۴، باب فضل غزو البحر)

جس مسلمان کو ظالم گرفتار کر کے بیکسی کی حالت میں قتل کرے اس پر حق اللہ و حق العبد کچھ نہیں رہتا ہے

۱۰۳۔ بزار ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بسند صحیح راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قتل الصبر لایمر بذنب الا محاہ۔

قتل صبر کسی گناہ پر نہیں گزرتا مگر یہ کہ اسے مٹا دیتا ہے

۱۰۴۔ نیز بزار ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قتل الرجل صبرا کفارة لما قبله من الذنوب۔

آدمی کا بروجہ صبر مارا جانا تمام گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہے

بدعتی جس طرح بھی قتل کیا جائے وہ شہید نہ ہوگا کہ شہادت کے لئے ایمان شرط ہے۔

۱۰۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لو ان صاحب بدعة مکذبا

marfat.com

بالقدر قتل مظلوما صابرا محتسبا بين الركن و المقام لم ينظرالله فی شئ من امره حتی يدخله جهنم۔

اگر کوئی بدمذہب تقدیر ہر خیر وشر کا منکر خاص حجر اسود و مقام ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے درمیان محض مظلوم و صابر مارا جائے اور وہ اپنے اس قتل میں ثواب الٰہی ملنے کی نیت بھی رکھے تا ہم اللہ عزوجل اس کی کسی بات پر نظر نہ فرمائے یہاں تک کہ اسے جہنم میں داخل کرے۔ رواہ ابو الفرج فی العلل من طریق کثیر بن سلیم نا انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فذکرہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص۵۱" "عجب لامداد۔

جس نے شرعی ضرورت کے لئے دین لیا اور ادا کی فکر میں رہا مگر ادا نہ کر سکا تو اللہ تعالیٰ یہ حق بھی معاف فرما کر اپنے ذمہ کرم و عطا پر لے گا

۱۰۶۔ احمد و بخاری و ابن ماجہ حضرت ابو ہریرہ اور طبرانی معجم کبیر میں بسند صحیح حضرت میمون کردی اور حاکم مستدرک اور طبرانی کبیر میں حضرت ابو امامہ باہلی اور احمد و بزار و طبرانی و ابو نعیم بسند حسن حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق اور ابن ماجہ و بزار حضرت عبداللہ بن عمرو اور بیہقی مرسلا قاسم مولائی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی و اللفظ لميمون رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من ادان دينا ينوی قضاءه اداه الله عنه يوم القيمة۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کسی دین کا معاملہ کرے کہ اس کے ادا کی نیت رکھتا ہو اللہ عزوجل اس کی طرف سے روز قیامت ادا فرمادے گا۔ (کنز العمال ۶/ ۱۲۶)

۱۰۷۔ حدیث ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لفظ مستدرک میں یہ ہیں حضور اقدس صلوات اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہ فرماتے ہیں من تداين بدين و في نفسه وفاءه ثم مات تجاوز الله عنه و ارضی غريمه بما شاء۔

جس نے کوئی معاملہ دین کیا اور دل میں ادا کی نیت رکھتا تھا پھر موت آگئی اللہ عزوجل اس سے درگزر فرمائے گا اور دائن کو جس طرح چاہے راضی کردے گا۔ نیک و جائز کام کی قید حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ظاہر ہے کہ اس میں ضرورت جہاد و ضرورت تجہیز و تکفین مسلمان و ضرورت نکاح کو ذکر فرمایا۔ (کنز العمال ۶/ ۱۲۸)

۱۰۸۔ بخاری تاریخ اور ابن ماجہ سنن اور حاکم مستدرک میں راوی حضور سید عالم صلی

تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ تعالیٰ مع الدائن حتی یقضی دینہ مالم یکن دینہ فیما یکرہ اللہ۔

بیشک اللہ تعالیٰ قرضدار کے ساتھ ہے یہاں تک کہ اپنا قرض ادا کرے جب تک کہ اس کا دین اللہ تعالیٰ کے ناپسند کام میں نہ ہو۔(ابن ماجہ ۲/ ۱۷۵، باب من ادان دینا الخ)

۱۰۹۔ابن صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما (کی حدیث میں ہے) کہ رب العزت جل وعلا روز قیامت مدیون سے پوچھے گا تو نے کاہے میں یہ دین لیا اور لوگوں کا حق ضائع کیا عرض کرے گا اے رب میرے تو جانتا ہے کہ میرے اپنے کھانے پینے پہننے ضائع کر دینے کے سبب وہ دین نہ رہ گیا بلکہ اتی علی اما حرق و اما سرق و اما وضیعۃ۔ آگ لگ گئی یا چوری ہو گئی یا تجارت میں ٹوٹا پڑا یوں رہ گیا، مولیٰ عزوجل فرمائے گا صدق عبدی فانا احق من قضی عنک۔

میرا بندہ سچ کہتا ہے سب سے زیادہ میں مستحق ہوں کہ تیری طرف سے ادا فرمادوں پھر مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ کوئی چیز منگا کر اس کے پلہ میزان میں رکھ دے گا کہ نیکیاں برائیوں پر غالب آجائیں گی اور وہ بندہ رحمت الٰہی کے فضل سے داخل جنت ہوگا۔ ''فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۵۲ اعجب الامداد'' (کنز العمال ۶/ ۱۳۸)

مقربین سے اگر کوئی تقصیر واقع ہو تو اللہ تعالیٰ وقوع تقصیر سے پہلے اسے معاف فرمادیتا ہے

حدیث قدسی میں رب عزوجل فرماتا ہے

۱۱۰۔ قد اعطیتکم من قبل ان تسألونی و قد اجبتکم من قبل ان تدعونی و قد غفرت لکم من قبل ان تعصونی۔

میں نے تم کو تمہارے مجھ سے سوال کرنے سے پہلے ہی دیدیا اور تمہاری دعا قبول کی تمہارے دعا کرنے سے پہلے اور تم کو معاف کر دیا تقصیر سے پہلے۔ (مولف)

صحابہ کی لغزشیں اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ رحمت میں لے کر معاف فرمادے گا اور انہیں جنت میں عالیشان مکان عطا فرمائے گا

۱۱۱۔ حدیث میں ہے ستکون لاصحابی زلۃ یغفر اللہ لھم لسابقتھم معی۔

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ عنقریب میرے بعض صحابہ سے لغزش ہو گی (یعنی آپسی مشاجرات) جسے اللہ تعالیٰ معاف فرمادے گا اس وجہ سے کہ انہوں نے پہلے پہل میرا ساتھ دیا (مولف) (بلکہ مولیٰ تعالیٰ وہ حقوق اپنے ذمہ کرم پر لے کر ارباب حقوق

کو حکم تجاوز فرمائے گا اور باہم صفائی کرا کر آمنے سامنے جنت کے عالیشان تختوں پر بٹھائے گا۔ منہ)

۱۱۲۔ اسی مبارک قوم کے سرور و سردار حضرات اہل بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جنہیں ارشاد ہوتا ہے **اعملوا ماشئتم قد غفرت لکم۔**

جو چاہو کرو میں تمہیں بخش چکا

۱۱۳۔ انہیں کے اکابر سادات سے حضرت عثمن غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جن کے لئے بارہا فرمایا گیا **ما علی عثمن مافعل (عمل) بعد هذه ماعلی عثمن مافعل (عمل) بعد هذه۔**

آج عثمن کچھ کرے اس پر مواخذہ نہیں، آج سے عثمن کچھ کرے اس پر مواخذہ نہیں۔

"فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۵۲" اعجب الامداد۔ (ترمذی ۲/ ۲۱۱ مناقب عثمان بن عفان)

marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد نہم

نوافل کے ذریعہ سے بندے کو تقرب الٰہی حاصل ہوتا ہے اور اس سے خدائی قدرتوں کے جلوے ظاہر ہوتے ہیں

۱۱۴۔ صحیح بخاری شریف میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں رب العزت تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے لایزال العبد یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ و بصرہ الذی یبصر بہ و یدہ التی یبطش بھا و رجلہ التی یمشی بھا۔

یعنی میرا بندہ بذریعہ نوافل میری نزدیکی چاہتا رہتا ہے یہاں تک کہ میرا محبوب ہو جاتا ہے پھر جب میں اسے دوست رکھتا ہوں تو میں خود اس کا وہ کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی وہ آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے دیکھتا ہے اور اس کا وہ ہاتھ جس سے کوئی چیز پکڑتا ہے اور اس کا وہ پاؤں جس سے چلتا ہے۔" فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۵۵"۔ (بخاری ۲/ ۹۶۳، باب التواضع)

رضائے رب رضائے والدین میں مضمر ہے

۱۱۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں طاعۃ اللہ طاعۃ الوالد معصیۃ اللہ معصیۃ الوالد۔

اللہ کی اطاعت ہے والد کی اطاعت اور اللہ کی معصیت ہے والد کی معصیت۔ رواہ الطبرانی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنز العمال، ۴۴/ ۵۸)

والدین کی فرمانبرداری باعث دخول جنت اور نافرمانی دخول نار کا سبب ہے حدیث میں ہے۔

۱۱۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ھما جنتک و نارک۔

ماں باپ تیری جنت اور تیری دوزخ ہیں۔ رواہ ابن ماجۃ عن ابی امامۃ رضی اللہ

marfat.com

تعالیٰ عنہ۔(ابن ماجہ ۲/ ۲۶۹،باب بر الوالدین)

۱۱۷۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الوالد اوسط ابواب الجنة فان شئت فاضع ذلك الباب او احفظه۔

والد جنت کے سب دروازوں میں بیچ کا دروازہ ہے اب تو چاہے تو اس دروازہ کو اپنے ہاتھ سے کھودے خواہ نگاہ رکھ۔ رواہ الترمذی و صححه و ابن ماجة و ابن حبان عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(ترمذی ۲/ ۱۲، باب ماجاء من الفضل فی رضا الوالدین)(ابن ماجہ ۲/ ۲۶۹،باب بر الوالدین)

۱۱۸۔حدیث میں ہے ایک جوان نزع میں تھا اسے کلمہ تلقین کرتے تھے نہ کہا جاتا تھا یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور فرمایا کہہ لاالہ الا اللہ عرض کی نہیں کہا جاتا معلوم ہوا کہ ماں ناراض ہے اسے راضی کیا تو کلمہ زبان سے نکلا۔ رواہ الامام احمد و الطبرانی عن عبداللہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(مسند احمد ۵/ ۵۱)

نیک اولاد وہ ہے جو باپ کے دوستوں سے اچھا سلوک کرے

۱۱۹۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان ابر البر صلة الولد اهل ود ابیه۔

بیشک سب نیکوکاریوں سے بڑھ کر نیکوکاری یہ ہے کہ فرزند اپنے باپ کے دوستوں سے اچھا سلوک کرے۔ رواہ مسلم عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔"فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۵۸" (مسلم ۲/ ۳۱۴، باب فضل صلة اصدقاء الاب الخ)

۱۲۰۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ماں باپ کے ساتھ نیکوکاری کے طریقوں میں یہ بھی شمار فرمایا واکرام صدیقهما۔

ان کے دوست کی عزت کرنا۔ رواہ ابوداؤد و ابن ماجة و ابن حبان فی صحاحهم عن مالك بن ربیعة الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔"فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۵۹" (ابوداؤد ۲/ ۷۰۰،باب فی بر الوالدین)(ابن ماجہ ۲/ ۲۶۹،باب صل من کان ابوك یصل)

والدین میں سے کس کا حق زیادہ ہے؟

۱۲۱۔اس سلسلے میں بہت حدیثیں دلیل ہیں کہ ماں کا حق باپ کے حق سے زائد ہے، ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں سالت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ای الناس اعظم حقا علی المرأة قال زوجها قلت فای الناس حقا علی الرجل قال امه۔

marfat.com

میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی عورت پر سب سے بڑا حق کس کا ہے فرمایا شوہر کا میں نے عرض کی اور مرد پر سب سے بڑا حق کس کا ہے فرمایا اس کی ماں کا۔ رواہ البزار بسند حسن و الحاکم۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۵۹" (الترغیب و الترھیب، ۳/ ۵۳، ترغیب الزوج فی الوفاء الخ)

۱۲۲۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ من احق الناس بحسن صحابتی قال امك قال ثم من قال امك قال ثم من قال امك قال ثم من قال ابوك۔

ایک شخص نے خدمت اقدس، حضور پرنور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ سب سے زیادہ کون اس کا مستحق ہے کہ میں اس کے ساتھ نیک رفاقت کروں فرمایا تیری ماں، عرض کی پھر فرمایا تیری ماں، عرض کی پھر فرمایا تیری ماں، عرض کی پھر فرمایا تیرا باپ۔ رواہ الشیخان فی صحیحھما۔ (بخاری ۲/ ۸۸۳، باب من احق الناس بحسن الصحبۃ)

۱۲۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اوصی الرجل بامہ اوصی الرجل بامہ اوصی الرجل بابیہ۔

میں آدمی کو وصیت کرتا ہوں اس کی ماں کے حق میں، وصیت کرتا ہوں اس کی ماں کے حق میں، وصیت کرتا ہوں اس کے باپ کے حق میں۔ رواہ الامام احمد و ابن ماجۃ و الحاکم و البیھقی فی السنن عن ابی سلامۃ۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۵۹" (ابن ماجہ ۲/ ۲۶۸، باب بر الوالدین)

مدینہ کو یثرب کہنا ناجائز و گناہ ہے

۱۲۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے من سمی المدینۃ یثرب فلیستغفر اللہ ھی طابۃ ھی طابۃ۔

جو مدینہ کو یثرب کہے اس پر توبہ واجب ہے مدینہ طابہ ہے مدینہ طابہ ہے۔ رواہ الامام احمد بسند صحیح عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسند احمد ۵/ ۳۶۱)

۱۲۵۔ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یقولون یثرب وھی المدینۃ۔

وہ (منافقین) اسے یثرب کہتے ہیں اور وہ تو مدینہ ہے۔ رواہ الشیخان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسلم ۱/ ۴۴۴، باب المدینۃ تنفی خبثھا الخ)

marfat.com

۱۲۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **ان اللہ تعالیٰ سمی المدینۃ طابۃ۔**
بیشک اللہ عزوجل نے مدینے کا نام طابہ رکھا۔ رواہ الائمۃ احمد و مسلم و النسائی عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۶۱" (مسلم ۱/ ۴۴۵، باب المدینۃ تنفی خبثہا الخ)

مردوں کے لئے ریشم کی حرمت پر چند حدیثیں

۱۲۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لاتلبسوا الحریر فانہ من لبسہ فی الدنیا لم یلبسہ فی الاخرۃ۔**
ریشم نہ پہنو کہ جو اسے دنیا میں پہنے گا آخرت میں نہ پہنے گا۔ رواہ الشیخان عن امیرالمومنین و النسائی و ابن حبان و الحاکم و صححہ عن ابی سعید الخدری و الحاکم عن ابی ہریرۃ و ابن حبان عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ (نسائی ۲/ ۲۹۶، التشدید فی لبس الحریر الخ)

۱۲۸۔ نسائی کی ایک روایت میں ہے فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **من لبسہ فی الدنیا لم یدخل الجنۃ۔**
جو دنیا میں ریشم پہنے گا جنت میں نہ جائے گا۔ رواہ عن امیرالمومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۶۴" (نسائی ۲/ ۲۹۶، التشدید فی لبس الحریر الخ)

۱۲۹۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **انما یلبس الحریر (فی الدنیا) من لاخلاق لہ فی الاخرۃ۔**
(دنیا میں) ریشم وہ پہنے گا جس کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔ رواہ الشیخان و اللفظ للبخاری۔ (بخاری ۲/ ۸۶۷، باب لبس الحریر)

۱۳۰۔ حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **من لبس ثوب حریر البسہ اللہ عزوجل یوم القیمۃ ثوبا من النار۔**
جو ریشم پہنے گا اللہ عزوجل اسے قیامت کے دن آگ کا کپڑا پہنائے گا۔ رواہ احمد والطبرانی عن جویرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ (مسند احمد ۷/ ۴۵۷)

۱۳۱۔ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں **من لبس ثوب حریر البسہ اللہ تعالیٰ یوما من نار و لکن لیس من ایامکم و لکن من ایام اللہ الطوال۔**

marfat.com

جو ریشم پہنے اللہ تعالیٰ اسے ایک دن کامل آگ پہنائے گا وہ دن تمہارے دنوں میں سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے ان لمبے دنوں سے یعنی ہزار برس کا ایک دن۔رواہ الطبرانی "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۶۵"(کنزالعمال، ۱۹/ ۲۳۱)

۱۳۲۔ سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی حدیث میں ہے میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور نے اپنے داہنے ہاتھ میں ریشم اور بائیں میں سونا لیا پھر فرمایا ان **هذين حرام على ذكور امتى۔**

بیشک یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔رواہ ابوداؤد و النسائی "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۶۵"(ابوداؤد ۲/ ۵۶۱، باب فی الحریر للنساء)

ذریعہ حرام سے روزی حاصل کرنا جائز نہیں حدیث میں ہے

۱۳۳۔ اخرج عبدالرزاق فی مصنفه عن یحییٰ بن العلاء عن بشر بن نمیر عن مکحول ثنا یزید بن عبد ربه عن صفوان بن امیة رضی الله تعالیٰ عنه قال کنا عند رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فجأ عمرو بن قرة فقال یا رسول الله ان الله کتب علی الشقوة و ما ارانی ارزق الا من دنی یکتفی فاذن لی فی الغناء من غیر فاحشة فقال لااذن لك ولا کرامة و لانعمة ابتغ علی نفسك وعیالك حلالا فان ذلك جهاد فی سبیل الله و اعلم ان عون الله تعالیٰ مع صیالحی التجار۔ هکذا اخرجه فی معرفة الصحابة من طریق الحسن بن ابی الربیع عن عبدالرزاق ذکرهالحافظ فی الاصابة۔

یعنی عمرو بن قرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی یارسول اللہ میں بہت تنگ حال رہتا ہوں اس حیلہ (یعنی غناء۔گانا) کے سوا دوسری صورت سے مجھے رزق ملتا معلوم نہیں ہوتا مجھے ایسے گانے کی اجازت فرما دیجئے جس میں کوئی امر خلاف حیا نہیں، فرمایا اصلاً کسی طرح اجازت نہیں اپنے اور اپنے بال بچوں کے لئے حلال روزی تلاش کرو کہ یہ بھی راہ خدا میں جہاد ہے اور جان لے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد نیک تاجروں کے ساتھ۔

رزق حلال طلب کرنے کے بارے میں دو حدیثیں

۱۳۴۔ حدیث حسن میں ہے حضور پرنور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلی آلہ فرماتے ہیں **طلب الحلال واجب علی کل مسلم۔**

رزق حلال کی طلب ہر مسلمان پر واجب ہے۔ اخرجه الطبرانی فی الاوسط عن انس

marfat.com

بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه۔(کنزالعمال، ۲/۴)

۱۳۵۔ الامام احمد بسند جید عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم والذی نفسی بیده لان یأخذ احدکم حبله فیذهب به الی الجبل فیحتطب ثم یأتی به فیحمله علی ظهره فیاکله خیر له من ان یسأل الناس ولان یاخذ ترابا فیجعله فی فیه خیر له من ان یجعل فی فیه ماحرم الله علیه۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں خدا کی قسم آدمی رسی لے کر پہاڑ کو جائے لکڑیاں چنے ان کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے اسے بیچ کر کھائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے اور منہ میں خاک بھر لینا حرام نوالہ سے بہتر ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۳۷" (مسند احمد ۲/۵۰۶)

آدمی کی شرافت یہ ہے کہ وہ عزت کی بات قبول کرے حدیث میں ہے

۱۳۶۔ سعید بن منصور فی سننه عن سفین بن عیینة عن عمرو بن دینار عن محمد بن علی رضی الله تعالیٰ عنهما قال القی لعلی کرم الله تعالیٰ وجهه و سادة فقعد علیها و قال لابابی الکرامة الاحمار۔ ورواه الدیلمی عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فذکره۔

امیر المومنین سیدنا مولیٰ علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی کہیں تشریف فرما ہوئے صاحب خانہ نے حضرت کیلئے مسند حاضر کی امیر المومنین اس پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا کوئی گدھا ہی عزت کی بات قبول نہ کرے گا۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۴۷"

قرآن اللہ عزوجل کی طرف سے دعوت اور خوان نعمت ہے۔

۱۳۷۔ حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان هذا القرآن مأدبة الله فاقبلوا مأدبته مااستطعتم۔

بیشک یہ قرآن اللہ عزوجل کی طرف سے تمہاری دعوت ہے تو جہاں تک ہو سکے اس کی دعوت قبول کرو۔ رواه الحاکم و صححه عن ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه۔ (کنزالعمال، ۱/۲۵۸)

۱۳۸۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل مودب یحب ان یؤتی ادبه و ادب الله القرآن فلا تهجروه۔

marfat.com

ہر دعوت کرنے والا دوست رکھتا ہے کہ لوگ اس کی دعوت میں آئیں اور اللہ عزوجل کا خوان نعمت قرآن ہے تو اسے نہ چھوڑو۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۴۷" (کنز العمال، ۱/ ۴۵۸)

بت پرستی کی ابتداء کیسے ہوئی اس پر دو حدیثیں

۱۳۹۔ بخاری وغیرہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کانوا اسماء رجال صالحین من قوم نوح فلما هلكوا اوحى الشيطان الى قومهم ان انصبوا الى مجالسهم التى كانوا يجلسون انصابا و سموها باسمائهم ففعلوا فلم تعبد حتى اذا هلك اولئك و نسخ العلم عبدت.

(ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر) قوم نوح کے صالحین کے نام تھے جب یہ لوگ انتقال کر گئے تو شیطان نے لوگوں کو ورغلایا کہ ان لوگوں کی جائے نشست میں کچھ مجسمے نصب کئے جائیں اور انہیں صالحین کے نام پر ان مجسموں کے بھی نام رکھے جائیں (تاکہ ان صالحین کی یاد باقی رہے) تو لوگوں نے ایسا ہی کیا لیکن ان کی ابھی پرستش نہیں ہوئی مگر جب یہ لوگ مر گئے اور بعد کے لوگوں کو حقیقت حال کی معلومات نہ رہی تو ان مجسموں کی پوجا ہونے لگی۔ (مولف) (بخاری ۲/ ۷۳۲، باب ودا و لاسواعا الخ)

۱۴۰۔ فاکھی عبداللہ بن عبید بن عمیر سے راوی قال اول ماحدثت الاصنام على عهد نوح و كانت الابناء تبر الاباء فمات رجل منهم فجزع عليه ابنه فجعل لا يصبر عنه فاتخذ مثالا على صورته فكلما اشتاق عليه نظره ثم مات ففعل به كما فعل ثم تتابعوا على ذلك فمات الاباء فقال الابناء ماتخذ هذه آباؤنا الا انها كانت آلهتهم فعبدوها۔

بت پرستی کی ابتدا حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں ہوئی چونکہ بیٹے باپ کے پیرو ہوتے ہیں تو ان میں سے ایک آدمی مر گیا، اس کے بیٹے نے اس پر آہ و فغاں کیا اور اس پر صبر نہیں کر پایا تو اس نے اس کی صورت کی ایک تمثیل بنالی، جب اس کے دیکھنے کا مشتاق ہوتا تو اسے دیکھ لیتا، پھر وہ بھی جب مر گیا تو اس کے ساتھ بھی ویسا ہی ہوا جیسا اس نے کیا تھا یہاں تک کہ لوگ اسی رسم پر قائم رہے اور ان کے آباء مر گئے تو ان کے بیٹوں نے کہا کہ ہمارے آباء نے یہ پرستش کے لئے بنایا پس ان کے بیٹے ان مجسموں کی پوجا کرنے لگے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۶۴"

سلام کرتے وقت جھکنا نہ چاہئے کہ حدیث میں ہے

۱۴۱۔ حدیث انس رضی الله تعالیٰ عنه عند الترمذی قال اینحنی له قال لا۔

marfat.com

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کیا سلام کرتے وقت جھکنا چاہئے تو فرمایا کہ نہیں۔ (مولف) (ترمذی ۲/ ۹۲، باب ماجأ فی المصافحة)

مقربین بارگاہ کے دست وپا چومنا جائز ہے

۱۴۲۔ امام بخاری در ادب مفرد و امام ابوداؤد در سنن و بیهقی از زارع بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کنند فجعلنا نتبادر فنقبل یدرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و رجله۔

(یعنی جب وفد عبدالقیس بارگاہ رسالت میں پہنچا دور سے جمال جہاں آراء پر نظر پڑی لوگوں نے بے تابانہ اپنے آپ کو سواریوں سے گرادیا اور دوڑتے ہوئے آئے) پھر ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست وپا چومنے میں ایک دوسرے پر سبقت کرنے لگے۔ (مولف)

(ابوداؤد ۲/ ۷۰۹، باب قبلة الرجل)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعائے رحمت سے زوجین میں الفت ہوگئی حدیث میں ہے

۱۴۳۔ البیهقی عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما ان امرأة شکت زوجها النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال اتبغضنیه قالت نعم قال ادنیار ؤ سکما فوضع جبهتها علی جبهة زوجها ثم قال اللهم الف بینهما و حبب احدهما الی صاحبه ثم لقیته المرأة بعد ذلك فقبلت رجلیه فقال کیف انت و زوجك قالت ماطارف و لاتالد و لاولد باحب الی منه فقال اشهد انی رسول الله قال عمر و انا اشهد انك رسول الله۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک عورت نے اپنے شوہر کی شکایت کی حضور نے فرمایا کیا تم اس کو مبغوض رکھتی ہو یعنی برا جانتی ہو عرض کی ہاں حضور نے فرمایا دونوں اپنے اپنے سر میرے قریب لاؤ پھر حضور نے عورت کی پیشانی کو اس کے شوہر کی پیشانی پر رکھا اور فرمایا اے اللہ ان دونوں کے درمیان محبت والفت استوار فرمادے، پھر کچھ دنوں کے بعد عورت نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور قدمان مبارک کو بوسہ دیا حضور نے فرمایا کہ تم اور تمہارے شوہر کیسے ہو عرض کی کوئی نیا اور کہنہ اور کوئی لڑکا مجھے ان سے زیادہ محبوب نہیں ہے سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں بیشک میں اللہ کا رسول ہوں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اور

marfat.com

میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ آپ یقیناً اللہ کے رسول ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۶۶" (دلائل النبوۃ، ص ۴۰۷)

درخت نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کیا حدیث میں ہے

۱۴۴۔ الحاکم فی المستدرك وقال صحیح الاسناد ان رجلا اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ازنی شیأ ازداد بہ یقیناً فقال اذھب انی تلك الشجرۃ فادعھا فذھب الیھا فقال ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یدعوك فجأت حتی سلمت علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال لھا ارجعی فرجعت قال ثم اذن فقبل راسہ و رجلیہ و قال لو کنت آمرا احدا ان یسجد لاحد لامرت المرأۃ ان تسجد لزوجھا۔

ایک آدمی نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا یارسول اللہ مجھے کچھ ایسی چیز دکھایئے کہ میرا یقین بڑھے، حضور نے فرمایا کہ جاؤ اس درخت کو بلا لاؤ، اس شخص نے اس درخت کے پاس جاکر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تجھے بلا رہے ہیں وہ درخت آیا اور حضور کو سلام کیا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے درخت سے فرمایا جاؤ واپس جاؤ اس شخص نے حضور سے ہاتھ پاؤں چومنے کی اجازت مانگی پھر اس نے حضور کے سر مبارک اور قدمان مبارک کا بوسہ دیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں کسی کے لئے سجدے کا حکم کرتا تو عورت کو حکم فرماتا کہ وہ شوہروں کو سجدہ کریں۔ (مولف)

"فتاوی رضویہ، ج۹، ص۶۶"۔ (دلائل النبوۃ، ص ۳۵۰)

داڑھی کا طول فاحش حد اعتدال سے خارج اور خلاف سنت و مکروہ ہے اور ایک مشت سے جو زیادہ ہو اس کا ترا شنا جائز ہے اس پر چند حدیثیں

۱۴۵۔ حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ من سعادۃ المرأ خفۃ لحیتہ۔

آدمی کی سعادت سے ہے داڑھی کا ہلکا ہونا۔ یعنی یہ کہ بیحد دراز نہ ہو۔ اخرجہ الطبرانی فی الکبیر و ابن عدی فی الکامل عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

۱۴۶۔ امام محمد کتاب الآثار میں فرماتے ہیں اخبرنا ابو حنیفۃ عن الھیثم عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ کان یقبض علی نحیتہ ثم یقص ماتحت القبضۃ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی ریش مبارک اپنی مٹھی میں لے کر جس قدر زیادہ

marfat.com

ہوتی کم فرمادیتے۔ یعنی ایک مشت سے زیادہ نہیں رکھتے تھے۔(مولف)

۱۴۷۔ابوداؤد نسائی مروان بن سالم سے راوی رأیت ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما یقبض علی لحیته فیقطع ما زاد علی الکف۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی ریش مبارک مٹھی میں لیتے جو زیادہ ہوتی کاٹ دیتے۔(مولف)

۱۴۸۔ مصنف ابو بکر بن ابی شیبہ میں ہے کان ابوهریرة رضی الله تعالیٰ عنه یقبض علی لحیته فیاخذ مافضل من القبضة۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی داڑھی مٹھی میں لے کر جو زیادہ ہوتی کم کردیتے تھے۔(مولف)"فتاوی رضویہ،ج۹، ص۶۹"

۱۴۹۔ جامع ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یاخذ من لحیته من عرضها و طولها۔

یعنی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ریش مبارک کے بال طول وعرض سے لیتے تھے۔"فتاوی رضویہ،ج۹، ص۷۰"(ترمذی ۲/ ۱۰۵،باب ماجاء فی الاخذ من اللحیة)

سفید مرغ کے بارے میں ایک حدیث

۱۵۰۔حدیث میں خروس سپید پالنے کی ترغیب ہے۔ البیهقی عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الدیك یوذن بالصلوٰة من اتخذ دیکا ابیض حفظ من ثلثة من شر کل شیطان وساحر و کاهن۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرغ نماز کیلئے اذان دیتا ہے یعنی جگاتا ہے جس نے سپید مرغ پالا تو تین چیزوں کے شر سے محفوظ رہا شیطان، جادوگر اور کاہن کے شر سے۔ (مولف)"فتاوی رضویہ،ج۹، ص۷۱"

لوگوں سے ان کے مقام ومرتبہ کے اعتبار سے برتاؤ کریں اس پر دو حدیثیں

۱۵۱۔ ذکر عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها ان ننزل منازلهم۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ہم لوگوں سے ان کے مرتبہ کے اعتبار سے برتاؤ کریں۔(مولف)"فتاوی رضویہ،ج۹، ص۷۴"

۱۵۲۔ ابوداؤد فی سننه عن میمون بن ابی شیبة ان عائشة رضی الله تعالیٰ عنها مر بها رجل علیه ثیاب و هیأة فاقعدته فاکل فقیل لها فی ذلك فقالت قال رسول الله

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انزلوا الناس منازلھم۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس سے ایک خوش لباس والا آدمی گزرا تو اسے بٹھا کر کھانا کھلایا۔ (اور ایک سائل گزرا تو اسے ایک ٹکڑا عطا فرمادیا) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس کے بارے میں استفسار ہوا تو فرمایا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر شخص سے اس کے مرتبہ کے لائق برتاؤ کرو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۷۳" (ابوداؤد ۲/ ۶۶۵، باب فی تنزیل الناس منازلھم)

کسی مکان کا دروازہ کھلا ہو تو اس کی طرف دیکھنا منع ہے حدیث میں ہے

۱۵۳۔ فی الصحیحین عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اطلع فی بیت قوم بغیر اذنھم فقد حل لھم ان یفقوأ عینہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی کے گھر میں بے اس کی اجازت کے جھانکے تو گھر والوں کو اس کی آنکھیں پھوڑنی جائز ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۷۶" (مسلم ۲/ ۲۱۲، باب تحریم النظر فی بیت غیرہ)

شادی کے موقع پر چھوٹی بچیوں کا دف بجا بجا کر گانا جائز ہے

۱۵۴۔ اخرج الامام البخاری فی صحیحہ من الربیع بنت معوذ بن عفراء قالت جاء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فدخل حین بنی علی فجلس علی فراشی کمجلس منی فجعلت جویریات لنا یضربن بالدف و یندبن من قتل من ابائی یوم بدر. الحدیث۔

ربیع بنت معوذ نے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے زفاف کے وقت تشریف لائے تو میرے بستر پر بیٹھ گئے جیسے تمہارا میرے پاس بیٹھنا تو کچھ کنواری لڑکیاں دف بجانے لگیں اور بدر کے دن ہمارے آباء میں سے جو مقتول ہوئے ان پر رونے لگیں۔ (مولف) (بخاری ۲/ ۷۷۳، باب ضرب الدف فی النکاح و الولیمۃ)

شادی کی تقریب میں انصار کرام گانے کو پسند کرتے ہیں

۱۵۵۔ و اخرج ایضا عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انھا زفت امرأۃ الی رجل من الانصار فقال نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما کان معکم لھو

marfat.com

فان الانصار یعجبهم اللهو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک عورت کو انصار کے ایک آدمی کے پاس زفاف کے لئے بھیجا تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے ساتھ کھیل کا سامان نہیں ہے؟ جب کہ انصار کھیل کو (جو جائز ہیں) پسند کرتے ہیں۔ (مولف) (بخاری ۲/ ۷۷۵، باب النسوۃ اللاتی یهدین المرأة الخ)

مدینہ منورہ میں شادیوں کے موقع پر ایک عورت گایا کرتی تھی

۱۵۶۔ اخرج القاضی المحاملی عن جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما فی هذا الحدیث انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال ادرکیها یا زینت لامرأة کانت تغنی بالمدینة۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے زینب اس عورت کو جانتی ہو جو مدینہ میں گایا کرتی تھی۔ (مولف)

انصار کرام غزل گوئی کو پسند کرتے ہیں

۱۵۷۔ اخرج ابن ماجة عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال انکحت عائشة رضی الله تعالیٰ عنها ذات قرابة لها من الانصار فجأ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال اهدیتم الفتاة قالوا نعم قال ارسلتم معها من تغنی قالت لا فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان الانصار قوم فیهم غزل فلو بعثتم معها من یقول اتیناکم اتیناکم، فحیانا و حیاکم۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انصار کے ایک رشتہ دار کا نکاح کرلیا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کیا تم نے لڑکی کو کچھ ہدیہ دیا ہے، عرض کی ہاں پھر حضور نے فرمایا کہ اس کے ساتھ کسی گانے والی کو بھیجو یعنی چھوٹی بچی کو، حضرت عائشہ نے کہا کہ نہیں تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انصار تو غزل گوئی کو پسند کرتے ہیں یعنی وہ غزل جو ہزل آمیز نہ ہو، کاش تم اس کے ساتھ ان کو بھیجتے جو کہتے ہم تمہارے پاس آئے، ہم تمہارے پاس آئے، اللہ ہمیں بھی زندہ رکھے تمہیں بھی جلائے۔ (مولف) (ابن ماجہ ۱/ ۱۳۸، باب الغناء و الدف)

حلال و حرام کے مابین فرق کرنے والی دو آوازیں

marfat.com

۱۵۸۔ اخرج احمد و الترمذی و النسائی و ابن ماجة عن محمد بن طالب الجمعی عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال فصل مابین الحلال و الحرام الصوت والدف۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حلال وحرام کے درمیان فرق کرنے والی چیز (گانے بجانے کی چیزوں میں) آواز اور دف ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۸۷" (ابن ماجہ ۱/ ۱۳۸، باب اعلان النکاح)

دوسرے کا خط اس کی اجازت کے بغیر دیکھنا منع ہے

۱۵۹۔ حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من نظر فی کتاب اخیہ بغیر اذنہ فانما ینظر فی النار۔

جو اپنے بھائی کا خط بے اس کی اجازت کے دیکھے وہ بلا شبہ آگ دیکھ رہا ہے۔ رواہ ابوداؤد فی سننہ و الحاکم و صححہ و ابن منیع فی مسندہ۔

بغیر اجازت کسی کے دروازے کا پردہ اٹھا کر جھانکنا منع ہے۔

۱۶۰۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایما رجل کشف سترا فادخل بصرہ قبل ان یوذن فقد اتی حدا لایحل ان یاتیہ و لو ان رجلا فقأ عینہ لھدرت.

جو شخص کوئی پردہ کھول کر قبل اجازت نگاہ کرے وہ ایسی ممنوع بات کا مرتکب ہے، جو اسے جائز نہ تھی اور کوئی اس کی آنکھ پھوڑ دے تو قصاص نہیں۔ رواہ الامام احمد فی مسندہ عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۷۶" (مسند احمد ۶/ ۲۳۱)

جلق کرنا ناجائز و حرام ہے

۱۶۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ناکح الید ملعون۔

جلق لگانے والے پر اللہ کی لعنت ہے۔

اگر جوان آدمی اسلام قبول کرے اور ختنہ کی طاقت رکھے تو ضرور کرے۔

۱۶۲۔ حدیث میں ہے ایک صاحب خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الق عنک شعر الکفر و اختتن۔

زمانہ کفر کے بال اتار پھر اپنا ختنہ کر۔ رواہ الامام احمد و ابوداؤد عن عثیم بن کلیب

marfat.com

الحضرمی الجهنی عن ابیه عن جده رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۸۰" (مسند احمد ۴/۴۲۵)

پائجامہ اچھالور عمدہ لباس ہےاور حضور نےاس کے پہننےوالے کے لئے دعا کی ہے

۱۶۳۔ حدیث میں ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور پرنور صلوات اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہ سے عرض کی کیا حضور پاجامہ پہنتے ہیں فرمایا اجل فی السفر و الحضر و باللیل و النهار فانی امرت بالستر فلم اجد شیأ استر منه۔

ہاں سفر و حضر میں شب وروز پہنتا ہوں اس لئے کہ مجھے ستر کا حکم ہوا میں نے اس سے زیادہ ساتر کسی شئ کو نہ پایا۔ رواه ابویعلی و ابن حبان فی الضعفاء و الطبرانی فی الاوسط و الدار قطنی فی الافراد و العقیلی فی الضعفاء عنه رضی الله تعالیٰ عنه۔ مگر یہ حدیث بشدت ضعیف ہے۔ حتی ان اباالفرج اورده علی عادته فی الموضوعات و الصواب کما بینه الامام السیوطی و اقتصر علیه الحافظ ابن حجر وغیره انه ضعیف فقط تفرد به یوسف بن زیادة الواسطی آه۔

ہاں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسے خریدنا بسند صحیح ثابت ہے۔ رواه الائمة احمد و الاربعة و ابن حبان و صححه عن سوید بن قیس و احمد و النسائی فی قصة اخری عن مالك بن عمیرة الاسدی رضی الله تعالیٰ عنهما۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۸۳"

۱۶۴۔ رواه ابونعیم عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اول من لبس السراویل ابراهیم الخلیل۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب میں پہلے جس نے پاجامہ پہنا ابراہیم خلیل اللہ صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ ہیں۔

۱۶۵۔ رواه الترمذی و العقیلی فی الضعفاء و ابن عدی و الدیلمی عن امیرالمومنین علی کرم الله تعالیٰ وجهه بلفظ اللهم اغفر للمتسرولات من امتی یا ایها الناس اتخذوا السراویلات فانها من استر ثیابکم و خصوصاً من نسائکم. و فی الحدیث قصة و فی اسانید مقال ربما یتقوی بتعدد طرقه خلافا لصنیع ابی الفرج۔

حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی امت سے پاجامہ پہننے والی عورتوں کے لئے دعائے مغفرت کی اور مردوں کو تاکید فرمائی کہ خود بھی پہنیں اور اپنی عورتوں کو پہنائیں کہ اس میں ستر زیادہ ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۸۴" (کنز العمال ۱۹/ ۲۳۴)

marfat.com

پانی یا شربت کی سبیل لگانا جائز و مستحب اور کار ثواب ہے اور اس سے گناہ جھڑتے ہیں

۱۶۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا کثرت ذنوبك فاسق الماً تتناثر کما یتناثر الورق من الشجر فی الریح العاصف۔

جب تیرے گناہ زیادہ ہو جائیں تو پانی پر پانی پلا گناہ جھڑ جائیں گے جیسے سخت آندھی میں پیڑ کے پتے۔ رواہ الخطیب عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه ۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۸۸" (کنز العمال ۴/ ۱۲۰)

اعلان نکاح کے لئے شادیوں میں چھوٹی لڑکیوں کو گانا جائز ہے حدیث میں ہے

۱۶۷۔ اخرج الطبرانی عن السائب بن یزید رضی الله تعالیٰ عنه قال لقی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جواری یغنین و یقلن حیوتانحیکم فقال لاتقولوا ھکذا و لکن قولوا حیانا و حیاکم فقال رجل یا رسول الله ترخص الناس فی هذا قال نعم اخ نکاح لاسفاح۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ملاقات کچھ نوخیز لڑکیوں سے ہوئی جو گا رہی تھیں اور کہہ رہی تھیں ایسی حیات جو ہم تمہیں دیتے ہیں تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا مت کہو بلکہ کہو کہ اللہ ہمیں زندہ رکھے اور تمہیں بھی جلائے ایک شخص نے عرض کیا یارسولِ اللہ حضور لوگوں کو اس کی رخصت مرحمت فرما رہے ہیں فرمایا ہاں نکاح کے بھائی نہ کہ زنا کے۔ (مولف)

۱۶۸۔ اخرج النسائی عن عامر بن سعد قال دخلت علی قرظة بن کعب و ابی مسعود الانصاری رضی الله تعالیٰ عنهما فی عرس و اذاجوار یغنین فقلت (انتما صاحبا) ای صاحبی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و (من) اهل بدر یفعل هذا عندکم فقال اجلس ان شئت فاسمع معنا و ان شئت فاذهب فانه قد رخص لنا فی اللهو عند العرس۔

عامر بن سعد نے کہا کہ میں ایک شادی میں قرظہ بن کعب اور ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا ناگاہ چھوٹی بچیاں گانے لگیں میں نے کہا اے بدری صحابۂ رسول یہ آپ کے پاس ایسا کرتی ہیں؟ فرمایا بیٹھ جاؤ اگر چاہو تو ہمارے ساتھ سنو اور اگر جانا چاہو تو چلے جاؤ کیونکہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم کو تقریب شادی میں کھیل اور گانے کی اجازت دی ہے۔ یعنی ایسا گانا

marfat.com

جو خلاف شرع نہ ہو اور ایسا باجا جو دف کے سوا نہ ہو اور ایسی گانے والی جو چھوٹی بچیوں کے علاوہ نہ ہو ان شرائط کے ساتھ تقریب شادی میں گانا بجانا جائز ہے ورنہ نہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۷۸" (نسائی ۲/ ۹۲، اللہو و الغناء عند العرس)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پاجامہ زیب تن کیا

۱۶۹۔ حدیث میں ہے کہ سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام روز مکالمۂ طور اون کا پاجامہ پہنے تھے

رواہ الترمذی و استغربہ و الحاکم و صححہ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان علی موسیٰ یوم کلمہ ربہ کساٗ صوف و کمۃ صوف وجبۃ صوف و سراویل صوف و کانت نعلاہ من جلد حمار میت۔

عالم ماکان و مایکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام سے جس دن رب نے کلام فرمایا اس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام اون کی چادر، اون کا قمیص، اون کا جبہ اور اون کا پاجامہ زیب تن کئے ہوئے تھے اور ان کے جوتے مردہ گدھا کے چمڑے کے تھے۔ (مولف) (ترمذی ۱/ ۳۰۴، باب ماجاٗ فی لبس الصوف)

عورتوں کو دو بالشت تک پائچے لٹکانے کی اجازت ہے

۱۷۰۔ روی النسائی و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجۃ عن ام المومنین ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کم تجر المرأۃ من ذیلہا قال شبرا قالت اذا ینکشف عنہا قال فذراع لاتزید علیہ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ عورت اپنا پائچہ کتنا بڑھائے حضور نے فرمایا کہ ایک بالشت، ام سلمہ نے عرض کی جب تو موضع ستر کھل جائے گا فرمایا تو ایک ذراع اس سے زیادہ نہیں۔ (مولف) (نسائی ۲/ ۲۹۹، ذیول النساء)

عورتوں کو ایسا تنگ و چست لباس ممنوع ہے جس سے اس کے اعضا کی ساخت محسوس ہو اور یہ کہ ایسی عورتوں کو بغور دیکھنا جائز نہیں حدیث میں ہے

۱۷۱۔ قولہ علیہ الصلاۃ و السلام من تأمل خلف امرأۃ و رأی ثیابہا حتی تبین لہ حجم عظمہا لم یرح رائحۃ الجنۃ۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جس نے کسی عورت کے پچھائے (پیٹھ

وغیرہ)اور اس کے لباس وغیرہ کو بغور دیکھا(یعنی گھور تا رہا) یہاں تک کہ اس کے اعضاو قالب کی بناوٹ اس کی نظر میں آگئی تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکے گا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج۹، ص ۸۴"

داڑھی کی شرعی حد کے علاوہ بال تراشنا جائز ہے

۱۷۲۔ غرائب میں ہے کان ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما یقول للحلاق ابلغ العظمین فانهما منتهی اللحیة۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نائی سے فرماتے تھے کہ جبڑوں کی ہڈیوں تک داڑھی کے بال تراش لو کہ وہ دونوں ہڈیاں داڑھی کی انتہا اور حد ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۸۶"

دوسروں کو کھانا کھلانا مندوب و باعث اجر ہے

۱۷۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الله عزوجل یباهی ملئکة بالذین یطعمون الطعام من عبیده۔

؛اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں سے جو لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں فرشتوں کے ساتھ مباہات فرماتا ہے (کہ دیکھو یہ کیسا اچھا کام کر رہے ہیں)۔ رواه ابو الشیخ فی الثواب عن الحسن مرسلا۔

مرثیہ سننا یا پڑھنا گناہ و حرام ہے

۱۷۴۔ حدیث میں ہے نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن المراثی۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرثیوں سے منع فرمایا۔ رواه ابوداؤد و الحاکم عن عبدالله بن ابی اوفی رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۸۸" (ابن ماجہ ۱/ ۱۱۵، باب ماجأ فی البکاء علی المیت)

گھروں میں داخل ہوتے وقت سلام کرنے کے بارے میں پانچ حدیثیں

۱۷۵۔ حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا یا بنی اذا دخلت علی اهلك فسلم یکون برکة علیك و علی اهل بیتك۔

اے میرے بیٹے جب تو اپنے اہل پر داخل ہو تو سلام کر وہ برکت ہوگا تجھ پر اور تیرے اہل خانہ پر۔ رواه عنه الترمذی و قال حسن غریب۔ (ترمذی ۲، ۹۹، باب ماجأ فی التسلیم اذا دخل بیته)

۱۷۶۔ حضور پر نور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ نے فرمایا اذا دخلتم بیوتکم فسلموا

علی اهلها فان الشیطان اذا سلم احدکم لم یدخل بیته۔

جب تم اپنے گھروں میں جاؤ تو اہل خانہ پر سلام کرو کہ جب تم میں کوئی گھر میں جاتے سلام کرتا ہے تو شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوتا۔ رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (کنز العمال ۱۹/ ۲۸۵)

۱۷۷۔ صحیح مسلم و سنن ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذ ادخل بیتہ بداء بالسواک۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کاشانۂ اقدس میں تشریف فرما ہوتے پہلے مسواک فرماتے۔ (یہ مسواک اپنے اہل پاک پر سلام فرمانے کے لئے تھی کہ سلام معظم نام ہے تو اس کے ادا کو مسواک فرماتے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ منہ) (مسلم ۱/ ۱۲۸، باب السواک)

۱۷۸۔ صحیح مسلم شریف کتاب النکاح باب فضیلۃ اعتاقہ امتہ ثم یتزوج، حدیث طویل انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نکاح ام المومنین صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وام المومنین زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں ہے فجعل یمر علی نسائہ فیسلم علی کل واحدۃ منھن سلام علیکم کیف انتم یا اھل البیت۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات پر گزرنا شروع فرماتے پھر ان میں ہر ایک پر سلام فرماتے اور سلام علیکم کے بعد مزاج پرسی کرتے۔ (مسلم ۱/ ۴۶۰، باب مذکور)

۱۷۹۔ دوسری روایت میں ہے فخرج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اتبعتہ فجعل حجر نسائہ یسلم علیھن۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور میں سایہ دار ہمراہ تھا ازواج مطہرات کے حجروں پر تشریف لے جاتے اور انہیں سلام فرماتے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۹۰" (مسلم ۱/ ۴۶۱، باب فضیلۃ اعتاقۃ امتہ الخ)

حصول برکت کے لئے گلے میں دعاء وغیرہ لکھ کر لٹکانے کا ثبوت

۱۸۰۔ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جانوران صدقہ کی رانوں پر حبیس فی سبیل اللہ۔ داغ فرمایا تھا (حالانکہ ان کی رانیں بہت محل بے احتیاطی ہیں مگر برکت کے لئے ایسا لکھنا یا لکھانا درست ہے۔ مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۹۳" (تاریخ الطبری ۲/ ۵۷۱، حملہ الدرۃ و تدوینہ الدواوین)

marfat.com

تصور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افترا کرنا دخول نار کا باعث ہے

۱۸۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من یقل علی مالم اقل فلیتبو مقعدہ من النار۔

جو مجھ پر وہ بات کہے جو میں نے نہ فرمائی وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔ رواہ البخاری فی صحیحہ عن سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۹۶" (بخاری ۱/ ۲۱ باب اثم من کذب علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

بے ضرورت شرعیہ ستر دیکھنا دکھانا موجب لعنت ہے

۱۸۲۔ حدیث میں ہے لعن اللہ الناظر و المنظور الیہ۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن الحسن مرسلا عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

موضع ستر دیکھنے اور دکھانے والے پر اللہ کی لعنت۔ یعنی دونوں مستحق لعنت خداوندی ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۸۷"

ایفائے عہد کی نیت کے باوجود وعدہ پورا نہ کر سکے تو یہ وعدہ خلافی نہیں

۱۸۳۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس الخلف ان یعد الرجل و من نیتہ ان یفی و لکن الخلف ان یعد الرجل و من نیتہ ان لایفی . رواہ ابویعلی فی مسندہ عن زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ایفائے عہد کی نیت ہو اور آدمی وعدہ وفا نہ کر سکے تو یہ خلف وعدہ نہیں ہے ہاں خلف وعدہ یہ ہے کہ آدمی وعدہ کرلے اور ایفا کی نیت نہ ہو۔ (مولف) (کنز العمال ۳/ ۲۰۰)

بے وجہ شرعی مومن سے مقاطعہ ممنوع ہے۔

۱۸۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتھاجروا ولاتدابروا و لا تباغضوا و لا تنافسوا و کونوا عباداللہ اخوانا۔

آپس میں ایک دوسرے کو نہ چھوڑو نہ ایک دوسرے کو پشت دو نہ بغض و حسد رکھو اور نہ آپس میں مبالغہ کرو بلکہ اللہ کے مخلص بندے اور آپس میں بھائی ہو جاؤ (مولف) "فتاوی رضویہ ج۹، ص۸۹" (بخاری ۲/ ۸۹۶، باب قولہ یاایھا الذین آمنوا اجتنبوا کثیرا الخ)

کتابت صحیفہ کے بارے میں ایک حدیث

۱۸۵۔ سنن دارمی شریف میں ہے اخبرنا مالك بن اسمعیل ثنا مندل بن علی

marfat.com

العنزی حدثنی جعفر بن ابی المغیرة عن سعید بن جبیر قال کنت اجلس الی ابن عباس فاکتب فی الصحیفة حتی تمتلئ ثم اقلب نعلی فاکتب فی ظهورهما۔

سعید بن جبیر نے کہا کہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھ کر صحیفہ میں لکھ رہا تھا جب وہ بھر گیا تو اپنی نعلین کو پلٹ کر ان کی پشت پر لکھتا۔ یعنی اسوقت کاغذ نہیں تھا چمڑا، ہڈی یا درخت کے پتوں پر لکھا کرتے تھے، اور جن نعلین پر ابن عباس نے لکھا یا ممکن ہے وہ دائمی استعمالی نہ ہو بلکہ نماز وغیرہ کے لئے ہو۔ (مولف)

کافروں کے ہدایا و تحائف کے بارے میں چند حدیثیں۔

۱۸۶۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کافروں کے ہدیئے قبول بھی فرمائے ہیں اور رد بھی فرمائے، کسری بادشاہ ایران نے ایک خچر نذر کیا قبول فرمایا الحاکم فی المستدرك عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال ان کسریٰ اهدیٰ للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بغلة فرکبها بحبل من شعر ثم اردفنی خلفه۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بادشاہ ایران نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت مبارکہ میں ایک خچر نذر کیا حضور نے قبول فرمایا اور بالوں کی رسی سے اس پر سواری فرمائی پھر مجھے اپنے پیچھے بٹھایا۔ (مولف)

۱۸۷۔ یوہیں بادشاہ فدک نے چار اونٹنیاں پر بار نذر کیں قبول فرمائیں اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بخش دیں۔ رواه ابوداؤد عن بلال المؤذن رضی الله تعالیٰ عنه و فیه انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال لبلال فاقبضهن واقض دینك۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ اونٹنیاں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا کر دیں اور فرمایا کہ انہیں لو اور اپنا قرض ادا کر دو۔ (مولف)

۱۸۸۔ یوہیں قیصر روم وغیرہ سلاطین کفار کے ہدایا قبول فرمائے احمد و الترمذی عن امیر المومنین علی کرم الله تعالیٰ وجهه قال اهدیٰ کسریٰ لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقبل منه و اهدی قیصر فقبل منه واهدت له الملوك فقبل منها۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کسریٰ شاہ ایران نے ہدیہ بھیجا تو قبول فرمایا اور قیصر روم اور دیگر سلاطین نے ہدیئے بھیجے تو حضور نے قبول فرمائے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۹۴" (ترمذی ۱/ ۲۸۶، باب ماجاء فی قبول هدایا المشرکین)

marfat.com

۱۸۹۔ قتیلہ بنت عبدالعزیٰ بن سعد اپنی بیٹی حضرت سیدتنا اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئی اور کچھ گوشت کے زندہ جانور پنیر، گھی ہدیہ لائی، بنت الصدیق نے نہ ہدیہ لیا نہ ماں کو گھر میں آنے دیا کہ تو کافرہ ہے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا آیت اتری **لاینھکم اللہ عن الذین لم یقاتلو کم فی الدین۔**

اللہ تعالیٰ ان کافروں کے ساتھ نیک سلوک سے تمہیں منع نہیں فرماتا جو تم سے دین میں نہ لڑے، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہدیہ لو اور گھر میں آنے دو۔ رواہ الامام احمد عن عامر بن عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (یہ حدیثیں کافروں سے ہدیہ لینے کے جواز کی ہیں اور نیچے کچھ ایسی حدیثیں آرہی ہیں جن میں کافروں کا ہدیہ رد فرمادینے کا ذکر ہے۔ مولف) (مسند احمد ۴/۵۶۹)

۱۹۰۔ عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیش از اسلام کوئی ہدیہ یا ناقہ نذر کیا فرمایا تو مسلمان ہے؟ عرض کی نہ، فرمایا **انی نھیت عن زبد المشرکین۔**

میں کافروں کی دی ہوئی چیز لینے سے منع کیا گیا ہوں۔ رواہ عنہ احمد و ابوداؤد و الترمذی و قال حسن صحیح۔ (ترمذی ۱/۲۸۶، باب ماجأ فی قبول ھدایا المشرکین)

۱۹۱۔ یوہیں **ملاعب الاسنہ نے کچھ ہدیہ نذر کیا فرمایا اسلام لاانکار کیا فرمایا انی لااقبل ھدیۃ مشرک۔**

میں کسی مشرک کا ہدیہ قبول نہیں فرماتا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح۔ (کنزالعمال، ۶/۶۲)

۱۹۲۔ ایک حدیث میں ارشاد فرمایا **انا لانقبل شیأ من المشرکین۔**

ہم مشرکوں سے کوئی چیز قبول نہیں فرماتے۔ رواہ احمد و الحاکم عن حکیم بن خرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح۔ (مسند احمد ۴/۴۰۵)

ہدیہ میں اگر کوئی مصلحت نہیں ہے تو لینا مباح ہے

۱۹۳۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **الھدیۃ تذھب بالسمع و القلب و البصر۔**

ہدیہ آدمی کو اندھا بہرا دیوانہ کردیتا ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن عصمۃ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حسنہ لسیوطی وضعفہ الھیثمی وغیرہ۔ (کنزالعمال، ۶/۶۱)

marfat.com

۱۹۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **الھدیۃ تعور عین الحکیم۔**

ہدیہ حکیم کی آنکھ اندھی کردیتا ہے۔ اخرجہ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند ضعیف۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۹۴" (کنز العمال، ۶/ ۶۱)

صاحب قرآن اور حفظ قرآن کے بارے میں تین حدیثیں

۱۹۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں **یجئی صاحب القرآن یوم القیٰمۃ فیقول یا رب حلہ. الحدیث۔**

یعنی قرآن والا قیامت کے روز آئے گا پس قرآن عرض کرے گا اے رب میرے اسے خلعت عطا فرما تو اس شخص کو تاج کرامت عطا فرمائیں گے پھر عرض کرے گا اے رب میرے اور زیادہ کر تو اسے حلۂ بزرگی پہنائیں گے پھر عرض کرے گا اے رب میرے اس سے راضی ہو جا تو اللہ جل جلالہ اس سے راضی ہو جائے گا پھر اس سے کہا جائے گا پڑھ اور چڑھ اور ہر آیت پر ایک نیکی زائد کی جائے گی۔ (الترغیب و الترھیب ۲/ ۳۵۰، کتاب قراۃ القرآن)

۱۹۶۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **یقال لصاحب القرآن اقراء وارق و رتل. الحدیث** ۔ رواہ الترمذی و ابن ماجہ و اللفظ للترمذی۔

یعنی صاحب قرآن کو حکم ہوگا کہ پڑھ اور چڑھ اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسے تو اسے دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا کہ تیرا مقام اس پچھلی آیت کے نزدیک ہے جسے تو پڑھے گا۔ حاصل یہ کہ ہر آیت پر ایک ایک درجہ اس کا جنت میں بلند کرتے جائیں گے جس کے پاس جس قدر آیتیں ہوں گی اسی قدر درجے اسے ملیں گے۔ (ترمذی ۲/ ۱۱۹ باب ماجأ من قرأ حرفا من القرآن الخ)

۱۹۷۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **مثل القرآن و من تعلمہ. الحدیث.** رواہ ابن ماجۃ و النسائی۔

یعنی حافظ قرآن اگر شب کو تلاوت کرے تو اس کی مثال اس توشہ دان کی ہے جس میں مشک بھرا ہو اور اس کی خوشبو تمام مکانوں میں مہکے اور جو شب کو سو رہے اور قرآن اس کے سینے میں ہو تو اس کی کہاوت مانند اس توشہ دان کے ہے کہ جس میں مشک ہے اور اس کا منہ باندھ دیا جائے۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۰۴" (ابن ماجہ ۱/ ۱۹، باب فضل من تعلم القرآن و علمہ)

تحفوں کا محبت و رغبت پیدا کرنے میں بڑا اثر ہوتا ہے۔

۱۹۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **تھادو اتحابوا۔** رواہ ابویعلی

بسند جید عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

یعنی ہدیہ دو ہدیہ لو آپس میں محبت بڑھاؤ۔ (مولف) (کنز العمال، ۶/ ۶۰)

مصافحہ کرنے سے آپسی کدورت مٹ جاتی ہے حدیث میں ہے

۱۹۹۔ عند ابن عساکر تصافحوا یذھب الغل عنکم۔

آپس میں مصافحہ کرکہ کھوٹ یعنی کینہ چلا جائے گا۔ (مولف) (کنز العمال، ۶/ ۶۰)

ہدیہ سے محبت زیادہ ہوتی ہے

۲۰۰۔ و عندہ عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا رفعتہ تھادو تزدادو احبا. الحدیث۔

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مرفوعا مروی ہے کہ ہدیہ دو ہدیہ لو اور محبت زیادہ کرو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۹۴" (کنز العمال، ۶/ ۶۱)

ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانا ممنوع اور رب کی ناراضگی کا سبب ہے اس مضمون پر مشتمل پانچ حدیثیں

۲۰۱۔ پائچوں کا کعبین سے نیچا ہونا جسے عربی میں اسبال کہتے ہیں اگر براہ عجب و تکبر ہے تو قطعا ممنوع و حرام ہے اور اس پر وعید شدید وارد۔ اخرج الامام الھمام محمد بن اسماعیل البخاری فی صحیحہ قال حدثنا عبداللہ بن یوسف اخبرنا مالك عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لاینظر اللہ یوم القیمۃ الی من جرازارہ بطرا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی طرف نظر نہ فرمائے گا جو تکبر سے ازار لٹکائے۔ (مولف) (بخاری ۲/ ۸۶۱، باب من جر ثوبہ خیلاء)

۲۰۲۔ روی ابوداؤد و ابن ماجۃ من حدیث ابی سعید الخدری فی حدیث عبداللہ بن عمر انہ قال قال رسول الہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من جر ثوبہ مخیلۃ (خیلاء) لم ینظر اللہ یوم القیمۃ. الحدیث۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو براہ تکبر ازار لٹکائے تو اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی طرف نظر نہ فرمائے گا۔ (مولف) (ابوداؤد ۲/ ۵۶۴، باب ماجاء فی اسبال الازار)

۲۰۳۔ اخرج الامام العلام مسلم بن الحجاج القشیری فی صحیحہ قال حدثنا یحیی بن یحیی قال قرأت علی مالك عن نافع و عبداللہ بن دینار و زید بن اسلم کلھم

marfat.com

يخبره عن ابن عمر ان رسو ل الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال لاينظر الله الى من جر ثوبه خيلاء۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر نہ فرمائے گا جواز راہ تکبر ازار لٹکائے۔ (مولف) قلت و بمثله روى البخارى و النسائى و الترمذى فى صحاحهم بالاسانيد المختلفة و الالفاظ المتقاربة۔ (مسلم ۲/ ۱۹۴، باب تحريم جر الثوب خيلاء الخ)

۲۰۴۔اخرج البخارى فى صحيحه قال حدثنا بن يونس فذكر باسناده عن ابن عمر عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال من جر ثوبه خيلاء لم ينظر الله اليه يوم القيمة قال ابوبكر يا رسو ل الله احد شقى ازارى يسترخى الا ان اتعاهد ذلك منه فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لست ممن يصنعه خيلاء. قلت و بنحوه روى ابوداؤد و النسائى۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو براہ تکبر ازار لٹکائے روز قیامت اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر نہ فرمائے گا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ میری ازار ایک جانب سے لٹک جاتی ہے حضور نے فرمایا تو ان میں سے نہیں ہے جو ایسا براہ تکبر کرتا ہو۔ (مولف) (بخاری ۲/ ۸۶۰: باب من جر ازاره من غير خيلاء)

۲۰۵۔ بخاری و نسائی میں ہے ماسفل الكعبين من الازار ففى النار۔

ازار کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہے وہ آگ میں ہے۔ (مولف) (بخاری ۲/ ۸۶۱، باب ما اسفل من الكعبين ففى النار)

نصف ساق تک پائچوں کا ہونا بہتر و عزیمت ہے

۲۰۶۔فى صحيح مسلم حدثنى ابوالطاهر قال انا ابن وهب قال اخبرنى عمر بن محمد عن عبدالله ارفع ازارك فرفعته ثم قال زد فزدت فما زلت اتجرها بعد فقال بعض القوم الى اين فقال انصاف الساقين۔

عبداللہ سے مروی ہے کہ اپنے ازار بلند کرو میں نے اوپر اٹھایا پھر کہا کہ اور زیادہ کرو میں نے اور اونچا کیا پھر اس کے بعد کبھی نہیں لٹکایا بعض لوگوں نے کہا کہ کہاں تک لٹکایا جائے تو فرمایا کہ نصف ساق تک۔ (مولف) "فتوی رضویہ، ج۹، ص۹۹" (مسلم ۲/ ۱۹۵، باب تحريم جر الثوب خيلاء الخ)

marfat.com

پائچہ کا پشت پاپر ہونا کوئی مضائقہ نہیں

۲۰۷۔ روی ابوداؤد فی سننه قال حدثنا مسدد نا یحییٰ عن محمد بن ابی یحییٰ حدثنی عکرمة انه رأی ابن عباس یأتزر فیضع حاشیة ازاره من مقدمه علی ظهر قدمه و یرفع من مؤخره قلت لم تأتزر هذه الازارة قال رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یأتزرها۔

حضرت عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ کنارۂ ازار کو آگے کی جانب سے ظاہر قدم پر لٹکائے ہیں اور پیچھے کی جانب سے اٹھا دیتے ہیں میں نے عرض کیا یہ ازار آپ نے کیوں لٹکایا ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسا ہی لٹکاتے دیکھا ہے۔ (مولف)(ابوداؤد ۲/ ۵۶۶، باب فی قدر موضع الازار)

پائچہ نصف ساق تک ہونا چاہئے

۲۰۸۔ فی حدیث ابی سعید الخدری مما رواه ابوداؤد و ابن ماجة قال سمعت رسول ا للہ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول ازرة المومن الی انصاف ساقیه. الحدیث۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کا ازار نصف ساق تک ہے۔ (مولف)"فتاوی رضویہ ج۹، ص۹۹"(ابن ماجہ ۲/ ۲۶۴، باب موضع الازار این)

سانپوں کو قتل کرنے کے بارے میں چند احادیث کریمہ

۲۰۹۔ سانپ کا قتل مستحب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا حکم کیا ہے یہاں تک کہ اس کے قتل کی حرم میں اور محرم کو بھی اجازت ہے اور جو خوف سے چھوڑ دے اس کے لئے لفظ لیس منی حدیث من وارد۔ فی صحیح البخاری قال عبدالله بینا نحن مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی غار اذ نزلت علیه و المرسلت فتلقینا ها من فیه و ان فاه لرطب بها اذ خرجت حیة فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اقتلوها قال فابتدرناها فسبقتنا قال فقال وقیت شرکم کما وقیتم شره۔

عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غار میں تھے تو سورۂ والمرسلت نازل ہوا ہم حضور سے سن کر پڑھنے لگے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دہن مبارک نزول سورت کے باعث مرطوب تھا ناگاہ ایک سانپ نکلا تو رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسے قتل کردو عبداللہ نے کہا کہ ہم آگے بڑھے تو سانپ چل پڑا تو حضور نے فرمایا کہ وہ تمہارے شر سے بچا جس طرح تم اس کے شر سے محفوظ رہے اور اسی کے مثل مسلم ونسائی نے روایت کیا۔ (مولف) (بخاری ۲/ ۴۳۴، باب قوله فاذا قراناه الخ)

۲۱۰۔ فی صحیح مسلم یسأل (سأل) رجل ابن عمر مایقتل من الدواب وهو محرم قال حدثنی (حدثتنی) احدی نسوة النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه کان یأمر بقتل لکلب العقور و الفارة و العقرب و الحدیأ و الغراب و الحیة قال وفی الصلاة ایضا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک شخص نے پوچھا کہ حالت احرام میں کس کس جانور کا قتل جائز ہے فرمایا کہ ازواج مطہرات میں سے ایک نے ہم سے حدیث بیان کی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پاگل کتا، چوہا، بچھو، چیل، کوا اور سانپ کے مارنے کا حکم فرماتے تھے ابن عمر نے کہا کہ ان جانوروں کا قتل نماز میں بھی جائز ہے۔ (مولف) (مسلم ۱/ ۳۸۲، باب ماینذب للمحرم وغیره قتله الخ)

۲۱۱۔ فی صحیح النسائی عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال خمس یقتلهن محرم الحیة و الفارة و الحداء ة و الغراب الا بقع و الکلب العقور۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ جانوروں کو محرم بھی قتل کر سکتا ہے وہ یہ ہیں سانپ، چوہا، چیل، ایسا کوا جس میں سیاہی اور سفیدی ہو، اور پاگل کتا، (مولف) (بخاری ۱/ ۲۴۶، باب مایقتل المحرم من الدواب) (مسلم ۱/ ۳۸۲، باب ماینذب للمحرم وغیره قتله الخ)

۲۱۲۔ فی سنن ابی داؤد عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال خمس قتلهن حلال فی الحرم الحیة و العقرب والحداء ة و الفارة والکلب العقور۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ جانوروں کا حرم میں بھی قتل حلال ہے سانپ، بچھو، چیل، چوہا، اور پاگل کتا۔ (مولف)

۲۱۳۔ فی صحیح مسلم ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم امر محرما بقتل حیة بمنیٰ۔

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محرم کو منیٰ میں سانپ مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔

marfat.com

(مولف)"فتاوی رضویہ ج۹، ص۱۰۰"(مسلم ۲/ ۲۳۵، کتاب قتل الحیات وغیرھا)

۲۱۴۔ فی سنن ابی داؤد عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اقتلوا الحیات کلها الاالجان الابیض الذی کانه قضیب فضة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام سانپوں کے قتل کا حکم فرمایا مگر وہ سفید چھوٹا سانپ جو چاندی کا ڈنڈا ہے یعنی اسے قتل نہ کیا جائے کیونکہ جن سفید سانپ کی شکل اختیار کرتا ہے لہذا اس کے مارنے سے اجتناب کرو۔(مولف)(ابوداؤد ۲/ ۱۳۱، باب فی قتل الحیات)

۲۱۵۔ روی الزیلعی عنه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اقتلوا ذوالطفیتین والابتر و ایاکم و الحیة البیضأ فانها من الجن۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبیث اور زہریلے سانپوں کو قتل کرو اور سفید سانپ کے مارنے سے بچو کہ وہ جن ہے۔(مولف)(ذوالطفیتین کہ اس کی پیٹھ پر دو خط سپید ہوتے ہیں اور ابتر کہ ایک قسم ہے سانپ کی کبود رنگ کوتاہ دم اور ان دونوں قسموں کے سانپوں کا خاصہ ہے کہ جس کی آنکھ پر ان کی نگاہ پڑے اندھا ہو جائے، زن حاملہ اگر انہیں دیکھ لے حمل ساقط ہو۔ منہ)(مسلم ۲/ ۲۳۴، کتاب قتل الحیات وغیرھا)

گھروں میں رہنے والے سانپوں کا قتل بے اندازو تحذیر کے ممنوع ہے

۲۱۶۔فی صحیح مسلم قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان بالمدینة نفرا من الجن قد اسلموا فمن رأی شیأ من هذه العوامر فلیوذنه ثلاثا فان بداء له بعد فیقتله فانه شیطان۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک مدینہ میں جنات کا ایک گروہ ایمان لے آیا ہے تو تم میں جو ان گھروں میں رہنے والے سانپوں میں سے دیکھے تو اسے تین دن کی مہلت دے اگر اس کے بعد بھی ظاہر ہو تو اسے مار دے کہ وہ شیطان ہے۔(مولف)"فتاوی رضویہ، ج۹، ص۱۰۰"(مسلم ۲/ ۲۳۵، کتاب قتل الحیات وغیرھا)

۲۱۷۔ و فی روایته ان لهذه البیوت عوامر فاذا رأیتم شیأ منها فاخرجوا علیها ثلاثا فان ذهب و الا فاقتلوه فانه کافر۔

گھروں میں رہنے والے کچھ سانپ ہیں جب ان میں سے کچھ دیکھو تو انہیں تین دن نکالو پس اگر چلا جائے تو بہتر ہے ورنہ اسے قتل کر دو کہ وہ کافر ہے۔(مولف)(مسلم ۲/ ۲۳۵، کتاب قتل

marfat.com

الحیات وغیرھا)

۲۱۸۔ و فی روایۃ ان بالمدینۃ جنا قد اسلموا فاذا رأیتم شیأً فاذنوہ ثلثۃ ایام فان بداء لکم بعد ذلک فاقتلوہ انما ھو شیطان۔

بیشک مدینہ منورہ میں کچھ جن ہیں جو اسلام لے آئے ہیں جب ان میں سے کسی کو دیکھو تو تین دن کی مہلت دو پھر اگر اس کے بعد بھی ظاہر ہو تو اسے مار دو کہ وہ شیطان ہے۔ (مولف)

(مسلم ۲/ ۲۳۵، کتاب قتل الحیات وغیرھا)

۲۱۹۔ فی صحیح مسلم کان ابن عمر یقتل الحیات کلھن حتی، حدثنا ابولبابۃ بن عبدالمنذر البدری ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نھی عن قتل جنان البیوت فامسک۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تمام سانپوں کو قتل کیا کرتے تھے یہاں تک کہ ابولبابہ بدری نے ان سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھروں میں رہنے والے چھوٹے سانپوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے تو ابن عمر باز رہے۔ (مولف) (مسلم ۲/ ۲۳۴، کتاب قتل الحیات وغیرھا)

۲۲۰۔ و فی روایۃ نھی عن قتل الجنان التی فی البیوت۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھر کے چھوٹے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے۔ (مولف) (مسلم ۲/ ۲۳۴، کتاب قتل الحیات وغیرھا)

۲۲۱۔ قال القاضی روی ابن حبیب عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ یقول انشدک بالعھد الذی اخذ علیکم سلیمن بن داؤد ان لاتوذونا و لاتظھرن لنا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں (جنات کے انذار و تحذیر کے لئے) کہ میں تم کو قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے سلیمن بن داؤد علیھما الصلاۃ والسلام نے لیا تھا کہ تم ہمیں ایذا مت دو اور ہمارے سامنے ظاہر مت ہو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۱۰۱"

۲۲۲۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا ظھرت الحیۃ فی المسکن فقولوا لھا انا نسئلک بعھد سلیمن بن داؤد ان لاتوذینا فان عادت فاقتلوھا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب گھر میں سانپ ظاہر ہو تو اس سے کہو کہ ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں بوسیلۂ عہد نوح و عہد سلیمان بن داؤد علیھم الصلاۃ والسلام کے کہ

ہمیں ایذا مت دے پھر اگر اور ظاہر ہو تو اسے مار دو۔ (مولف) رواہ ابوعیسیٰ الترمذی ثم قا
ھذا حدیث حسن غریب۔ (ترمذی ۱/ ۲۷۴، باب فی قتل الحیات)

۲۲۳۔ فی سنن ابی داؤد ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سئل ع
حیات البیوت فقال اذا رأیتم مثلھن (منھن) شیأ فی مسککم فقولوا انشدکن العھ
الذی اخذ علیکن نوح انشدکن العھد الذی اخذ علیکن سلیمن ان لاتوذو
(لاتوذونا) فان عدن فاقتلوھن۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گھروں میں رہنے والے سانپوں کے بارے میں پوچھ
گیا تو فرمایا کہ جب تم اپنے گھروں میں ان میں سے کچھ دیکھو تو کہو کہ میں تمہیں قسم دلاتا ہوں اس
عہد کی جو تم سے نوح علیہ السلام نے لیا تھا میں تمہیں قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے سلیمان
علیہ السلام نے لیا تھا کہ ہمیں ایذا مت دو تو اگر پھر دکھائی دیں تو انہیں قتل کر دو۔ (مولف) "فتاویٰ
رضویہ، ج۹، ص ۱۰۱" (ابوداؤد ۲/ ۷۱۳، باب فی قتل الحیات)

پانچ چیزیں فطرت سے ہیں

۲۲۴۔ فی صحیح مسلم ابن الحاج رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن ابی ھریرۃ عن
النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال قال الفطرۃ خمس او خمس من الفطرۃ الختان
و الاستحداد و تقلیم الاظفار و نتف الابط و قص الشارب۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ چیزیں فطرت سے ہیں ختنہ کرنا، حلق
عانہ، ناخن تراشنا، بغل کے بال اکھیڑنا، اور مونچھوں کو پست کرنا، (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص
۱۰۱" (مسلم ۱/ ۱۲۸، باب خصال الفطرۃ)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قمیص مبارک نیم ساق تک تھا اور بیشتر میں ہے

۲۲۵۔ حاکم نے تصحیح اور ابوالشیخ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ان
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لبس قمیصا و کان فوق الکعبین۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قمیص مبارک زیب تن فرماتے اور وہ ٹخنوں سے اوپر
ہوتا تھا۔ (مولف) (کنز العمال ۷/ ۶۴)

کبھی حضور علیہ السلام نے کم لمبا قمیص مبارک بھی زیب تن فرمایا ہے

۲۲۶۔ بیہقی نے شعب الایمان میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کان لہ صلی

marfat.com

الله تعالیٰ علیه وسلم قمیص من قطن قصیر الطول قصیر الکم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک سوتی قمیص مبارک تھا لمبائی میں کچھ کم تھا اور آستین مبارک بھی چھوٹی تھی۔ (مولف) (کنزالعمال ۷/ ۶۵)

سفید کپڑا حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پسندیدہ ہے

۲۲۷۔ حدیث میں ہے البسوا الثیاب البیض فانها اطهر واطیب و کفنوا فیها موتاکم سفید کپڑے پہنو کہ وہ زیادہ پاکیزہ اور خوب ہیں اور اپنے اموات کو سفید کفن دو۔ رواہ احمد و الاربعة عن سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتوی رضویہ، ج۹، ص ۱۰۴"

(نسائی ۲/ ۲۹۷، الامر بلبس البیض من الثیاب)

گانے کی حرمت پر ایک حدیث

۲۲۸۔ در حدیث آمدہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود لایحل تعلیم المغنیات و لا بیعهن و اثمانهن حرام۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گانے والی عورتوں کو تعلیم دینا اور ان کی بیع و شرا کرنا حلال نہیں اور ان کی قیمت بھی حرام ہے۔ (مولف) رواہ الامام البغوی عن ابی امامة رضی الله تعالیٰ عنه۔

دنیا کی مذمت اور ذکر اللہ کی فضیلت پر دو حدیثیں

۲۲۹۔ فرمود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الدنیا ملعونة ملعون ما فیها الا ذکر الله و ما والاه و عالما او متعلما۔

دنیا ملعون ہے اور جو کچھ اس میں ہے ملعون ہے، بجز اللہ تعالیٰ کے ذکر کے اور اس چیز کے کہ جسے وہ دوست رکھے اور عالم و متعلم۔ (مولف) رواہ ابن ماجة عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔

(ابن ماجہ ۲/ ۳۱۲، باب مثل الدنیا)

۲۳۰۔ فرمود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الدنیا ملعونة ملعون ما فیها الا امر بمعروف او نهیا عن المنکر او ذکر الله۔

دنیا و ما فیہا ملعون ہے، مگر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور اللہ کا ذکر۔ (مولف) رواہ البزار عن ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه و عند الطبرانی فی الاوسط کحدیث ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتوی رضویہ، ج۹، ص ۱۰۹" (کنزالعمال، ۳/ ۱۰۷)

marfat.com

تلاوت قرآن اور اس کی تعلیم و تعلم سے متعلق آٹھ حدیثیں

۲۳۱۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیرکم من تعلم القرآن و علمه. رواه البخاری و الترمذی و ابن ماجة۔

یعنی تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ (ترمذی ۲/ ۱۱۸، باب ماجأ فی تعلیم القرآن)

۲۳۲۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لما سمعت الملئکة القرآن . الحدیث . رواه الدارمی۔

جب فرشتوں نے قرآن سنا بولے خوشی ہو اس امت کے لئے جس پر یہ نازل ہوا اور خوشی ہو ان سینوں کے لئے جو اسے اٹھائیں گے اور یاد کریں گے اور خوشی ہو ان زبانوں کے لئے جو اسے پڑھیں گے اور تلاوت کریں گے۔

۲۳۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تعاهدوا القرآن فوالذی نفسی بیده لهو اشد تفصیا من الابل فی عقلها۔ رواه البخاری و مسلم۔

یعنی نگاہ رکھو قرآن کو اور اسے یاد کرتے رہو سو قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے البتہ قرآن زیادہ چھوٹنے پر آمادہ ہے ان اونٹوں سے جو اپنی رسیوں میں بندھے ہوں۔ یعنی جس طرح بندھے ہوئے اونٹ چھوٹنا چاہتے ہیں اور اگر ان کی محافظت و احتیاط نہ کی جائے تو رہا ہو جائیں، اس سے زیادہ قرآن کی کیفیت ہے اگر اسے یاد نہ کرتے رہو گے تو وہ تمہارے سینوں سے نکل جائے گا پس تمہیں چاہئے کہ ہر وقت اس کا خیال رکھو اور یاد کرتے رہو اور اس دولت بے نہایت کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۰۴" (بخاری ۲/ ۷۵۳، باب استذ کار القرآن و تعاهده)

۲۳۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الذی لیس فی جوفه شئ من القرآن کالبیت الخراب۔ رواه الترمذی۔

یعنی جسے قرآن یاد نہیں وہ ویرانے گھر کے مانند ہے، یعنی جیسے گھروں کی زینت ان کے رہنے والوں اور عمدہ آرائشوں سے ہوتی ہے اسی طرح خانۂ دل کی زینت قرآن مجید سے ہے جسے قرآن یاد ہے اس کا دل آباد ہے ورنہ ویرانہ و برباد۔ (ترمذی ۲/ ۱۱۹، باب ماجاء فیمن قراء حرفا من القرآن الخ)

۲۳۵۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا اهل القرآن لاتوسدوا القرآن و اتلوه

marfat.com

حق تلاوته من آناء اللیل و النهار و افشوه. **الحدیث**۔ رواه البیهقی و الطبرانی۔

یعنی اے قرآن والو قرآن کو تکیہ نہ بنالو کہ پڑھ کے یاد کر کے رکھ چھوڑا پھر نگاہ اٹھا کر نہ دیکھا بلکہ اسے پڑھتے رہو دن رات کی گھڑیوں میں جیسے اس کے پڑھنے کا حق ہے اور اسے افشا کرو کہ خود پڑھو لوگوں کو پڑھاؤ یاد کراؤ اس کے پڑھنے یاد کرنے کی ترغیب دو۔ (کنز العمال ۱/ ۵۳۹)

۲۳۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **الماهر بالقرآن مع السفرة الكرام البررة. الحدیث**۔ رواه البخاری و مسلم۔

یعنی جو شخص قرآن مجید میں مہارت رکھتا ہے وہ نیکوں اور بزرگوں اور وحی و کتابت یا لوح محفوظ کے لکھنے والوں یعنی انبیاء و ملائکہ علیہم الصلاۃ والسلام کے ساتھ ہے اور جو قرآن کو بزور پڑھتا ہے اور وہ اس پر شاق ہے اس کے لئے دو اجر ہیں۔ (ابوداؤد ۱/ ۲۰۵، باب فی ثواب قراءۃ القرآن) (مسلم ۱/ ۲۶۹، باب فضیلة حافظ القرآن)

۲۳۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **مامن امرء یقرء القرآن ثم ینسها. الحدیث** ۔ رواه ابوداؤد و الدارمی۔

یعنی جو شخص قرآن پڑھ کر بھول جائے گا قیامت کو خدا کے پاس کوڑھی ہو کر رہے گا۔

(ابوداؤد ۱/ ۲۰۷، باب التشدید فیمن حفظ القرآن ثم نسیه)

۲۳۸۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **عرضت علی ذنوب امتی**۔ الحدیث۔ رواہ الترمذی۔

حاصل یہ کہ میری امت کے گناہ میرے حضور پیش کئے گئے تو میں نے گناہ اس سے بڑا نہ دیکھا کہ کسی شخص کو قرآن کی ایک سورۃ یا ایک آیت ہو پھر وہ اسے بھلا دے۔ "فتاوی رضویہ ج ۹، ص ۱۰۵" (ترمذی ۲/ ۱۱۹، باب ماجاء فیمن قراء حرفا من القرآن . باب)

مرد و عورت کو ایک دوسرے کی مشابہت ناجائز اور سبب لعنت ہے

۲۳۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لعن الله المتشبهات من النساء بالرجال و المتشبهین من الرجال بالنساء**۔

اللہ کی لعنت ان عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت پیدا کریں اور ان مردوں پر جو عورتوں سے تشبہ کریں۔ رواه الائمة احمد و البخاری و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجة عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۱۰۸" (بخاری ۲/ ۸۷۴، باب المتشبهین

بالنساء الخ)

۲۴۰۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **لعن الله الرجل يلبس لبسة المرأة و المرأة تلبس لبسة الرجل**۔ رواه ابوداؤد و الحاكم عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه بسند صحيح۔

اللہ کی لعنت اس مرد پر کہ عورتوں کے پہننے کی چیز پہنے اور اس عورت پر کہ مردوں کے پہننے کی چیز استعمال کرے۔(مولف)(ابوداؤد ۲/ ۵۶۶ ،باب فی لباس النساء)

۲۴۱۔ حدیث حسن سنن ابوداؤد میں ہے **حدثنا محمد بن سليمان نوين و بعضه قرأت عليه عن سفين عن ابن جريح عن ابن ابی مليكة قال قيل لعائشة ان امرأة تلبس النعل فقالت لعن رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم الرجلة من النساء**۔

یعنی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کی گئی ایک عورت مردانہ جوتا پہنتی ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے مردانی عورتوں پر۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۱۰۸"(ابوداؤد ۲/ ۵۶۶، باب فی لباس النساء)

رمل کے بارے میں ایک حدیث

۲۴۲۔ صحیح حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دربارۂ رمل سوال ہوا ارشاد فرمایا **كان نبی من الانبياء يخط فمن وافق خطه فذاك**۔

بعض انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کچھ خط کھینچا کرتے تھے تو جس کی لکیریں ان خطوط سے موافق ہوں وہ ٹھیک ہے۔(ورنہ رمل پھینکنا جائز نہیں۔ مؤلف) رواه مسلم فی صحيحه و احمد و ابوداؤد و النسائی عن معاوية بن الحكم رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۱۱۳"(مسلم ۲/ ۲۳۲، باب تحريم الكهانة الخ)

تین کھیلوں کے علاوہ سب ممنوع ہیں

۲۴۳۔ در حدیث مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آمدہ است **كل شی يلهو به الرجل باطل الا رمية بقوسه و تاديبه فرسه و ملاعبته امرأته فانهن من الحق**۔

آدمی جس چیز سے بھی کھیلتا ہے سب باطل ہے سوائے تین کھیل کے کہ وہ حق ہیں یعنی تیر اندازی، گھوڑ دوڑ اور اپنی بیوی سے ملاعبت۔ (مولف) رواه احمد و الدارمی و ابوداؤد و الترمذی و النسائی و ابن ماجة و الحاكم فی المستدرك عن ابی هريرة و الطبرانی فی

marfat.com

الاوسط عن امیرالمومنین عمر رضی الله تعالیٰ عنهم۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۰۹"
(ترمذی ۱/ ۲۹۳،باب ماجأ فی فضل الرمی الخ)

ذکر اللہ کی فضیلت پر دو حدیثیں

۲۴۴۔ حدیث قدسی و ان ذکرنی فی ملاء ذکرته فی ملأ خیر منهم۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ رب عزوجل فرماتا ہے بندہ اگر میرا ذکر کسی جماعت میں کرے تو میں اس سے بہتر جماعت میں اس کا چرچا کرتا ہوں۔ (مولف) رواه البخاری و مسلم و الترمذی و النسائی و ابن ماجة عن ابی هریرة و احمد عن انس بسند صحیح۔
(مسلم ۲/ ۳۴۱، ۳۴۳، باب الحث علی ذکر الله .باب فضل الذکر و الدعاء)

۲۴۵۔ و الطبرانی فی الکبیر و البزار فی المسند باسناد جید و البیهقی فی الشعب کلهم عن ابن عباس والطبرانی فیه بسند حسن عن معاذ بن انس رضی الله تعالیٰ عنهم و لفظ هذا لایذکرنی فی ملأ الا ذکرته فی الرفیق الاعلی۔

جب کوئی میرا ذکر ایک جماعت میں کرتا ہے تو میں اس کا چرچا رفیق اعلیٰ میں کرتا ہوں۔
(مولف)(کنز العمال، ۱/ ۳۷۷)

حلقۂ ذکر ریاض جنت ہے

۲۴۶۔ حدیث اذامر رتم بریاض الجنة فارتعوا قالوا و ما ریاض الجنة قال حلق الذکر۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب تم جنت کی کیاریوں سے گزرو تو چرو یعنی ان کے پھل سے تمتع کرو، صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ جنت کی کیاریاں کیا ہیں فرمایا حلقۂ ذکر۔ (مولف) اخرجه احمد و الترمذی و حسنه والبیهقی فی الشعب عن انس و ابن شاهین فی الترغیب فی الذکر و عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنهما۔(ترمذی ۲/ ۱۹۱، ابواب جامع الدعوات)

۲۴۷۔ حدیث۔ یا ایها الناس ان لله سرایا من الملئکة تحل و تقف علی مجالس الذکر فی الارض فارتعوا فی ریاض الجنة قالوا و این ریاض الجنة قال مجالس الذکر. الحدیث۔

اے لوگوں اللہ کے فرشتوں کی کچھ جماعتیں ہیں جو زمین میں مجلس ذکر کے پاس آتی جاتی

ہیں تو تم جنت کی کیاری میں چرو یعنی اس سے فائدہ اٹھاؤ، صحابہ نے عرض کی ریاض جنت کہاں ہے فرمایا ذکر کی مجلسیں۔ رواہ ابن ابی الدنیا و ابویعلی و البزار و الطبرانی فی الاوسط و الحکیم و الحاکم و البیھقی فی الشعب و ابن شاھین و ابن عساکر عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما صحح الحاکم سندہ۔ (کنزالعمال، ۱/ ۳۹۰)

ذکر اللہ سے سکینہ اور وقار نازل ہوتا ہے

۲۴۸۔ حدیث۔ لایقعد قوم یذکرون اللہ الا حفتھم الملئکۃ و غشیتھم الرحمۃ و نزلت السکینۃ و ذکرھم اللہ تعالیٰ فیمن عندہ۔

جو لوگ اللہ کا ذکر کرتے ہیں انہیں ملائکہ گھیر لیتے ہیں اور رحمت الٰہی ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ اور چین اترتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان فرشتوں کے پاس اس ذاکر کا ذکر کرتا ہے جو اس کے پاس ہوتے ہیں۔ (مولف) اخرجہ احمد ومسلم و الترمذی و ابن ماجۃ و ابن حبان و ابونعیم فی الحلیۃ کلھم عن ابی ھریرۃ، عن ابی سعید الخدری جمیعا رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔ (مسلم ۲/ ۳۴۵، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن الخ)

کثرت ذکر پر ایک حدیث

۲۴۹۔ حدیث اکثرو اذکر اللہ حتی یقول المنافقون انکم مراؤن۔

اللہ کا ذکر اس کثرت سے کرو کہ منافقین کہنے لگیں کہ تم ریا کرتے ہو۔ (مولف) اخرجہ سعید بن منصور فی سننہ و احمد فی کتاب الزھد الکبیر و البیھقی فی الشعب عن ابی الجوزاء اوس بن عبداللہ الربعی مرسلا ووصلہ الطبرانی فی الکبیر و ابن شاھین فی ترغیب الذکر عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما بلفظ اذکروا اللہ ذکرا یقول المنافقون انکم تراؤن۔

یعنی اللہ کا ذکر خوب خوب کرو کہ منافقین کہیں کہ تم دکھاوا کرتے ہو۔ (مولف) (کنزالعمال ۱/ ۲-۳)

ذاکر کا انعام جنت ہے

۲۵۰۔ حدیث، غنیمۃ مجالس اھل الذکر الجنۃ۔

اہل ذکر کی مجلسوں کی غنیمت، جنت ہے، (مولف) رواہ احمد و الطبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنھما بسند حسن۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۱۰" (مسند احمد ۲/ ۳۹۱)

marfat.com

مساجد میں ذکر کرنے کی فضیلت پر ایک حدیث پاک

۲۵۱۔ حدیث یقول الرب عزوجل یوم القیمة سیعلم اهل الجمع من اهل الکرم فقیل و من اهل الکرم یا رسول الله قال اهل مجالس الذکر فی المساجد۔

اللہ تعالیٰ روز قیامت فرمائے گا کہ عنقریب اہل جمع اہل کرم کو پہچان لیں گے عرض کی گئی یا رسول اللہ اہل کرم کون ہیں فرمایا مسجدوں میں ذکر کرنے والے۔ (مولف) اخرجه احمد و ابویعلی و سعید و ابن حبان و ابن شاهین و البیهقی عن ابی سعید رضی الله عنه۔ (مسند احمد ۳/۴۷۹)

ذاکرین پر فرشتے آپس میں مباہات کرتے ہیں

۲۵۲۔ حدیث ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خرج علی حلقة من اصحابه فقال ما اجلسکم ههنا قالوا جلسنا نذکر الله تعالیٰ قال اتانی جبریل فاخبرنی ان الله عزوجل یباهی بکم الملئکة۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک گروہ صحابہ کے پاس تشریف لائے فرمایا کہ یہاں تمہیں کس چیز نے بٹھایا ہے صحابہ نے عرض کی ہم یہاں اللہ کا ذکر کرنے بیٹھے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ جبریل نے آکر مجھے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ تم سے فرشتوں میں مباہات فرماتا ہے۔ (مولف) رواه مسلم و الترمذی و النسائی عن معویة بن ابی سفین رضی الله تعالیٰ عنهما، هذا مختصر۔ (ترمذی ۲/۱۷۵، باب ماجأ فی القوم یجلسون الخ) (مسلم ۲/۳۴۶، باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن الخ)

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذکر کی مجلسوں کو محبوب رکھتے ہیں

۲۵۳۔ حدیث۔ یرحم الله ابن رواحة انه یحب المجالس التی یتباهی بها الملئکة.

اللہ تعالیٰ ابن رواحہ پر رحم فرمائے کہ وہ ان مجلسوں کو پسند کرتا ہے جن پر فرشتے فخر و مباہات کرتے ہیں (مولف) اخرجه احمد بسند حسن عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه و فی الحدیث قصة فیه التداعی الی مجالس الذکر و استحسان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ذلك۔ "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص۱۱۰" (مسند احمد ۴/۱۶۷)

ذاکرین کو اللہ کی قربت نصیب ہوتی ہے

۲۵۴۔ حدیث۔ عن یمین الرحمن و کلتا یدیه یمین رجال لیسوا بانبیاء

ولاشهداء يغشى بياض وجوههم نظرالناظرين يغبطهم النبيون و الشهداء بمقعدهم و قربهم من الله عزوجل قيل يا رسول الله من هم قال هم جماع من نوازل القبائل يجتمعون على ذكر الله تعالىٰ فينتقون اطائب الكلام كما ينتقى آكل التمر اطائبه۔

رحمٰن کے جانب دست راست (جو اس کی شان کے لائق ہے) کچھ لوگ ہیں جو نبی و شہید نہیں ہیں، ان کے چہروں کی چمک دیکھنے والوں کی نگاہیں خیرہ کرتی ہے ان کی جائے نشست اور اللہ کی قربت سے انبیاء و شہدا رشک کرتے ہیں عرض کی گئی یارسول اللہ وہ کون لوگ ہیں فرمایا قبیلوں کے نوواردلوگوں کی جماعتیں کہ اللہ کے ذکر پر جمع ہوتی ہیں۔ پھر وہ لوگ کلام کی اچھائیاں چنتے ہیں جیسا کہ کھجور کھانے والا خوش ذائقہ کھجور کو چنتا ہے۔ (مولف) رواہ الطبرانی فی الکبیر بسند لاباس به عن عمر و بن عبسة و نحوه بسند حسن عن ابی الدرداء رضی الله تعالىٰ عنه۔ (الترغیب و الترھیب ۲/ ۴۰۶، الترغیب فی حضور مجالس الذکر)

ذکر اللہ سے رحمت و برکت زیادہ ہوتی ہے

۲۵۵۔ حدیث۔ کل مجلس یذکر اسم الله تعالىٰ فیه تحف الملنکة یقولون زیدو ازادکم اللهِ و الذکر یصعد بینهم وهم ناشروا اجنحتهم۔

جو مجلس اللہ کا ذکر کرتی ہے ملائکہ اسے گھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اور ذکر کرو اللہ تعالیٰ تم پر رحمت اور خیر و برکت زیادہ کرے گا اور ذکر ان کے مابین بلند ہوتا ہے اور فرشتے اپنے پروں کو پھیلائے ہوتے ہیں۔ (مولف) اخرجه ابوالشیخ عن ابی هریرة رضی الله تعالىٰ عنه۔ (کنزالعمال ۱/ ۳۹۱)

ذاکر کو مغفرت کی بشارت دی جاتی ہے

۲۵۶۔ حدیث۔ ما من قوم اجتمعوا یذکرون الله عزوجل لایریدون بذلك الا وجهه الاناداهم مناد من السماء ان قوموا مغفورا لکم قد بدلت سیأتکم حسنات۔

جو لوگ ایک جگہ جمع ہو کر رضائے الٰہی کے لئے اللہ کا ذکر کرتے ہیں ایک منادی آسمان سے ندا کرتا ہے کہ کھڑے ہو جاؤ تم بخش دیئے گئے بیشک تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دی گئی ہیں (مولف) رواه احمد بسند حسن و ابویعلی و سعید بن منصور و الطبرانی فی الاوسط و البزار و ابن شاهین و الضیاء فی المختارة عن انس رضی الله تعالىٰ عنه و الحسن بن سفین و الطبرانی فی الکبیر و البیهقی فی الشعب عن الحنظلیة بن الحنظلة و

marfat.com

العسکری و ابوموسیٰ کلاهما فی الصحابة عن حنظلة العشمی و البیهقی فی الشعب عن عبدالله بن مغفل رضی الله تعالیٰ عنهم۔(مسند احمد ۳/ ۶۰۶)

ذکر خفی کے بارے میں ایک حدیث۔

۲۵۷۔قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خیر الذکر الخفی۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ بہترین ذکر ذکر خفی ہے۔(مولف)

"فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۱۱"

marfat.com

تعارف

لمعة الضحیٰ فی اعفاء اللحی

(مسئلہ داڑھی کا تفصیلی بیان)

۲۰ جمادی الاخریٰ ۱۳۱۵ھ میں ایک استفتا پیش ہوا کہ داڑھی منڈانا کیسا ہے؟
اور داڑھی کی حد شرعی کتنی ہے؟

جواب میں امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ نے اس محققانہ رسالہ میں ۱۸ آیات قرآنیہ ۷۲ احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام اور ۶۰ ارشادات ائمہ و علماء کی روشنی میں مسئلہ داڑھی کو جس انداز و اسلوب سے منقح کیا ہے وہ انہیں کے رشحات قلم کا حصہ ہے۔

آخر میں آپ کے فرمودات عالیہ کے اجمالی بیان نے خود آپ ہی کے قلم سے ایک لمبی فہرست کی شکل اختیار کرلی ہے جس کا ماحصل مختصراً یہ ہے۔

☆ داڑھی منڈانا حرام ہے۔

☆ داڑھی مونڈنے کی شرع میں ممانعت ہے۔

☆ داڑھی مونڈنا ممنوع کہ کافروں کی عادت ہے۔

☆ جب داڑھی ایک مشت سے کم ہو تو اس میں سے کچھ لینا جس طرح بعض مغربی اور زنانے زمخ کرتے ہیں، یہ کسی کے نزدیک حلال نہیں اور سب لے لینا ایرانی مجوسیوں اور یہودیوں اور ہندوؤں اور بعض فرنگیوں کا فعل ہے۔

☆ داڑھی مونڈنے والے کو سزا دی جائے گی کہ وہ فعل حرام کا مرتکب ہوا۔

☆ منہ کے بال دور کرنا حرام ہے مگر جب کسی عورت کے داڑھی یا مونچھ نکل آئے تو اسے مونڈنا حرام نہیں بلکہ مستحب ہے۔

☆ مرد کو داڑھی منڈانا کترنا مثلہ ہے جیسے عورت کو سر نا منڈانا۔

☆ مردوں کو داڑھی منڈانا تشبہ زناں کے باعث حرام و ممنوع ہے، اسی طرح عورت کو سر منڈانا تشبہ رجال کے سبب ناجائز و حرام ہے۔

marfat.com

علیہم الصلاۃ والسلام سے ہے۔

☆ داڑھی رکھنا افعال قدیمہ انبیاء کرام

☆ درازی ریش کی حد شرعی یکمشت ہے اس سے کم کرنا حلال نہیں اور یکمشت سے زائد کا قطع کرنا مسنون ہے۔

فائدہ :۔ جس طرح داڑھی مونڈنا کتروانا بالاتفاق حرام وگناہ ہے یوہیں ہمارے ائمہ و جمہور علماء کے نزدیک اس کا طول فاحش کہ بیحد بڑھایا جائے جو حد تناسب سے خارج و باعث انگشت نمائی ہو مکروہ وناپسند ہے"

مزید براں ۹ تنبیہات اور تین دلائل اور جملہ ڈیڑھ سو نصوص سے اس رسالہ میں یہی ثابت کیا گیا ہے کہ داڑھی منڈانا کتروانا حرام ہے کہ اس کا رکھنا اسلام کا عظیم شعار ہے اور نہ رکھنا ہنود و مجوس و نصاری کا طریقہ و شعار ہے۔ تو اس میں تشبہ بالغیر اور ترک شعار اسلام لازم۔

اور اس رسالے کے اخیر میں ۱۶۶ سزاؤں و وعیدوں اور مذمتوں کی جو ایک فہرست دی گئی ہے وہ سب داڑھی منڈانے کتروانے والوں کے حق میں آیات قرآنیہ یا احادیث نبویہ یا نصوص ائمہ واقوال علماء سے ثابت ہیں۔

یہ عظیم و جلیل رسالہ اگرچہ صرف ۲۳ صفحات پر مبسوط ہے مگر مسئلہ دائرہ کی تشریح و توضیح میں احادیث وغیرہ دلائل شرعیہ کا بحر ذخار ہے حتی کہ اس میں ۸۶ حدیثیں زینت بخش رسالہ ہیں۔

marfat.com

احادیث

لمعة الضحیٰ فی اعفاء اللحی

دیگر انبیاء علیھم الصلاۃ والسلام سے حضور خاتم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چند باتوں میں فضیلت ہے اس کے متعلق چار حدیثیں۔

۲۵۸۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فضلت علی الانبیاء بست۔

میں چھ باتوں میں تمام انبیاء پر فضیلت دیا گیا۔ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(مسلم ۱/ ۱۹۹، کتاب المساجد)

۲۵۹۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اعطیت خمسا لم یعطھن احد من قبلی۔

مجھے پانچ چیزیں وہ عطا ہوئیں کہ مجھ سے پہلے کسی کو نہ ملیں۔ الشیخان عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (بخاری اول، ۱/ ۶۲، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جعلت لی الارض الخ)

۲۶۰۔ ایک حدیث میں ہے فضلت علی الانبیاء بخصلتین۔

میں انبیاء پر دو باتوں میں فضیلت دیا گیا۔ البزار عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(کنز العمال، ۱۲/ ۴۷)

۲۶۱۔ حدیث میں ہے ان جبریل بشرنی بعشر لم یوتھن نبی قبلی

جبرئیل نے مجھے دس چیزوں کی بشارت دی کہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں۔ ابن ابی حاتم و عثمان الدارمی و ابونعیم عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۱" لمعۃ الضحیٰ

قرآن کی فضیلت اور یہ کہ اس میں ازلاً ابداً ہر چیز کا روشن وواضح بیان موجود ہے

۲۶۲۔ امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کتاب اللہ فیہ نبأ ماقبلکم و خبر ما بعدکم و حکم مابینکم۔

قرآن اس میں خبر ہے ہر اس چیز کی جو تم سے پہلے ہے اور ہر اس شئ کی جو تمہارے بعد ہے

marfat.com

اور حکم ہے ہر اس امر کا جو تمہارے درمیان ہے۔ رواہ الترمذی۔ (ترمذی ۲/ ۱۱۸، باب ماجأ فی فضل القرآن)

۲۶۳۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں **لو ضاع لی عقال بعیر لوجدته فی کتاب اللہ۔**

اگر میرے اونٹ کی رسی گم ہو جائے تو میں قرآن عظیم میں اسے پالوں۔ ذکرہ ابن ابی الفضل المرسی نقل عنه فی الاتقان۔ (الاتقان ج ۲، ص ۱۲۶، النوع الخامس و الستون)

۲۶۴۔ امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں **لو شئت لاوقرت من تفسیر الفاتحة سبعین بعیرا۔**

میں چاہوں تو سورۂ فاتحہ کی تفسیر سے ستر اونٹ بھروادوں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۱۱۸"

لمعة الضحیٰ

رسول اللہ کی حلال و حرام کردہ چیزیں قرآن کے حلال و حرام کی مانند ہیں

۲۶۵۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صاف ارشاد فرمایا **الا انی اوتیت القرآن و مثله معه لا یوشك رجل شبعان علی اریکته یقول علیکم بهذا القرآن فما وجدتم فیه من حلال فاحلوه و ماوجدتم فیه من حرام فحرموه و ان ماحرم رسول الله کما حرم الله۔**

سن لو مجھے قرآن عطا ہوا اور قرآن کے ساتھ اس کا مثل خبردار نزدیک ہے کہ کوئی پیٹ بھرا اپنے تخت پر پڑا کہے یہی قرآن لئے رہو اس میں جو حلال پاؤ اسے حلال جانو جو حرام پاؤ اسے حرام مانو حالانکہ جو چیز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرام کی وہ اسی کی مثل ہے جو اللہ نے حرام فرمائی۔ رواہ الائمة احمد و الدارمی و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجة بالفاظ متقاربة عن المقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ابوداؤد ۲/ ۲۳۲، باب فی لزوم السنة) (مسند احمد ۵/ ۱۱۵)

۲۶۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **لاالفین احدکم متکئا علی اریکته یأتیه الامر مما امرت به او نهیت عنه فیقول لاادری ماوجدنا فی کتاب الله اتبعناه۔**

خبردار میں نہ پاؤں تم میں کسی کو اپنے تخت پر تکیہ لگائے کہ میرے حکم سے کوئی حکم اس کے پاس آئے جس کا میں نے امر فرمایا یا اس سے نہی فرمائی ہو تو کہنے لگے میں نہیں جانتا ہم تو جو کچھ قرآن میں پائیں گے اسی کی پیروی کریں گے۔ رواہ احمد و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجة و

marfat.com

البیہقی فی الدلائل عن ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ابن ماجہ ۱/ ۳، باب تعظم حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الخ)

۲۶۷۔ حضور والا صلوۃ اللہ تعالیٰ وسلامہ نے فرمایا ایحسب احدکم متکئا علی اریکتہ (قد) یظن ان اللہ لم یحرم شیأ الامافی ھذا القرآن الا انی و اللہ قد امرت و وعظت و امرت و نھیت عن اشیاء انھا کمثل القرآن او اکثر۔

کیا تم میں کوئی اپنے تخت پر تکیہ لگائے گمان کرتا ہے کہ اللہ نے بس یہی چیزیں حرام کی ہیں جو قرآن میں لکھی ہیں سن لو خدا کی قسم میں نے حکم دیئے اور نصیحتیں فرمائیں اور بہت چیزوں سے منع فرمایا کہ وہ قرآن کی حرام فرمائی اشیاء کے برابر بلکہ بیشتر ہیں۔ رواہ ابوداؤد عن العرباض بن ساریۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۹ المعتا لضحی" (ابوداؤد ۲/ ۳۳۲، باب فی تعشیر اھل الذمۃ الخ)

اہل کتاب کی مخالفت پر ایک حدیث

۲۶۸۔ امام احمد طبرانی وضیاء نے ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تسرولوا و اتزروا و خالفوا اھل الکتاب قصوا سبالکم و وفروا عثانینکم و خالفوا اھل الکتاب۔

پاجامہ پہنو اور تہبند باندھو اور یہود و نصاریٰ کا خلاف کرو اور لبیں ترشواؤ اور داڑھیاں وافر کرو یہود و نصاریٰ کا خلاف کرو۔ (مسند احمد، ۶/ ۳۵۴)

گناہ پر اصرار حرام و ممنوع بلکہ گناہ صغیرہ اصرار سے کبیرہ ہو جاتا ہے

۲۶۹۔ حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاصغیرۃ علی الاصرار۔

یعنی گناہ صغیرہ اصرار گناہ سے کبیرہ ہو جاتا ہے۔ (مولف) رواہ فی مسند الفردوس عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۲۱" لمعۃ الضحی۔ (کنز العمال، ۴/ ۱۲۷)

گودنا لگانے اور لگوانے والیوں کی لعنت و ملامت پر ایک حدیث

۲۷۰۔ احمد و بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ سب اپنی مسند و صحاح میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ انہوں نے فرمایا لعن اللہ الواشمات

و المستوشمات و المتنمصات و المتفلجات للحسن المغيرات لخلق الله۔

اللہ کی لعنت بدن گودنے والیوں اور گدوانے والیوں اور منہ کے بال نوچنے والیوں اور خوبصورتی کے لئے دانتوں میں کھڑکیاں بنانے والیوں اللہ کی بنائی چیز بگاڑنے والیوں پر یہ سن کر ایک بی بی خدمت مبارک میں حاضر ہوئیں اور عرض کی میں نے سنا ہے آپ نے ایسی ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی فرمایا مالی لاالعن من لعن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و من هو فی کتاب الله۔

مجھے کیا ہوا کہ میں اس پر لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اور جس کا بیان قرآن عظیم میں ہے ان بی بی نے کہا میں نے قرآن اول سے آخر تک پڑھا اس میں کہیں اس کا ذکر نہ پایا فرمایا ان کنت قرأتیه لقد وجدتیه۔ اگر تم نے قرآن پڑھا ہوتا یہ بیان اس میں ضرور پاتیں۔ اما قرأت ماآتکم الرسول فخذوه و مانهٰکم عنه فانتهوا۔ کیا تو نے یہ آیت نہ پڑھی کہ جو رسول تمہیں دے وہ لو اور جس سے منع فرمائے باز رہو انہوں نے عرض کی ہاں فرمایا فانه قد نهی عنه۔ تو بیشک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان حرکات سے منع فرمایا۔ یہ بی بی ام یعقوب اسدیہ ہیں کبار تابعین و ثقات صالحات سے ہونے میں کلام نہیں اور حافظ الشان نے فرمایا صحابیہ سے معلوم ہوتی ہیں اور خود اس حدیث کو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتیں کما رواه البخاری من طریق عبدالرحمن بن عابس عنها عنه رضی الله تعالیٰ عنهما۔ (بخاری ۲/ ۸۷۸، باب المتفلجات للحسن) (مسلم ۲/ ۲۰۵، باب تحریم فعل الواصلة الخ)

قرآن سے استدلال پر ایک روایت

۲۷۱۔ ایک بار عالم قریش سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ معظمہ میں فرمایا مجھ سے جو چاہو پوچھو میں قرآن سے جواب دوں گا کسی نے سوال کیا احرام میں زنبور کو قتل کرنے کا کیا حکم ہے فرمایا بسم الله الرحمن الرحیم ماآتکم الرسول فخذوه و مانهکم عنه فانتهوا۔

اللہ عزوجل نے تو یہ فرمایا کہ ارشاد رسول پر عمل کرو و حدثنا سفین بن عیینة عن عبدالملك بن عمیر عن ربعی بن خراش عن حذیفة الیمان عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه قال اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہمیں حدیث پہنچی کہ حضور نے فرمایا ان دو کی پیروی کرو جو میرے جانشین ہوں گے

ابو بکرو عمر۔ و حدثنا سفین بن مسعر بن کدام عن قیس بن مسلم عن طارق بن شهاب عن عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه انه امر بقتل المحرم الزنبور۔اور ہمیں امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث پہنچی کہ انہوں نے احرام باندھے ہوئے کو قتل زنبور کا حکم دیا۔ ذکره الامام السیوطی فی الاتقان۔"فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۲۲"لمعة الضحیٰ۔(الاتقان ج ۲، ص ۱۲۶،النوع الخامس والستون)(ترمذی دوم، ص ۲۰۷، حدیث اقتدوا الخ مناقب ابی بکر الصدیق. باب)

- حلیہ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر چند نورانی حدیثیں

۲۷۲۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کثیر شعر اللحیة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ریش مبارک میں بال کثیر وانبوہ تھے۔رواہ مسلم و عنه عند ابن عساکر کثیر شعرالراس و اللحیة۔"فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۲۳" لمعة الضحیٰ۔ (مسلم ۲/ ۲۵۹،باب اثبات خاتم النبوة و صفته الخ)(کنزالعمال ۷/ ۲۰)

۲۷۳۔ ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فخما مخفما یتلا لؤ وجهه تلأ لؤ القمر لیلة البدر ازهر اللون و اسع الجبین کث اللحیة۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عظمت والے نگاہوں میں عظیم دلوں میں معظم تھے چہرۂ مبارک ماہ دو ہفتہ کی طرح چمکتا جگمگاتی رنگت کشادہ پیشانی گھنی داڑھی۔ رواه الترمذی فی الشمائل و الطبرانی فی الکبیر و البیهقی فی الشعب و رواه ایضا الودمانی و البیهقی فی الدلائل و ابن عساکر فی التاریخ۔(کنزالعمال ۷/ ۱۷)(شمائل ترمذی، ص ۲، باب ماجأ فی خلق رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم)

۲۷۴۔ امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں بابی و امی کان ربعة ابیض مشربا بحمرة کث اللحیة۔

میرے ماں باپ ان پر قربان میانہ قد تھے گورا رنگ جس میں سرخی جھلکتی گھنی داڑھی۔

رواه ابن عساکر عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔

۲۷۵۔ وہی فرماتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه

marfat.com

وسلم ضخم الهامة عظيم اللحية۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سر مبارک بزرگ اور ریش مطہر بڑی تھی۔ رواہ البیہقی۔(کنزالعمال، ۷/ ۲۱)

۲۷۶۔ امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیض اللون مشربا حمرة او حج العینین کث اللحیة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رنگ گوراسرخی آمیز آنکھیں بڑی خوب سیاہ داڑھی گھنی

۲۷۷۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احسن الناس قواما و احسن الناس وجها و اطیب الناس ریحا و الین الناس کفا و کانت له جمة الی شحمة اذنیه و کانت لحیة قد ملأت من ههنا الی ههنا امر یدیه علی عارضیه۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم پاک کی بناوٹ تمام جہان سے بہتر تمام عالم سے خوبتر مہک سارے زمانہ سے خوشبوتر ہتھیلیاں سب لوگوں سے نرم تر بال کانوں کی لو تک (پھر اپنے رخساروں پر اشارہ کر کے بتایا کہ) ریش مبارک یہاں سے یہاں تک بھری ہوئی تھی۔

۲۷۸۔ وہی فرماتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنه کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ابیض الوجه کث اللحیة احمر الماء فی اهداب الاشفار۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا منہ گورا داڑھی گھنی آنکھوں کے کووں میں سرخی پلکیں دراز۔ رواها جمیعا ابن عساکر ۔ الکل مختصرا۔

داڑھیاں بڑھانے مونچھیں پست کرنے اور مشرکین واہل کتاب کی مخالفت کرنے کے حکم میں چند احادیث مبارکہ

۲۷۹۔ امام مالک واحمد و بخاری و مسلم وابوداؤد وترمذی و نسائی وابن ماجہ و طحاوی حضرت عبداللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں خالفوا المشرکین احفوا الشوارب و اوفروا اللحیة۔

مشرکوں کا خلاف کرو مونچھیں خوب پست اور داڑھیاں کثیر ووافر رکھو۔ یہ لفظ صحیحین ہے۔ (بخاری ۲/ ۸۷۵، باب تقلیم الاظفار الخ) (مسلم ۱/ ۱۲۹، باب خصال الفطرة) (کنزالعمال، ۶/ ۴۱۵)

marfat.com

۲۸۰۔ صحیح بخاری کی ایک روایت میں ہے انهکوا الشوارب و اعفوا اللحی۔
مونچھیں مٹاؤاور داڑھیاں بڑھاؤ۔(بخاری ۲/ ۸۷۵، باب اعفاء اللحیٰ الخ)

۲۸۱۔ مسلم ترمذی ابن ماجہ طحاوی کی ایک روایت ہے احفوا الشوارب واعفوا اللحی۔
خوب پست کرو مونچھیں اور چھوڑ رکھو داڑھیاں۔(مسلم ۱/ ۱۲۹، باب خصال الفطرة)

۲۸۲۔ روایت امام مالک وابی داؤد اور ایک روایت مسلم وترمذی میں ہے ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم امر باحفأ الشوارب و اعفأ اللحی۔
بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا مونچھیں خوب پست کرنے اور داڑھیاں معاف رکھنے کا۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۲۷" لمعة الضحیٰ۔ (مسلم ۱/ ۱۲۹، باب خصال الفطرة)

۲۸۳۔ احمد مسند مسلم صحیح طحاوی آثار ابن عدی کامل طبرانی اوسط میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جزوا الشوارب و ارخوا اللحی خالفوا المجوس۔
مونچھیں کتراؤاور داڑھیاں بڑھنے دو آتش پرستوں کا خلاف کرو۔ (شرح معانی الآثار ۲/ ۳۳۳، کتاب الکراهة)

۲۸۴۔ امام احمد کی روایت میں ہے قصوا الشوارب و اعفوا اللحی۔
مونچھیں ترشواؤاور داڑھیاں بڑھاؤ۔(مسند احمد ۲/ ۴۵۷)

۲۸۵۔ طبرانی کی روایت ہے وفروا اللحی وخذوا من الشوارب۔
کثیر کرو داڑھیاں اور مونچھوں میں سے لو۔(کنزالعمال ۶/ ۴۱۷)

۲۸۶۔ دوسری روایت میں زائد کیا و انتفوا الابط و قصوا الاظافیر۔
بغل کے بال اکھیڑو اور ناخن تراشو

۲۸۷۔ ابن عدی کی روایت ہے و احفوا الشوارب و اعفوا اللحی۔
مونچھیں پست کرو اور داڑھیاں بڑھاؤ۔ (مولف) (شرح معانی الاثار ۲/ ۳۳۳، کتاب الکراهة)

۲۸۸۔ امام ابو جعفر طحاوی شرح معانی الاثار میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں و احفوا الشوارب و اعفوا اللحی و

لاتشبھوا بالیھود۔
مونچھیں خوب پست کرواور داڑھیوں کو معافی دو یہودیوں کی سی صورت نہ بنو۔ (شرح معانی الاثار ۲/ ۳۳۳، کتاب الکراھۃ)

۲۸۹۔ امام احمد مسند طبرانی کبیر بیہقی شعب الایمان ضیاً صحیح مختارہ ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

قصوا سبالکم و وفروا عثانینکم و خالفوا اھل الکتاب۔

مونچھیں کترواور داڑھیوں کو کثرت دو یہود و نصاری کا خلاف کرو

۲۹۰۔ طبرانی کبیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **اوفوا اللحی و قصوا الشوارب۔**

پوری کرو داڑھیاں اور تراشو مونچھیں۔ (کنز العمال ۶/ ۴۱۷)

۲۹۱۔ ابن حبان صحیح میں اور طبرانی اور بیہقی میمون بن مہران سے راوی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا **ذکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المجوس فقال انھم یوفرون سبالھم و یحلقون لحاھم فخالفوھم۔**

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجوسیوں کا ذکر کیا فرمایا وہ اپنی لبیں بڑھاتے اور داڑھیاں مونڈتے ہیں تم ان کا خلاف کرو۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۲" لمعۃ الضحی

ایک مشت سے زیادہ لمبی داڑھی کا ترا شنا جائز ہے

۲۹۲۔ ابو عبید اللہ محمد بن مخلد دوری اپنے جزء حدیثی میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **خذوا من عرض لحاکم و اعفوا طولھا۔**

داڑھیوں کے عرض سے لو اور ان کے طول کو معاف رکھو۔ (کنز العمال ۶/ ۴۱۵)

۲۹۳۔ خطیب بغدادی ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لایاخذن احدکم من طول لحیتہ**

ہرگز کوئی شخص اپنی داڑھی کے طول سے کم نہ کرے۔ (یعنی ایک مشت سے کم نہ کرے۔ مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۲۸" لمعۃ الضحی۔

داڑھی چننے والے کی شہادت مردود ہے

۲۹۴۔ حدیث۔ امام ابو طالب مکی قوت القلوب اور امام حکیم الامۃ احیاء العلوم میں

ہیں رد عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ابن ابی لیلی قاضی المدینۃ شہادۃ من کان ینتف لحیتہ۔

یعنی امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عبدالرحمٰن بن ابی لیلی قاضی مدینہ (کہ اکابر ائمہ تابعین واجلہ تلامذۂ امیر المومنین عثمن غنی وامیر المومنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان دونوں ائمہ ہدیٰ نے) داڑھی چننے والے کی گواہی رد فرمادی۔

۲۹۵۔ حدیث۔ یہی دونوں امام مکی و غزالی فرماتے ہیں شہد رجل عند عمر بن عبدالعزیز بشہادۃ و کان ینتف فنیکیہ فرد شہادتہ۔

ایک شخص نے سادس خلفاء راشدین امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں کسی معاملہ میں گواہی دی اور وہ اپنی داڑھی کا ایک خفیف حصہ جسے کوٹھے کہتے ہیں چنا کرتا تھا امیر المومنین نے اس کی شہادت رد فرمادی۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۱۲۹" لمعۃ الضحی۔

داڑھی پست اور مونچھیں لمبی کرنے والے کی تہدید و وعید پر تین حدیثیں

۲۹۶۔ کتاب الخمیس فی احوال انفس نفیس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وغیرہ کتب معتمدہ میں ہے جب حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہدایت اسلام کے فرامین بنام سلاطین جہاں نافذ فرمائے قیصر ملک روم نے تصدیق نبوت کی مگر بجہت دنیا اسلام نہ لایا مقوقس بادشاہ مصر نے شقہ والا کی کمال تعظیم کی اور ہدایا حاضر بارگاہ رسالت کئے سگ ایران خسرو پرویز قتلہ اللہ نے فرمان اقدس چاک کر دیا اور باذان صوبۂ یمن کو لکھا دو مضبوط آدمی بھیج کر انہیں یہاں بلائے باذان نے اپنے داروغہ بابویہ اور ایک پارسی خرخسرہ نامی کو مدینہ طیبہ روانہ کیا۔ انهما حين دخلا على رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كانا قد حلقا لحاهما و اعفيا شواربهما فكره النظر اليهما و قال ويلكما من امر كما بهذا قالا ربنا يعنيان كسرىٰ فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لكن ربى امرنى باعفأ لحيتى وقصّ شواربى۔

یہ دونوں جب بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے داڑھیاں منڈائے اور مونچھیں بڑھائے ہوئے تھے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی طرف نظر فرماتے کراہت آئی اور فرمایا خرابی ہو تمہارے لئے کس نے تمہیں اس کا حکم دیا وہ بولے ہمارے رب خسرو پرویز خبیث نے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مگر مجھے تو میرے رب نے داڑھی بڑھانے اور لبیں تراشنے

کا حکم فرمایا ہے۔(کنزالعمال ۶/ ۴۱۷)

۲۹۷۔ سنن نسائی شریف میں ہے اخبرنا محمد بن سلمة (ثقة ثبت) ثنا ابن وهب (ثقة حافظ عابد) عن حيوة بن شريح (ثقه ثبت فقيه زاهد) و ذكر اخر قبله عن عياش بن عباس (القبانی ثقة) ان شييم بن بيتان (القتبانی ثقة) حدثه انه سمع رويفع بن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه يقول ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال یا رویفع لعل الحياة ستطول بك بعدی فاخبر الناس انه من عقد لحيته او تقلد و ترا او استنجی برجيع دابة او عظم فان محمدا برئ منه۔

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے رویفع میں امید کرتا ہوں کہ تو میرے بعد عمر دراز پائے تو لوگوں کو خبر کر دینا کہ جو اپنی داڑھی باندھے یا کمان کا چلہ گلے میں لٹکائے یا کسی جانور کی لید گوبر یا ہڈی سے استنجا کرے تو بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے بیزار ہیں۔ سنن ابی داؤد میں اس حدیث کو روایت کر کے فرمایا حدثنا يزيد بن خالد (ثقة) نامفضل (هو ابن فضالة مصری ثقة فاضل عابد) عن عياش (ذاك ابن عباس الثقة) ان شييم بن بيتان اخبره بهذا الحديث ايضا عن ابی سالم الجيشانی (سفين بن هانی محضرم و قيل له صحبته) عن عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما يذكر ذلك وهو معه مرابط بحصن باب اليون۔ یعنی اس طرح یہ حدیث حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت فرمائی "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۱۲۸" لمعة الضحیٰ۔(نسائی ۲/ ۲۷۶، عقد اللحية)

۲۹۸۔ حدیث۔ امام محمد بن ابی الحسین علی مکی دقائق الطریقہ میں حضرت کعب احبار وابی الجلد (جیلان بن فرادہ اسدی) رحمہم اللہ تعالیٰ سے ذکر فرماتے ہیں یکون فی آخر الزمان اقوام يقصون لحاهم اولئك لاخلاق لهم۔

آخر زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے کہ داڑھیاں کتریں گے وہ نرے بے نصیب ہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۱۲۹" لمعة الضحیٰ۔

مثلہ کی ممانعت پر چند حدیثیں

۲۹۹۔ امام احمد و بخاری و مسلم و نسائی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لعن الله من مثل بالحيوان فعليه لعنة الله و

الملنکۃ و الناس اجمعین۔

اللہ کی لعنت اس پر جو کسی جاندار کے ساتھ مثلہ کرے اس پر اللہ و ملائکہ و بنی آدم سب کی لعنت۔ (بخاری ۲/ ۸۲۹، باب مایکرہ من المثلۃ الخ)

۳۰۰۔ شافعی احمد دارمی مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ طحطاوی ابن حبان بیہقی ابن الجارود حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی لشکر بھیجتے سپہ سالار کو وصیت فرماتے **اغزوا بسم اللہ فی سبیل اللہ قاتلوا من کفر باللہ اغزوا ولاتفعلوا و لاتغدروا و لاتمثلوا و لاتقتلوا ولیدا۔**

جہاد کرو اللہ کے نام پر اللہ کی راہ میں قتال کرو اللہ کے منکروں سے جہاد کرو اور خیانت نہ کرو نہ عہد کو توڑو نہ مثلہ کرو نہ کسی بچے کو قتل کرو۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۳۱" لمعۃ الضحی۔ (مسلم ۲/ ۸۲، باب تامیر الامام الامراء الخ)

۳۰۱۔ امام احمد مسند اور ابن ماجہ سنن اور قاضی عبدالجبار ابن احمد اپنی امالی میں حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا فرمایا سیروا بسم اللہ فی سبیل اللہ قاتلوا من کفر باللہ و لاتمثلوا و لاتغدروا و لاتقتلوا ولیدا۔

چلو خدا کے نام پر خدا کی راہ میں جہاد کرو خدا کے منکروں سے اور نہ مثلہ کرو نہ بد عہدی نہ خیانت نہ بچے کا قتل۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۳۱" لمعۃ الضحی۔ (ابن ماجہ ۲/ ۲۱۰، باب وصیۃ الامام)

۳۰۲۔ حاکم مستدرک میں حضرت ابن الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **خذ فاغز فی سبیل اللہ فقاتلوا من کفر باللہ لاتغلوا ولا تمثلوا و لاتقتلوا ولیدا فھذا عھداللہ و سیرۃ نبیہ۔**

لے خدا کی راہ میں لڑ منکر ان خدا سے جہاد کرو خیانت نہ کرو، نہ مثلہ نہ بچوں کو قتل کہ یہ اللہ تعالیٰ کا عہد اور اس کے نبی کا شیوہ ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۳۰۳۔ بیہقی سنن میں امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے حدیث طویل میں راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی لشکر کفار پر بھیجتے فرماتے **لاتمثلوا بآدمی و لابھیمۃ.**

مثلہ نہ کرو نہ کسی آدمی کو نہ چوپائے کو

۳۰۴۔ احمد و بخاری حضرت عبداللہ بن زید اور احمد و ابو بکر بن شیبہ حضرت زید بن خالد اور

marfat.com

طبرانی حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن النھبۃ و المثلۃ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوٹ اور مثلہ سے منع فرمایا۔ (بخاری ۲/ ۸۲۹، باب مایکرہ من المثلۃ الخ)

۳۰۵۔ ابن ماجہ حضرت ابو سعید خدری اور امام ابو جعفر طحاوی و سلیمان بن احمد طبرانی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و لفظ الطحاوی سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ینھی ان یمثل بالبھائم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چوپاؤں کو مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔ (مسند احمد ۲/ ۱۶۵)

۳۰۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ و امام طحاوی و حاکم حضرت عمران بن حصین اور اولین و طبرانی حضرت مغیرہ بن شعبہ اور صرف اول حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن المثلۃ. ھذا حدیث الحاکم عن عمران و مثلہ لفظ الطبرانی عن ابن عمر و حدثنا المغیرۃ و اسماء۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مثلہ سے منع فرمایا۔ (مسند احمد ۵/ ۲۹۹)

۳۰۷۔ طبرانی امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نھی عن المثلۃ و لو کلب العقور۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سنا کہ مثلہ کرنا منع فرماتے تھے اگرچہ سگ گزندہ کو۔ (مسند احمد ۵/ ۲۹۹)

۳۰۸۔ ابن قانع و طبرانی و ابن مندہ بطریق موسیٰ بن ابی حبیب حضرت حکم بن عمیر و حضرت عائذ بن قرط رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتمثلوا بشیٔ من خلق اللہ عزوجل فیہ روح۔

خلق اللہ میں سے کسی ذی روح کو مثلہ نہ کرو

صدقے کا حکم اور مثلہ کی ممانعت

۳۰۹۔ ابوداؤد و طحاوی حضرت سمرۃ بن جندب اور بخاری و مسلم قتادہ سے مرسلا راوی کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یحث علی الصدقۃ و ینھی عن المثلۃ

marfat.com

.ابی داؤد۔(بخاری ۲/ ۶۰۲، باب قصة عکل و عرینة)

۳۱۰۔ ولفظ الطحاوی قلما خطب خطبة الاامرنا فیها بالصدقة ونهانا عن المثلة۔

۳۱۱۔ و لفظهما فی حدیث العرنیین عن قتادة بلغنا ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان بعد ذلك یحث علی الصدقة و ینهی عن المثلة و بمعناه لابن ابی شیبة و الطحاوی عن عمران فی الحدیث المار۔

(تینوں حدیثوں کا خلاصہ یہ کہ) یعنی کم کوئی خطبہ ہوگا جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صدقہ کا حکم اور مثلہ سے ممانعت نہ فرماتے ہوں۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۳۲" لمعة الضحیٰ۔(ابوداؤد ۲/ ۳۶۲، باب فی النهی عن المثلة)

۳۱۲۔ طبرانی کبیر میں حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتمثلوا بعباد الله۔

اللہ کے بندوں کو مثلہ نہ کرو۔

۳۱۳۔ ابن عساکر وابن النجار حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ابن ابی شیبہ مصنف میں عطا سے مرسلا راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لاامثل به فیمثل الله بی یوم القیمة۔

حاصل یہ کہ جو یہاں مثلہ کرے گا روز قیامت اسے اللہ تعالیٰ مثلہ بنائے گا

۳۱۴۔ بیہقی سنن میں صالح بن کیسان سے حدیث طویل میں راوی حضرت خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سپہ سالاری پر بھیجتے وقت وصیت میں فرمایا لاتغدر و لاتمثل و لاتجبن و لاتغلل۔

نہ عہد توڑنا نہ مثلہ کرنا نہ بزدلی نہ خیانت

اگر کوئی کسی کو مثلہ کرے تو قصاص میں اسے مثلہ کیا جاسکتا ہے

۳۱۵۔ سیف کتاب الفتوح میں متعدد شیوخ سے راوی امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صوبہ ملک یمامہ مہاجرین ابی امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمان بھیجا جس میں ارشاد ہے۔ ایاك و المثلة فی الناس فانها مأثم و منفرة الا فی قصاص۔

لوگوں کو مثلہ کرنے سے بچو کہ وہ گناہ ہے اور نفرت دلانے والا مگر قصاص و عوض میں۔

داڑھی منڈانا مثلہ ہے

۳۱۶۔ طبرانی معجم کبیر میں بسند حسن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

marfat.com

راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من مثل بالشعر فلیس له عندالله خلاق۔
جو بالوں کے ساتھ مثلہ کرے اللہ عزوجل کے یہاں اس کا کچھ حصہ نہیں۔ "فتاوی رضویہ،
ج۹، ص ۱۳۲" لمعة الضحی۔

داڑھی کی فضیلت یہ ہے کہ فرشتے اس صفت کے ساتھ تسبیح پڑھتے ہیں

۳۱۷۔ امام زیلعی تبیین الحقائق علامہ اتقانی غایۃ البیان اور امام حجۃ الاسلام محمد غزالی کیمیائے سعادت میں ذکر کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان لله ملئكة تسبيحهم سبحن من زين الرجال باللحى و النساء بالقرون و الذوائب. ليس عندالاتقانی فی نسختی لفظ القرون۔

بیشک اللہ عزوجل کے کچھ فرشتے ہیں جن کی تسبیح یہ ہے پاکی ہے اسے جس نے مردوں کو زینت دی داڑھیوں سے اور عورتوں کو گیسوؤں سے۔ (کیمیائے سعادت مترجم، ص ۱۴۶، بیان الطهارة)

مرد کو عورت سے عورت کو مرد سے کسی لباس وضع اور چال ڈھال میں بھی تشبہ حرام ہے

اس کے متعلق چند حدیثیں

۳۱۸۔ امام احمد و دارمی و بخاری و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و طبرانی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لعن الله المتشبهين من الرجال بالنساء و المتشبهات من النساء بالرجال۔

اللہ کی لعنت ان مردوں پر جو عورتوں کی وضع بنائیں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی۔
(بخاری ۲/ ۸۷۴، باب المتشبهين بالنساء الخ)

۳۱۹۔ طبرانی کی روایت یوں ہے ان امرأة مرت على رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم متقلدة قوسا فقال لعن الله المتشبهات من النساء بالرجال و المتشبهين من الرجال بالنساء۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ایک عورت شانے پر کمان لٹکائے گزری فرمایا اللہ کی لعنت ان عورتوں پر جو مردانی وضع بنائیں اور ان مردوں پر جو زنانی۔ (الترغیب و الترهیب ۳/ ۱۰۳، الترهیب من تشبه الرجال الخ)

۳۲۰۔ بخاری ابوداؤد و ترمذی انہیں سے راوی لعن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم المخنثين من الرجال و المترجلات من النساء و قال اخرجوهم من بيوتكم۔

marfat.com

معلومات سے بھرپور فکر انگیز بصیرت افروز سوچ کے نئے در وا کرنے اور فکر کو طاقتِ پرواز دینے والا نسخہ کیمیا

تاریخ میں اپنی نوعیت کی پہلی واحد منفرد شرح

فتح الباری شرح صحیح البخاری

المعروف بہ

جمال السنہ

تصنیف

جامع المنقول والمعقول حاوی الفروع والاصول

ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

- صحیح بخاری کا سلیس، رواں، بامحاورہ اور آسان ترین ترجمہ
- موقع و محل کی مناسبت سے ہر حدیث کے اندر ذکر شدہ نفسِ مسئلہ کی وضاحت
- اعتقادی مسائل میں اہلسنّت کے موقف کی تائید میں دلائل
- متقدمین و متاخرین کی تحقیقات کا مغز اور نچوڑ مختصر لفظوں میں سمو دینا۔
- صحیح بخاری کی سب سے زیادہ منظّم و وسیع اور جامع تخریج
- فقہی مسائل میں مذاہبِ اربعہ کی مستند کتب کی روشنی میں آئمہ کی آراء نقل کرنا۔
- فقہی و اعتقادی احکام کی رُوح سے شناسائی کے حصول کا ذریعہ
- عصرِ حاضر کے معاشرتی و مذہبی مسائل پر مختصر مگر بصیرت افروز تبصرہ
- درسِ نظامی کے طلباء، خطباء، علماء، عام پڑھے لکھے افراد کیلئے یکساں مفید
- ایک ایسی شرح جو وقت کی ضرورت ہے ایسی شرح جو آپ کی ضرورت ہے

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر نزد مسلم ماڈل ہائی سکول ۴۰، اردو بازار لاہور

فون: 042-7246006

شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی زنانہ مردوں اور مردانی عورتوں پر ا
فرمایا انہیں اپنے گھروں سے نکال باہر کردو۔ (بخاری ۲/ ۸۴۔ ۸، باب اخراجهم ای المخنثین)

۳۲۱۔ بخاری ابوداؤد ابن ماجہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی رسول اللہ صلی ا
تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اخرجوا المخنثین من بیوتکم۔
زنانوں کو اپنے گھروں سے نکال باہر کرو۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۳۳" لمعة الضحی۔ (ابود
۲/ ۸۴۔ ۶، باب الحکم فی المخنثین)

۳۲۲۔ ابوداؤد و نسائی ابن ماجہ ابن حبان بسند صحیح ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راو
لعن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الرجل یلبس لبسة المرأة و المرأة تلبس
لبسة الرجل۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اس مرد پر کہ عورت کا پہناوا پہنے اور ا
عورت پر کہ مرد کا۔ (ابوداؤد ۲/ ۵۶۶، باب فی لباس النساء)

۳۲۳۔ ابوداؤد بسند حسن عبداللہ بن ابی ملیکہ سے راوی قال قیل لعائشة رضی الل
تعالیٰ عنها ان امرأة تلبس النعل قالت لعن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسل
الرجلة من النساء۔
ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کی گئی کہ ایک عورت مردانہ جوتا پہنتی
ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی۔ (ابوداؤد ۲/ ۵۶۶
باب فی لباس النساء)

۳۲۴۔ احمد بسند صحیح ایک تابعی ہذیلی سے راوی میں عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ
تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھا ایک عورت کمان لٹکائے مردانی چال چلتی سامنے سے گزری
عبداللہ نے پوچھا یہ کون ہے میں نے کہا ام سعید دختر ابوجہل، فرمایا میں نے سید المرسلین صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا لیس منا من تشبه بالرجال من النساء و لامن تشبه من
النساء بالرجال۔
ہمارے گروہ سے نہیں وہ عورت کہ مردوں سے تشبہ کرے اور نہ وہ مرد کہ عورتوں سے۔
رواه الطبرانی عن عبدالله مختصرا۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۳۳" لمعة الضحی۔ (مسند احمد ۲/ ۲۰۸)

۳۲۵۔ امام احمد بسند حسن اور عبدالرزاق مصنف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

marfat.com

واوی لعن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مخنثی الرجال الذین یتشبهون بالنساء و المترلات من النساء المتشبهاب بالرجال و راکب الفلاة وحده۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی زنانہ مردوں پر جو عورتوں کی صورت بنیں اور مردانی عورتوں پر جو مردوں کی شکل بنیں اور جنگل کے اکیلے سوار کو۔ یعنی جو خطرہ کی حالت میں تنہا سفر کو جائے۔ (مسند احمد ۲/ ۵۵۸)

قدرت نکاح کے باوجود نکاح نہ کرنا باعث لعنت ہے

۳۲۶۔ و فی طریقة لاحمد و روایة عبدالرزاق بعد هذا والمتبتلین الذین یقولون لانتزوج و المتبتلات اللاتی یقلن ذلك و راکب الفلاة وحده و البائة وحده۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے ان مردوں اور عورتوں پر جو کہ یہ کہیں ہم مجرد رہیں گے یعنی شادی نہیں کریں گے اور خطرہ کے باوجود جنگل میں تنہا سفر کرنے والے پر اور استطاعت وقدرت نکاح کے باوجود مجرد رہنے والے پر۔ (مولف)

تین شخص جنت میں نہیں جائیں گے اور نہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر رحمت فرمائے گا۔

۳۲۷۔ طبرانی کبیر میں بسند صالح حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثة لایدخلون الجنة ابدا الدیوث و الرجلة من النساء و مد من الخمر۔

تین شخص جنت میں کبھی نہ جائیں گے دیوث اور مردانی عورت اور شراب کا عادی۔ (کنز العمال، ۲۱/ ۲۰)

۳۲۸۔ احمد نسائی حاکم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثة لاینظر الله الیهم یوم القیمة العاق لوالدیه و المرأة المترجلة المتشبهة بالرجال و الدیوث۔

تین شخصوں پر اللہ تعالیٰ روز قیامت نظر رحمت نہ فرمائے گا، ماں باپ کا نافرمان اور مردانی عورت مردوں کی وضع بنانے والی اور دیوث۔ (نسائی ۱/ ۷۷ ۵، ۳، المنان بما اعطی)

۳۲۹۔ نسائی سنن اور بزار مسند اور حاکم مستدرک اور بیہقی شعب الایمان میں ان سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثة لایدخلون الجنة العاق لوالدیه و الدیوث و رجلة النساء۔

marfat.com

یعنی تین شخص جنت میں نہ جائیں گے ماں باپ سے عاق اور دیوث اور مردانی عورت۔
(کنز العمال ۲۱/ ۲۰)

چار شخصوں کی صبح وشام اللہ کے غضب میں ہوتی ہے

۳۳۰۔ بیہقی شعب الایمان میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اربعة یصبحون فی غضب الله و یمسون فی غضب الله المتشبهون من الرجال بالنساء و المتشبهات من النساء بالرجال و الذی یأتی البهیمة و الذی یأتی بالرجل۔

چار شخص صبح کریں تو اللہ کے غضب میں شام کریں تو اللہ کے غضب میں زنانی وضع والے مرد اور مردانی وضع والی عورتیں اور جو چوپائے سے جماع کرے اور اغلامی۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۱۳۴" لمعة الضحیٰ۔(الترغیب و الترهیب ۳/ ۲۸۷، الترهیب من اللواط الخ)

۳۳۱۔ طبرانی کبیر میں ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی اربعة لعنهم الله فوق عرشه و امنت علیهم الملئکة الذی یحصن نفسه عن النساء و لایتزوج و لایتسری لئلا یولدله و الرجل تشبه بالنساء و قد خلق الله ذکرا و المرأة تتشبه بالرجال و قد خلق الله انثی و مضلل المسکین۔

۳۳۲۔ و فی اخریٰ له عنه اربعة لعنوا فی الدنیا و الاخرة و امنت الملئکة رجل جعله الله ذکرا و انث نفسه و تشبه بالنساء و امرأة جعلها الله انثی فتذکرت و تشبهت بالرجال و الذی یضل الاعمیٰ و رجل حصور و لم یجعل الله حصورا الا یحییٰ بن زکریا۔

حاصل یہ کہ چار شخصوں پر اللہ عزوجل نے بالائے عرش سے دنیا و آخرت میں لعنت بھیجی اور ان کی ملعونی پر فرشتوں نے آمین کہی وہ مرد جسے خدا نے نر بنایا اور وہ مادہ بنے عورتوں کی وضع اور ان کی ملعونی پر فرشتوں نے آمین کہی وہ مرد جسے خدا نے نر بنایا اور وہ مادہ بنے عورتوں کی وضع بنائے اور عورت جسے خدا نے مادہ بنایا اور وہ نر بنے مردانی وضع اختیار کرے اور اندھے کو بہکانے یا مسکین کو راستہ بھلانے والا اور وہ جو اولاد ہونے کے خوف سے نہ نکاح کرے نہ کنیز حلال رکھے راہبان نصاریٰ کی طرح بنے، مگر یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کہ وہ اس وعید میں داخل نہیں۔
(الترغیب و الترهیب ۳/ ۱۰۵، الترهیب من تشبه الرجل الخ)

مرد کو عورت کی اور عورت کو مرد کی مشابہت ممنوع ہے

۳۳۳۔ ابن عساکر ابن صالح وہ اپنے بعض شیوخ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

marfat.com

وسلم فرماتے ہیں لعن الله و الملنكة رجلا تأنث و امرأة تذكر۔
اللہ عزوجل اور فرشتوں نے لعنت کی اس مرد پر جو عورت بنے اور اس عورت پر جو مرد۔
"فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۳۴"لمعة الضحی۔
تین شخص اللہ تعالیٰ کو مبغوض ہیں۔
۳۳۴۔ صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ابغض الناس الی الله ثلثة ملحد فی الحرم و مبتغ فی الاسلام سنة الجاهلية و مطلب دم امرئی بغير حق ليهريق دمه۔
اللہ عزوجل کو سب سے زیادہ دشمن تین شخص ہیں حرم شریف میں الحاد وزیادتی کرنے والا اور اسلام میں جاہلیت کی سنت چاہنے والا اور ناحق کسی کی خونریزی کے لئے اس کے قتل کی تلاش میں رہنے والا۔ (مشکوۃ ۱/ ۲۷، باب الاعتصام بالكتاب و السنة الفصل الاول)
کافروں سے لباس وغیرہ میں بھی تشبہ حرام ہے
۳۳۵۔ بخاری تعلیقا اور احمد وابویعلی وطبرانی کاملا حضرت عبداللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور جملہ اخیرہ ابوداؤد ان سے اور طبرانی معجم اوسط میں بسند حضرت حذیفہ صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جعل الذل و الصغار علی من خالف امری و من تشبه بقوم فهو منهم۔
رکھی گئی ذلت اور خواری اس پر جو میرے حکم کا خلاف کرے اور جو کسی قوم سے تشبہ کرے وہ انہیں میں سے ہے
۳۳۶۔ ترمذی وطبرانی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ليس منا من تشبه بغيرنا لاتشبهوا باليهود و لا بالنصاریٰ فان تسليم اليهود الاشارة بالاصابع و تسليم النصاریٰ الاشارة بالاكف۔
ہم میں سے نہیں جو ہمارے غیر سے تشبہ کرے نہ یہود سے تشبہ کرو نہ نصرانیوں سے کہ یہود کا سلام انگلیوں سے اشارہ ہے، اور نصاری کا ہتھیلیوں سے۔ (ترمذی ۲/ ۹۹، باب ماجأ فی کراهية اشارة اليد فی السلام)
سنت پر عمل کرنے کی تاکید وترغیب میں چند احادیث کریمہ
۳۳۷۔ مسند الفردوس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس منا من عمل بسنة غیرنا۔
جو ہمارے غیر کی سنت پر عمل کرے وہ ہمارے گروہ سے نہیں۔ (کنزالعمال ۱/ ۱۹۶)

۳۳۸۔ ابن حبان اپنی صحیح میں ابو عثمان سے راوی ہمارے پاس پیش گاہ خلافت فاروقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمان والا شرف صدور لایا جس میں ارشاد ہے ایاکم و زی الاعاجم۔
پارسیوں کی وضع سے دور رہو۔ (کنزالعمال، ۳/ ۳۹۷)

۳۳۹۔ ابن ماجہ حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من لم یعمل بسنتی فلیس منی۔
جو میری سنت پر عمل نہ کرے وہ مجھ سے نہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۳۵، لمعة الضحی"
(ابن ماجہ ۱/ ۱۳۴، باب ماجأ فی فضل النکاح)

۳۴۰۔ ابن عساکر حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من رغب عن سنتی فلیس منی۔
جو میری سنت سے منہ پھیرے وہ میرے گروہ سے نہیں۔ (مشکوٰۃ ۱/ ۲۷، باب الاعتصام بالکتاب و السنة الفصل الاول)

۳۴۱۔ خطیب حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من خالف سنتی فلیس منی۔
جو میری سنت کا خلاف کرے وہ میرے زمرے سے نہیں

۳۴۲۔ ابن عساکر حضرت ابن الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اخذ بسنتی فھو منی و من رغب عن سنتی فلیس منی۔
جو میری سنت اختیار کرے وہ میرا اور جو میری سنت سے منہ پھیرے وہ میرا نہیں۔
(کنزالعمال، ۱/ ۱۶۴)

۳۴۳۔ بیہقی شعب میں عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بسند صحیح راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان لکل عمل شرة و لکل شرة فترة فمن کانت فترته الی سنتی فقد اھتدی و من کانت الی غیر ذلك فقد ھلك۔
یعنی ہر کام کا ایک جوش ہوتا ہے اور ہر جوش کو ایک فتور تو جو فتور کے وقت بھی میری سنت ہی کی طرف رہے ہدایت پائے اور جو دوسری جانب ہو ہلاک ہو جائے۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۳۵، لمعة الضحی"۔ (الترغیب و الترھیب ۱/ ۸۔ الترھیب من ترك السنة)

marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد نہم

براہ تکبر ٹیک لگا کر کھانا پینا حرام ہے ورنہ حرج نہیں حدیث میں ہے

۳۴۴۔ اخرج ابونعیم عن عبداللہ بن السائب عن ابیہ عن جدہ و قال ھو وھم والصواب ابن عبداللہ بن السائب عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال رأیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یأکل ثریدا متکئا علی سریر ثم یشرب من فخارہ۔

عبداللہ بن سائب نے کہا کہ ہم نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ تخت پر ٹیک لگائے ثرید (ایک قسم کا کھانا) تناول فرما رہے ہیں پھر ثرید کے تہہ نشین کو نوش فرمایا۔ (مولف)

زمین پر دستر خوان بچھا کر کھانا کھانا افضل ہے

۳۴۵۔ اخرج الامام احمد فی کتاب الزھد عن الحسن مرسلا و البزار نحوہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا اتی بطعام وضعہ علی الارض۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے جب کھانا حاضر کیا جاتا تو کھانے کو زمین پر رکھتے تھے۔ (مولف)

۳۴۶۔ اخرج الدیلمی فی مسند الفردوس عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یرفعہ الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صنعھا علی الحضیض انما انا عبد آکل کما یأکل العبد و اشرب کما یشرب العبد۔

میں بندہ ہی تو ہوں اور بندہ کی طرح کھاتا پیتا ہوں، ازراہ تواضع وانکسار اور تعلیم امت کے لئے حضور نے ایسا فرمایا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۱۳۸" (کنز العمال، ۱۹/ ۱۷۰)

بغرض تنبیہ واصلاح اور نصیحت طلبہ کو مارنا جائز ہے مگر یہ کہ تین مرتبہ سے زیادہ نہ مارے۔

۳۴۷۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لمر داس المعلم ایاک ان تضرب فوق الثلث فانک اذا ضربت فوق الثلث اقتص اللہ منک۔

marfat.com

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرد اس معلم سے فرمایا کہ متعلم کو تین مرتبہ
زیادہ مارنے سے بچو اور اگر تین مرتبہ سے زیادہ مارو گے تو اللہ تعالیٰ تم سے قصاص لے گا۔ (مولف
"فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۴۰"

مومن کی شان یہ ہے کہ کسی کو بے وجہ شرعی برا نہ کہے

۳۴۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس المومن بالطعان
لااللعان و لاالفاحش و لاالبذی۔

مسلمان نہیں ہے ہر ایک پر منہ آنے والا اور نہ بکثرت لوگوں پر لعنت کرنے والا اور نہ
حیائی کے کام کرنے والا اور نہ فحش بکنے والا۔ رواہ الائمة احمد و البخاری فی الادب المفر
الترمذی و ابن حبان و الحاکم عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج۹
۱۳۸۔ (ترمذی ۲/ ۱۸، باب ماجأ فی اللعنة)

بالوں کی تکریم کرے مگر کنگھا ناغہ کر کے کرے یعنی زنانہ طور پر سنگار اور کنگھی و چوٹی
مشغول نہ رہے اس سلسلے میں تین احادیث طیبہ۔

۳۴۹۔ احمد و ابوداؤد و نسائی باسانید صحیحہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ
مروی نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الترجل الاغبا۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کنگھی کرنے سے منع فرمایا مگر ناغہ کر کے۔ (ابو
۲/ ۵۷۳، اول کتاب الترجل)

۳۵۰۔ نیز ابوداؤد و نسائی کی حدیث میں بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہے نھ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یمشط احدنا کل یوم۔
ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ ہم میں کوئی شخص روز کنگھی کر
(نسائی ۲/ ۲۷۵، الاخذ من الشارب)

۳۵۱۔ امام مالک مؤطا میں ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس صلی ا
تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی ان لی جمة فارجلها۔
میرے بال شانوں تک ہیں کیا میں انہیں کنگھی کروں فرمایا نعم و اکرمها ہاں اور ان
عزت کر۔ قال فکان ابوقتادة ربما و ھھنا فی الیوم مرتین من اجل قول رسول ا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نعم و اکرمها۔

marfat.com

یعنی ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر دن میں دو بار بالوں میں تیل ڈالتے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمادیا تھا ہاں اور ان کی عزت کر۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۳۹" (مؤطا مالک، ص ۶۔ ۳، اصلاح الشعر)

وقت جماع بالکل برہنگی منع ہے

۳۵۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وقت جماع مرد وزن کو کپڑا اوڑھ لینے کا حکم دیا اور فرمایا **و لایتجرد ان تجرد العیر**۔

گدھے کی طرح برہنہ نہ ہو۔ (کنز العمال، ۲۱/ ۲۴۶)

بے وجہ شرعی کسی مسلمان کو گالی دینا حرام ہے

۳۵۳۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **سباب المسلم کالمشرف علی الھلکۃ**۔

مسلمانوں کو گالی دینے والا اس کی مانند ہے جو ہلاکت میں پڑا چاہتا ہے۔ رواہ الامام احمد و البزار عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند جید۔ (کنز العمال ۳/ ۳۴۰)

عالم دین کی تعظیم و توقیر کے بارے میں ایک حدیث پاک

۳۵۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **لیس من امتی من لم یعرف لعالمنا حقہ**۔

جو ہمارے عالم کا حق نہ پہچانے وہ میری امت سے نہیں۔ رواہ احمد و الحاکم و الطبرانی فی الکبیر عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۴۰" (مسند احمد ۶/ ۴۴۱)

جس کے تین بچے بلوغ سے پہلے مر جائیں اور وہ صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

۳۵۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **مامسلم یموت (یتوفی) لہ ثلثۃ (من الولد) لم یبلغوا الحنث الا ادخلہ اللہ الجنۃ بفضل ارحمہ ایاھم**۔

جس مسلمان کے تین بچے نابالغی میں مر جائیں اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اس رحمت کی زیادت سے جو ان بچوں پر فرمائے گا۔ رواہ الشیخان و النسائی و ابن ماجۃ عن انس بن مالک و احمد عن امہ و عن عمرو بن عبسۃ و عن ابی برزۃ و ابن حبان عن ابی ذر و النسائی عن ابی ھریرۃ و عبداللہ بن احمد فی زوائد المسند و ابویعلی بسند صحیح و الحاکم و صححہ عن الحارث بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (نسائی ۱/ ۲۶۴، من یتوفی لہ ثلثۃ)

marfat.com

۳۵۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **ما من مسلم یموت له ثلثة من ولد (الولد) لم یبلغوا الحنث الا تلقوه من ابواب الجنة الثمانیة من ایها شاء دخل۔**

جس مسلمان کے تین بچے نابالغ مریں گے وہ جنت کے آٹھوں دروازے سے اس کا استقبال کریں گے کہ جس سے چاہے داخل ہو۔ رواہ ابن ماجة عن عتبة بن عبدالسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن۔(ابن ماجہ ۱/ ۱۱۶، باب ماجأ فی ثواب من اصیب بولدہ)

۳۵۷۔ایک بار حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی حدیث کہ پہلے مذکور ہوئی بیان فرمائی صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ او اثنان یا رسول اللہ یادو فرمایا او اثنان یادو، عرض کی او واحدیا ایک فرمایا او واحدیا ایک، پھر فرمایا **والذی نفسی بیده ان السقط لیجره امه بسرره الی الجنة اذا احتسبته۔**

قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ کچا بچہ جو گر جاتا ہے اگر ثواب الٰہی کی امید میں اس کی ماں صبر کرے تو وہ اپنے نال سے اپنی ماں کو جنت میں کھینچ لے جائے گا۔ رواہ الامام احمد بسند صالح و الطبرانی عن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۴۱"
(مسند احمد ۶/ ۳۱۹)

۳۵۸۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **اذا مات ولد العبد قال الله لملئکته قبضتم ولد عبدی فیقولون نعم فیقول قبضتم ثمرة فؤاده فیقولون نعم فیقول ماذا قال عبدی فیقولون حمدك و استرجع فیقول ابنوا لعبدی بیتا فی الجنة و سموه بیت الحمد۔**

جب مسلمان کا بچہ مرتا ہے اللہ عزوجل فرشتوں سے فرماتا ہے تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کرلی عرض کرتے ہیں ہاں فرماتا ہے تم نے اس کے دل کا پھل توڑ لیا عرض کرتے ہیں ہاں فرماتا ہے پھر میرے بندے نے کیا کہا عرض کرتے ہیں تیرا شکر کیا اور انا للہ و انا الیہ راجعون کہا فرماتا ہے میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام حمد کا مکان رکھو۔ رواہ احمد و الترمذی و حسنه و ابن حبان فی صحیح التقاسیم و الانواع عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ ج۹، ص ۱۴۱" (کنز العمال، ۳/ ۱۶۱)(مسند احمد ۵/ ۵۶۹)

چلا کر رونے اور نوحہ کرنے سے مردے کو تکلیف ہوتی ہے

۳۵۹۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لاتوذوا امواتکم بعویل۔**

چلا کر رونے سے اپنے مردوں کو ایذا نہ دو۔ رواہ ابن مندہ و الدیلمی عن ام المومنین ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها۔

میت پر چلا کر رونا جزع فزع کرنا حرام ہے

۳۶۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **اثنتان هما فی الناس کفر الطعن فی النسب و النیاحة علی المیت۔**

لوگوں میں دو باتیں کفر ہیں کسی کے نسب پر طعن کرنا اور میت پر نوحہ۔ رواہ مسلم عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه و رواہ ابن حبان و الحاکم و زاد اشق الجیب۔ (مسلم ۱/ ۳۰۳، کتاب الجنائز)

دو آوازیں ملعون ہیں

۳۶۱۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **صوتان ملعونان فی الدنیا والاخرة مزمار عند نعمة ورنة عن مصیبة۔**

دو آوازوں پر دنیا و آخرت میں لعنت ہے نعمت کے وقت باجا اور مصیبت کے وقت چلانا۔ رواہ البزار عن انس رضی الله تعالیٰ عنه بسند صحیح۔ (الترغیب و الترهیب ۴/ ۳۵۰ الترهیب من النیاحة علی المیت)

نوحہ کرنے والیوں کو روز قیامت گندھک کا کرتا اور کھجلی کا دوپٹہ اوڑھایا جائے گا

۳۶۲۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **النائحة اذا لم تتب قبل موتها تقام یوم القیمة و علیها سربال من قطران و درع من جرب۔**

چلا کر رونے والی جب اپنی موت سے پہلے توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن کھڑی کی جائے گی یوں کہ اس کے بدن پر گندھک کا کرتا ہوگا اور کھجلی کا دوپٹہ۔ رواہ مسلم عن ابی مالك الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه۔ (مسلم ۱/ ۳۰۳، کتاب الجنائز)

۳۶۳۔ اور ایک روایت میں ہے **قطع الله لهاثیابا من قطران و درعا من لهب النار۔**

اللہ تعالیٰ اسے گندھک کے کپڑے پہنائے گا اور اوپر سے دوزخ کی لپٹ کا دوپٹہ اوڑھائے گا۔ رواہ ابن ماجة عنه۔ (ابن ماجہ ۱/ ۱۱۴، باب فی النهی عن النیاحة)

نوحہ کرنے والیاں قیامت کے دن کتوں کی طرح بھونکیں گی

۳۶۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

marfat.com

القیمة صفین فی جهنم صف عن یمینهم و صف عن یسارهم فینبحن علی اهل النار کما تنبح الکلاب۔

یہ نوحہ کرنے والیاں قیامت کے دن جہنم میں دو صفیں کی جائیں گی دوزخیوں کے دہنے بائیں وہاں! ایسے بھونکیں گی جیسے کتیاں بھونکتی ہیں۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(کنزالعمال ۲۰/ ۱۳۵)

نوحہ کرنے والوں سے حضور علیہ السلام بیزار ہیں

۳۶۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **انا بریٔ ممن خلق و صلق (سلق) و خرق۔**

میں بیزار ہوں اس سے جو بھدرا کرے اور چلا کر روئے اور گریبان چاک کرے۔ رواہ الشیخان عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(ابن ماجہ ۱/ ۱۱۵، باب ماجأ فی النھی عن ضرب الخدود الخ)

موتہ پر بغیر آواز کے رونا جائز ہے

۳۶۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **الاتسمعون ان اللہ لایعذب بدمع العین و لا بحزن القلب و لکن یعذب بھذا و اشار الی لسانہ او یرحم و ان المیت لیعذب ببکاء اھلہ علیہ۔**

ارے سنتے نہیں ہو بیشک اللہ نہ آنسوؤں سے رونے پر عذاب کرے نہ دل کے غم پر (اور زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) ہاں اس پر عذاب فرماتا ہے یا رحم فرمائے اور بیشک مردے پر عذاب ہوتا ہے اس کے گھر والوں کے اس پر نوحہ کرنے سے۔ رویاہ عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۴۲"(مسلم ۱/ ۳۰۱، کتاب الجنائز)

marfat.com

تعارف

شفاء الواله فی صور الحبیب و مزاره و نعاله
(گنبد خضرا و نعلین اقدس کی تصویر کا حکم)

۲۶ ذی الحجہ ۱۳۱۵ھ میں چار سوالات پر مشتمل ایک استفتاء آیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام اور براق کی تصویریں بنا کر بہ نیت ثواب و حصول برکت وزیارت رکھنا جائز ہے یا نہیں ؟

اور نقشۂ گنبد خضرا بنوا کر بغرض حصول ثواب وزیارت رکھنا اور یہ گمان کرنا کہ جس طرح اصل کی تعظیم و تکریم سے ثواب حاصل ہوتا ہے اسی طرح اس کی نقل و شبیہ سے بھی ہوتا ہے ؟ یہ کیسا ہے ؟

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی نے دلائل و براہین اور اقوال ائمہ سے ۱۱ صفحات پر مشتمل جو جواب تحریر فرطاس کیا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ۔

"ابلیس لعین کے مکائد میں سے سخت تر کید یہ ہے کہ آدمی سے حسنات کے دھوکے میں سیئات کراتا ہے،

ان مذکورہ تصویریں بنانے والے اور ان کی زیارت و لمس اور تقبیل کرانے والے نے گمان کیا کہ وہ حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حق محبت بجالاتا اور حضور کو راضی کرتا ہے، حالانکہ حقیقۃ وہ اپنی ان حرکات باطلہ سے حضور کی صریح نافرمانی کر رہا ہے اس پر پہلے ناراض ہونے والے حضور والا ہیں، حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذی روح کی تصویریں بنانا بنوانا اعزازاً اپنے پاس رکھنا سب حرام فرمایا اور اس پر سخت وعیدیں ارشاد کیں اور ان کے دور کرنے، مٹانے کا حکم دیا، احادیث اس بارے میں حد تواتر پر ہیں"

"ایسے حرکات کا ارتکاب حرام قطعی اور اعتقاد ثواب ضلال مبین ہے ایسے شخص پر فرض ہے کہ اس نازیبا حرکت سے باز آئے، رہا نقشہ روضۂ مبارکہ تو اس کے جواز میں اصلاً مجال سخن و جائے دم زدن نہیں، جس طرح ان تصویروں کی حرمت یقینی ہے یوہیں اس کا جواز اجماعی ہے اور

marfat.com

ائمہ مذاہب اربعہ وغیرھم نے اس کے جواز کی تصریحیں فرمائیں، تمام کتب مذاہب اس سے مملوو مشحون ہیں"

"حاصل یہ کہ مزار اقدس کا نقشہ تابعین کرام اور نعل مبارک کی تصویر تبع تابعین اعلام سے ثابت ہے اور جب سے آج تک ہر قرن وطبقہ کے علماء وصلحاء میں معمول ورائج ہے ہمیشہ اکابر دین ان سے تبرک کرتے اور ان کی تکریم وتعظیم رکھتے آئے ہیں"۔

اور مزید تسکین وتائید کے لئے اعلیحضرت امام احمد رضا نے اس رسالے کے اخیر میں ۸۰ ائمہ کرام وعلمائے اعلام کے اسماء گرامی اور سندیں پیش کی ہیں کہ کن کن اکابر دین واعاظم معتمدین نے مزار اقدس اور اس کے مثل نعل مقدس کے نقشے بنائے اور ان کی تعظیم اور ان سے تبرک و توسل کرتے آئے اور اس بارے میں کیا کیا کلمات روح افزائے مومنین ارشاد فرمائے ہیں وہ سب اس رسالہ مبارکہ میں یکجا کئے گئے ہیں۔

اور چھ نقشوں کے ذریعہ سے یہ سمجھایا گیا ہے اور یہ تعیین کی گئی ہے کہ تربت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تربت صدیق وفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کس جہت اور کس سمت کو واقع ہے۔

اور اس رسالہ جلیلہ میں تصویر ذی روح کی حرمت وتحریم پر ۳۲ حدیثیں بطور استدلال پیش کی گئی ہیں۔

marfat.com

احادیث

شفاء الواله فی صور الحبیب و مزاره و نعاله

ذی روح کی تصویر بنانا بنوانا سب حرام ہے اور اس پر شدید وعیدیں وارد ہیں اس کے متعلق چند احادیث کریمہ

۳۶۷۔ صحیحین و مسند امام احمد میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **کل مصور فی النار یجعل اللہ لہ بکل صورۃ صورھا نفسا فتعذبہ فی جھنم۔**

ہر مصور جہنم میں ہے اللہ تعالیٰ ہر تصویر کے بدلے جو اس نے بنائی تھی ایک مخلوق پیدا کرے گا کہ وہ جہنم میں اسے عذاب کرے گی۔ (مسلم ۲/ ۲۰۲، باب تحریم تصویر صورۃ الحیوان الخ)

۳۶۸۔ انہیں میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ فرماتے ہیں **ان اشد الناس عذابا یوم القیمۃ المصورون۔**

بیشک نہایت سخت عذاب روز قیامت تصویر بنانے والوں پر ہے۔ (بخاری ۲/ ۸۸۰، باب عذاب المصورین یوم القیمۃ)

۳۶۹۔ انہیں میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **قال اللہ تعالیٰ و من اظلم ممن ذھب یخلق کخلقی فلیخلقوا ذرۃ او لیخلقوا حبۃ او لیخلقوا شعیرۃ۔**

اللہ عزوجل فرماتا ہے اس سے بڑھ کر ظالم کون جو میرے بنائے ہوئے کی طرح بنانے چلے بھلا کوئی چیونٹی یا گیہوں یا جو کا دانہ تو بنادیں۔ (مسلم ۲/ ۲۰۲، باب تحریم تصویر صورۃ الحیوان الخ) (بخاری ۲/ ۸۸۰، باب نقض الصور)

۳۷۰۔ صحیحین و سنن نسائی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ان الذین یصنعون ھذہ الصور یعذبون یوم القیمۃ یقال لھم احیوا ماخلقتم۔**

marfat.com

بیشک یہ جو تصویریں بناتے ہیں قیامت کے دن عذاب کئے جائیں گے ان سے کہا جائے گا یہ صورتیں جو تم نے بنائی تھیں ان میں جان ڈالو۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۴۳" شفاء الوالہ۔ (بخاری ۲/ ۸۸۰، باب عذاب المصورین یوم القیمة)

۳۷۱۔ مسند احمد و صحیحین و سنن نسائی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من صور صورة فان الله معذبه حتی ینفخ فیها الروح و لیس بنافخ۔

جو کوئی تصویر بنائے تو اللہ تعالیٰ اسے عذاب کرے گا یہاں تک کہ اس میں روح پھونکے اور نہ پھونک سکے گا۔ (بخاری ۲/ ۸۸۱، باب من لعن المصور باب)(مسند احمد ۱/ ۵۹۴)

۳۷۲۔ مسند احمد و جامع ترمذی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یخرج عنق من النار یوم القیمة له عینان یبصر بهما و اذنان یسمعان و لسان ینطق یقول انی وکلت بثلثة بمن جعل مع الله الها آخر و بکل جبار عنید و المصورین۔

قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن نکلے گی جس کے دو آنکھیں ہوں گی دیکھنے والی اور دو کان سننے والے اور ایک زبان کلام کرتی وہ کہے گی میں تین فرقوں پر مسلط کی گئی ہوں جو اللہ کا شریک بتائے اور ہر ظالم ہٹ دھرم اور تصویر بنانے والے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ (ترمذی ۲/ ۸۵، باب ماجأ فی صفة النار)

۳۷۳۔ امام احمد مسند اور طبرانی کبیر اور ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اشد اهل النار عذابا یوم القیمة من قتل نبیا او قتله نبی او امام جائر و هؤلاء المصورن. ولفظ احمد اشد الناس عذابا یوم القیمة رجل قتل نبیا او قتله نبی او رجل یضل الناس بغیر علم او مصور یصور التماثیل۔

بیشک روز قیامت سب دوزخیوں میں زیادہ سخت عذاب اس پر ہے جس نے کسی نبی کو شہید کیا یا کسی نبی نے جہاد میں اسے قتل فرمایا یا بادشاہ ظالم یا جو شخص بے علم حاصل کئے لوگوں کو بہکانے لگے اور ان تصویر بنانے والوں پر۔ (مسند احمد ۱/ ۴۲۷)

۳۷۴۔ بیہقی شعب الایمان میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی

marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اشد الناس عذابا یوم القیمة من قتل نبیا او قتله نبی او قتل احد والدیه و المصورون و عالم لم ینتفع بعلمه۔

بیشک روز قیامت سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ ہے جو کسی نبی کو شہید کرے یا کوئی نبی اسے جہاد میں قتل فرمائے یا جو اپنے ماں یا باپ کو قتل کرے اور تصویر بنانے والے اور وہ عالم جو علم پڑھ کر گمراہ ہو۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۱۴۴" شفاء الوالہ۔

تصویر دار پردہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرہ انور کا رنگ بدل گیا۔

۳۷۵۔ امام مالک و امام احمد و امام بخاری و امام مسلم و نسائی و ابن ماجہ حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی قدم رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من سفر و قد سترت سهوة لی بقرام فیه تماثیل فلما رآه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم تلون وجهه وقال یاعائشة اشد الناس عذابا یوم القیمة الذین یضاهون بخلق الله۔ (بخاری ۲/ ۸۸۰، باب ماوطئ من التصاویر)

۳۷۶۔ وفی روایة للشیخین قام علی الباب فلم یدخل فعرفت فی وجهه الکراهیة فقلت یا رسول الله اتوب الی الله و الی رسوله ماذا اذنبت فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان اصحاب هذه الصور یعذبون یوم القیمة فیقال لهم احیوا ماخلقتم و قال ان البیت الذی فیه الصور لاتدخله الملئکة۔ (بخاری ۲/ ۸۸۱، باب من لم یدخل بیتا فیه الخ)

۳۷۷۔ و فی اخری لهما تناول الستر فهتکه و قال من اشد الناس عذابا یوم القیمة الذین یصورون هذه الصور۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر سے تشریف فرما ہوئے تھے میں نے ایک دروازے پر تصویر دار پردہ لٹکایا ہوا تھا جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس تشریف لائے اسے ملاحظہ فرما کر رنگ چہرۂ انور کا بدل گیا اندر تشریف نہ لائے ام المومنین فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں اللہ کی طرف اور اللہ کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں مجھ سے کیا خطا ہوئی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ پردہ اتار کر پھینک دیا اور فرمایا اے عائشہ اللہ تعالیٰ کے یہاں سخت تر عذاب روز قیامت ان مصوروں پر ہے جو خدا کے بنائے ہوئے کی نقل کرتے ہیں ان پر روز قیامت عذاب ہوگا ان سے کہا جائے گا یہ جو تم نے بنایا ہے اس میں جان ڈالو

جس گھر میں یہ تصویریں ہوتی ہیں اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔(بخاری ۲/ ۸۸۰، باب عذاب المصورین یوم القیمۃ)

۳۷۸۔ابوداؤدوترمذی ونسائی وابن حبان حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اتانی جبریل علیہ الصلاۃ و السلام فقال لی مر برأس التماثیل یقطع فتصیر کھیئۃ الشجرۃ و أمر بالستر فیقطع فیجعل و سادتین منبوذتین توطئان. ھذا مختصرا۔

میرے پاس جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام نے حاضر ہو کر عرض کی حضور مورتوں کو حکم دیں کہ ان کے سر کاٹ دیئے جائیں کہ پیڑ کی طرح رہ جائیں اور تصویر دار پردے کے لئے حکم فرمائیں کہ کاٹ کر دو مسندیں بنالی جائیں کہ زمین پر ڈال کر پاؤں سے روندی جائیں۔ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔(ابوداؤد ۲/ ۵۷۳، باب فی الصور)

رحمت کے فرشتے تصویر دار گھر میں نہیں آتے ہیں

۳۷۹۔ صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمر اور صحیح مسلم میں حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور نیز اسی میں حضرت ام المومنین میمونہ اور مسند امام احمد میں بسند صحیح حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جبریل امین علیہ الصلاۃ والتسلیم نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی انا لاندخل بیتا فیہ کلب و صورۃ۔

ہم ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔(بخاری ۲/ ۸۸۱، باب لاتدخل الملئکۃ بیتا الخ)

۳۸۰۔احمد و نسائی وابن ماجہ وابن خزیمہ وسعید بن منصور حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل امین نے عرض کی انھا ثلث لم یلج ملك مادام فیھا واحد منھا کلب او جنابۃ او صورۃ روح۔

تین چیزیں ہیں کہ جب تک ان میں سے ایک بھی گھر میں ہوگی کوئی فرشتہ رحمت وبرکت کا اس گھر میں داخل نہ ہوگا کتا یا جنب یا جاندار کی تصویر۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۴۴" شفاء الوالہ۔

(مسند احمد ۱/ ۱۴۲)

۳۸۱۔نسائی وابن ماجہ وشاشی وابویعلی اور ابونعیم حلیہ اور ضیاء صحیح مختارہ میں امیر المومنین

علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی صنعت طعاما فدعوت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فجأ فرأی تصاویر فرجع (زاد الاربعة الاخیرون) فقلت یا رسول الله مارجعك بابی و امی قال ان فی البیت سترا فیه تصاویر و ان الملئکة لاتدخل بیتا فیه تصاویر۔

میں نے حضور پرنور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ کی دعوت کی حضور تشریف فرما ہوئے پردے پر کچھ تصویریں بنی دیکھیں واپس تشریف لے گئے میں نے عرض کی یارسول اللہ میرے ماں باپ حضور پر نثار کس سبب سے حضور واپس ہوئے فرمایا گھر میں ایک پردے پر تصویریں تھیں اور ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویریں ہوں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۱۳۵"

شفاء الوالہ۔ (نسائی ۲/ ۲۹۹، التصاویر)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھر کی تصویروں کو مٹادیا کرتے تھے

۳۸۲۔ صحیح بخاری و سنن ابی داؤد میں حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لم یکن یترك فی بیته شیأفیه تصاویر الا نقضه.

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس چیز میں تصویر ملاحظہ فرماتے اسے بے توڑے نہ چھوڑتے۔

(بخاری ۲/ ۸۸۰، باب نقض الصور)

تصاویر مٹانے اور قبر کی بلندی ختم کرنے کا حکم یعنی جس قبر کی بلندی ایک بالشت سے زیادہ ہو کہ بلندی قبر میں حد شرع ایک بالشت ہے

۳۸۳۔ مسلم وابوداؤد وترمذی حبان بن حصین سے راوی قال لی علی رضی الله تعالیٰ عنه الا ابعثك علی ما بعثنی علیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان لاتدع صورة الا طمستها و لاقبرا مشرفا الاسویته۔

مجھ سے امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا کہ میں تمہیں اس کام پر نہ بھیجوں جس پر مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مامور فرما کر بھیجا کہ جو تصویر دیکھو اسے مٹادو اور جو قبر حد شرع سے زیادہ اونچی پاؤ اسے حد شرع کے برابر کردو۔ و رواه ابویعلی و ابن جریر فلم یسمیا حبان انما قالا عن علی انه دعا صاحب شرطته فقال له فذکرا بمعناه۔ (مسلم ۱/ ۳۱۲، کتاب الجنائز)

۳۸۴۔ امام احمد بسند جید امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جنازے میں تھے حضور نے ارشاد فرمایا ایکم ینطلق الی

بها و ثنا الا کسرہ و لاقبرا الا سواہ و لاصورۃ الا طمحھا۔

تم میں کون ایسا ہے مدینے جاکر ہر بت کو توڑ دے اور ہر قبر برابر کردے اور ہر تصویر مٹا دے۔ ایک صاحب نے عرض کی میں یارسول اللہ فرمایا تو جاؤ وہ جاکر واپس آئے اور عرض کی یا رسول اللہ میں نے سب بت توڑ دیئے اور سب قبریں برابر کردیں اور سب تصویریں مٹادیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من عاد الی صنعۃ شی من ھذا فقد کفر بما انزل علی محمداب جو یہ سب چیزیں بنائے گا وہ کفر وانکار کرے گا اس چیز کے ساتھ جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ (مسند احمد ۱/ ۱۴۰)

بت پرستی کی ابتدا معظمین کی تصویروں سے ہوئی

۳۸۵۔ صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے ودو سواع و یغوث ویعوق و نسر اسماء رجال صالحین من قوم نوح فلما ھلکوا اوحی الشیطان الی قومھم ان انصبوا الی مجالسھم التی کانوا یجلسون انصاباو سموھا باسمأھم ففعلوا فلم تعبد حتی اذا ھلك اولئك وتنسخ العلم عبدت. ھذا مختصرا۔

ود، سواع، یغوث، یعوق، اور نسر یہ سب نوح علیہ السلام کی قوم کے نیک لوگوں کے نام ہیں جب یہ لوگ ہلاک ہوگئے تو شیطان نے ان کی قوم کو بتایا کہ وہ لوگ جہاں بیٹھتے تھے وہاں ایک ایک بت نصب کردیں اور ان لوگوں کے ناموں پر بتوں کے نام رکھدیں تو قوم نے ایسا ہی کیا مگر بتوں کی پرستش نہیں ہوئی لیکن جب وہ لوگ ہلاک ہوگئے جنہوں نے بت نصب کیا تھا اور لوگوں کو ان بتوں کی حقیقت کا علم نہیں رہا تو اس کے بعد ان بتوں کی پوجا ہونے لگی۔ (مولف) (بخاری ۲/ ۷۳۲، باب ودا ولا سواعا الخ)

روز فتح مکہ کعبۃ اللہ کو تصویروں سے صاف کرنے کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے اندر تشریف فرما ہوئے

۳۸۶۔ صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے انه قال دخل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم البیت فوجد فیه صورۃ ابراھیم و صورۃ مریم علیھما الصلاۃ و السلام فقال صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اما لھم فقد سمعوا ان الملئکۃ لاتدخل بیتا فیه صورۃ الحدیث ھذا لفظه فی الحج۔ (بخاری ۱/ ۴۷۳، باب قول الله عزوجل و اتخذ الله ابراھیم الخ)

marfat.com

۳۸۷۔ وفی الانبیاء ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لما رأی الصورۃ فی البیت لم یدخل حتی امربھا فمحیت الحدیث۔(بخاری ۱/ ۴۷۳، باب قول اللہ و اتخذ اللہ ابراھیم)

۳۸۸۔ و فی المغازی فاخرج صورۃ ابراھیم و اسمعیل علیھما الصلاۃ و السلام الحدیث ھذہ کلھا روایات البخاری (بخاری ۲/ ۶۱۴، باب این رکز النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الرایۃ یوم الفتح)

۳۸۹۔ و ذکر ابن ھشام فی سیرتہ قال و حدثنی بعض اھل العلم ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دخل البیت یوم الفتح فراہ فیہ صور الملئکۃ وغیرھم فرأی ابراھیم علیہ الصلاۃ و السلام مصورا فذکر الحدیث الی ان قال ثم امر بتلک الصور کلھا فطمست۔

ان احادیث کا حاصل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز فتح مکہ کعبہ معظمہ کے اندر تشریف فرما ہوئے اس میں حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل و حضرت مریم و ملائکہ کرام علیھم الصلاۃ والسلام وغیرہم کی تصویریں نظر پڑیں کچھ پیکر دار کچھ نقش دیوار، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ویسے ہی پلٹ آئے اور فرمایا خبر دار ہو بیشک ان بنانے والوں کے کان تک بھی یہ بات پہنچی ہوئی تھی کہ جس گھر میں کوئی تصویر ہو اس میں ملائکہ رحمت نہیں جاتے پھر حکم فرمایا کہ جتنی تصویریں منقوش تھیں سب مٹادی گئیں اور جتنی مجسم تھیں سب باہر نکال دی گئیں انہیں میں حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ و حضرت سیدنا اسماعیل ذبیح اللہ صلی اللہ تعالیٰ علی ابنھما الاکرم و علیھما بارک وسلم کی تصویریں بھی باہر لائی گئیں جب تک کعبہ معظمہ سب تصاویر سے پاک نہ ہو گیا حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے قدم اکرم سے اسے شرف نہ بخشا۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۱۴۵" شفاء الوالہ

۳۹۰۔ مسند امام احمد میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے قال کان فی الکعبۃ صور فامر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عمر بن الخطاب ان یمحوھا فبل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ثوبا و محاھابہ فدخلھا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ما فیھما شیٔ۔(مسند احمد ۴/ ۳۹۲)

۳۹۱۔ و فی حدیثہ عند الامام الواقدی و کان عمر قد ترک صورۃ ابراھیم

فلما دخل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رأها فقال یا عمر الم آمرك ان لاتدع فیها صورة ثم رأی صورة مریم فقال امسحوا ما فیها من الصور قاتل اللہ قوما یصورون ما لا یخلقون.

۳۹۲۔ عمر بن شیبہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دخل الکعبة فامرنی فاتیته بماء فی دلو فجعل یبل الثوب و یضرب به علی الصور و یقول قاتل اللہ قوما یصورون ما لا یخلقون۔

۳۹۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ان المسلمین تجردوا فی الازر و اخذوا الدلاء و انجروا علی زمزم یغسلون الکعبة ظهرها و بطنها فلم یدعوا اثرا من المشرکین الا محوه و غسلوه۔

حاصل ان احادیث کا یہ ہے کہ کعبہ میں جو تصویریں تھیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ انہیں مٹادو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابۂ کرام چادریں اتار اتار کر امتثال حکم اقدس میں سرگرم ہوئے زمزم شریف سے ڈول کے ڈول بھر کر آتے اور کعبہ کو اندر سے باہر سے دھویا جاتا کپڑے بھگو بھگو کر تصویریں مٹائی جاتیں یہاں تک کہ وہ مشرکوں کے آثار سب دھو کر مٹادیئے۔ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر پائی کہ اب کوئی نشان باقی نہ رہا اس وقت اندر رونق افروز ہوئے اتفاق سے بعض تصاویر مثل تصویر ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کا نشان رہ گیا تھا پھر نظر فرمائی تو حضرت مریم کی تصویر بھی صاف نہ دھلی تھی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک ڈول پانی منگا کر بنفس نفیس کپڑا تر کر کے ان کے مٹانے میں شرکت فرمائی اور ارشاد فرمایا اللہ کی مار ان تصویر بنانے والوں پر۔

کفار نے اپنے مقربین کی تصویریں بنائیں پھر وہیں سے بت پرستی کا آغاز ہوا

۳۹۴۔ صحیحین میں ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے لما اشتکی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذکر بعض نسائه کنیسة یقال لها مارية و کانت ام سلمة و ام حبیبة اتتا ارض الحبشة فذکرتا من حسنها و تصاویر فیها فرفع راسه فقال اولئك اذا مات فیهم الرجل الصالح بنوا علی قبره مسجدا ثم صوروا فیه تلك الصور اولئك شرار خلق اللہ۔

marfat.com

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مرض میں بعض ازواج مطہرات نے ایک گرجا کا ذکر کیا جس کا نام ماریہ تھا اور حضرت ام المومنین ام سلمہ وام المومنین ام حبیبہ ملک حبشہ میں ہو آئی تھیں ان دونوں بیبیوں نے ماریہ کی خوبصورتی اور اس کی تصویروں کا ذکر کیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر اٹھا کر فرمایا یہ لوگ جب ان میں کوئی نیک بندہ نبی یا ولی انتقال کرتا ہے اس کی قبر پر مسجد بنا کر اس میں تبرکا اس کی تصویر لگاتے ہیں یہ لوگ بدترین خلق ہیں۔ (بخاری ۱/ ۶۱، باب هل ينبش قبور مشركي الجاهلية الخ)(بخاری ۱/ ۶۲، باب الصلوة فی البیعة)

عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تصویر دار گرجا میں داخل ہونے سے انکار کیا

۳۹۵۔ امام بخاری کتاب الصلاۃ جامع صحیح میں تعلیقا بلا قصہ اور عبدالرزاق وابو بکر بن ابی شیبہ اپنے اپنے مصنف اور بیہقی سنن میں اسلم مولیٰ امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موصولاً مع القصہ راوی جب امیر المومنین ملک شام کو تشریف لے گئے ایک زمیندار نے آکر عرض کی میں نے حضور کے لئے کھانا تیار کرایا ہے میں چاہتا ہوں حضور قدم رنجہ فرمائیں کہ ہم چشموں میں میری عزت ہو امیر المومنین نے فرمایا **انا لاندخل الكنائس التی فيها هذه الصور**۔ ہم ان کنیسوں میں نہیں جاتے جن میں یہ تصویریں ہوتی ہیں" فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۴۶ شفاء الوالہ۔ (بخاری ۱/ ۶۲، باب الصلوة فی البیعة)

ذی روح کی تصویر بنانا حرام ہے اور غیر ذی روح کی جائز ہے

۳۹۶۔ ایک مصور نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت والا میں حاضر ہو کر عرض کی میں تصویریں بنایا کرتا ہوں اس کا فتویٰ دیجئے فرمایا پاس آؤ پاس آیا فرمایا پاس آ وہ اور پاس آیا یہاں تک کہ حضرت نے اپنا دست مبارک اس کے سر پر رکھ کر فرمایا کیا میں تجھے نہ بتادوں وہ حدیث جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی پھر حدیث مصوروں کے جہنمی ہونے کی ارشاد فرمائی اس نے نہایت ٹھنڈی سانس لی، حضرت نے فرمایا **ويحك ان ابيت الا ان تصنع فعليك بهذه الشجرة و كل شي ليس فيه روح**۔ افسوس تجھ پر اگر بے بنائے نہ بن آئے تو پیڑ اور غیر ذی روح چیزوں کی تصویریں بنایا کر۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۴۷" شفاء الوالہ۔ (شرح معانی الآثار ۲/ ۳۶۵، باب التصاوير فی الثوب)

روضۂ مبارک کے نقشہ سے متعلق ایک روایت

نقشہ روزہ مبارکہ کے جواز میں اصلا مجال سخن و جائے دم زدن نہیں جس طرح ان

marfat.com

تصویروں کی حرمت یقینی ہے یوں ہی اس کا جواز اجماعی ہے ہر شرع مطہر میں ذی روح کی تصویر حرام فرمائی۔ ائمہ مذاہب اربعہ وغیرھم نے اس کے جواز کی تصریحیں فرمائیں تمام کتب مذاہب اس سے مملوو مشحون ہیں ہر چند مسئلہ واضح اور حق لائح ہے مگر تسکین اوہام وتثبیت عوام کے لئے ائمہ کرام و علماء اعلام کی بعض سندیں اسباب میں پیش کروں کہ کن کن اکابر دین واعاظم معتمدین نے مزار مقدس اور اس کے مثل نعل اقدس کے نقشے بنائے اور ان کی تعظیم اور ان سے تبرک کرتے آئے اور اسباب میں کیا کیا کلمات روح افزائے مومنین و جانگزائے منافقین ارشاد فرمائے (۱) امام شیم بن نسطاس تابعی مدنی (۲) امام محدث جلیل القدر ابو نعیم صاحب حلیۃ الاولیاء (۳) امام محدث علامہ ابوالفرج عبدالرحمٰن ابن الجوزی حنبلی (۴) امام ابوالیمن ابن عساکر (۵) امام تاج الدین خاکہانی صاحب فجر منیر (۶) علامہ سید نورالدین علی بن احمد سمہودی مدنی شافعی صاحب کتاب الوفاووفاء الوفاء (۷) سیدی عارف باللہ محمد بن سلیمن جزولی صاحب الدلائل (۸) امام محدث فقیہ احمد بن حجر مکی شافعی صاحب جوہر منظم (۹) علامہ حسین بن محمد بن حسن دیار بکری صاحب الخمیس فی احوال انفس نفیس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۱۰) علامہ سیدی محمد بن عبدالباقی زرقانی مالکی شارح مواہب لدنیہ ومنح محمدیہ (۱۱) شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی صاحب جذب القلوب (۱۲) محمد بن العاشق بن عمر الحافظ الرومی الحنفی صاحب خلاصۃ الاخبار ترجمۃ خلاصۃ الوفاء وغیرھم ائمہ و علماء نے مزار اقدس واکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و قبور مقدسہ حضرات صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نقشے بنائے۔

۳۹۷۔ مواہب اور اس کی شرح میں ہے۔ (قد روی ابو داؤد و الحاکم من طریق القاسم بن محمد بن ابی بکر) الصدیق (قال دخلت علی عائشة فقلت یا ام اکشفی لی من قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) و صاحبیہ الحدیث (زاد الحاکم فرأیت رسول اللہ) ای قبرہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقدما و ابا بکر راسہ بین کتفی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و عمر راسہ عند رجلی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) قال ابو الیمن بن عساکر و ھذہ صفتہ.

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

marfat.com

۳۹۸۔(و روی ابوبکر الآجری) الحافظ الامام توفی فی محرم سنة ست و ثلمائة (فی کتاب صفة قبر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن عثیم بن نسطاس المدنی) تابعی مقبول کما فی التقریب (قال رأیت قبر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی امارة عمر بن العزیز فرأیته مرتفعا نحوا من اربع اصابع و رأیت قبر ابی بکر و راء قبره و رأیت قبر ابی بکر اسفل منه) و رواه ابونعیم بزیادة و صورةً لنا. "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۴۔ شفاء الواله"

المصطفیٰ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

ابوبکر رضی الله تعالیٰ عنه

عمر رضی الله تعالیٰ عنه

(وقد اختلف اهل السیر وغیرهم فی صفة القبور المقدسة علی سبع روایات اوردها) ابوالیمین (ابن عساکرفی) کتابه (تحفة الزائر) و الصحیح منها روایتان. احدهما ماتقدم عن القاسم و الاخری و بها جزم رزین وغیره و علیها الاکثر کما قال المصنف فی الفصل الثانی و قال النووی انها المشهورة و السمهودی انها اشهر الروایات ان قبره صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الی القبلةمقدما بجدارِ ثم قبر ابی بکر حذاء منکبی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و قبر عمر حذاء منکبی ابی بکر رضی الله تعالیٰ عنهما وهذا صفتها.

المصطفیٰ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه

الفاروق رضی الله تعالیٰ عنه

و مرت واحدة من الضعیفة ولاحاجة لذکر باقیها آه ما فی المواهب و شرحها ملتقطا قلت وقد ذکر السبع جمیعا الامام البدر محمود العینی فی عمدة القاری

فراجعها ان هویت مطالع المسرات میں ہے ودع المولف صفة الروضه هکذا. قبر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم.

قبر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

قبر عمر رضی الله تعالیٰ عنه

قبر ابوبکر رضی الله تعالیٰ عنه

ابوبکر موخر قلیلا عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خلفه و عمر خلف رجلی ابی بکر و روی ابوداؤد و الحاکم و صحیح اسناده عن القاسم بن محمد الحدیث قال السمهودی و هذا ارجح ماروی عن القاسم ثم صورها عن ابن عساکر هکذا. قبر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم.

قبر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

قبر عمر رضی الله تعالیٰ عنه

قبر ابی بکر رضی الله تعالیٰ عنه

و صدر ابوالفرج ابن الجوزی بوضعها هکذا و نسب ابن حجر هذه الصفة الی الاکثر آه مختصرا قلت و مع ههنا فی الکتاب تخلیط و اضطراب علیه علیٰ ها (بیاض ہے) وزاده سید المرتضی فی النقل عنه فی شرح الاحیاء شیأ لم اجده فی نسختی شرح الدلائل ولا هو صحیح فی نفسه و ذلك انه لم یذکر فی المطالع عن ابن الجوزی صورة جدیدة فکان قوله هکذا اشارة الی مامر وهو الذی نسبه ابن حجر الی الجمهور و الاکثر کما (بیاض ہے) فیما یذکر اما المرتضیٰ فنقل تصویره عن المطالع عن ابن الجوزی بعد قوله هکذا هکذا

صلی الله تعالیٰ علیه و سلم

ابوبکر رضی الله تعالیٰ عنه

عمر رضی الله تعالیٰ عنه

marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد نہم

عورتوں کو لکھنا سکھانا شرعا ممنوع اور سنت نصاریٰ ہے اور ان کے ہاتھ میں تلوار دینا ہے۔
اسی کتابت نسواں کی ممانعت پر تین احادیث کریمہ۔

۳۹۹۔ابن حبان بطریق یحییٰ بن زکریا بن یزید دقاق اور بیہقی شعب الایمان میں بطریق مطین حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی **قالا حدثنا محمد بن ابراھیم ابوعبداللہ الشامی حدثنا شعیب بن اسحاق الدمشقی عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاتسکنو ھن الغرف و لا تعلموھن الکتابۃ و علموھن الغزل و سورۃ النور۔**
(کنز العمال ۲۱/۲۷۰)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کو بالاخانوں پر نہ رکھو اور انہیں لکھنا نہ سکھاؤ اور کاتنا اور سورہ نور کی تعلیم کرو یہی حدیث حاکم صحیح مستدرک اور نظر طریق سے بیہقی کے شعب میں بطریق محمد بن محمد بن سلمہ روایت کی **قال حدثنا عبدالوھاب بالضحاك ثنا شعیب بن اسحاق الحدیث سندہ** حاکم نے کہا صحیح الاسناد اس حدیث کی سند صحیح ہے۔اس پر حافظ ابن حجر نے اطراف میں کہا **بل عبدالوھاب متروك اہ اقول الان القول فیہ ابن عدی فقال بعض حدیثہ لایتابع علیہ وھذا صادق علی کثیر من رجال الصحیحین** بیہقی نے اسے بطریق اول روایت کر کے کہا **ھذا بھذا الاسناد منکر** یہ حدیث اس سند سے منکر و غیر معروف ہے امام خاتم الحفاظ سیوطی نے لآلی میں فرمایا **افاد انہ بغیر ھذا الاسناد لیس بمنکر.** یعنی بیہقی نے افادہ کیا کہ حدیث اور سند سے منکر نہیں معروف و محفوظ ہے۔**اقول و ستسمع انہ بنفس السند غیر منکر۔**

۴۰۰۔امام ترمذی محمد بن علی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لاتسکنوا نساء کم الغرف و لاتعلمون**

marfat.com

کتاب۔

اپنی عورتوں کو بالاخانوں پر نہ بساؤ اور انہیں لکھنا نہ سکھاؤ۔ یہ حدیث امام ابن حجر مکی نے فتاوی حدیثیہ میں استناد اذکر کی۔ (کنزالعمال، ۲۱/ ۰۔ ۲)

۴۰۱۔ ابن عدی کامل میں اور ابن حبان بسند معتمد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قالا حدثنا جعفر بن سهل ثنا جعفر بن نصر ثنا حفص بن غياث عن ليث عن مجاهد عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لاتعلموا نساء كم الكتابة و لاتسكنو هن العلالی۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی عورتوں کو لکھنا نہ سکھاؤ اور دو منزلوں پر نہ بساؤ یہ حدیث بتخریج ابن عدی امام حافظ سیوطی نے الاجر الجزل فی الغزل میں ذکر کی وقال ابن الجوزی لایصح جعفر بن نصر حدث عن الثقات بالبواطيل اه و قال الحافظ ابن حجر فی الاطراف بعد ذكر الحديث الاول و قد روی عن طريق حفص القاری عن ليث عن مجاهد عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما اه اقول الظاهر ان هذه متابعة لحفص بن غياث فان حفصا القاری امام القراءة حفص بن سليمان ابی داؤد و هذا مصرح به عند مخرجيه حفص بن غياث و هو امام فی الحديث ثقة فقيه من رجال الستة و ليث صدوق من رجال مسلم و الاربعة و البخاری فی التعليقات غير انه اختلط بآخره لكن لم يسقط به حديثه فقد قال الجمهور هو لمن يكتب حديثه ذكره النووی فی شرح صحيح مسلم و قال مسلم فی مقدمة صحيحه اسم السترو الصدق و تعاطی العلم يشمله و قد حسن له الترمذی حديثه فی الحمام و نقل عن البخاری انه صدوق و ربما بهم فی الشئ فاذا روی عنه حفص القاری خرج جعفر بن نصر و الصواب عندنا فی الامام الجليل حفص القاری تمشيبه فقد قال وكيع انه ثقة و قال الذهبی هو فی نفسه صادق و اختلف فيه على احمد فروى حنبل بن اسحاق عنه مابه باس وروى عنه اخری متروك الحديث هكذا روى ابن حاتم عن عبدالله بن احمد عن ابيه و روى ابوعلی بن الصواف عن عبدالله عن ابيه صالح و ليس فيه لامام معتمد جرح مفسر قادح يسقط حديثه و ابن فراش ليس هناك قال ابوزرعة كان عندنا

عبدان وضع جزأين صنفهما فی شاب الشيخين فاجازه بالفی درهم فقال قال الذهبی هذا و الله الشيخ المفتر الذی ضل سمعيه فما انتفع بعلمه فلاعتب علی حمير الرافضة قال ابوبكر بن حمدان المروزی سمعت ابن فراش يقول شربت بولی فی هذا الشان خمس مرات اه و كان جريا علی تكذيب الثقات و هذا احمد بن الفراش الامام الحافظ الثقة الفقيه الحجة الذی اطبقوا علی توثيقه و لم يات فيه عن احد من الائمة تليين ولابعض تليين ذكره ابن فراش فقال يكذب محمد قال الذهبی علی مافی تهذيب التهذيب آذی ابن فراش نفسه و قال فی الميزان بطل قول ابن فراش ولاغروفقد اتهم مالك بن اوس الصحابی رضی الله تعالیٰ عنه بالكذب بروايته حديث ماتركناه صدقة لاجرم ان ذكره الذهبی فی طبقات الحفاظ ثم اخذ يونجه الی ان خاطبه بقوله انت زنديق معاند للحق فلا رضی الله عنك ثم قال مات ابن فراش الی غير رحمة الله تعالیٰ ۲۸۳. اما الحديث الاول ففيه شعيب و من فوقه ائمة اجلاء لايسأل عنهم و انما النظر فی محمد بن ابراهيم اقول ادخله ابونعيم فی حلية الاولياء و قد وصفه المزنی و الذهبی و العسقلانی بالزاهد وهم يصفون به الاولياء كما عرف من محاوراتهم حتی اقتصر عليه الذهبی فی وصف سيد الاقطاب الغوث الاعظم رضی الله تعالیٰ عنه فهذا توثيق له و ای توثيق و ماللولی و للكذب حاشاهم و ليس فيه بعد ذلك جرح مفسر حتی قول الدار قطنی كذاب و تحامل القوم علی الصوفية الكرام و الحنفية العظام معروف و قال الامام النووی فی التقريب لايقبل الجرح الامبين السبب قال الامام السيوطی فی التهذيب لان الناس يختلفون فی اسباب الجرح نطلق احدهم الجرح بناء علی مااعتقده جرحاله و ليس يجرح فی نفس الامر قول ابن الضحاح و هذا ظاهرا مع الفقه و اصوله انه مذهب الائمة من حفاظ الحديث كالشيخين وغيرهما ثم ذكر امثلته الی ان قال قال الصير فی و كذا اذا قالوا فلان كذاب لايبين بيانه لان الكذب يحتمل الغلط كقوله كذب ابومحمد اه و كتبت عليه و كذلك قول ابن مسعود و حذيفة بن اليمان رضی الله تعالیٰ عنه فی دور ان السماء كذب كعب و قد شبه هشام بن عروة و مالك و اجلة علی محمد بن اسحاق انه كذاب و حلفوا عليه ثم لم يذكروا الا مالايثبت به كذب و لا الم[illegible] به اصلا و برد

لابن اسحاق الوثاقة لاجرم ان لم يعرج عليه الحافظ فى التقريب و انضر فى محمد بن ابراهيم على قوله منكر الحديث و كذلك لم يزد البيهقى فى حديثه على استنكاره بهذاالسند اقول و الرجل اعنى بن ابراهيم من المشائخين كما فى الميزان وغيره . الجمع السائح من شتات العلوم ما ليس عندالآخرين و من عادتهم استنكار مالايعرفون فاذكرون عندهم ان مدار حديث على فلان ثم سمعوا من يرويه عن غيره انكروه فاذا تكرر ذلك منه قالوا مثل الحديث و ربما تعدوا الى فيه بالكذب و ماهو القضاء بالنفى على الاثبات و الصواب عليه و الله تعالىٰ لم يجتمع كل العلم فى احد بعد نبيه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و هذا اجهل الحفظ البخارى هو وغيره من الحفاظ كان عندهم ان حديث المؤمن يأكل فى معاء واحد لم يروه عن ابى اسامة غير ابى كريب و رواه الترمذى عن اربعة فقال حدثنا به ابى كريب و ابوهشام و ابوالسائب و حسين بن الاسود عن ابى اسامة قال ثم سألته محمود ابن غيلان عنه فقال هذا حديث ابى كريب فسألت البخارى فقال لم تعرفه الا من حديث ابى كريب فقلت حديث ابى كريب و من قبل هذا اتى الامام الثقة الواقدى فانه روى حديث ام المومنين ام سلمة رضى الله تعالىٰ عنهما افعمياو ان انتما عن معمر عن الزهرى و ماكان الحديث عندهم الا عن يونس عن الزهرى فقامت عليه القيامة من كل جانب حتى قال ذلك الجبل الشامخ امام السنة احمد بن حنبل رضى الله تعالىٰ عنه لم يزل يد افع الله الواقدى حتى روى عن معمر عن الزهرى عن بنهان عن ام سلمة رضى الله تعالىٰ عنها حديث افعميا و ان انتما فجاء بشى لاحيلة فيه الحديث حديث يونس لم يروه غيره اه فجعله هو المفسد امر الواقدى و جعله داء لادواء له و لما اراد على بن المدينى ان يسمع من الواقدى كتب اليه احمد كيف تستحل ان تكتب عن رجل روى عن معمر حديث بنهان و هذا حديث يونس تفرد به اه مع ان الحديث رواه عن ابن شهاب ثلثة يونس كما عرفوا و معمر كما روى الواقدى و ثالثهم عقيل قال احمد بن منصور الرمادى (وهو ثقة حافظ حجة) لما قدمت مصر حدثنا ابن ابى مريم (ثقة ثبت فقيه) انا نافع بن يزيد (ثقة عابد) عن عقيل عن ابن شهاب فذكر حديث فقال ضحكت فقال لم تضحك فاخبرته بقصة على و احمد قال و

قال ابن ابی مریم ان شیوخنا المصریین لهم عنایة بحدیث الزهری قال الرماوی و هذا الحدیث فما ظلم فیه الواقدی. بلے ذکر محمد بن ابراهیم بن حبان الذی قال فیه الذهبی فی ترجمة عثمن الطرائفی اما ابن حبان فانه یقعقع کعادته و الکلام فی الرجال لایجوز الاتمام المعرفة تام الورع وقال فی ترجمة عبدالعزیز بما ابی وقال ابن حبان روی عن نافع عن ابن عمر نسخة موضوعة هکذا قال ابن حبان بغیر بینة و قال فی ترجمة محمد بن الفضل بشیخ البخاری ابن حبان الحشاف المشهور وقال فی ترجمة حجاج بن ارطاة کذا قال ابن حبان هذا القول مجازفة فهذا قال فیه لاتحل الروایة عنه الاعتبار کان یضع الحدیث.

اقول ما اظهر الا کرامة من الله تعالیٰ لمحمد بن ابراهیم حیث ناقض ابن حبان نفسه فی نفس واحد فجعله وضاعا و جعله ممکن یکتب حدیثه و یعتبر به و سبحان الله من وضاع یعتبر بحدیثه و قد افحش القول هکذا فی محمد بن علافة فقال کان یروی الموضوعات عن الثقات لایحل ذکره الاعلی جهة القدح فیه فادله و ان کان اهون مما قال فی محمد فآخره وهو الحکم اشد و قال و قال الحاکم یروی احادیث موضوعة ذاهب الحدیث و قال الدار قطنی متروك و قال البخاری فی حدیثه نظر وهو لا یقول هذا الا فیمن یتهمه غالبا کما قال الذی فی عبدالله بن داؤد التمار و قال الا زدی حدیثه یدل علی کذبه و کل ذلك لم یؤثر فیه فاقتصر الحافظ فی التقریب علی قوله صدوق یخطی او ذلك لان ابن معین و ثقه فکیف تؤثر فی رجل معلود من اولیاء الله تعالیٰ فالحدیث حسن ان شاء الله تعالیٰ هذا وجه و انعم به من وجه و الثانی ان الحدیث جاء عن ثلثة من الصحابة رضی الله تعالیٰ عنهم بطرق متنوعة فینجبر ضعف بعضها ببعض اذ لیس فیها وضاع الاکذاب اعنی من تحقق فیه ذلك و قد بیناه فی کتابنا منیر العین فی تقبیل الا بها مین من الفائدة ۱۲ الی الفائدة ۱٤ و قال الامام الجلیل السیوطی فی المعقبات علی الموضوعات المتروك و المنکر اذا تعد مات طرقه ارتقی الی درجة الضعیف الغریب بل ربما یرتقی الی الحسن اه و قال المحقق علی الاطلاق فی فتح القدیر الضعیف یصیر حجة بذلك لان تعدوه قرینة علی ثبوته فی نفس الامر اه

والثالث درجة الامة المرحومة على العمل به من لدن السلف وهلم جراو فى هذا من تقوية الحديث مافيه كما بيناه فى الافادة فى الهاد الكاف فى حكم الضعاف و قال الامام خاتم الحفاظ فى المعقبات قد صرح غير واحد بان من دليل صحة الحديث قول اهل العلم به و ان لم يكن له سند يعتمد على مثله اه وستأتيك اقوال العلماء وجهه الكهنوى ان يستخرج نساء كاتبات فلم يتلو فى هذه الالف و ثلثمائة سنين تسع نسوة منهن السيدة اسماء بنت الفقيه كمال الدين موسى بمدينة زبيد توفيت سنة ٩٠٤ه قال فى النور السافر فى اخبار القرآن العاشر كان لقولها وقع فى القلوب و ربما كتبت الشفاعات الى السلطان و القاضى الامير فتقبل شفاعتها اه و ليس فيه مايعنى بمقصوده فمثل الكتابة لايلزم ان تكون بيد نفسها و قد ورد فى الاحاديث كتب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الى الملوك وغيرهم وقد شاع وذاع ان السلطان كتب لفلان كذا مع انه لايعرف ان يضع سوادا فى بياض و منهم من لم يعرف الا وضع اسمه فى الامضاء و لم يذكر نص نزهة الجلساء فى ترجمة المستكفى بالله و مريم بنت ابى يعقوب انما قال ذكر الكتابة فى ترجمتها فلعله ذكر كما ذكر فى اسماء الزبيدية فلم تسلم له الاست و لوشاء ان يخص الكاتبين من الرجال فى قرن بل يوم واحد مااستطاع فهذا دليل اى دليل على تحرز الامة عن تعليمهن الكتابة مع مافيها من جليل الانتفاع۔

والرابع ان الحديث الضعيف يعمل به فى مقام الاحتياط و يشهد له الحديث الصحيح كيف و قد قيل وغير ذلك مما بسطناه فى رسالتنا الهاد الكاف فى حكم الضعاف و قال الامام الجليل الجلال السيوطى فى التدريب يعمل بالضعيف ايضا فى الاحكام اذا كان فيه احتياط اه فى اذكار الامام النووى و فتح المغيث و نسيم الرياض الاحكام لايعمل فيها الا بالحديث الصحيح و الحسن الا ان يكون فى احتياط فى شئ من ذلك اه باختصار و قال العلامة ابراهيم الحلبى فى الغنية الوصل بين الاذان والاقامة يكره فى كل صلاة لما روى الترمذى عن جابر رضى الله تعالىٰ عنه وهو و ان كا ضعيفا لكن يجوز العمل به فى مثل هذا الحكم اه مختصرا وقد اخرج ابو الفرج فى الموضوعات حديث من ولدله ثلثة اولاد فلم يسم احدهم محمد

فقد جهل بطريق الليث عن مجاهد عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و اعله بان يشار كه احمدوغيره فتعقبه خاتم الحفاظ فى اللالى بان الحارث رواه عن النظر بن شنقى مرسلا و النظر قال ابن القطان مجهول قال و هذا المرسل يعضد حديث ابن عباس و يدخله فى قسم المقبول اه و له نظائر جمة اورد نا جملة منها فى الهاد الكاف۔

جس عورت سے احتمال فتنہ نہ ہو اس کے لئے کتابت مباح ہے

۴۰۲۔ اماحديث الشفاء بنت عبدالله رضى الله تعالىٰ عنها قالت دخل على النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و انا عند حفصة فقال لى الاتعلمين هذه رقية النملة كما علمتيها الكتابة رواه ابوداؤد شفا بنت عبدالله نے کہا کہ میں حضرت حفصہ کے پاس تھی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ کیوں چیونٹی کا منتر نہیں سیکھتی جیسا کہ تم نے کتابت سیکھی ہے۔ (مولف) فقال (حدثنا ابراهيم بن مهدى المصيصى) و ثقه ابوحاتم و قال العقيلى حدث بمناكير و اسند عن يحيىٰ بن معين قال ابراهيم بن مهدى جاء بمناكير قال فى التقريب مقبول و هى درجة قاصرة عمن يقال فيه صدوق سئ الحفظ اويهم او يخطى او تغير بآخره (فاعلى بن مسهر) ثقة له غرائب بعد ما اضر (عن عبدالعزيز بن عمر بن عبدالعزيز) صدوق يخطى ضعفه ابومسهر وحده (عن صالح بن كيسان) ثقة ثبت فقيه (عن ابى بكر بن سليمن بن ابى حثمة ثقة (عن الشفاء) رضى الله تعالىٰ عنهما.

فالحديث لاينزل عن الصالح وهو قضية سكوت فهذا قديقال انه يفهم من ظاهره الجواز لكنا رأينا العلماء لايمشون عليه فمنهم من يقول انما هو تعريض من النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بحفصة قرره الذكى المغربى و استحسنه الحافظ ابوموسى جدا وقال التاويل ماذهب اليه الامام التوربشتى الحنفى فى شرح المصابيح و نقله عنه العلامة الطيبى الشافعى فى شرح المشكوٰة مقرا عليه و عنه الفتنى فى مجمع البحار و نقل مثله الامام السيوطى فى مرقاة الصعود عن النهاية مقتصرا عليه قال الطيبى و يحتل الحديث وجهين آخرين احدهما التحضيض على تعليم الرقية و انكار الكتابة اى هلا علمتها ماينفعها من الاجتناب عن عصيان الزوج كما علمتيها

مایضربا من الکتابة و ثانیهما ان یتوجه الانکار الی الجملتین جمیعا و المراد با
المتعارف بینهم لانها منا فیة لحال المتوکلین اه و تارة یقولون لعل هذا قبل النهی
ذکره الشیخ المحقق فی الاشعة و اخری انها خصت به حفصة رضی الله تعالیٰ عنها
لان تساده صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خصصن باشیاء قال تعالیٰ ینساء النبی لستن
کاحد من النساء و خبر لایعلمن الکتابة یحمل علی عامة النساء خوف الافتنان
علیهن نقله القاری فی المرقاة عن بعضهم و کذا الشیخ المحقق و اقر علیه وقال
القاری یحتمل ان یکون جائز اللسلف دون الخلف لفساد النسوان فی هذا الزمان اه
فدلت کلماتهم هذه علی انهم یکرهون الکتابة لهن والاعتراض بان کل ذلک خلاف
الظاهر فان تحققت الامر فانه ادخل فی المقصود فما کانوا لیغفلوا عن ذلک فهل
تراهم عدلوا الیه الا لداع ما الیه عظیم و رأیتنی کتبت علی هامش الاشعة عند ذکر
انها خصوصیة لحفصة مانصه هذا الجواب قد ابدته من قبل ان اراه۔

اقول مع ذلک لقائل ان یقول ان نفس التشبیه لیس بنص صریح فی الجواز
بخلاف لاتعلموهن فانه نص فی المنع علی انها واقعة عین لاعموم لها بخلاف النهی
علی ان حدیث الشفاء ان تقدم فمنسوخ او تاخر فلا نسلم الا تخصیص حصفة کما
رخص النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم للزبیر و عبدالرحمن بن عوف رضی الله
تعالیٰ عنهما فی لبس الحریر و لنا دبة سعد رضی الله تعالیٰ عنهما فی النیاحة بعد
مانهی عن ذلک فلم یکن الاتخصیص بعض بالترخیص لانسخ الحکم علی الاطلاق
علی ان المقام مقام الاحتیاط فیقدم الحاظر علی انه لو فرض عدم ورود نهی اصلا
لکان حال الزمان حاکما بالمنع و کم من حکم یختلف باختلاف الزمان الاتری ان
النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذن للنساء ان یخرجن الی المساجد وقد کن
یخرجن علی عهد الرسالة بل امر فی العیدین باخراج العواتق وذوات الخدور کما فی
الصحیحین بل قال لا تمنعوا اماء الله مساجد الله اخرجه احمد و مسلم عن ابن عمر
رضی الله تعالیٰ عنهما و ذلک اذا افسد الزمان نص الائمة بالمنع و قالت ام المومنین
رضی الله تعالیٰ عنها لو رأی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من النساء ما رأینا
لمنعهن المساجد کما منعت نساء بنی اسرائیل۔ "فتاویٰ رضویہ جلد نہم، ص ۱۵۴ تا ۱۵۵"

marfat.com

لڑکی کو کتابت سکھانا اس کے ہاتھ میں تلوار دینے کے مترادف ہے

۴۰۳۔ اخرج الترمذی الحکیم عن ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال مر لقمن علی جاریة فی الکتاب فقال لمن یصقل هذا السیف۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ لقمان نے ایک لڑکی کو دیکھا کہ مکتب میں سکھائی جارہی ہے، فرمایا یہ تلوار کس کے لئے صیقل کی جاتی ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۸۰۔ "(کنزالعمال ۱۲، ۲۰۵)

فضول و باطل باتوں میں غور و خوض کرنا منع ہے حدیث میں ہے

۴۰۴۔ روی الطبرانی بسند صحیح عن ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال اعظم الناس خطایا یوم القیمة اکثرهم خوضا فی الباطل۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت کے دن سب سے بڑا گنہگار وہ ہوگا جو باطل میں زیادہ غور و خوض کرتا ہے (مولف) رواہ ابن ابی الدنیا فی الصمت باسناد رجاله ثقات عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مرسلا قال فی الاحیاء و الیه لاشارة بقوله تعالیٰ و کنا نخوض مع الخائضین۔ (احیاء العلوم، ج ۹، ص ۱۱۲، الخوض فی الباطل)

تہمت و چوری سے متعلق دو حدیثیں

۴۰۵۔ روی البیهقی فی الشعب عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها قالت قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لایزال المسروق منه فی تهمة حتی یکون اعظم جرما من السارق۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسروق منہ ہمیشہ تہمت میں رہتا ہے یہاں تک کہ سارق سے گناہ میں بڑھ جاتا ہے۔ (مولف)

۴۰۶۔ روی الامام احمد و الشیخان و النسائی و ابن ماجة عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال رأی عیسیٰ بن مریم علیهما الصلاة و السلام رجلا یسرق فقال اسرقت قال کلا والله الذی لااله الا هو فقال عیسیٰ آمنت بالله و کذبت عینی۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا تو فرمایا کیا تم نے چوری کی، اس نے کہا ہرگز نہیں قسم خدا کی کہ ایسا کرنے

علاوہ کوئی معبود نہیں تو عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں اللہ پر ایمان لایا میں نے اپنی آنکھوں کو جھٹلایا۔ (مولف) (بخاری ۱/ ۴۹۰، باب قول اللہ عزوجل و اذکر فی الکتاب مریم الخ) (ابن ماجہ ۱/ ۱۵۳، باب من حلف لہ باللہ فلیرض)

زانیہ اور چور کو صدقہ دینے کے بارے میں ایک حدیث

۴۰۷۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم کی حدیث اللھم لك الحمد علی زانیة اللھم لك الحمد علی سارق۔

یعنی اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے اس پر کہ تو نے مجھ سے (میرے ارادہ کے بغیر) زانیہ کو صدقہ دلایا۔ اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے اس پر کہ تو نے مجھ سے (میرے ارادہ کے بغیر) چور کو صدقہ دلایا (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۶۳" (بخاری ۱/ ۱۹۱، باب اذا تصدق علی غنی وھو لایعلم)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پانچ اسماء طیبہ

۴۰۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان لی خمسة اسماء، رواہ البخاری عن جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

میرے پانچ نام ہیں یعنی احمد، محمد، حاشر، عاقب اور ماحی، (مولف) (بخاری ۱/ ۵۰۱، باب ماجاء فی اسماء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

گٹھلیاں مارنا ناجائز و ممنوع ہے

۴۰۹۔ مسند امام احمد و صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابی داؤد و سنن ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی قال نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الخذف و قال انہ لایقتل الصید و لاینکاء لعدو و انہ یفقوا العین و یکسر السن۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غلایا گٹھلی یا کنکری پھینک کر مارنے سے منع کیا اور فرمایا اس سے نہ دشمن پر وار ہو سکے نہ جانور کا شکار اس کا نتیجہ یہی ہے کہ آنکھ پھوڑ دے یا دانت توڑ دے۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۶۵" (ابوداؤد ۲/ ۱۴۔، باب فی الخذف) (بخاری ۲/ ۸۲۳، باب الخذف و البندقة)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خوش الحانی کے بیان میں دو حدیثیں۔

marfat.com

۴۱۰۔ حدیث ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لہ لقد اوتیت مزمارا من مزامیر داؤد۔ رواہ البخاری و مسلم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تم داؤد علیہ السلام کے مزامیر سے ایک مزمار عطا کئے گئے ہو۔ یعنی تم کو اچھی آواز عطا کی گئی ہے۔

(مولف)(مسلم ۱/ ۲۶۸، باب استحباب تحسین الصوت بالقرآن)

۴۱۱۔ و فی روایۃ المسلم ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لہ لو رأیتنی و انا اسمع لقراءتك البارحۃ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ کاش میں تمہاری صبح کی قرأت سنتا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۱۷۰" (مسلم ۱/ ۲۶۸، باب استحباب تحسین الصوت الخ)

بالوں میں مہندی لگانا مستحب ہے اور مہندی میں ایسی چیز ملانا جس سے رنگ سرخ ہو جائے وہ بھی جائز و درست ہے

۴۱۲۔ سنن ابی داؤد میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے مر علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجل قد خضب بالحناء فقال ما احسن ھذا فمر آخر قد خضب بالحنأ و الکتم فقال ھذا احسن من ھذا ثم مر آخر قد خضب بالصفر فقال ھذا احسن من ھذا کلہ۔

یعنی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ایک صاحب مہندی کا خضاب کئے گزرے فرمایا یہ کیا خوب ہے پھر دوسرے گزرے انہوں نے مہندی اور کتم ملا کر خضاب کیا تھا فرمایا یہ اس سے بہتر ہے پھر تیسرے زرد خضاب کئے گزرے فرمایا یہ ان سب سے بہتر ہے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۱۶۶" (ابوداؤد ۲/ ۸۰۵، باب فی خضب الصفرۃ)

شرعی مجرم کو پناہ دینا باعث لعنت ہے

۴۱۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لعن اللہ من آوی محدثا۔

اللہ کی لعنت اس پر جو کسی شرعی مجرم کو پناہ دے۔ رواہ الامام احمد و مسلم فی صحیحہ و النسائی عن علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۱۶۹" (مسند احمد ۱/ ۱۱۳)

marfat.com

حسن صوت اور خوش الحانی سے قرآن عظیم پڑھنے کے بارے میں چند احادیث کریمہ

۴۱۴۔ صحیح حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما اذن اللہ لشیٔ ما اذن لنبی حسن الصوت یتغنی بالقرآن یجھر بہ۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کسی چیز کو ایسی توجہ ورضا کے ساتھ نہیں سنتا جیسا کسی خوش آواز نبی کے پڑھنے کو جو خوش الحانی سے کلام الٰہی کی تلاوت باآواز کرتا ہے۔ رواہ الائمۃ احمد و البخاری و مسلم و ابوداؤد و النسائی و ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (نسائی ۱/ ۱۵۔ تزیین القرآن بالصوت)

۴۱۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں للہ اشد اذنا الی الرجل الحسن الصوت بالقرآن یجھر بہ من صاحب القینۃ الی قینۃ۔

یعنی جس شوق ورغبت سے گانے کا شوقین اپنی گائن کنیز کا گانا سنتا ہے بیشک اللہ عزوجل اس سے زیادہ پسند ورضا واکرام کے ساتھ اپنے بندے کا قرآن سنتا ہے جو اسے خوش آوازی سے جہر کے ساتھ پڑھے۔ رواہ ابن ماجۃ و ابن حبان و الحاکم وقال صحیح علی شرطھما و البیھقی کلھم من فضالۃ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ابن ماجہ ۱/ ۹۶، باب فی حسن الصوت بالقرآن)

۴۱۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تعلموا کتاب اللہ و تعاھدوہ و تغنوا بہ۔

قرآن مجید سیکھو اور اس کی نگہداشت رکھو اسے اچھے لہجے پسندیدہ الحان سے پڑھو۔ رواہ الامام احمد عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسند احمد ۵/ ۱۴۰)

۴۱۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں زینوا القرآن باصواتکم فان الصوت الحسن یزید القرآن حسنا۔

قرآن کو اپنی آوازوں سے زینت دو کہ خوش آوازی قرآن کا حسن بڑھا دیتی ہے۔ رواہ الدارمی فی سننہ و محمد بن نصر فی کتاب الصلاۃ بلفظ حسنوا و باللفظین رواہ الحاکم فی المستدرک کلھم عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ابوداؤد ۱/ ۲۰۷، باب کیف یستحب الترتیل فی القراۃ)

۴۱۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس منا من لم یتغن بالقرآن۔

ہمارے طریقے پر نہیں جو قرآن خوش الحانی سے آواز بنا کر نہ پڑھے۔ رواہ البخاری عن

marfat.com

ابی ھریرۃ و ابوداؤد عن ابی لبابۃ عبدالمنذر وھو کاحمد و ابن حبان عن مسعود بن ابی وقاص و الحاکم عنه و عن عائشة و عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔(ابوداؤد ۱/ ۲۰۷، باب کیف یستحب الترتیل فی القرأۃ)

۴۱۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان ھذا القرآن نزل بحزن و کابة فاذا قراء تموہ فابکوا فان لم تبکوا فتباکوا و تغنوا به فمن لم یتغن به فلیس منا۔

بیشک یہ قرآن غم و حزن کے ساتھ اترا تو جب اسے پڑھو گریہ کرو اگر رونا نہ آئے بتکلف رووٴ اور قرآن کو خوش الحانی سے پڑھو جو اسے الحان خوش سے نہ پڑھے وہ ہمارے طریقے پر نہیں۔ رواہ ابن ماجة و محمد بن نصر فی الصلاۃ والبیھقی فی شعب الایمان عن سعد بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۷۰" (ابن ماجہ ۱/ ۹۶، باب فی حسن الصوت بالقرآن)

تجوید قرآن کی رعایت کے بغیر ایسا لحن کرنا جس سے قواعد قرأت کی رعایت نہ ہو ممنوع ہے

۴۲۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اقرؤا القرآن بلحون العرب و اصواتھا و ایاکم و لحون اھل الکتابین واھل الفسق فانه سیجئ بعدی قوم یرجعون بالقرآن ترجیع الغناء و الرھبانیة و النوح لایجاوز حناجرھم مفتونة قلوبھم و قلوب من یعجبھم شانھم۔

قرآن مجید عرب کے لحنوں میں پڑھو اور یہود و نصاریٰ اہل فسق کے لحنوں سے بچو کہ میرے بعد کچھ لوگ آنے والے ہیں جو قرآن آ آکر پڑھیں گے جیسے گانے کی تانیں اور راہبوں اور مرثیہ خوانوں اوتار چڑھاؤ، قرآن ان کے گلوں سے نیچے نہ اترے گا، یعنی ان کے دلوں پر کچھ اثر نہ کرے گا فتنے میں ہوں گے ان کے دل اور جنہیں ان کی یہ حرکت پسند آئے گی ان کے دل۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط و البیھقی فی الشعب عن حذیفة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۷۱" (کنزالعمال ۱/ ۵۳۶)

سادہ خوش الحانی کے ساتھ جائز اشعار پڑھنا جائز ہے

۴۲۱۔ فی الترمذی عن انس انه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم دخل مکة فی عمرة القضیة ابن رواحة یمشی بین یدیه و یقول۔

خلوا بنی الکفار عن سبیله
الیوم نضربکم علی تنزیله
ضربا یزیل الھام عن مقیله
یذھل الخلیل عن خلیله

marfat.com

فقال عمر یا ابن رواحة بین یدی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و فی حرم الله تقول الشعر فقال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خل عنه یاعمر فلهی فیهم اسرع من نضح النبل۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز عمرۃ القضا جب داخل مکہ ہوئے عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے آگے رجز کے اشعار سناتے جارہے تھے، یعنی کافروں کا راستہ چھوڑدو، آج تو ہم ان کی جائے نزول پر حملہ کریں گے، ایسا حملہ کہ ان کے دماغ کا مغز آنکھوں کے راستے سے باہر ہو جائے گا، اور ایک دوست دوسرے دوست کو بھول جائے گا، امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منع کیا کہ اے ابن رواحہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے اور اللہ جل جلالہ کے حرم میں یہ شعر خوانی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھنے دو کہ یہ ان پر تیروں سے زیادہ کارگر ہے۔ (مولف)(ترمذی ۲/ ۱۱۲، باب ماجأ فی انشاد الشعر)

۴۲۲۔ و فی روایة انه لما انکر عمر علیه قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یا عمر انی اسمع فاسکت یاعمر۔

اور ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابن رواحہ کو منع کیا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عمر ہم سن رہے ہیں تم بھی خاموش رہو۔ (مولف)"فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۷۲"

حضرت براء بن مالک کے بارے میں دو حدیثیں

۴۲۳۔ قال انس فی الصحیحین کان براء بن مالك اخوانس شهد المشاهد الا بدرا قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رب اشعث اغبر لایؤبه له لو اقسم علی الله لابره منهم البراء بن مالك قال انس فلما کان یوم تستر من بلاد فارس انکشف الناس فقال المسلمون یا براء اقسم علی ربك فقال اقسم علیك یا رب لما منحتنا اکتافهم و الحقتنی بنبیك فحمل و حمل الناس معه فقتل هرمزان من عظماء الفرس و اخذ سلبه و انهزم الفرس و قتل البراء رواه الترمذی و الحاکم و ذلك فی خلافة عمر سنة عشرین.

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برادر اکرم سیدنا براء بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بدر کے سوا سب مشاہد میں حاضر ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی نسبت فرمایا

marfat.com

بہت الجھے بال میلے کپڑے والے جن کی کوئی پرواہ نہ کرے ایسے ہیں کہ اللہ عزوجل پر کسی بات میں قسم کھالیں تو خدا ان کی قسم سچی ہی کرے انہیں میں سے براء بن مالک ہیں انس نے کہا کہ شہر فارس میں قلعہ تستر پر جب جہاد ہوا مسلمانوں کو سخت دقت پیش آئی ان سے کہا اے براء اپنے رب پر قسم کھایئے انہوں نے قسم کھائی کہ اے رب میرے کافروں پر ہمیں قابو دے کہ ہم ان کی مشکیں کس لیں اور مجھے اپنے نبی سے ملا یہ کہکر حملہ آور ہوئے اور ان کے ساتھ مسلمانوں نے حملہ کیا ایرانیوں کا سپہ سالار ہرمزان مارا گیا اور سامان لوٹ لئے اور انہیں شکست ہوئی اور براء شہید ہوئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ واقعہ خلافت فاروقی ۲۰ھ کا ہے۔ (مولف) (کنزالعمال ۲: ۲۴۳)

۴۲۴۔ اصابہ فی معرفۃ الصحابہ میں ہے **روی البغوی باسناد صحیح عن محمد بن سیرین عن انس قال دخلت علی البراء بن مالك وهو يتغنى فقلت له قد ابدلك الله ماهو خير منه فقال اترهب ان اموت على فراشى لا والله ماكان الله ليحرمنى من ذلك وقد قتلت مائة متفردا سوى من شاركت فيه۔**

ایک روز انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت براء کے پاس آئے وہ اس وقت اشعار اپنے الحان سے پڑھ رہے تھے انہوں نے کہا آپ کو اللہ عزوجل نے وہ چیز عطا فرمائی جو اس سے بہتر ہے یعنی قرآن عظیم، فرمایا کیا یہ ڈرتے ہو کہ میں بچھونے پر مروں گا خدا کی قسم اللہ مجھے شہادت سے محروم نہ کرے گا سو کافر تو میں نے تنہا قتل کئے ہیں اور جو شرکت میں مارے ہیں وہ علاوہ۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۳ ے ۱"

حدی خوانی جائز ہے

۴۲۵۔ **فى الصحيحين عن انس ان انجشة حدا بالنساء فى حجة الوداع فاسرعت الابل فقال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يا انجشة رفقا بالقوارير۔**

حضرت انس سے مروی کہ انجشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حجۃ الوداع شریف میں حدی پڑھی تو اونٹ گرمائے بہت تیز چل نکلے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے انجشہ شیشوں کے ساتھ نرمی کرو یعنی شیشوں سے مراد عورتیں ہیں یعنی اونٹ اتنے تیز نہ کرو کہ تکلیف ہوگی یا عورتوں کا مجمع ہے خوش الحانی حد سے نہ گزارو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۱۷۳" (مسلم ۲/ ۵۵ ۲باب رحمته صلى الله تعالىٰ عليه وسلم النساء الخ) (بخاری ۲/ ۹۰۸، باب مایجوز من الشعر و الرجز الخ)

marfat.com

وقت وصال اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اظہار بے چینی

۴۲۶۔عن انس قال لما ثقل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جعل یتغشاہ الکرب فقالت فاطمۃ و اکرب اباہ فقال لھا لیس علی ابیک کرب بعد الیوم فلما مات قالت یا ابتاہ اجاب ربا دعاہ یا ابتاہ من جنۃ الفردوس ماواہ ابتاہ الی جبریل ننواہ فلما دفن قالت فاطمۃ یا انس اطابت انفسکم ان تحثوا علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم التراب۔ رواہ البخاری

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مرض سے گرانی ہوئی بے چینی نے غلبہ کیا حضرت بتول زہرا نے کہا ہائے میرے باپ کی بے چینی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آج کے بعد تیرے باپ پر کبھی کسی قسم کی بے چینی نہیں، جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا حضرت بتول زہرا نے کہا اے باپ میرے اللہ کے بلانے پر تشریف لے گئے اے باپ میرے وہ کہ فردوس کے باغ میں جنہیں کا ٹھکانا، اے باپ میرے ہم ان کے انتقال کی مصیبت جبریل سے بیان کرتے ہیں جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دفن کر چکے حضرت بتول زہرا نے فرمایا اے انس تمہارے دلوں نے کیونکر گوارا کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اطہر کو خاک میں پنہاں کرو۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۷۳" (بخاری ۲/ ۶۴۱، باب مرض النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و وفاتہ)

صدقہ وصلہ رحمی سے بلائیں دور ہوتی ہیں

۴۲۷۔ ابو یعلی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الصدقۃ و صلۃ الرحم یزید اللہ بھما فی العمر و یدفع بھما میتۃ السوء و یدفع بھما المکروہ و المحذور۔

بیشک صدقہ اور صلہ رحم ان دونوں سے اللہ تعالیٰ عمر بڑھاتا ہے اور بری موت کو دفع فرماتا ہے اور مکروہ واندیشہ کو دور کرتا ہے۔ (الترغیب و الترھیب ۳/ ۳۳۵، الترغیب فی صلۃ الرحم)

مہمان اپنا رزق لے کر آتا ہے

۴۲۸۔ ابو الشیخ ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الضیف یاتی برزقہ و یرتحل بذنوب القوم یمحص عنھم ذنوبھم۔

مہمان اپنا رزق لے کر آتا ہے اور کھلانے والے کے گناہ لے کر جاتا ہے ان کے گناہ منا

marfat.com

دیتا ہے

کھانا کھلانے کی فضیلت پر ایک حدیث پاک

۴۲۹۔ نیز امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ سے راوی کہ وہ فرماتے ہیں لان اجمع نفرا من اخوانی علی صاع او صاعین من طعام احب الی من ان ادخلَ سوقکم فاشتری رقبة فاعتقها

بیشک یہ بات کہ میں اپنے بھائی سے ایک گروہ کو جمع کر کے دو ایک صاع کھانا کھلاؤں مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ تمہارے بازار میں جاؤں اور ایک غلام خرید کر آزاد کروں۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۶۔۱" (الترغیب و الترھیب ۲/ ۶۸، الترغیب فی اطعام الطعام)

نصف شب کے بعد دعائیں قبول ہوتی ہیں سوائے زانیہ اور لوگوں سے بیجا مال وصول کرنے والے کے۔

۴۳۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تفتح ابواب السماء نصف اللیل فینادی منا د هل من داع فیستجاب له هل من سائل فیعطی هل من مکروب فیفرج عنه فلا یبقی مسلم یدعوا الله بدعوة الااستجاب الله عزوجل له الا زانیة تسعی بفرجها او عشارا.

آدھی رات کو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور منادی ندا کرتا ہے کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول فرمائی جائے، ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے عطا کریں، ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اس کی مشکل کشائی ہو، اس وقت جو مسلمان اللہ عزوجل سے کوئی دعا کرتا ہے مولیٰ سبحنہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے مگر زانیہ کہ اپنی فرج کی کمائی کھاتی ہے یا لوگوں سے بیجا محاصل تحصیلنے والا۔ رواہ احمد بسند مقارب و الطبرانی فی الکبیر و اللفظ له عن عثمن بن ابی العاص رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۸۲" (الترغیب و الترھیب ۱/ ۵۶۷، الترغیب فی العمل علی الصدقة)

ترنم سے جائز شعر پڑھنا درست ہے اس پر ایک حدیث

۴۳۱۔ (کف الرعاع عن محرمات اللهو و السماع لابن حجر میں ہے) المروی عن عمر رضی الله تعالیٰ عنه ان غلاما دخل علیه فوجده یترنم ببیت او نحو ذلك معجب منه فقال اذا خلونا قلنا کما تقول الناس۔

marfat.com

حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک لڑکا آیا جو کوئی شعر اچھی آواز میں گنگنا رہا تھا تو فرمایا کہ جب ہم تنہا ہوتے ہیں تو ایسا ہی کہتے ہیں جیسا لوگ کہتے ہیں یعنی ان جائز اشعار کو پڑھتے ہیں جو لوگوں میں رائج ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۳ ـ ۱"

ذکر الٰہی کے برابر غضب رب اور عذاب الٰہی سے نجات دینے والی کوئی چیز نہیں اس پر تین حدیثیں

۴۳۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ما عمل آدمی عملا انجی له من عذاب الله من ذکر الله قیل و لا الجهاد فی سبیل الله قال و لا الجهاد فی سبیل الله الا ان یضرب بسیفه حتی ینقطع۔**

آدمی کا کوئی عمل اللہ کے ذکر سے زیادہ اللہ کے عذاب سے نجات دہندہ نہیں عرض کی گئی کیا اللہ کی راہ میں جہاد بھی نہیں فرمایا جہاد بھی نہیں مگر یہ کہ آدمی اسقدر تلوار چلائے کہ وہ ٹوٹ جائے یا کٹ جائے۔ (مولف) رواه الطبرانی فی الاوسط و الصغیر بسند صحیح عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (کنز العمال ۱/ ۳۸۴)

۴۳۳۔ **ولابن ابی الدنیا و البیهقی عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان لکل شئ صقالة و ان صقالة القلوب ذکر اللہ و ما من شئ انجی من عذاب اللہ من ذکر اللہ قال و لا الجهاد فی سبیل اللہ قال نعم و لو ان یضرب بسیفه حتی ینقطع۔**

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر چیز کے لئے صیقل ہے اور دلوں کا صیقل اللہ کا ذکر ہے اور اللہ کے ذکر سے زیادہ کوئی چیز عذاب اللہ سے نجات دینے والی نہیں عرض کیا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں فرمایا ہاں اگرچہ آدمی اس قدر تلوار چلائے کہ وہ ختم ہو جائے۔ (مولف) (کنز العمال ۱/ ۳۷۵)

۴۳۴۔ **و لاحمد و ابی بکر بن ابی شیبة و الطبرانی بسند صحیح عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنه عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ما عمل آدمی عملا انجی له من عذاب اللہ من ذکر اللہ قالوا و لا الجهاد فی سبیل اللہ قال و لا الجهاد فی سبیل اللہ الا ان تضرب بسیفك حتی ینقطع ثم تضرب به حتی ینقطع ثم تضرب به**

marfat.com

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کا کوئی عمل اللہ کے ذکر سے زیادہ عذاب اللہ سے نجات دہندہ نہیں صحابہ نے عرض کی جہاد بھی نہیں فرمایا جہاد بھی نہیں مگر یہ کہ تم تلوار اس قدر چلاؤ کہ وہ ختم ہو جائے پھر چلاؤ پھر ختم ہو جائے پھر چلاؤ پھر ختم ہو جائے۔ (مولف)

(کنز العمال ۱/ ۳۸۴)

ذکر الٰہی کے لئے جنگل کو جانے کی اصل پر ایک حدیث

۴۳۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لو تعملون ما اعلم الی قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لخرجتم الی الصعدات تجارون الی الله**۔ رواه الطبرانی فی الکبیر و الحاکم و البیهقی فی الشعب بسند صحیح عن ابی الدرداء و الحاکم بسند صحیح عن ابی ذر رضی الله تعالیٰ عنه۔

میں جو جانتا ہوں اگر تم جان لیتے یہاں تک فرمایا کہ جنگل میں جا کر اللہ کی پناہ لے لیتے۔

(مولف)(ترمذی ۲/ ۵۰، باب ماجأ فی انذار النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قومه)

سات کے عدد میں دفع ضرر و آفت کی ایک خاص تاثیر ہے اس پر تین حدیثیں

۴۳۶۔ صحیح بخاری شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے **انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لما دخل بیتی و اشتدوجعه قال اهریقوا علی من سبع قرب لم تحلل اوکیتهن لعلی اعهد الی الناس**۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب میرے گھر میں تشریف لائے اور مرض شدید تھا فرمایا کہ مجھ پر سربستہ سات مشک پانی ڈالو۔ (سات کے عدد میں زہر اور سحر کے ضرر کو دفع کرنے کی ایک خاص تاثیر ہے) تاکہ میں لوگوں کو وصیت کروں۔ (مولف) (بخاری ۲/ ۶۳۹ باب مرض النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و وفاته)

۴۳۷۔ حدیث۔ **من تصبح کل یوم بسبع تمرات عجوة لم یضره ذلك الیوم سم و لاسحر**۔

جو ہر دن صبح کو عجوہ سات کھجوریں کھائے تو اس دن اس کو زہر اور سحر ضرر نہیں دیں گے۔ (مولف) (عجوہ مدینہ شریف کی ایک اعلیٰ قسم کی کھجور کا نام ہے) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۱۷۵" (بخاری ۲/ ۸۱۹، باب العجوه)

۴۳۸۔ فی النسائی من قال عند مریض لم یحضر اجله اسأل الله العظیم رب

العرش العظیم ان یشفیك سبع مرات۔

جو شخص کسی ایسے مریض کے پاس کہ جس کا وقت نہیں آگیا ہے عرض کرے سات مرتبہ اسئل اللہ العظیم الخ یعنی عظمت والے اللہ سے کہ عرش عظیم کا مالک ہے سوال کرتا ہوں کہ تجھ کو شفا عطا فرمائے۔ یعنی موت کے علاوہ ہر بیماری سے شفا کی امید ہے۔ (مولف)

چالیس مسلمان کی گواہی مقبول ہے

۴۳۹۔ حدیث میں ہے **اذا شهدت امة من الامم و هو اربعون فصاعدا اجاز الله تعالیٰ شهادتهم. رواه الطبرانی فی الکبیر و الضیأ المقدسی عن والد ابی الملیح۔**

جب کسی معاملہ میں چالیس یا اس سے زیادہ لوگ گواہی دیں تو اللہ تعالیٰ ان کی گواہی قبول فرمائے گا۔ (مولف) (اس لئے علماء فرماتے ہیں کہ جہاں چالیس مسلمان صالح جمع ہوتے ہیں ان میں ایک ولی اللہ ضرور ہوتا ہے۔ منہ) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۵۰۔۱"

والدین کی نافرمانی اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا حرام و گناہ کبیرہ ہے

۴۴۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ان الله تعالیٰ حرم علیکم عقوق الامهات و واد البنات و منعا وهاة وکره لکم قیل وقال و کثرة السوال و اضاعة المال.**

بیشک اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام فرمادیا ہے ماؤں کو ایذا دینا اور بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا، اور یہ آپ نہ دو اور اوروں سے مانگو اور ناپسند فرماتا ہے تمہارے لئے فضول حکایات اور کثرت سوالات اور مال کا ضائع کرنا۔ (مسلم ۲/ ۷۵، باب النهی عن کثرة المسائل الخ) (بخاری ۲/ ۸۸۴، باب عقوق الوالدین الخ)

اعلان نکاح کے لئے شادیوں میں بندوق چھوڑنا جائز ہے اور دف بجانا بھی

۴۴۱۔ **اخرج الترمذی عن ام المومنین الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اعلنوا هذا النکاح و اجعلوه فی المساجد و اضربوا علیه بالدفوف۔**

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح کا اعلان کرو اور اسے مسجدوں میں منعقد کرو اور اس پر دف بجاؤ۔ (مولف) (ترمذی ۱/ ۲۰۷، باب ماجاء فی اعلان النکاح)

۴۴۲۔ **وروی احمد بسند صحیح و ابن حبان فی صحیحه و الطبرانی فی**

marfat.com

الكبير و ابونعيم فى الحلية و الحاكم فى المستدرك عن عبدالله بن زبير رضى الله تعالىٰ عنهما عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اعلنوا النكاح۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح کا اعلان کرو (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۱۹۱" (ترمذی ۱/ ۲۰۷، باب ماجاء فی اعلان النکاح)

ایک ہرنی کے قصہ پر مشتمل ایک حدیث پاک

۴۴۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنگل میں تشریف رکھتے تھے کہ کسی کے پکارنے کی آواز آئی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا کسی کو نہ پایا پھر نظر فرمایا تو ایک ہرنی بندھی ہوئی پائی اور اس نے عرض کی اذن منی یا رسول اللہ۔ یارسول اللہ حضور میرے پاس تشریف لائیں رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہرنی کے قریب تشریف لے گئے فرمایا تیری کیا حاجت ہے اس نے عرض کی ان لی ولدین فی هذا الجبل فتحلنی حتی ارضعهما ثم ارجع الیك۔ اسی پہاڑ میں میرے دو بچے ہیں حضور مجھے کھول دیں کہ میں جاکر انہیں دودھ پلا آؤں پھر حضور کے پاس حاضر ہو جاؤں گی حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو اپنا وعدہ سچا کرے گی ہرنی نے عرض کی عذبنی الله عذاب العشار ان لم افعل۔ میں ایسا نہ کروں تو اللہ تعالیٰ مجھ پر ان لوگوں کا عذاب کرے جو ظلما لوگوں سے مال تحصیلتے تھے، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے کھول دیا وہ گئی بچوں کو دودھ پلا کر واپس آئی، مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھر اسے باندھ دیا، وہ بادیہ نشیں جس نے یہ ہرنی باندھی تھی ہوشیار ہوا اور عرض کی یارسول اللہ حضور کا کوئی کام ہے کہ میں بجالاؤں فرمایا ہاں یہ کہ تو اس ہرنی کو چھوڑ دے اس نے چھوڑ دی وہ ہرنی دوڑتی ہوئی یہ کہتی ہوئی چلی گئی کہ اشهد ان لا اله الا الله و انك رسول الله، میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور یہ کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ یہ حدیث طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۱۸۹"۔ (دلائل النبوۃ مترجم، ص۳۳۸)

دوسری قوم سے مشابہت و محبت حرام و منع ہے

۴۴۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قسم کھا کر فرماتے ہیں لایحب رجل قوما الا جعله الله معهم۔

جو جس قوم سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے انہیں کے ساتھ کر دے گا۔ رواه النسائی

عن امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(مسند احمد ۷/ ۲۰۹)

۴۴۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **من احب قوما حشرہ اللہ فی زمرتھم۔**

جو جس قوم سے دوستی کرے گا اللہ تعالیٰ انہیں کے گروہ میں اٹھائے گا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر و الضیاء فی المختارۃ عن ابی قرصافۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تاکید اور اس سے باز رہنے کی برائی

۴۴۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ان اول ما دخل النقص علی بنی اسرائیل انہ کان الرجل یلقی الرجل فیقول یا ھذا اتق اللہ ودع ما تصنع فانہ لاتحل لک ثم یلقاہ من الغد وھو علی حالہ فلا یمنعہ ذلک ان یکون اکیلہ و شریبہ و قعیدہ فلما فعلوا ذلک ضرب اللہ قلوب بعض ببعض ثم قال لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد و عیسیٰ بن مریم ذلک بما عصوا و کانو یعتدون. کانوا لا یتناھون عن منکر فعلوہ لبئس ما کانوا یفعلون. الحدیث۔**

بنی اسرائیل میں پہلی خرابی جو آئی وہ یہ تھی کہ ان میں ایک شخص دوسرے سے ملتا اس سے کہتا اے شخص اللہ سے ڈر اور اپنے کام سے باز آ کہ یہ حلال نہیں پھر دوسرے دن اس سے ملتا اور وہ اپنے اسی حال پر ہوتا تو یہ اسے اس کو اس کے ساتھ کھانے پینے پاس بیٹھنے سے نہ روکتا جب انہوں نے یہ حرکت کی اللہ تعالیٰ نے ان کے دل باہم ایک دوسرے پر مارے کہ منع کرنے والوں کا بھی انہیں خطاوالوں کے مثل ہو گیا پھر فرمایا بنی اسرائیل کے کافر لعنت کئے گئے داؤد و عیسیٰ بن مریم کی زبان پر یہ بدلہ ہے ان کی نافرمانیوں اور حد سے بڑھنے کا وہ آپس میں ایک دوسرے کو برے کام سے نہ روکتے تھے البتہ یہ سخت بری تھی کہ وہ کرتے تھے۔ رواہ ابوداؤد و اللفظ لہ و الترمذی و حسنہ عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۱۸۲" (ابوداؤد ۲/ ۵۹۶ باب الامر و النھی)

۴۴۷۔ مروی ہوا کہ اللہ عزوجل نے یوشع علیہ الصلاۃ والسلام کو وحی بھیجی میں تیری بستی سے چالیس ہزار اچھے اور ساٹھ ہزار برے لوگ ہلاک کروں گا، عرض کی الٰہی برے تو برے ہیں اچھے کیوں ہلاک ہوں گے فرمایا **انھم لم یغضبوا بغضبی و آکلوھم و شاربوھم۔**

اس لئے کہ جن پر میرا غضب تھا انہوں نے ان پر غضب نہ کیا اور ان کے ساتھ کھانے

marfat.com

پینے میں شریک رہے۔ رواہ ابن ابی الدنیا و ابوالشیخ عن ابراھیم عن عمر الصنعانی۔

فحش بکنے والے پر جنت حرام ہے

۴۴۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **الجنة حرام علی کل فاحش ان یدخلها۔**

جنت ہر فحش بکنے والے پر حرام ہے۔ اخرجه ابن ابی الدنیا فی فضل الصمت و ابو نعیم فی الحلیة عن عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما۔

حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے اور فحش علامت نفاق و نحوست ہے

۴۴۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **الحیاء من الایمان و الایمان فی الجنة و البذاء من الجفاء و الجفاء فی النار۔**

حیاء ایمان سے ہے اور ایمان جنت میں ہے اور فحش بکنا بے ادبی ہے اور بے ادبی دوزخ میں ہے۔ رواه الترمذی و الحاکم و البیهقی فی الشعب عن عمران بن حصین رضی الله تعالیٰ عنهم بسند صحیح۔ (ترمذی ۲/ ۲۱، باب ماجأ فی الحیأ)

۴۵۰۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **الحیاء و العی شعبتان من الایمان و البذاء و البیان شعبتان من النفاق۔**

شرم اور کم سخنی ایمان کی دو شاخیں ہیں اور فحش بکنا اور زبان کا طرار ہونا نفاق کے دو شعبے ہیں۔ احمد و الترمذی و حسنه و الحاکم و صححه عن ابی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه۔ (ترمذی ۲/ ۲۲، باب ماجأ فی العی)

۴۵۱۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **ما کان الفحش فی شیٔ قط الاشانه و ما کان الحیأ فی شیٔ قط الازانه۔**

فحش جب کسی چیز میں دخل پائے گا اسے عیب دار کرے گا اور حیا جب کسی چیز میں شامل ہوگی اس کا سنگار کر دے گی۔ احمد و البخاری فی الادب المفرد و الترمذی و ابن ماجة عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه بسند حسن۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۸۳" (ابن ماجہ ۲/ ۳۱۸، باب الحیاء) (ترمذی ۲/ ۱۸، باب ماجأ فی الفحش)

۴۵۲۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **البذاء شوم**

فحش بکنا منحوس ہے۔ اخرجه الطبرانی عن ابی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه

marfat.com

حسن۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۸۳"

علم دین عبادت سے بہتر وافضل ہے

۴۵۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **العلم افضل من العبادة۔**

علم عبادت سے افضل ہے (یعنی نفل عبادت سے) رواہ الخطیب و ابن عبداللہ فی کتاب العلم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (کنزالعمال ۱۰/ ۷۵)

۴۵۴۔ حدیث۔ **العلم خیر من العبادة۔**

علم عبادت سے بہتر ہے۔ ابوعمر فیہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنزالعمال ۱۰/ ۷۶)

۴۵۵۔ حدیث۔ **العلم افضل من العمل۔**

علم عمل سے افضل ہے۔ البیہقی فی الشعب عن بعض الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (کنزالعمال ۱۰/ ۷۶)

۴۵۶۔ حدیث۔ **العلم خیر من العمل**

علم عمل سے بہتر ہے۔ ابوالشیخ عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنزالعمال ۱۰/ ۱۰۴)

امور خیر کے لئے مسلمانوں سے چندہ کرنا سنت سے ثابت ہے۔

۴۵۷۔ صحیحین میں جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کچھ برہنہ پا برہنہ بدن صرف ایک کملی کفنی کی طرح چیر کر گلے میں ڈالے خدمت اقدس حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے حضور پرنور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی محتاجی دیکھی چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا، بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اذان کا حکم دیا بعد نماز خطبہ فرمایا بعد تلاوت آیات ارشاد کیا **تصدق رجل من دینارہ من درھمہ من ثوبہ من صاع برہ من صاع تمرہ حتی قال و لو بشق تمرۃ۔**

کوئی شخص اپنی اشرفی سے صدقہ کرے کوئی روپے سے کوئی کپڑے سے کوئی اپنے قلیل گیہوں سے کوئی اپنے تھوڑے چھوہاروں سے یہاں تک فرمایا اگرچہ آدھا چھوہارا۔ اس ارشاد کو سن کر ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روپیوں کا تھیلا اٹھا لائے جس کے اٹھانے میں ان کے ہاتھ تھک گئے۔ پھر لوگ پے در پے صدقات لانے لگے یہاں تک کہ دو انبار کھانے اور کپڑے کے ہو گئے

یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرۂ انور خوشی کے باعث کندن کی طرح دمکنے لگا اور ارشاد فرمایا **من سن فی الاسلام سنة حسنة فله اجرها و اجر من عمل بها بعده من غیر ان ینقص من اجورهم شیٔ۔**

جو شخص اسلام میں کوئی اچھی راہ نکالے اس کے لئے اس کا ثواب ہے اور اس کے بعد جتنے لوگ اس راہ پر عمل کریں گے سب کا ثواب اس کے لئے ہے بغیر اس کے کہ ان کے ثوابوں میں کچھ کمی ہو۔" (فتاوٰی رضویہ ج ۹، ص ۱۸۵) (مسلم ۱/ ۳۴، باب الحث علی الصدقة الخ)

عمل صالح کے ذریعہ سے دعائیں قبول ہوتی ہیں

۴۵۸۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں قصۂ اصحاب الرقیم میں جس کا اشارہ قرآن عظیم میں بھی موجود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تین مسافر رات کو ایک غار میں ٹھہرے پہاڑ سے ایک چٹان گر کر غار کے منہ پر ڈھک گئی یہ بند ہو گئی آپس میں بولے خدا کی قسم یہاں سے نجات نہ پاؤ گے۔ **الا ان تدعوا الله بصالح اعمالکم۔**

مگر یہ کہ اپنے نیک اعمال کو وسیلہ کر کے حضرت عزوجل سے دعا کرو ہر ایک نے اپنا اپنا ایک اعلیٰ درجے کا نیک عمل بیان کیا اور اس کے توسل سے دعا کی چٹان تھوڑی تھوڑی کھلتی گئی، تیسرے کی دعا پر بالکل ہٹ گئی اور انہوں نے نجات پائی، ان میں ایک دعا یہ تھی کہ میرے چچا کی بیٹی مجھے سب سے زیادہ پیاری تھی میں نے اس سے بدکاری چاہی وہ باز رہی یہاں تک کہ ایک سال قحط میں مبتلا ہو کر میرے پاس آئی **فاعطیتها عشرین و مائة دینار علی ان تخلی بینی و بین نفسها ففعلت**

میں نے اسے ایک سو بیس اشرفیاں دیں اس شرط پر کہ مجھے اپنے اوپر قدرت دے اس نے قبول کیا جب میں نے اس پر دسترس پائی اور قریب ہوا کہ زنا واقع ہو وہ روئی اور کہا میں نے یہ کام کبھی نہ کیا احتیاج نے مجھے مجبور کر دیا اللہ سے ڈر اور ناحق طور پر مہر کو نہ توڑ، میں تجھ سے ڈرا اور اس فعل سے باز رہا اور وہ اشرفیاں بھی اسی کو چھوڑ دیں۔ **اللهم ان کنت فعلت ذلك ابتغاء وجهك فاخرج عنا ما نحن فیه۔**

الٰہی اگر میں نے یہ کام تیری رضا چاہنے کے لئے کیا ہو تو ہمیں اس بلا سے نجات دے، اس پر چٹان سرکی۔ "فتاوٰی رضویہ، ج ۹، ص ۱۸۰" (مسلم ۲/ ۳۵۳، باب قصة اصحاب الغار الخ) (بخاری ۱/ ۳۰۳، باب حدیث الغار) (بخاری ۲/ ۸۸۳، کتاب [illegible])

marfat.com

مال حرام سے اگر حج کیا جائے تو مقبول نہیں ہوگا

۴۵۹۔ حدیث میں ہے جو مال حرام لے کر حج کو جاتا ہے جب لبیک کہتا ہے ہاتف غیب سے جواب دیتا ہے **لالبیک و لاسعدیک وحجک مردود علیک حتی ترد مافی یدک۔**

نہ تیری لبیک قبول نہ خدمت پذیر اور تیرا حج تیرے منہ پر مردود ہے یہاں تک کہ تو یہ مال حرام کہ تیرے قبضہ میں ہے اس کے مستحقوں کو واپس دیدے۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۹۰" (غنیۃ المستملی، ص ۱۳)

marfat.com

تعارف

مشعلة الارشاد فی حقوق الاولاد

(حقوق اولاد کا بیان)

۱۴ ربیع الآخر ۱۳۲۰ھ میں سوال پیش ہوا کہ والدین کے فوت ہونے کے بعد اولاد پر ان کا کیا حق رہتا ہے؟

اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی نے دلائل شرعیہ اور ۲۳ احادیث نبویہ علی صاحبہا التحیۃ و الثنا کی روشنی میں جو حقوق اخذ کئے ہیں وہ مختصراً یہ ہیں۔

۱- والدین کے مرنے کے بعد سب سے پہلا حق ان کی تجہیز و تکفین اور غسل و نماز و تدفین ہے۔

۲- ان کے لئے دعا و استغفار ہمیشہ کرتے رہنا اس سے کبھی غفلت نہ کرنا،

۳- صدقہ و خیرات اور اعمال صالحات کا ثواب انہیں پہنچاتے رہنا۔

۴- ان پر کسی کا کوئی قرض ہو تو اس کی ادائیگی میں عجلت و کوشش کرنا اور اپنے مال سے ان کا قرض ادا ہونے کو سعادت دارین سمجھنا۔

۵- ان پر کوئی فرض رہ گیا ہو تو بقدر قدرت اس کی ادائے ممکنہ شرعیہ میں سعی کرنا اگرچہ وصیت نہ کر گئے ہوں۔

۶- انہوں نے جو وصیت جائزہ شرعیہ کی ہو حتی الامکان اس کے نفاذ میں سعی کرنا اگرچہ شرعاً اپنے اوپر لازم نہ ہو۔

۷- ان کی قسم بعد مرگ بھی سچی ہی رکھنا مثلاً ماں یا باپ نے قسم کھائی تھی کہ میرا بیٹا فلاں جگہ نہ جائے گا یا فلاں سے نہ ملے گا۔ یا فلاں کام کرے گا تو ان کے بعد یہ خیال نہ کرنا کہ اب تو وہ ہیں نہیں ان کی قسم کا کیا خیال، نہیں بلکہ اس کا ویسا ہی پابند رہنا جیسا ان کی حیات میں رہتا جب تک کوئی حرج شرعی مانع نہ ہو۔

۸- ہر جمعہ کو ان کی زیارت قبر کے لئے جانا وہاں یٰسٓ شریف ایسی آواز سے پڑھنا کہ وہ سنیں

marfat.com

اور اس کا ثواب ان کی روح کو پہنچانا۔

۹-ان کے رشتہ داروں کے ساتھ عمر بھر نیک سلوک کئے جانا۔

۱۰-ان کے دوستوں سے دوستی نباہنا ہمیشہ ان کا اعزاز واکرام رکھنا۔

۱۱- کبھی کسی کے ماں باپ کو برا کہہ کر جواب میں انہیں برا نہ کہلوانا۔

۱۲-سب میں سخت تر یہ حق ہے کہ کبھی کوئی گناہ کر کے انہیں قبر میں رنج نہ پہنچانا، اس کے سب اعمال کی خبر ماں باپ کو پہنچتی ہے، نیکیاں دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور گناہ دیکھتے ہیں، تو رنجیدہ ہوتے ہیں اور ان کے قلب پر صدمہ ہوتا ہے۔

بالجملہ والدین کا حق وہ نہیں کہ انسان اس سے کبھی عہدہ بر آ ہو سکے کہ والدین اس کے ظاہری حیات ووجود کے سبب ہیں، تو جو کچھ نعمتیں دینی ودنیوی پائے گا سب انہیں کے طفیل میں ہوں گی کہ ہر نعمت وکمال، وجود پر موقوف ہے اور وجود کے سبب وہ موجود ہوا تو صرف ماں باپ ہونا ہی ایسے عظیم حق کا موجب ہے جس سے بری الذمہ کبھی نہیں ہو سکتا نہ کہ اس کے ساتھ اس کی پرورش میں ان کی کوششیں، اس کے آرام کے لئے ان کی تکلیفیں، خصوصا پیٹ میں رکھنے پیدا ہونے دودھ پلانے میں ماں کی اذیتیں وغیرہ تو ان کا شکر کہاں ادا ہو سکتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ والدین اولاد کے لئے اللہ کے ظل ہیں اس کی ربوبیت ورحمت کے مظہر ہیں صدقہ میں محسن اعظم رحمت ورافت مومناں کے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم۔

marfat.com

احادیث

مشعلة الارشاد فی حقوق الاولاد

حقوق اولاد میں سے یہ ہے کہ والدین کے مرنے کے بعد ان کی تجہیز و تکفین اور دعائے استغفار کرے کوئی وصیت کرے تو اسے نافذ کرے ان کے رشتہ داروں سے اور دوستوں سے حسن سلوک کرے۔

۴۶۰۔ ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدمت اقدس حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ ماں باپ کے انتقال کے بعد کوئی طریقہ ان کے ساتھ نکوئی باقی ہے جسے میں بجالاؤں فرمایا نعم اربعة الصلاة عليهما و الاستغفار لهما و انفاذ عهدهما من بعدهما و اكرام صديقهما و صلة الرحم التى لارحم لك الا من قبلهما فبهذا الذى بقى من برهما بعد موتهما۔

ہاں چار باتیں ہیں ان پر نماز اور ان کے لئے دعائے مغفرت اور ان کی وصیت نافذ کرنا اور ان کے دوستوں کی بزرگداشت اور جو رشتہ صرف انہیں کی جانب سے ہو نیک برتاؤ سے اس کا قائم رکھنا یہ وہ نکوئی ہے کہ ان کی موت کے بعد ان کے ساتھ کرنی باقی ہے۔ رواه ابن النجار عن ابى اسيدالساعدى رضى الله تعالىٰ عنه مع القصة۔ "فتاوی رضویہ ج ۹ ص ۱۹۲، مشعلة الارشاد"۔ (کنزالعمال ۱۳۶/۲۲)

۴۶۱۔ ورواه البيهقى فى سننه عنه رضى الله تعالىٰ عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لايبقى للولد من برالوالد الاربع الصلوة عليه و الدعاء له و انفاذ عهده من بعده و صلة رحمه و اكرام صديقه۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اولاد کے لئے والد کے ساتھ نکوئی کی چار باتیں ہیں، ان پر نماز پڑھنا، ان کے لئے دعائے مغفرت کرنا، ان کی وصیت نافذ کرنا، صلہ رحمی کرنا اور ان کے دوستوں کی تعظیم کرنا۔ (مولف) (کنزالعمال ۲۲/ ۶۳)

۴۶۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں استغفار الولد لابيه بعد الموت

marfat.com

من البر۔

ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک سے یہ بات ہے کہ اولاد ان کے بعد ان کے لئے دعا
مغفرت کرے۔ رواہ ابن النجار عن اسید بن مالك بن زرارة رضی الله تعالیٰ عنه۔(کنزالعمال، ۲۲/ ۵۶)

اولاد، والدین کے لیئے دعا کرے

۴۶۳۔ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **اذا ترك العبد الدعاء للوالدين فانه ينقطع عنه الرزق۔**

آدمی جب ماں باپ کے لئے دعا چھوڑ دیتا ہے اس کا رزق قطع ہو جاتا ہے۔ رواہ الطبرانی فی التاریخ عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه۔(کنزالعمال، ۲۲/ ۶۸)

والدین کی طرف سے اولاد کو چاہئے کہ صدقہ کرے

۴۶۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **اذا تصدق احدكم بصدقة تطوع فليجعلها عن ابويه فيكون لهما اجرها و لاينقص من اجره شيأ**

جب تم میں کوئی شخص کچھ نفل خیرات کرے تو چاہئے کہ اسے اپنے ماں باپ کی طرف سے کرے کہ اس کا ثواب انہیں ملے گا اور اس کے ثواب سے کچھ نہ گھٹے گا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط و ابن عساکر عن عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما و نحوه الديلمی فی مسند الفردوس عن معوية بن حيدة القشيری رضی الله تعالیٰ عنه۔(کنزالعمال، ۶/ ۲۶۶)

نماز نفل اور روزہ نفل کا ثواب والدین کو پہنچایا جا سکتا ہے حدیث میں ہے

۴۶۵۔ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ میں اپنے ماں باپ کی زندگی میں ان کے ساتھ نیک سلوک کرتا تھا اب وہ مر گئے ان کے ساتھ نیک سلوک کی کیا راہ ہے فرمایا **ان من البر بعد الموت ان تصلی لهما مع صلوتك و تصوم لهما مع صيامك۔**

بعد مرگ نیک سلوک یہ ہے کہ تو اپنی نماز کے ساتھ ان کے لئے نماز پڑھے اور اپنے روزوں کے ساتھ ان کیلئے روزے رکھے۔ رواہ الدار قطنی۔

یعنی جب اپنے ثواب ملنے کے لئے کچھ نفل نماز پڑھے یا روزے رکھے تو کچھ نفل نماز ان کی طرف سے انہیں ثواب پہنچائے، یا نماز روزہ جو عمل نیک کرے ساتھ ہی انہیں ثواب پہنچنے کی بھی نیت کر لے کہ انہیں ملے گا اور تیرا بھی کم نہ ہوگا۔

marfat.com

والدین کی طرف سے حج کرنے کا ثبوت

۴۶۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **من حج عن والدیه او قضی عنهما مغرما بعثه الله یوم القیمة مع الابرار۔**

جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے یا ان کا قرض ادا کرے روز قیامت نیکوں کے ساتھ اٹھے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط و الدار قطنی فی السنن عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۹۳ امشعلۃ الارشاد" (کنز العمال ۲۲/۵۹)

والدین پر اگر قرض ہو تو اولاد ادا کرے

۴۶۷۔ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اسی ہزار قرض تھے وقت وفات اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بلا کر فرمایا **بع فیها اموال عمر فان وفت و الافسل بنی عدی فان وفت والافسل قریشا و لاتعدعنهم۔**

میرے دین میں اول میرا مال بیچنا اگر کافی ہو جائے ٹھہاورنہ میری قوم بنی عدی سے مانگنا اگر یوں بھی پورا نہ ہو تو قریش سے مانگنا اور ان کے سوا اوروں سے سوال نہ کرنا، پھر صاحبزادہ موصوف سے فرمایا اضمنھا۔ تم میرے قرض کی ضمانت کرلو وہ ضامن ہوگئے اور امیر المومنین کے دفن سے پہلے اکابر انصار و مہاجرین کو گواہ کر لیا کہ وہ اسی ہزار مجھ پر ہیں ایک ہفتہ نہ گزرا تھا کہ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ سارا قرض ادا فرمادیا۔ رواہ ابن سعد فی الطبقات عن عثمن بن عروۃ۔

والدہ کی طرف سے اس کی بیٹی حج کر سکتی ہے

۴۶۸۔ قبیلہ جہنیہ سے ایک بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ میری ماں نے حج کرنے کی منت مانی تھی وہ ادا نہ کر سکیں اور ان کا انتقال ہو گیا کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں فرمایا **نعم حجی عنها ارأیت لو کان علی امك دین اکنت قاضیه اقضوا الله فالله احق بالوفاء۔**

ہاں اس کی طرف سے حج کر بھلا دیکھ تو اگر تیری ماں پر کوئی دین ہوتا تو تو ادا کرتی یا نہیں یونہی خدا کا دین ادا کرو کہ وہ زیادہ ادا کا حق رکھتا ہے۔ رواہ البخاری عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (بخاری ۱/ ۲۵۰، باب الحج و النذر عن المیت الخ)

لولاد اگر والدین کی جانب سے حج کرے تو انہیں اس کا ثواب پہنچتا ہے۔

۴۶۹۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **اذا حج الرجل عن والدیه تقبل منه و**

marfat.com

منهما و تبشر به ارواحها فی السماء و کتب عنداللہ برا۔

انسان جب اپنے والدین کی طرف سے حج کرتا ہے وہ حج اس کی اور ان کی سب کی طرف سے قبول کیا جاتا ہے اور ان کی روحیں آسمان میں اس سے شاد ہوتی ہیں اور یہ شخص اللہ عزوجل کے نزدیک ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا لکھا جاتا ہے۔ رواہ الدار قطنی عن زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنزالعمال، ۲۲/ ۵۶)

۴۷۰۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من حج عن ابیہ و عن امہ فقد قضی عنہ حجتہ و کان لہ فضل عشر حجج۔

جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے ان کی طرف سے حج ادا ہو جائے اور اسے دس حج کا ثواب زیادہ ملے۔ رواہ الدار قطنی عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (کنزالعمال ۲۲/ ۵۹)

۴۷۱۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من حج عن والدیہ بعد وفاتھما کتب اللہ لہ عتقا من النار و کان للمحجوج عنھا اجر حجۃ تامۃ من غیر ان ینقص من اجورھما شی۔

جو اپنے والدین کے بعد ان کی طرف سے حج کرے اللہ تعالیٰ دوزخ سے اس کے لئے آزادی لکھے اور ان دونوں کے واسطے پورے حج کا ثواب ہو جس میں اصلا کمی نہ ہو۔ رواہ الاصبہانی فی الترغیب و البیھقی فی الشعب عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۹۳" مشعلۃ الارشاد۔ (کنزالعمال ۵/ ۶۵)

حقوق اولاد میں سے یہ بھی ہے کہ اگر وہ کوئی قسم دیں تو اسے سچی رکھے

۴۷۲۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من بر قسمھما وقضی دینھما و لم یستسب لھما کتب بارا و ان کان عاقا فی حیاتھما و من لم یبر قسمھما و لم یقض دینھما و استسبّ لھما کتب عاقا و ان کان بارا فی حیاتھما۔

جو شخص اپنے ماں باپ کے بعد ان کی قسم سچی کرے اور ان کا قرض ادا کرے اور کسی کے ماں باپ کو برا کہہ کر انہیں برا نہ کہلوائے وہ والدین کے ساتھ نکوکار لکھا جاتا ہے اگرچہ ان کی زندگی میں نافرمان تھا اور جو ان کی قسم پوری نہ کرے اور ان کا قرض نہ اتارے اور اوروں کے والدین کو برا کہہ کر انہیں برا کہلوائے وہ عاق لکھا جائے اگرچہ ان کی حیات میں نکوکار تھا۔ رواہ الطبرانی فی

marfat.com

الاوسط عن عبدالرحمن بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۹۴"

مشعلة الارشاد۔

والدین کی قبروں کی زیارت کو جائے اور یٰسین وغیرہ پڑھ کر ایصال ثواب کرے۔

۴۷۳۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **من زار قبر ابویه او احدهما فی کل یوم جمعة مرة غفر الله کتب برا۔**

جو اپنے ماں باپ کی قبر کی زیارت کرے ہر جمعہ کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والا لکھا جائے۔ رواه الامام الترمذی العارف بالله الحکیم فی نوادر الاصول عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔ (کنزالعمال ۲۲/ ۵۹)

۴۷۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **من زار قبر ابویه او احدهما یوم الجمعة فقراء عنده یٰس غفر له۔**

جو شخص روز جمعہ اپنے والدین یا ایک کی زیارت قبر کرے اور اس کے پاس یٰسین پڑھے بخش دیا جاوے۔ رواه ابن عدی عن الصدیق الاکبر رضی الله تعالیٰ عنه۔ **(کنزالعمال ۲۲/ ۵۹)**

۴۷۵۔ **و فی لفظ من زار قبر والدیه او احدهما فی کل جمعة فقراء عنده یٰس غفر الله له بعدد کل حرف منها۔**

جو ہر جمعہ والدین یا ایک کی زیارت قبر کرے وہاں یٰسین پڑھے یٰسین شریف میں جتنے حرف ہیں ان سب کی گنتی کے برابر اللہ تعالیٰ اس کے لئے مغفرت فرمائے۔ رواه هو والخلیلی و ابوالشیخ و الدیلمی و ابن النجار و الرافعی وغیرهم عن ام المومنین الصدیقة عن ابیها الصدیق الاکبر۔ رضی الله تعالیٰ عنهما عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔ (کنزالعمال ۲۲/ ۶۶)

قبر والدین کی زیارت کرنا حج مقبول کے برابر ہے

۴۷۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **من زار قبر ابویه او احدهما احتسابا کان کعدل حجة مبرورة و من کان زوارا لهما زارت الملئکة قبره۔**

جو بہ نیت ثواب اپنے والدین دونوں یا ایک کی زیارت قبر کرے حج مقبول کے برابر ثواب پائے اور جو بکثرت ان کی زیارت قبر کرتا ہو فرشتے اس کی قبر کو زیارت کے لئے آویں۔ رواه الامام الترمذی الحکیم و ابن عدی عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما۔ (کنزالعمال ۲۲/ ۶۶)

marfat.com

والدین کے دوستوں اور رشتہ داروں سے عمر بھر حسن سلوک کئے جائے۔

۴۷۷۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **من احب ان یصل اباہ فی قبرہ فلیصل اخوان ابیہ من بعدہ۔**

جو چاہے کہ باپ کی قبر میں اس کے ساتھ حسن سلوک کرے وہ باپ کے بعد اس کے عزیزوں دوستوں سے نیک برتاؤ رکھے۔ رواہ ابویعلی و ابن حبان عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (کنزالعمال ۲۲/ ۵۷)

۴۷۸۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **من البر ان تصل صدیق ابیک۔**

باپ کے ساتھ نیکوکاری سے ہے یہ کہ تو اس کے دوست سے نیک برتاؤ رکھے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنزالعمال ۲۲/ ۵۷)

۴۷۹۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **ان ابر البر ان یصل الرجل اھل ذی ابیہ بعد ان یولی الاب۔**

بیشک باپ کے ساتھ سب نکوکاریوں سے بڑھ کر یہ نکوکاری ہے کہ آدمی باپ کے پیٹھ دینے کے بعد اس کے دوستوں سے اچھی روش پر رہتا ہے۔ رواہ الامۃ احمد و البخاری فی الادب المفرد و مسلم فی صحیحہ و ابوداؤد و الترمذی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (مسلم ۲/ ۳۱۴، باب فضل صلۃ اصدقاء الاب الخ) (ابوداؤد ۲/ ۷۰۰، باب فی بر الوالدین) (کنزالعمال ۲۲/ ۵۷)

والدین کے دوستوں سے تعلق منقطع نہ کرے

۴۸۰۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **احفظ ود ابیک لاتقطعہ فیطفی اللہ نورک۔**

اپنے ماں باپ کی دوستی نگاہ رکھ اسے قطع نہ کرنا کہ اللہ تعالیٰ نور تیرا بجھادے گا۔ رواہ البخاری فی الادب المفرد و الطبرانی فی الاوسط و البیہقی فی الشعب عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۱۹۴، مشعلۃ الارشاد۔ (کنزالعمال ۲۲/ ۵۷)

نیک اعمال سے والدین کو خوش رکھے نہ کہ بداعمالیوں سے انہیں تکلیف پہنچائے

۴۸۱۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **تعرض الاعمال یوم الاثنین والخمیس علی اللہ تعالیٰ و تعرض علی الانبیاء و علی الاباء والامہات یوم الجمعۃ فیفرحون**

marfat.com

بحسناتهم و تزداد وجوههم بياضا و اشراقا فاتقوا الله و لاتوذوا موتاكم۔

ہر دوشنبہ وپنجشنبہ کواللہ عزوجل کے حضور اعمال پیش ہوتے ہیں اور انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والتسلیم اور ماں باپ کے سامنے ہر جمعہ کو وہ نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں اور ان کے چہروں کی صفائی و تابش بڑھ جاتی ہے تو اللہ سے ڈرو اور اپنے مردوں کو اپنے گناہوں سے رنج نہ پہنچاؤ۔ رواہ الامام الحکیم عن والد عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۹۴" مشعلۃ الارشاد۔

حقوق والدین سے بری الذمہ ہونا دشوار ہے

۴۸۲۔ حدیث میں ہے ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ ایک راہ میں ایسے گرم پتھروں پر کہ اگر گوشت کا ٹکڑا ان پر ڈالا جاتا کباب ہو جاتا، چھ میل تک اپنی ماں کو اپنی گردن پر سوار کر کے لے گیا ہوں، کیا اب میں اس کے حق سے ادا ہو گیا ہوں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لعله ان يكون بطلقة واحدة۔

تیرے پیدا ہونے میں جس قدر دردوں کے جھٹکے اس نے اٹھائے ہیں شاید یہ ان میں ایک جھٹکے کا بدلہ ہو سکے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن بريدة رضی الله تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۹۵" مشعلۃ الارشاد۔ (کنزالعمال ۲۲/۶۱)

marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد نہم

جانور پالنا جائز ہے مگر یہ کہ دانہ پانی دینا ہوگا

۴۸۳۔ایک حدیث میں ہے کہ جو جانور پالو دن میں ۷۰ بار اسے دانہ پانی دکھاؤ۔

کتا پالنے کے بارے میں ایک حدیث

۴۸۴۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اقتنی کلبا الا کلب ماشیہ او ضاریا نقص من عملہ کل یوم قیراطان۔

جو کتا پالے مگر کلی کا کتا یا شکاری روز اس کی نیکیوں سے دو قیراط کم ہوں۔ ان قیراطوں کی مقدار اللہ و رسول جانے جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ رواہ احمد و الشیخان و الترمذی و النسائی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۱۹۶" (موطا مالک، ص ۳۸۲، ماجأ فی امر الکلاب)

تین شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی

۴۸۵۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثۃ لایقبل اللہ لھم صلاۃ و لاتصعد لھم الی السمأ حسنۃ العبد الآبق حتی یرجع الی موالیہ فیضع یدہ فی ایدیھم و المرأۃ الساخط علیھا زوجھا حتی یرضی و السکران حتی یصحو۔

تین شخصوں کی کوئی نماز قبول نہیں ہوتی نہ کوئی نیکی آسمان کو چڑھے بھاگا ہوا غلام جب تک اپنے آقاؤں کی طرف پلٹ کر اپنے کو ان کے قابو میں دے اور عورت جس سے اس کا خاوند ناراض ہو یہاں تک کہ راضی ہو جائے اور نشے والا جب تک ہوش میں آئے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط و ابنا خزیمۃ و حبان فی صحیحھما عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (مشکوۃ ۲/ ۲۸۳، باب عشرۃ النساء الفصل الثالث)

عورت کو شوہر کے بستر کے علاوہ سونا منع اور باعث لعنت ہے

۴۸۶۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا باتت المرأۃ ھاجرۃ فراش

marfat.com

زوجها لعنتها الملئكة حتى تصبح۔

جب عورت اپنے شوہر کا بچھونا چھوڑ کر سوئے تو صبح تک فرشتے اس پر لعنت کریں۔ رواہ البخاری و مسلم و النسائی عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه۔ (مسلم ۱/ ۴۶۴، باب تحریم امتناعها من فراش زوجها)

اجازت شوہر کے بغیر اگر عورت گھر سے نکلے تو اس پر لعنت ہوتی ہے

۴۸۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان المرأة اذا خرجت من بيتها و زوجها كاره لعنها كل ملك فی السماء و كل شئ مرت عليه غير الجن و الانس حتى يرجع۔

جو عورت اپنے گھر سے باہر جائے اور اس کے شوہر کو ناگوار ہو جب تک پلٹ کر آئے آسمان میں ہر فرشتہ اس پر لعنت کرے اور جن و آدمی کے سوا جس جس چیز پر گزرے سب اس پر لعنت کریں۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما۔

عورت کو شوہر سے طلاق مانگنا منع ہے

۴۸۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایما امرأة سألت زوجها الطلاق (طلاقا) من غير مابأس فحرام عليها رائحة الجنة۔

جو عورت بے ضرورت شرعی خاوند سے طلاق مانگے اس پر جنت کی بو حرام ہے۔ رواہ احمد و ابوداؤد و الترمذی و حسنه و ابن ماجة و ابن حبان و الحاكم و قال صحيح على شرط البخاری و مسلم و اقروه عن ثوبان رضی الله تعالیٰ عنه۔ (ابوداؤد ۱/ ۳۰۳، باب فی الخلع)

خلع کرنا باعث نفاق ہے

۴۸۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان المختلعات هن المنافقات۔

خاوند سے طلاق لینے والیاں وہی منافقہ ہیں۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر بسند حسن عن عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه۔ (ترمذی ۱/ ۲۲۶ باب ماجاء فی المختلعات)

زوجین کے درمیان اختلاف پیدا کرنا منع ہے

۴۹۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من خبب على امرء زوجته او مملوكه فليس منا۔

جو کسی شخص پر اس کی زوجہ یا اس کی باندی غلام کو بگاڑ دے وہ ہمارے گروہ سے نہیں

احمد و البزار و ابن حبلن و الحاکم و قال صحیح و اقرہ عن بؤیدة و ابوداؤد و الحاکم بسند صحیح عن ابی ھزیرة و الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین۔" فتاوی رضویہ، ج۹، ص۱۹"(الترغیب و الترھیب ۳/ ۸۲، الترھیب من افساد المرأة الخ)

نیکی کی بات شروع کرنے والے کو اس کا ثواب ملے گا اور برائی ایجاد کرنے والے پر اس کا گناہ ہوگا

۴۹۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من دعا الی ھدی کان لہ من الاجر مثل اجور تبعہ لاینقص ذلك من اجورھم شیأ و من دعا الی ضلالة کان علیہ من الاثم مثل آثام من تبعہ لاینقص ذلك من آثامھم شیأ۔

جو کسی امر ہدایت کی طرف بلائے جتنے اس کا اتباع کریں ان سب کی برابر ثواب پائے اور اس سے ان کے ثوابوں میں کچھ کمی نہ آئے اور جو کسی امر ضلالت کی طرف بلائے جتنے اس کے بلانے پر چلیں ان سب کے برابر اس پر گناہ ہو اور اس سے ان کے گناہوں میں کچھ تخفیف راہ نہ پائے۔" فتاوی رضویہ، ج۹، ص۱۹۹"(مسلم ۲/ ۳۴۱، باب من سن سنة حسنة او سیئة الخ)

مزامیر حرام ہے

۴۹۲۔ حدیث صحیح بخاری شریف ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیکونن فی امتی اقوام لیستحلون الحر و الحریر و الخمر و المعازف۔

ضرور میری امت میں وہ لوگ ہونے والے ہیں جو حلال ٹھہرائیں گے عورتوں کی شرمگاہ یعنی زنا اور ریشمی کپڑوں اور شراب اور باجوں کو۔ حدیث صحیح جلیل متصل و قد اخرجہ ایضا احمد و ابوداؤد و ابن ماجة والا سمعیلی و ابونعیم باسانید صحیحة لامطعن فیھا و صححہ جماعة آخرون من الائمة کما قالہ بعض الحفاظ قالہ الامام ابن حجر فی کف الرعاع۔" فتاوی رضویہ، ج۹، ص۱۹۹"(بخاری ۲/ ۸۳۷، باب ماجأ فیمن یستحل الخمر الخ)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے نام تبدیل فرمادیئے جن کے معنی اصلی کے لحاظ سے کوئی برائی تھی

۴۹۳۔ جامع ترمذی میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یغیر الاسم القبیح۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت کریمہ تھی کہ برے نام کو بدل دیتے۔(ترمذی ۲/ ۱۱۱،

marfat.com

باب ماجاء فی تغییر الاسماء)

۴۹۴۔ سنن ابی داؤد میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عاصی (عاص) وعزیز وعتلہ و شیطان و حکم و غراب و حباب و شہاب نام تبدیل فرمادیئے قال ترکت اسانیدھا للاختصار۔

(ابوداؤد ۲/ ۔ ۔ ۶. باب فی تغییر الاسم القبیح)

۴۹۵۔ احرم کا نام بدل کر زبیر رکھا۔ رواہ عن اسامۃ بن اخذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۴۹۶۔ عاصیہ کا نام جمیلہ رکھا۔ رواہ مسلم عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (مسلم

۲/ ۲۰۸. باب استحباب تغییر الاسم القبیح الخ)

۴۹۷۔ برہ کا نام زینب رکھا اور فرمایا لاتزکوا انفسکم و اللہ اعلم باھل البر منکم.

اپنی جانوں کو آپ اچھا نہ بتاؤ خدا خوب جانتا ہے کہ تم میں نکوکار کون ہے، برہ کے معنی تھے

زن نکوکار اسے خودستائی بتا کر تبدیل فرمادیا۔ رواہ مسلم عن زینت بنت ابی سلمۃ رضی اللہ

تعالیٰ عنہما۔ (مسلم ۲/ ۲۰۸، باب استحباب الاسم الخ)

اچھا نام رکھنے کے بارے میں ایک حدیث

۴۹۸۔ اور ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انکم تدعون یوم القیمۃ باسمائکم و اسمأ آبائکم فاحسنوا اسماء کم۔

بیشک تم روز قیامت اپنے اور اپنے والدوں کے نام سے پکارے جاؤ گے تو اپنے نام اچھے رکھو۔ رواہ احمد و ابوداؤد عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند جید۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۲۰۱" (ابوداؤد ۲/ ۶ ۔ ۶. باب فی تغییر الاسماء)

اسمائے انبیاء پر نام رکھنے کی تاکید و ترغیب پر ایک حدیث پاک

۴۹۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تسموا باسماء الانبیاء

انبیاء کے ناموں پر نام رکھو۔ رواہ البخاری فی الادب المفرد و ابوداؤد و النسائی عن ابی وھب الجشمی وله تتمة و البخاری فی التاریخ بلفظ سموا عن عبداللہ بن جراد رضی اللہ تعالیٰ عنہ وله تتمة اخری۔ (ابوداؤد ۲/ ۶۷۶، باب فی تغییر الاسماء)

حضور کی کنیت پر نام رکھنے کی ممانعت پر ایک حدیث۔ نیز یہ کہ یہ حکم زمانہ رسالت میں تھا مگر اب عند العلماء حکم جواز ہے

۵۰۰۔ صحیحین و مسند احمد و جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ میں حضرت انس، صحیحین و ابن ماجہ

میں حضرت جابر، معجم کبیر طبرانی حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے رسول اللہ صلی اللہ تعا
علیہ وسلم فرماتے ہیں سموا باسمی ولاتکنوا بکنیتی۔

میرے نام پر نام رکھواور میری کنیت نہ رکھو۔ (بخاری ۲/ ۹۱۴، باب قول النبی صلی اللہ تعال
علیہ وسلم سموا باسمی الخ)

محمد نام رکھنے والا اور جس کا یہ نام رکھا جائے دونوں جنت میں جائیں گے

۵۰۱۔ ابن عساکر و حافظ حسین بن احمد بن عبداللہ بن بکیر حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من ولد له مولود فسماه محمدا
حبالی و تبرکا باسمی کان هو و مولوده فی الجنة۔

جس کے لڑکا پیدا ہو اور وہ میری محبت اور میرے نام پاک سے تبرک کے لئے اس کا نام محمد
رکھے وہ اور اس کا لڑکا دونوں بہشت میں جائیں۔ امام خاتم الحفاظ جلال الملۃ والدین سیوطی فرماتے
ہیں هذا امثل حدیث ورد فی هذا الباب و اسناده حسن۔ یعنی جسقدر حدیثیں اس باب
میں آئیں یہ سب سے بہتر ہے اور اس کی سند حسن ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۲۰۲" (کنز العمال
۲۲/ ۲)

محمد نام کا شخص عذاب دوزخ سے محفوظ رہے گا

۵۰۲۔ ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت نبیط بن شریط رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قال الله تعالیٰ وعزتی و جلالی لا عذبت احدا
تسمی باسمك فی النار۔

رب عزوجل نے مجھ سے فرمایا مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم جس کا نام تمہارے نام پر ہوگا
اسے دوزخ کا عذاب نہ دوں گا" فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۲۰۳"

محمد و احمد نام والے شخص پر دوزخ حرام ہے

۵۰۳۔ حافظ ابو طاہر سلفی و حافظ ابن بکیر حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں روز قیامت "شخص حضرت عزت کے حضور کھڑے کئے جائیں
گے حکم ہوگا انہیں جنت میں لے جاؤ عرض کریں گے کہ الٰہی ہم کس عمل پر جنت کے قابل ہوئے
ہم نے تو کوئی کام جنت کا نہ کیا رب عزوجل فرمائے گا۔ ادخلا الجنة فانی آلیت علی نفسی ان
لایدخل النار من اسمه احمد ولا محمد

marfat.com

جنت میں جاؤ کہ میں نے حلف فرمایا ہے کہ جس کا نام احمد یا محمد ہو وہ دوزخ میں نہ جائے گا۔
یعنی جب مومن ہو اور مومن عرف قرآن و حدیث و صحابہ میں اسی کو کہتے ہیں جو سنی صحیح العقیدہ ہو۔

جن لوگوں کے پاس محمد و احمد کے آدمی کھانا کھائیں وہ مقدس ہیں

۵۰۴۔ حافظ ابن بکیر امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روای کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، دیلمی مسند الفردوس میں موقوفاً راوی کہ مولیٰ علی فرماتے ہیں، ابن عدی کاملا اور ابو سعد نقاش بسند صحیح اپنے معجم شیوخ میں راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

مااطعم طعاما علی مائدة ولاجلس عليها وفيها اسمی الا وقدسوا كل يوم مرتين.

جس دستر خوان پر لوگ بیٹھ کر کھانا کھائیں اور ان میں کوئی محمد نام کا ہو وہ لوگ ہر روز دو بار مقدس کئے جائیں

۵۰۵۔ حدیث امیر المومنین (علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے لفظ یہ ہیں **ما من مائدة وضعت فحضر عليها من اسمه احمد او محمد الا اقدس الله ذالك المنزل كل يوم مرتين**

جس دستر خوان پر احمد یا محمد نام کا کوئی حاضر ہو اللہ تعالیٰ ہر روز اس گھر کو دو بار مقدس فرماتا ہے۔ (مولف)

ایک گھر میں دو یا تین محمد ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں بلکہ یہ باعث رحمت و برکت ہے

۵۰۶۔ ابن سعد طبقات میں عثمان عمری سے مرسلا راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ما ضر احدكم لو كان فی بيته محمد ومحمدان وثلثة**

تم میں کسی کا کیا نقصان ہے اگر اس کے گھر میں ایک محمد یا دو محمد یا تین محمد ہوں۔ (کنزالعمال ۲۲، ۲۵)

محمد نام کا آدمی کسی مشورہ میں شریک ہو تو اس میں برکت ہو گی

۵۰۷۔ طرائفی و ابن الجوزی امیر المومنین مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **مااجتمع قوم قط فی مشورة و فيهم رجل اسمه محمد لم يدخلوه فی مشورتهم الالم يبارك لهم فيه**

جو کوئی قوم کسی مشورے کے لئے جمع ہوں اور ان میں کوئی شخص محمد نام ہو اور اسے اپنے مشورے میں شریک نہ کریں ان کے لئے اپنی مشورت میں برکت نہ رکھی جائے۔ (کنزالعمال

(۲۲/۲۷)

جس کا نام محمد ہو اس کی عزت و تکریم کرو

۵۰۸۔ حاکم و خطیب تاریخ اور دیلمی مسند میں امیر المومنین مولی علیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روای رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **اذا سمیتم الولد محمدا فاکرموہ واوسعوا له فی المجلس ولا تقبحوا له وجها**

جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اس کی عزت کرو اور مجلس میں اس کے لئے جگہ کشادہ کرو اور اسے برائی کی طرف نسبت نہ کرو یا اس پر برائی کی دعا نہ کرو۔ (کنز العمال ۲۲/۲۷)

محمد نام کے شخص کو تکلیف نہ دو

۵۰۹۔ بزار مسند میں حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **اذا سمیتم محمدا فلا تضربوہ ولا تحرموہ**

جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اسے نہ مارو نہ محروم کرو۔ (کنز العمال ۲۲/۲۷)

عورت کے حمل سے لڑکا پیدا ہونے کی ایک پر اثر دعا

۵۱۰۔ فتاویٰ امام شمس الدین سخاوی میں ہے ابو شعث (ابو شعیب) حرانی نے امام عطا (تابعی جلیل الشان استاذ امام الائمہ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے روایت کی **من اراده ان یکون حمل زوجته ذکرا فلیضع یده علی بطنها ویقل ان کان ذکرا فقد سمیته محمدا فانه یکون ذکرا**

جو چاہے کہ اس کی عورت کے حمل میں لڑکا ہو اسے چاہئے اپنا ہاتھ عورت کے پیٹ پر رکھ کر کہے **ان کان ذکرا فقد سمیته محمدا** اگر لڑکا ہے تو میں نے اس کا نام محمد رکھا انشاء اللہ العزیز لڑکا ہی ہوگا۔ "فتاوی رضویہ ج ۹ ص ۲۰۳"

اپنے مملوک کو عبدی کہنے کی ممانعت پر ایک حدیث

۵۱۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لایقولن احدکم عبدی کلکم عبید الله ولکن لیقل غلامی هذا مختصر**

ہرگز تم میں اب کوئی اپنے مملوک کو یوں نہ کہے کہ میرا بندہ تم سب خدا کے بندہ ہو ہاں یوں کہے کہ میرا غلام، رواه مسلم عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه "فتاوی رضویہ ج ۹، ص ۲۰۴"

(مسلم ۲/۲۳۸ باب حکم اطلاق لفظة العبد الخ)

marfat.com

لفظ سلام کے ساتھ ہاتھ کا اشارہ بھی ہو تو مضائقہ نہیں ورنہ صرف اشارہ کرنا منع ہے

حدیث میں ہے

۵۱۲۔اخرج الترمذی قال حدثنا سوید نا عبد الله بن المبارك نا عبد الحمید بن بهرام انه سمع شهربن حوشب یقول اسمأبنت یزید تحدث ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مر فی المسجد یوما وعصبة من النسأ قعود فالوىٰ بیده هذا

حدیث حسن۔

اسما بنت یزید سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن مسجد سے تشریف لے گئے وہاں عورتوں کی ایک جماعت بیٹھی تھی تو حضور نے ہاتھ کے اشارہ سے انہیں سلام کیا (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۱۹۸"(ترمذی ۲/ ۹۹ باب ماجأ فی التسلیم علی النساء)

بدفالی پر ایک حدیث

۵۱۳۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود **الطیرة شرك (من الشرك)**

بدفال لینا اور اس پر کاربند ہونا مشرکوں کا شیوہ ہے (مؤلف) رواه الائمة احمد فی المسند والبخاری فی الادب المفرد وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجة والحاکم فی صحاحهم کلهم عن ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه بسند صحیح "فتاوی رضویہ ج ۹ ص ۲۰۹"(ترمذی ۱/ ۲۹۰ باب ماجاء فی الطیرة)

تشبہ کی ممانعت پر ایک حدیث پاک

۵۱۴۔ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم **ان الرجل اذا رضی هدی الرجل وعمله فهو مثل عمله**۔رواه الطبرانی من حدیث عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی آدمی دوسرے کے عمل وراہ کو پسند کرے تو وہ اسی کے مثل ہے۔(مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۲۱۴"

پچھنا لگانے والے کی کمائی خبیث ہے

۵۱۵۔فی الحدیث **کسب الحجام خبیث**۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بھری سنگی لگانے والے کی کمائی خبیث ہے چونکہ اس میں نجاست کی آلودگی ہوتی ہے اس لئے اسے خبیث فرمایا (مولف) (ابوداؤد ۲/ ۴۸۶ باب فی کسب الحجام)

marfat.com

۵۱۶۔ قد ثبت ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احتجم واعطی الحجام۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سنگی لگوائی اور حجام کو اس کی اجرت عطا فرمائی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۲۲۵"

دانۂ تسبیح میں وردو غیرہ پڑھنے کا ثبوت حدیث میں ہے

۵۱۷۔ عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ دخل مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی امرأۃ و بین یدیھا نوی او حصی تسبح بہ فقال الا اخبرك بما ھو ایسر علیك من ھذا او افضل فقال سبحن اللہ عدد ما خلق فی السماء و سبحن اللہ عدد ما خلق فی الارض و سبحن اللہ عدد ما بین ذلك و سبحن اللہ عدد ما ھو خالق و اللہ اکبر مثل ذلك و لااللہ الا اللہ مثل ذلك و لاحول و لاقوۃ الا باللہ مثل ذلك۔ رواہ ابوداؤد والترمذی و النسائی و ابن حبان فی صحیحہ والحاکم و قال صحیح الاسناد۔

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک خاتون کے پاس آئے جس کے سامنے کھجور کی گٹھلیاں یا کنکریاں تھیں جن سے وہ تسبیح پڑھ رہی تھی، حضور نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتادوں جو اس سے آسان اور افضل ہو پھر فرمایا کہ سبحن اللہ عدد ما خلق فی السماء الخ کہا کرو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۲۲۶"

(ترمذی ۲/ ۱۹۷، باب فی دعاء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الخ)

چار جائز کھیلوں کے بیان میں دو حدیثیں

۵۱۸۔ النسائی روی بسند حسن عن جابر بن عبداللہ و جابر بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال کل شی لیس من ذکر اللہ فھو لھو و لعب الا ان یکون اربعۃ ملاعبۃ الرجل امرأتہ و تادیب الرجل فرسہ و مشی الرجل بین الغرضین و تعلیم الرجل السباحۃ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذکر اللہ کے سوا جو چیز ہے وہ لہو و لعب ہے مگر چار چیزیں یعنی آدمی کا بیوی سے ملاعبت کرنا، آدمی کا گھوڑا سدھانا پھرانا اور دو نشانوں کے درمیان چلنا اور تیراکی سیکھنا۔ (مولف)

۵۱۹۔ و اخرج الطبرانی فی الاوسط عن امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کل لهو یکره الا ملاعبة الرجل امرأته و مشیه بین الهدفین و تعلیمه فرسه. الحدیث صحیح لاشك۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام کھیل مکروہ ہیں مگر بیوی سے ملاعبت، تیر اندازی کے لئے اس کے نشانوں کے مابین چلنا اور گھوڑے کو کاڑھنا (سکھانا)۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۲۳۴"

ہدیہ و صدقہ کرنا خدا اور رسول کو راضی کرنے کے برابر ہے اور اس سے حاجتیں پوری ہوتی ہیں

۵۲۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ان الصدقة یبتغی بها وجه الله تعالیٰ والهدیة یبتغی بها وجه الرسول و قضاء الحاجة۔**

صدقے سے اللہ عزوجل کی رضا مطلوب ہوتی ہے اور ہدیہ سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا اور اپنی حاجت روائی منظور ہوتی ہے۔ رواه الطبرانی فی الکبیر عن عبدالرحمن بن علقمة رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۲۱۰"

امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر ایک حدیث پاک

۵۲۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **کلا والله لتامرن بالمعروف و تنهون عن المنکر او لیضربن الله بقلوب بعضکم علی بعض ثم لیلعنکم کما لعنهم۔**

یوں نہیں، خدا کی قسم یا تو تم ضرور امر بالمعروف کرو گے اور ضرور نہی عن المنکر کرو گے یا ضرور اللہ تعالیٰ تمہارے دل آپس میں ایک دوسرے پر مارے گا پھر تم سب پر اپنی لعنت اتارے گا جیسی ان بنی اسرائیل پر اتاری۔ رواه ابوداؤد عن عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه هذا مختصرا۔ "فتاوی رضویہ ج۹، ص۲۱۶" (ابوداؤد ۲/ ۵۹۶، باب الامر و النهی)

خوشبو لگانا سنت ہے اور اسے رد کرنا نہیں چاہئے

۵۲۲۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **من عرض علیه ریحان فلا یرده فانه خفیف المحمل طیب الریح۔**

جس کے سامنے خوشبو نبات پھول پتی وغیرہ پیش کی جائے تو اسے رد نہ کرے کہ اس کا بوجھ ہلکا اور بو اچھی ہے، بوجھ ہلکا یہ کہ پیش کرنے والے پر مشقت نہیں کوئی بھاری احسان نہیں۔ رواه مسلم و ابوداؤد عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔ (ابوداؤد ۲/ ۵۷۷، باب فی [illegible])

marfat.com

۵۲۳۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اربع من سنن المرسلین الختان و التعطر و النکاح و السواك۔

چار باتیں انبیاء مرسلین علیہم الصلاۃ والسلام کی سنتوں سے ہیں ختنہ کرانا اور خوشبو لگانا اور نکاح اور مسواک۔ رواہ الامام احمد و الترمذی والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال الترمذی حسن غریب۔ (مسند احمد ۶/ ۵۸۶)

۵۲۴۔ صحیح بخاری شریف میں ہے ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان لایرد الطیب۔

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوشبو کی چیز رد نہ فرماتے تھے۔ رواہ ھو والامام احمد و الترمذی و النسائی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۲۲۶"

(بخاری ۲، ۸۷۸، باب من لم یرد الطیب)

نعمت خداوندی کا سادگی کے ساتھ اظہار کرنا جائز ہے

۵۲۵۔ ھذا نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قائلا ان اللہ تعالیٰ یحب ان یری اثر نعمتہ علی عبدہ۔ رواہ الترمذی و حسنہ و الحاکم و صححہ عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اپنی دی ہوئی نعمتوں کا اثر دیکھنا پسند فرماتا ہے۔ یعنی اظہار نعمت خداوندی جو بطور تشکر ہو اللہ کو محبوب ہے۔ (مولف)

ابن آدم کے کھانے پر ایک حدیث

۵۲۶۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الحدیث الصحیح یحسب ابن آدم لقیمات یقمن صلبہ الحدیث۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اولاد آدم کو کھانے کے اتنے لقمے کافی ہیں جو ان کی پیٹھ سیدھی رکھیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۲۳۴" (ترمذی، ج۲، ص۶۳، باب ماجأ فی کراھیۃ کثرۃ الاکل)

marfat.com

تعارف

الحق المجتلی فی حق المبتلی

(بلارسیدہ و مجذوم کے احکام)

ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ کو سوال ہوا کہ مجذوم کے ساتھ اکل و شرب اور نشست و برخاست شرعا کیسا ہے؟

اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی نے تحریر فرمایا کہ۔

مذہب معتمد و صحیح یہ ہے کہ جذام، کھجلی، چیچک اور طاعون وغیرھا اصلاً کوئی بیماری ایک دوسرے کو ہرگز ہرگز اڑ کر نہیں لگتی اور علماء کا اس بات میں اتفاق ہے کہ مجذوم کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا مباح ہے اور اس کی خدمت گزاری و تیمارداری موجب ثواب ہے۔

اس کی تائید و تصویب میں جو احادیث پیش کی گئی ہیں وہ بظاہر مختلف ہیں، یعنی بعض حدیثوں میں صاحب جذام سے اجتناب و دور رہنے کی ترغیب نکلتی ہے اور بعض میں یہ ذکر ہے کہ کوئی بیماری اڑ کر نہیں لگتی۔

امام احمد رضا دونوں انواع کی حدیثوں کی توضیح و تاویل میں فرماتے ہیں کہ

"احادیث قسم ثانی تو اپنے افادہ میں صاف صریح و واضح ہیں کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی، کوئی مرض ایک دوسرے کی طرف سرایت نہیں کرتا، کوئی تندرست بیمار کے قرب و اختلاط سے بیمار نہیں ہو جاتا، جسے پہلے شروع ہوئی اسے کس کی اڑ کر لگی"۔

اس مفہوم کی جو حدیثیں ہیں ان کے ارشادات عالیہ کو سن کر یہ خیال کسی طرح گنجائش نہیں پاتا کہ واقع میں تو بیماری اڑ کر لگتی ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمانۂ جاہلیت کا وسوسہ اٹھانے کے لئے مطلقاً اس کی نفی فرمائی ہے، پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اجلہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کا عملی سلوک کہ مجذوموں کو اپنے ساتھ کھلانا ان کا جھوٹا پانی پینا انکا ہاتھ اپنے ہاتھ سے پکڑ کر برتن میں رکھنا وغیرہ یہ سب واضح کر رہا ہے کہ "عدوی" (یعنی ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا) محض خیال باطل ہے۔

marfat.com

اور قسم اول (یعنی مجذوم سے دور بھاگنے) کی حدیثیں وہ اس درجہ عالیہ صحت پر نہیں ہیں جس درجہ صحت پر احادیث نفی ہیں ان میں اکثر ضعیف ہیں اور بعض غایت درجہ حسن ہیں۔

پھر امام احمد رضا نے ان احادیث کی تاویل و تشریح بھی نہایت حسین و جمیل انداز میں کی ہے جو احادیث بظاہر مختلف ہیں، اور دونوں قسموں کی حدیثوں کے مابین تطبیق و توفیق بھی احسن وجوہ میں دی ہے اس حدیث کے ضعف و سقم اور روایان حدیث کے ثقہ و غیر ثقہ ہونے کے وجوہات پر بھی بحث کی ہے۔

غرضیکہ امام احمد رضا نے اس محققانہ رسالہ میں مسئلہ عدوی کا وہ حق تحقیق ادا کیا ہے جو اپنی مثال آپ ہے اور ان کی یہ تحقیقات عظیمہ جہازی سائز کے ۱۳ صفحات پر پھیلی ہوئی ہیں اور ۳۷ احادیث کریمہ عنوان بحث و تمحیص ہیں۔

marfat.com

احادیث

الحق المجتلی فی حق المبتلیٰ

جذامی سے اجتناب واحتراز کی تاکید پر چند احادیث مبارکہ

۵۲۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **اتقوا المجذوم کما یتقی الاسد۔**

جذامی سے بچو جیسا شیر سے بچتے ہیں۔ رواہ البخاری فی التاریخ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنزالعمال ۱۰/۲۹)

۵۲۸۔ روایت ابن جریر کے لفظ یہ ہیں **فر من المجذوم فرارک من الاسد۔**

جذامی سے بھاگ جیسا شیر سے بھاگتا ہے۔ **رمز الامام الجلیل السیوطی حسنہ علی ما فی التیسیر او صحتہ علی مافی فیض القدیر و ذکرہ فی اللفظ الاول فی الجامع الصغیر و باللفظ الاخیر فی الکبیر۔** (بخاری ۲/۸۵۰، باب الجذام)

۵۲۹۔ **فی صحیح البخاری بلفظ فر من المجذوم کما تفر من الاسد۔**

جذامی سے بھاگ جیسا شیر سے بھاگتا ہے۔ (مولف) (بخاری ۲/۸۵۰، باب الجذام)

۵۳۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **اتقوا صاحب الجذام کمایتقی السبع اذا ھبط وادیا فاھبطوا غیرہ۔**

جذامی سے بچو جیسا درندے سے بچتے ہیں وہ ایک نالے میں اترے تو تم دوسرے میں اترو۔ رواہ ابن سعد فی الطبقات عن عبداللہ بن جعفر الطیار رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند ضعیف۔ (کنزالعمال ۱۰/۲۹)

۵۳۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لاتدیموا النظر الی المجذومین۔**

مجذوموں کی طرف نگاہ جما کر نہ دیکھو۔ رواہ ابن ماجۃ و ابن جریر قلت و سندہ حسن صالح۔ (ابن ماجہ ۲/۲۶۱، باب الجذام)

۵۳۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوسری روایت میں فرماتے ہیں **لاتحدوا**

imamat.com

النظر الی المجذومین۔

جذامیوں کی طرف پوری نگاہ نہ کرو۔ رواہ ابوداؤد الطیالسی و البیھقی فی السنن بسند حسن ایضا کلھم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔(کنزالعمال ۱۰/۲۹)

۵۳۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتدیموا النظر الی المجذومین اذا کلمتموھم فلیکن بینکم و بینھم قدر رمح۔

جذامیوں کی طرف نظر نہ جماؤ ان سے بات کرو تو تم میں ان میں ایک ایک نیزے کا فاصلہ ہو۔ رواہ احمد و ابویعلی و الطبرانی فی الکبیر و ابن جریر عن فاطمۃ الصغریٰ عن ابیھا السید الشھید الریحانۃ الاصغر و ابن عساکر عنھا عنہ و عن ابن عباس معا رضی اللہ تعالیٰ عنھم جمیعا۔ و

۵۳۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کلم المجذوم و بینک و بینہ قید رمح اور رمحین۔

مجذوم سے اس طور پر بات کر کہ تجھ میں اس میں ایک دو نیزے کا فاصلہ ہو۔ رواہ ابن السنی و ابونعیم فی الطب عن عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنھما بسند واہ قلت لکن لہ شاھد۔(کنزالعمال ۱۰/۲۹)

حضور علیہ السلام نے ایک جذامی سے بیعت تولی مگر ان سے مصافحہ نہیں فرمایا

۵۳۵۔ حدیث میں ہے جب وفد ثقیف حاضر بارگاہ اقدس ہوئے اور دست انور پر بیعت کیں ان میں ایک صاحب کو یہ (جذام کا) عارضہ تھا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرما بھیجا ارجع فقد بایعناک۔ واپس جاؤ تمہاری بیعت ہو گئی، یعنی زبانی کافی ہے مصافحہ نہ ہونا مانع بیعت نہیں۔ رواہ ابن ماجۃ قلت بسند حسن عن رجل من آل الشرید یقال لہ عمرو عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و رواہ ابن جریر فسمی اباہ الشرید وھو الشرید بن سوید الثقفی ذکر الامام الجلیل السیوطی بالتخریج الاول فی الاول فی اول الجامع الکبیر و بالاخر فی مسانید جمع الجوامع اقول بل الحدیث فی صحیح مسلم بلفظ قد بایعناک فارجع کما ھو لفظ ابن جریر سواء بسواء

حضور علیہ الصلاۃ والسلام کا ان سے ایسا فرمانا چند وجوہ کا احتمال رکھتا ہے

(۲)حضار میں کسی کو دیکھ کر یہ خیال نہ پیدا ہو کہ ہم ان سے بہتر ہیں خود بینی اس مرض سے بھی سخت تر بیماری ہے

(۳)مریض اہل مجمع کو دیکھ کر غمگین نہ ہو کہ یہ سب ایسے چین میں ہیں اور وہ بلا میں تو اس کے قلب میں تقدیر کی شکایت پیدا ہو گی

(۴)حاضرین کا لحاظ خاطر فرمانا کہ عرب بلکہ عرب و عجم جمہور بنی آدم بالطبع ایسے مریض کی قربت سے برا مانتے ہیں نفرت لاتے ہیں

(۵)اقول ممکن کہ خاطر مریض کا لحاظ فرمایا کہ ایسا مریض خصوصاً نو مبتلا خصوصاً ذی وجاہت مجمع میں آتے ہوئے شرماتا ہے۔

(۶)اقول ممکن کہ مریض رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں سے رطوبت نکلتی تھی تو نہ چاہا کہ مصافحہ فرمائیں وغیرہ۔ منہ)"فتاوی رضویہ،ج۹،ص۲۴۱" الحق المجتلی۔(ابن ماجہ،ج۲،ص۲۶۱، باب الجذام)(مسلم،ج۲،ص۲۳۳،باب اجتناب المجذوم و نحوہ)

مجذوم سے احتراز کے بارے میں مزید چار حدیثیں

۵۳۶۔حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مجذوم کو آتے دیکھا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا یاانس اثن البساط لایطأ علیه بقدمه۔

اے انس بچھونا الٹ دو کہیں یہ اس پر اپنا پاؤں نہ رکھ دے۔ رواہ الخطیب عنه رضی الله تعالیٰ عنه و فی القلب منه شیٔ (کنزالعمال،۱۰/۳۰)

۵۳۷۔حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے درمیان وادی عسفان پر گزرے وہاں کچھ لوگ مجذوم پائے مرکب کو تیز چلا کر وہاں سے تشریف لے گئے اور فرمایا ان کان شیٔ من الداء یعدی فهو هذا۔

اگر کوئی بیماری اثر کر لگتی ہے تو وہ یہی ہے رواہ ابن النجار عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما و المرفوع منه عند ابن عدی فی الکامل من دون ذکر القصة وهو ضعیف۔ (کنزالعمال ۱۰/۵۵)

۵۳۸۔حدیث میں ہے ایک جذامی عورت کعبہ معظمہ کا طواف کر رہی تھی امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا امة الله لاتؤذی الناس لو جلست فی بیتك۔

اے اللہ کی لونڈی لوگوں کو ایذا نہ دے اچھا ہو کہ تم اپنے گھر میں بیٹھے رہو پھر وہ گھر سے

نہ نکلیں۔ رواہ مالك و الخرائطی فی اعتلال القلوب عن ابی ملیکة۔(مؤطا مالک، ص ۱۶۵، جامع الحج)

۵۳۹۔ حدیث میں ہے ان عمر بن الخطاب قال للمعیقیب رضی الله تعالیٰ عنهما اجلس منی قید رمح و کان به ذلك الداء و کان بدریا۔

معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اہل بدر (و مہاجرین سابقین اولین رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے ہیں انہیں یہ مرض تھا امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا مجھ سے ایک نیزے کے فاصلے پر بیٹھئے۔ رواہ ابن جریر عن الزهری قلت مرسل و لا یصح۔(کنز العمال ۱۰/ ۵۳)

قضاو قدر پر یقین کامل ہو تو "مجذوم" کے ساتھ اختلاط اور کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

۵۴۰۔ حدیث میں ہے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح کو کچھ لوگوں کی دعوت کی ان میں معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے وہ سب کے ساتھ کھانے میں شریک کئے گئے اور امیر المومنین نے ان سے فرمایا خذ مما یلیك و من شقك فلو کان غیرك ما اکلنی فی صحفة و لکان بینی و بینه قید رمح۔

اپنے قریب سے اپنی طرف سے لیجئے اگر آپ کے سوا کوئی اور اس مرض کا ہوتا تو میرے ساتھ ایک رکابی میں نہ کھاتا اور مجھ میں اور اس میں ایک نیزے کا فاصلہ ہوتا۔ رواہ ابن سعد و ابن جریر عن فقیه المدینة خارجة بن زید رضی الله تعالیٰ عنهما۔(کنز العمال، ۱۰/ ۵۴)

۵۴۱۔ حدیث میں ہے امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستر خوان پر شام کو کھانا رکھا گیا لوگ حاضر تھے امیر المومنین بر آمد ہوئے کہ ان کے ساتھ کھانا تناول فرمائیں معیقیب بن ابی فاطمہ دوسی صحابی مہاجر حبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا ادن فاجلس و ایم الله لو کان غیرك به الذی بك ماجلس منی ادنی من قید رمح۔

قریب آیئے بیٹھئے خدا کی قسم دوسرا ہوتا تو ایک نیزے سے کم فاصلے پر میرے پاس نہ بیٹھتا رویاه عنه ذلك فی الغداء و هذا فی العشاء۔(کنز العمال ۱۰/ ۵۴)

۵۴۲۔ حدیث میں ہے محمود بن لبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بعض ساکنان موضع جرش نے بیان کیا کہ عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث بیان کی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جذامی سے بچو جیسا درندے سے بچتے ہیں وہ ایک نالے میں اترے تو تم دوسرے میں اترو میں نے کہا واللہ اگر عبداللہ بن جعفر نے یہ حدیث بیان کی تو غلط نہ کہا جب

marfat.com

میں مدینہ طیبہ آیا ان سے ملا اور اس حدیث کا حال پوچھا کہ اہل جرش آپ سے یوں ناقل تھے فرمایا کذبوا واللہ ماحدثتھم ھذا و لقد رایت عمر بن الخطاب یوتی بالاناء فیہ الماء فیعطیہ معیقب فیشرب منہ ثم ینا ولہ عمر من یدہ فیضع فمہ موضع فمہ حتی یشرب منہ فعرفت انما یصنع عمر ذلک فرارا من ان یدخلہ شئ من العدوی و اللہ انہوں نے غلط نقل کی میں نے یہ حدیث ان سے نہ بیان کی میں نے تو امیر المومنین عمر کو یہ دیکھا ہے کہ پانی ان کے پاس لایا جاتا وہ معیقب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیتے معیقب پی کر اپنے ہاتھ سے امیر المومنین کو دیتے امیر المومنین اون کے منہ رکھنے کی جگہ اپنا منہ رکھ کر پانی پیتے میں سمجھتا کہ امیر المومنین یہ اس لئے کرتے ہیں کہ بیماری اڑ کر لگنے کا خطرہ ان کے دل میں نہ آنے پائے۔ رویاہ عن محمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنز العمال ۱۰/ ۵۳)

۵۴۳۔ ابن سعد کی روایت میں ایک مفید بات زائد ہے کہ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا امیر المومنین فاروق اعظم جسے طبیب سنتے معیقب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے اس سے علاج چاہتے دو حکیم یمن سے آئے ان سے بھی فرمایا وہ بولے جاتا رہے یہ تو ہم سے ہو نہیں ہو سکتا ہاں ایسی دوا کردیں گے کہ بیماری ٹھہر جائے بڑھنے نہ پائے۔ امیر المومنین نے فرمایا عافیۃ عظیمۃ ان یقف فلا یزید بڑی تندرستی ہے کہ مرض ٹھہر جائے بڑھنے نہ پائے انہوں نے دو بڑی زنبیلیں بھروا کر اندرائن کے تازہ پھل منگوائے جو خربوزے کی شکل اور نہایت تلخ ہوتے ہیں پھر ہر پھل کے دو دو ٹکڑے کئے اور معیقب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لٹا کر دونوں طبیبوں نے ایک ایک تلوے پر ایک ایک ٹکڑا ملنا شروع کیا جب وہ ختم ہو گیا دوسرا ٹکڑا لیا یہاں تک کہ معیقب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منہ اور ناک سے سبز رنگ کی کڑوی رطوبت نکلنے لگی اس وقت چھوڑ کر دونوں حکیموں نے کہا اب یہ بیماری کبھی ترقی نہ کرے گی عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں فواللہ ما زال معیقب متماسکا لا یزید و جعہ حتی مات

واللہ معیقب اس کے بعد ہمیشہ ایک ٹھہری حالت میں رہے تا دم مرگ مرض کی زیادتی نہ ہوئی" فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۲۴۲، ملحق المحتسبی۔ (کنز العمال ۱۰/ ۵۳)

اگر قضاو قدر پر وثوق کامل ہے تو جذامی کے ساتھ اختلاط اور کھانے پینے میں حرج نہیں اس پر مزید چند حدیثیں

۵۴۴۔ حدیث میں ہے امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار میں قوم

ثقیف کے سفیر کی حاضری ہوئی کھانا حاضر لایا گیا وہ لوگ نزدیک آئے مگر ایک صاحب کہ اس مرض میں مبتلا تھے الگ ہو گئے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا قریب آؤ قریب آئے فرمایا کھانا کھاؤ کھانا کھایا حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں و جعل ابوبکر یضع یدہ موضع یدہ فیاکل مما یاکل منہ المجذوم۔

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ شروع کیا کہ جہاں سے وہ مجذوم نوالہ لیتے وہیں سے صدیق نوالہ لے کر نوش فرماتے رضی اللہ تعالیٰ عنہ رواہ ابوبکر بن ابی شیبۃ و ابن جریر عن القاسم۔ غالباً یہ وہی مریض ہیں جن سے زبانی بیعت پر اکتفا فرمائی گئی تھی۔ (کنز العمال ۱۰/ ۵۲)

۵۴۵۔ حدیث جلیل میں ہے ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخذ بید رجل مجذوم فادخلھا معہ فی القصعۃ ثم قال ثقۃ باللہ و توکلا علی اللہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جذامی صاحب کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ پیالے میں رکھا اور فرمایا اللہ پر تکیہ ہے اور اللہ پر بھروسہ۔ رواہ ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجۃ و عبدبن حمید و ابن خزیمۃ و ابن ابی عاصم و ابن السنی فی عمل الیوم و اللیلۃ و ابویعلی و ابن حبان و الحاکم فی المستدرک و البیھقی فی السنن و الضیاء فی المختارۃ و ابن جریر و الامام الطحاوی کلھم من جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کذا ذکر الامام الجلیل الجلال السیوطی فی اول قسمی جامعہ الکبیر وزدت انا ابن جریر و الطحاوی **قلت** و بہ علم ان قصر المشکوٰۃ علی ابن ماجۃ لیس فی موضعہ ثم الحدیث سکت علیہ (و صححہ ابن خزیمۃ و ابن حبان و الحاکم و الضیاء و قال المناوی فی التیسیر باسناد حسن و تصحیح ابن حبان و الحاکم قال ابن حجر فیہ نظر اھ) **اقول** لکن فیہ مفضل بن فضالۃ البصری بالباء اخو مبارک قال فی التقریب ضعیف وقال الترمذی ھذا حدیث غریب لانعرفہ الا من حدیث یونس بن محمد عن المفضل بن فضالۃ و المفضل بن فضالۃ ھذا شیخ بصری و المفضل بن فضالۃ شیخ اخر مصری اوثق من ھذا او اشھر وروی شعبۃ ھذا الحدیث عن حبیب بن الشھید عن ابن برید قال عمر اخذ بید مجذوم و حدیث شعبۃ اثبت عندی واصح اھ و اخرج ابن عدی فی الکامل ھذا الحدیث المفضل المذکور و قال لم ار لہ انکر من ھذا قال ورواہ شعبۃ عن حبیب عن ابن بریدۃ ان عمر اخذ

marfat.com

الحدیث اھ ولم یذکر الذھبی فی المیزان فی المفضل ھذا جرحا مفصل

ولاغير مفسر مما يبلغ درجة التضعيف البتة انما نقل عن يحيىٰ انه قال ليس هو بذالك و عن الترمذى ما قدمنا ان المصرى اوثق منه و عن النسائى انه قال ليس بالقوى۔ **اقول** و لا يخفى عليك البون البين بين ليس بالقوى و ليس بقوى و قد روى عنه ذاك المؤدب الثقة الثبت و عبدالرحمن بن مهدى ذاك الجبل الشامخ الامام الحافظ قال البخارى فى علىٰ بن عبدالله المعروف و بابن المدينى مااستصغرت نفسى الا عنده و قال ابن المدينى فى عبدالرحمن هذا مارايت اعلم منه و كذلك موسى بن اسماعيل ذاك الثقة الثبت و جماعة لا جرم حسنه الحافظ و اطلاق الصحيح علىٰ الحسن غير مستنكر وقد صححه امام الائمة ابن خزيمة و من تبعه و قد وجدت له متابعا فان الامام الاجل ابا جعفر الطحاوى اخرجه اولا بالطريق المذكور فقال حدثنا فهد (يعنى ابن سليمن بن يحيىٰ) ثنا ابوبكر بن ابى شيبة ثنايونس بن محمد الحديث ثم قال حدثنا ابن مرزوق ثنا محمد بن عبدالله الانصارى ثنا اسمعيل بن مسلم عن ابى الزبير عن جابر عن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم مثله اه **قلت** و به يعلم مافى كلام الامام الترمذى والله تعالىٰ اعلم ثم اعلم انه دفع فى الجامع الصغير لهذا الحديث **اقول** و لم اره فى المجتبى بل ليس فيه لان مداره على ماذكر الترمذى على المفضل كما علت و المفضل هذا ليس من رواة النسائى اصلاً و قد سقط الحديث من نسخة سيدى على المتقى قدس سره و لذا اورده من القسم الاول للجامع الكبير وقد رمزله فيه دت ه الخ وهو الصحيح الا ان يكون النسائى رواه فى الكبير فبا لنظر اليه يقال ع وهو بعيد ثم الواقع فى المشكوٰة معزيا لابن ماجة ماذكرنا اعنى كل ثقة بالله و فى جامع الترمذى ثم قال كل بسم الله ثقة بالله و توكلا عليه قال العلامة على القارى اما ترك المؤلف البسملة مع وجودها فى الاصول فاما محمولة على رواية منفردة غريبة لابن ماجة و على غفلة من صاحب المشكوٰة و المصابيح اه۔ **اقول** سبحن الله هو انما نقله عن ابن ماجة فلو زاد البسملة نسب الى الفضلة ثم لم يتفرد ابن ماجة بترك المسئلة بل هو كذالك و عند ابى داؤد ايضا رواه عن عثمن بن ابى شيبة عن يونس بن محمد و ابن ماجة عن ابى بكر بن ابى شيبة و مجاهد ابن موسىٰ و محمد بن خلف العسقلانى كلهم عن يونس بترك البسملة و الترمذى عن احمد بن سعيد الاشقر و ابراهيم بن يعقوب كلاهما عن يونس مع البسملة فافهم۔ "فتاوی رضویہ، ج۴، ص۴۴۳۔ ۴۴۴۔

نمحتلی"۔(ابن ماجہ ۲/ ۲۶۱، باب الجذام)

۵۴۶۔ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کل مع صاحب البلاء تواضعا لربك و ایمانا۔

بلاوالے کے ساتھ کھانا کھانا اپنے رب کے لئے تواضع اور اس پر سچے یقین کی راہ سے۔

رواہ الامام الاجل الطحاوی عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قلت ھکذا اوردہ فی الجامع کل باللام والذی رأیتہ الامام الطحاوی کن بالنون۔

۵۴۷۔ حدیث میں ہے کہ ایک بی بی نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجذوموں کے حق میں فرماتے فروا منھم کفرارکم من الاسد۔

ان سے ایسا بھاگو جیسا شیر سے بھاگتے ہو۔ام المومنین نے فرمایا کلا ولکنہ لاعدوی فمن اعدی الاول۔ہرگز نہیں بلکہ یہ فرماتے تھے کہ بیماری اڑکر نہیں لگتی جسے پہلے ہوئی اسے کس کی اڑکر لگی۔ رواہ ابن جریر عن نافع بن القاسم عن حدثہ فطیمۃ۔(کنزالعمال ۱۰/ ۵۴)

اقول ام المومنین کا یہ انکار اپنے علم کی بناء پر ہے یعنی میرے سامنے ایسا نہ فرمایا بلکہ یوں فرمایا اور ہے یہ کہ دونوں ارشاد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بصحت کافیہ ثابت ہیں۔

اٹھارویں سے تیس تک (یہ نمبر امام احمد رضا کے اعتبار پر ہے) حدیث جلیل عظیم صحیح مشہور بلکہ متواتر جس سے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے استدلال کیا کہ

۵۴۸ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لاعدوی بیماری اڑکر نہیں لگتی رواہ الائمۃ احمد و الشیخان و ابوداؤد ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ احمد و الستۃ الا النسائی عن انس و احمد و الشیخان و ابن ماجۃ و الطحاوی عن ابن عمر و احمد و مسلم و الطحاوی عن السائب بن یزید وھم و ابن جریر جمیعا عن جابر و احمد و الترمذی و الطحاوی عن ابن مسعود و احمد و ابن ماجۃ و الطحاوی و الطبرانی و ابن جریر عن ابن عباس و الثلثۃ الاخیرۃ عن ابی امامۃ و ابن خزیمۃ و الطحاوی و ابن حبان و ابن جریر عن سعد بن ابی وقاص و الامام الطحاوی عن ابی سعید الخدری و الشیرازی فی الالقاب و الطبرانی فی الکبیر و الحاکم و ابونعیم فی الحلیۃ عن عمیر بن سعد الانصاری و الطبرانی و ابن عساکر عن عبدالرحمن بن ابی عمیرۃ المزنی و ابن جریر عن ام المومنین و ایضا ھو

marfat.com

و صححه و القاضی محمد ابن عبدالباقی الانصاری فی جزئه الحدیثی عن امیر المومنین علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم بلفظ لایعدیٰ سقیم صحیحا لخصنا عن الجامع الکبیر مع جمع و زیادات۔ (بخاری ۲/ ۸۵۹، باب لاعدوی)

۵۴۹۔ اسی حدیث کے متعدد طرق میں وہ جواب قاطع ہر شک وارتیاب ارشاد ہوا جسے ام المومنین نے اپنے استدلال میں روایت فرمایا صحیحین و سنن ابی داؤد و شرح معانی الآثار امام طحاوی وغیرہا میں حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی ایک بادیہ نشین نے عرض کی یارسول اللہ پھر اونٹوں کا یہ کیا حال ہے کہ وہ ریتی میں ہوتے ہیں جیسے ہرن یعنی صاف وشفاف بدن ایک اونٹ خارش والا آکر ان میں داخل ہوتا ہے جس کے خارش ہو جاتی ہے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فمن اعدی الاول اس پہلے کو کس کی اڑ کر لگی۔ (بخاری ۲/ ۸۵۹، باب لاعدوی)

۵۵۰۔ احمد و مسلم وابوداؤد وابن ماجہ کے یہاں حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے ارشاد فرمایا ذلکم القدر فمن اجرب الاول

یہ تقدیر کی باتیں ہیں بھلا پہلے کو کس نے کھجلی لگادی۔ یہی ارشاد احادیث مذکورہ عبداللہ بن مسعود و عبداللہ عباس وابوامامہ و عمیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں مروی ہوا۔ (مسند احمد، ج ۴، ص ۱۰۱)

۵۵۱۔ حدیث اخیر میں اس توضیح کے ساتھ ہے کہ فرمایا الم ترو االی البعیر یکون فی الصحراء فیصبح و فی کرکرته او فی مراق بطنه نکتة من جرب لم تکن قبل ذلك فمن اعدی الاول

کیا دیکھتے نہیں کہ اونٹ جنگل میں ہوتا ہے یعنی الگ تھلگ کہ اس کے پاس کوئی بیمار اونٹ نہیں صبح کو دیکھو تو اس کے بیچ سینے یا پیٹ کے نرم جگہ میں کھجلی کا دانہ موجود ہے بھلا اس پہلے کو کس کی اڑ کر لگ گئی۔ (بخاری ۲/ ۸۵۹، باب لاعدوی)

اقول حاصل ارشاد یہ ہے کہ قطع تسلسل کے لئے ابتدا بغیر دوسرے سے منتقل ہوئے خود اس میں بیماری پیدا ہونے کا ماننا لازم ہے تو حجت قاطعہ سے ثابت ہوا کہ بیماری خود بخود بھی حادث ہو جاتی ہے اور جب یہ مسلم ہے تو دوسرے میں انتقال کے سبب پیدا ہونا محض وہم خلیل واوہائے سے نہیں رہا۔ جب ایک میں خود پیدا ہو سکتی ہے تو یوہیں ہزار میں۔ فلا یوسوس العدو الی

فی قلب مریض ان القائلین بالاعداء لایحصرون المرض فیه حتی یلزمهم اعداء الاول فافهم و تثبت۔" فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۲۴۴، "الحق المحتلی"

۵۵۲۔ حدیث کہ احمد و بخاری و مسلم و ابوداؤد و ابن ماجہ نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی قدر روایت کی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لایوردن ممرض علی مصح۔

ہرگز بیمار جانور تندرست جانوروں کے پاس پانی پلانے کو نہ لائے جائیں۔ (مسلم ۲/ ۲۳۰ باب لاعدوی و لاطیرۃ الخ)

۵۵۳۔ بیہقی نے سنن میں یوں مطولاً تخریج کی کہ ارشاد فرمایا لا عدوی و لایحل الممرض علی المصح و لیحل حیث شاء قیل و لم ذاك قال لانه اذی

بیماری اڑ کر نہیں لگتی اور تندرست جانوروں کے پاس بیمار جانور نہ لائیں اور تندرست جانور والا جہاں چاہے لے جائے عرض کی گئی یہ کس لئے فرمایا اس لئے کہ اس میں اذیت ہے یعنی لوگ برا مانیں گے انہیں ایذا ہوگی۔ (کنز العمال ۱۰/ ۷۰)

قلت و قد رواه مالك فی مؤطاه انه بلغه عن بكير بن عبدالله بن الاشج عن ابن عطية ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال لاعدوى ولاهام ولاصفر و لايحل الممرض على المصح و ليحلل المصح حيث شاء فقالوا يا رسول الله و ماذاك فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انه اذى هكذا رواه يحيىٰ مرسلاً و تابعه جماعة من رواة المؤطا و خالفهم القنبى و عبدالله بن يوسف و ابومصعب و يحيىٰ بن بكير فجعلوه عن ابن عطية عن ابى هريرة موصولا لاغير ان ابن بكير قال عن ابى عطية و لا خلف فهو عبدالله بن عطية الاشجعى و يكنى اباعطية ووهم بعض رواة المؤطا فى جعله عن ابى عطية عن ابى برزة و انما هو عن ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنهما افاده الزرقانی۔ یہ حدیث دونوں مضمون کی جامع ہے۔

۵۵۴۔ حدیث صحیح جلیل کہ ایسا ہی رنگ جامعیت رکھتی ہے صحیح بخاری شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاعدوی وفر من المجذوم كما تفر من الاسد۔

بیماری اڑ کر نہیں لگتی اور جذامی سے بھاگ جیسا شیر سے بھاگتا ہے اور رده الامام الجليل الجلال السيوطی فی جامعه الكبير بهذا اللفظ عازيا لابن جرير عن ابی قلابة و فی

marfat.com

قسمه الاول بلفظ لاعدوی و لاهامة و لا صفر و اتقوا المجذوم کما تتقوا الاسد عازیا لسنن البیهقی عن ابی هریرة اورده فی اول الجامع ایضا بلفظ لاعدوی و لاطیرة و لاهامة و لاصفر و فر من المجذوم کما تفر من الاسد عازیا. لاحمد و البخاری عن ابی هریرة وهو کذلك فی الجامع الصحیح و به ظهر ماقدمنا ان العزو یتبع اللفظ فبا لنظر الی حدیث ابی قلابة عددناه بحیاله و لذا اوردناه بلفظه وهو بعینه لفظ البخاری و ان اشتمل علی زیادات لاتوقف لهذا المعنی علیها۔ اقول ابوقلابة هذاهو عبدالله بن زید الجرمی من ثقات التابعین و علمائهم کثیر الارسال و کان الاولی ان ینبه علیه ثم ان العلامة الشمس السخاوی قال فی حدیث اتقوا ذوی العاهات المعنے فر من المجذوم فرارك من الاسد کما ورد فی بعض الفاظ الحدیث وهو متفق علیه عن ابی هریرة مرفوعا بمعناه اه و رأیتنی کتبت علیه مانصه۔ اقول لم اره لمسلم انما فیه قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لمجذوم انا قد بایعناك فارجع نعم هو فی حدیث البخاری بلفظ فر من المجذوم کما تفر من الاسد و الیه وحده عزاه فی المشکوٰة و کذا الامام النوویؒ فی شرح مسلم تحت حدیثه المذکور و کذا الامام السیوطی فی اول جامعه الکبیر فالله تعالیٰ. اعلم "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۲۴۵، الحق المحتلی"۔(بخاری ۲/ ۸۵۰، باب الجذام)

حجامت و شہد کے فوائد میں ایک حدیث

۵۵۵۔قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان کان فی شیٔ من ادویتکم خیر ففی شرطة محجم او شربة من عسل. الحدیث رواه احمد و الشیخان و النسائی عن جابر رضی الله تعالیٰ عنه۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہاری دوائیوں میں سے کسی چیز میں زیادہ بھلائی ہے تو وہ پچھنا لگانے کے نشتر میں یا شہد کے گھونٹ میں۔ (مولف)(بخاری ۲/ ۸۵۰، باب الحجامة من الشقیقة و الصداع)

نظر حق ہے حدیث میں ہے

۵۵۶۔قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لو کان شیٔ سابق القدر لسبقته العین.

رواه احمد و مسلم و الترمذی عن ابن عباس واحمد و الترمذی و ابن ماجة

عن اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر بالفرض کوئی چیز تقدیر پر سبقت لے جاتی تو وہ نظر ہے۔ یعنی نظر لگنی حق ہے اور ہر چیز پر نظر لگ سکتی ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۲۴۶، العین تستحق"۔ (ترمذی ۲/ ۲۶، باب ماجأ ان العین حق)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ایک معروف طریقہ یہ ہے کہ جو احادیث ان کے علم و یقین کے سوا ہیں ان کے راویوں کو سہو، وہم اور قلت فہم و سماع سے منسوب کر دیتی ہیں لیکن کسی راوی کو کاذب یا خائن نہیں کہتی ہیں بلکہ صرف سہو اور نسیان سے تعبیر کرتی ہیں اس سلسلے کی چند حدیثیں ذیل میں ہیں جو اعلیحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے طریقہ معروفہ پر بطور استشہاد نقل فرمائی ہیں۔

۵۵۷۔ کما قالت فی حدیث امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان المیت لیعذب ببعض بکاء اھلہ علیہ، یرحم اللہ عمر لا واللہ ماحدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان المیت لیعذب ببکاء اھلہ ولکن ان اللہ تعالیٰ یزید الکافر عذابا ببکاء اھلہ علیہ و قالت حسبکم القرآن لاتزر وازرۃ وزر اخری. رواہ الشیخان۔

یعنی امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھر والوں کے رونے سے مردے پر عذاب ہوتا ہے، روایت عمر کو سن کر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عمر پر رحم فرمائے قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث نہیں ہے کہ کسی مسلمان کے رونے اور چلانے سے اس کے مردے پر عذاب ہوتا ہے، بلکہ گھر والوں کے رونے سے میت کافر پر اللہ تعالیٰ عذاب زیادہ کرتا ہے یہ فرما کر حضرت عائشہ نے فرمایا تم کو قرآن کافی ہے کہ قرآن میں ہے یعنی ایک کا گناہ دوسرے پر نہیں ڈالا جاتا ہے۔ (مولف) (بخاری ۱/ ۱۷۲، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعذب المیت الخ)

۵۵۸۔ وقالت یغفر اللہ لابی عبدالرحمن ترید ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فانہ ایضا روی الحدیث کابیہ اما انہ لم یکذب و لکنہ نسی اما مر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی یھودیۃ یبکی علیھا فقال انھم لیبکون علیھا و انھا لتعذب فی قبرھا۔ رواہ ایضاً۔

marfat.com

یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی مغفرت فرمائے کہ انہوں نے بھی اپنے والد گرامی امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح حدیث روایت کی لیکن انہوں نے دروغ نہیں کہا بلکہ وہ بھول گئے۔ (اور یہ حدیث اس طرح ہے) کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک یہودیہ پر گزرے لوگ اس پر رو رہے تھے تو فرمایا کہ یہ لوگ اس یہودیہ پر رو رہے ہیں اور بیشک اس کی قبر میں اس پر عذاب ہو رہا ہے (مولف) (بخاری ۱/ ۲۰۔ ۱، باب قول النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یعذب المیت الخ)

۵۵۹۔ و فی لفظ اَمَ واللہ ماتحدثون ھذا الحدیث عن الکاذبین ولکن السمع یخطی و ان لکم فی القرآن مایشفیکم ان لاتزر وازرۃ وزر اخریٰ ولکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ان اللہ عزوجل لیزید الکافر عذابا ببعض بکاء اھلہ علیہ۔ رواہ الامام الطحاوی۔

یعنی دوسری روایت میں ہے کہ فرماتی ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہا بخدا تم لوگ اس حدیث کو کاذبین سے روایت نہیں کر رہے ہو بلکہ تمہاری سماعت خطا کر رہی ہے اور قرآن تمہارے لئے نسخۂ شفا ہے کہ اس میں ہے ایک کا گناہ دوسرے پر نہیں ڈالا جاتا، ہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ اللہ عزوجل کافر پر عذاب زیادہ کرتا ہے اس کے گھر والوں کے اس پر رونے سے (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۲۴" الحق المجتلیٰ (شرح معانی الآثار ۲/ ۳۶۸، باب البکاء علی المیت)

۵۶۰۔ وقالت فی حدیثھما ایضا اعنی امیر المومنین و ابنہ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال فی نتنی بدر و الذی نفسی بیدہ ما انتم باسمع لما اقول منھم۔ رویاہ ایضاً۔ انما قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انھم لیعلمون الان ماکنت اقول لھم حق وقد قال اللہ انک لاتسمع الموتیٰ۔ رواہ البخاری۔

امیر المومنین عمر اور ان کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدر کے بدبودار کنواں (یعنی وہ کنواں جس میں کفار کی لاشیں پھینکی گئی تھیں) کے قریب فرمایا (یعنی جب اس کنواں کے پاس حضور نے کافروں کی لاشوں سے کلام فرمایا تو حضرت عمر نے عرض کیا یارسول اللہ آپ ایسے جسموں سے کلام فرما رہے ہیں جن میں روحیں نہیں ہیں تو) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی قسم جس کے قبضہ میں

میری جان ہے جو میں ان سے کہہ رہا ہوں تم ان سے زیادہ سننے والے نہیں۔ اس حدیث کو سن کر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ تو صرف اس لئے فرمایا تھا کہ وہ اب جان لیں کہ میں جو ان سے کہتا تھا وہ حق ہے جب کہ اللہ فرمارہا ہے انك لاتسمع الموتیٰ۔ (مولف) (بخاری ۱/ ۱۸۳، باب ماجاء فی عذاب القبر)

۵۶۱۔ و لما بلغها حديث ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال ان الطيرة فی المرأة والدار و الفرس، غضبت غضبا شديدا و قالت و الذی نزل القرآن علی محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ما قالها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و انما قال ان اهل الجاهلية كانوا يتطيرون من ذلك۔ رواه الطحاوی و ابن جرير عن قتادة عن ابی حسان و رواه ايضا الحاكم و البيهقی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدفالی عورت، گھر اور گھوڑے میں ہے، جب یہ حدیث ام المومنین صدیقہ کو پہنچی تو سخت غضبناک ہوئیں اور فرمایا کہ اس کی قسم جس نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرآن اتارا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا نہیں فرمایا بلکہ یہ فرمایا کہ دور جاہلیت کے لوگ ان چیزوں (یعنی عورت، گھر اور گھوڑا) سے بدفالی لیا کرتے تھے۔ حضرت ام المومنین صدیقہ نے ایسا اس لئے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدفالی کو ناپسند و مکروہ رکھتے تھے۔ رواہ الامام الطحاوی۔ (مولف) (شرح معانی الآثار ۲/ ۳۸۰، ۳۸۱، بحث الطیرۃ)

۵۶۲۔ وروی ايضا انه قيل لعائشة ان اباهريرة يقول لان يمتلئ جوف احدكم قيحا خير له من ان يمتلئ شعرا، فقالت يرحم الله ابا هريرة حفظ اول الحديث و لم يحفظ آخره ان المشركون كانوا يهاجون رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال لان يمتلئ جوف احدكم قيحا خير له من ان يمتلئ شعرا من مهاجاة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا گیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہارے پیٹ کا پیپ سے بھرنا بہتر ہے اس سے کہ تمہارا پیٹ بھرے شعر سے تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ابوہریرہ پر رحم فرمائے کہ انہوں نے حدیث کا جزء اول تو یاد رکھا اور جزء آخر یاد نہیں رہا۔ (جزء اخیر یہ ہے) کہ مشرکین رسول اللہ صلی

marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معاذ اللہ ہجو کہا کرتے تھے تو حضور نے فرمایا کہ تمہارے پیٹ میں پیپ و خون بھرنا بہتر ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجو کا شعر بھرنے سے۔ حضرت عائشہ نے ایسا اس لئے فرمایا کہ **لانها سمعت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول ان من الشعر لحکمة. وسمعته صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یتمثل بشعر ابن رواحة رضی الله تعالیٰ عنه. وربما قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم هذا البیت. ویاتیك بالاخبار من لم تزود۔** انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بعض شعر میں حکمت ہوتی ہے۔ اور یہ بھی سنا ہے کہ حضور نے ابن رواحہ کے اشعار کی تمثیل دی ہے۔ اور حضور نے بسا اوقات یہ شعر بھی پڑھا ہے کہ **ویاتیك بالاخبار من لم تزود۔ روی الکل الطحاوی۔** (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۲۴۷، الحق المجتلی"۔ (شرح معانی الآثار ۲/ ۳۷۱، باب روایة الشعر هل هی مکروهة ام لا)

بیکس و مجبور کی امداد و اعانت پر ایک حدیث

۵۶۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **الله الله فی من لیس له الا الله۔** اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو اس کے بارے میں جس کا کوئی نہیں سوا اللہ کے۔ **رواه ابن عدی عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔** "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۲۵۳، الحق المجتلی"

marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد نہم

گناہ پر نادم ہونا توبہ کے مترادف ہے

۵۶۴۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا الندم توبة۔

ندامت توبہ ہے۔ رواه احمد و البخاری فی التاریخ و ابن ماجة و الحاکم عن ابن مسعود والحاکم و البیهقی فی شعب الایمان عن انس و الطبرانی فی الکبیر و ابونعیم فی الحلیة عن ابی سعید الانصاری رضی الله تعالیٰ عنهم وهو حدیث صحیح "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۲۵۴،(ابن ماجہ ۲/ ۳۲۳،باب ذکر التوبة)

گناہ ظاہر کی توبہ علی الاعلان کرنی ہوگی اور گناہ باطن کی توبہ بباطن

۵۶۵۔امام احمد کتاب الزہد میں بسند حسن اور طبرانی معجم کبیر اور بیہقی شعب الایمان میں بسند جید سیدنا معاذ بن جبل سے اور دیلمی مسند الفردوس میں انس بن مالک سے موصولا اور امام احمد زہد میں عطا بن یسار سے مرسلا بالفاظ عدیدہ مطولہ و مختصرہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں علیك بتقوی الله عزوجل مااستطعت و اذکرالله عزوجل عند کل حجر و شجر و اذا عملت سیئة فاحدث عندها توبة السر بالسر و العلانیة بالعلانیة۔

جہاں تک ہو سکے اللہ عزوجل سے تقویٰ لازم رکھ اور ہر پتھر اور پیڑ کے پاس اللہ کی یاد کر اور جب کوئی گناہ کرے اس وقت توبہ لا، خفیہ کی خفیہ اور آشکار کی آشکارا۔هذا لفظ احمد عن معاذ و فی مرسله من قوله اذا عملت سیئة الحدیث۔(کنز العمال ۲۰/ ۲۷۸)

۵۶۶۔و لفظ الدیلمی اذا احدثت ذنبا فاحدث عندها توبة ان سرافسر و ان علانیة فعلانیة

جب تجھ سے نیا گناہ ہو فوراً نئی توبہ کر نہاں کی نہاں اور عیاں کی عیاں

مومنین زمین والوں پر گواہ ہیں

۵۶۷۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما تھے ایک جنازہ گزرا حاضرین نے

marfat.com

اس کی تعریف کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایاوجبت،واجب ہوگئی،دوسرا جنازہ گزرااس کی مذمت کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایاوجبت، واجب ہوگئی، امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ کیاچیزواجب ہوگئی فرمایا **هذا اثنيتم عليه خيرا فوجبت له الجنة وهذا اثنيتم عليه شرا فوجبت له النار انتم شهداء الله فى الارض**

پہلے کی تم نے تعریف کی اس کے لئے جنت واجب ہوگئی دوسرے کی مذمت کی اس کے لئے دوزخ واجب ہوگئی تم اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو زمین میں۔ رواہ احمد و الشیخان عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(مسلم ۱/ ۳۰۸، کتاب الجنائز)

گناہ چھپانے کے حکم میں دو حدیثیں

۵۶۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **کل امتی (معافاۃ) معافی الا المجاھرین۔**

میری سب امت عافیت میں ہے سوا ان کے جو گناہ آشکار کرتے ہیں۔ رواہ الشیخان عن ابی ھریرۃ والطبرانی فی الاوسط عن ابی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔(کنزالعمال ۴/ ۱۴۱) (مسلم ۲/ ۴۱۲،باب النھی عن ھتك الانسان ستر نفسه)

۵۶۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لابزال العذاب مکشوفا عن العباد لما استروا بمعاصی اللہ فاذا اعلنوھا استوجبوا عذاب النار۔** رواہ فی مسند الفردوس عن المغیرۃ بن شعبۃ رضي اللہ تعالیٰ عنہ۔

بندوں سے ہمیشہ عذاب مکشوف رہے گا جب تک گناہ چھپائیں گے اور جب گناہ کا اعلان کردیں گے تو دوزخ واجب ہو جائے گا۔(مولف)"فتاوی رضویہ،ج۹، ص ۲۵۵"(کنزالعمال ۴/ ۱۴۵)

marfat.com

تعارف

تیسیر الماعون للسکن فی الطاعون

(طاعون یا وبائی امراض میں نہ بھاگنے کی احادیث میں تاکید)

۶ صفر ۱۳۲۵ھ کو نو سوالات پر مشتمل ایک استفتا آیا جس کا ماحصل صرف یہ کہ طاعون سے فرار شرعاً کیسا ہے؟

امام احمد رضا فاضل بریلوی نے اس کے جواب میں متعدد احادیث کریمہ کی روشنی میں تحریر کیا ہے کہ

طاعون سے فرار گناہ کبیرہ ہے اور فرار کی ترغیب دینے والے پر فرار کرنے والے سے زیادہ سخت وبال ہے۔ اور جو حدیثیں اس کی تائید و توثیق میں پیش کی گئی ہیں ان تمام احادیث میں طاعون سے بھاگنے پر وعید شدید اور صبر کئے ٹھہرے رہنے کی ترغیب و تاکید ہے۔

اور امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں کہ

"جن حکمتوں کی بناء پر حکیم کریم رؤف ورحیم علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والتسلیم نے طاعون سے فرار حرام فرمایا ان میں ایک حکمت یہ ہے کہ اگر تندرست و توانا بھاگ جائیں گے تو بیمار و مصیبت زدہ ضائع رہ جائیں گے، ان کا نہ کوئی تیماردار ہوگا نہ خبر گیراں، پھر جو مریں گے ان کی تجہیز و تکفین کون کرے گا اس لئے طاعون سے فرار حرام و گناہ ہے۔

اور جس طرح طاعون سے بھاگنا حرام ہے اسی طرح طاعون زدہ مقام میں جانا بھی ناجائز و گناہ ہے کہ احادیث صحیحہ میں دونوں سے ممانعت آئی ہے کہ پہلے میں تقدیر الٰہی سے بھاگنا ہے اور دوسرے میں بلائے الٰہی سے مقابلہ کرنا ہے

اور ایک مقام پر فرماتے ہیں کہ

طاعون برپا ہو جانے کی صورت میں اپنے شہر میں تین وصفوں کے ساتھ ٹھہرے۔

اول :- صبر و استقلال۔

دوم :- تسلیم و تفویض اور رضا بالقضاء پر طلب ثواب۔

سوم :- یہ سچا اعتقاد کہ بے تقدیر الٰہی کوئی بلا نہیں پہنچ سکتی۔

طاعون یا دیگر امراض وبائیہ سے نہ بھاگنے کی تحقیق و تفصیل میں یہ رسالۂ نافعہ بڑے سائز

احادیث

تیسیر الماعون للسکن فی الطاعون

طاعون سے فرار گناہ کبیرہ ہے

۵۷۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الفار من الطاعون کالفار من الزحف طاعون سے بھاگنے والا ایسا ہے جیسے جہاد میں کافروں کے مقابلے سے بھاگ جانے والا۔ (طاعون ایک وبائی مرض ہے جب یہ وبا آتی ہے انسان کے جسم پر پھوڑے نکلتے ہیں، اور وہ مر جاتا ہے اور طاعون کو پلیگ بھی کہتے ہیں۔ مولف) رواہ الامام احمد بسند حسن و الترمذی و قال حسن غریب و ابن خزیمة و ابن حبان فی صحیحهما و البزار و الطبرانی و عبد بن حمید عن جابر بن عبدالله و احمد و ابن سعد و ابویعلی و الطبرانی فی الکبیر و فی الاوسط و ابونعیم فی فوائد ابی بکر بن خلاد عن ام المومنین الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنهم۔ (مسند احمد ۴/ ۳۳۲)

ہدایت وضلالت کی ترغیب دینے والے کے بارے میں ایک حدیث

۵۷۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من دعا الی هدیٰ کان له من الاجر مثل اجور من اتبعه لاینقص ذلك من اجورهم شیأ و من دعا الی ضلالة کان علیه من الاثم مثل آثام من اتبعه لاینقص ذلك من آثامهم شیأ۔

جو سیدھے راستے کی طرف بلائے جتنے اس کی پیروی کریں سب کے برابر ثواب پائے اور ان کے ثوابوں میں کچھ کمی نہ ہو اور جو گمراہی کی طرف بلائے جتنے اس کے کہے پر چلیں سب کے برابر میں اس پر گناہ ہو اور ان کے گناہوں میں کچھ کمی نہ ہو۔ رواہ الائمة احمد و الستة الا البخاری عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۲۵۸" تیسیر الماعون۔ (مسلم ۲/ ۳۴۱، باب من سن سنة حسنة الخ)

طاعون زدہ زمین سے بھاگنے کی ممانعت پر چند احادیث کریمہ

۵۷۲۔ حدیث محکم ہے کہ جب امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو راہ شام

marfat.com

میں خبر ملی کہ وہاں طاعون ہے صحابۂ کرام میں پہلے مہاجرین کرام پھر انصار عظام پھر مشائخ قریش مہاجرین فتح مکہ کو بلا کر مشورے لئے، سب نے اپنی اپنی رائے ظاہر کی مگر کسی کو اس بارے میں ارشاد اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معلوم نہ تھا نہ خود امیر المومنین کے علم میں تھا یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اس وقت اپنے کسی کام کو تشریف لے گئے تھے انہوں نے آکر ارشاد والا (یعنی جب تم کسی سرزمین میں موجود ہو اور وہاں طاعون ہونا سنو تو وہاں سے نہ بھاگو) بیان کیا اور اسی پر عمل کیا گیا۔ (بخاری ۲/ ۸۵۳، باب مایذکر فی الطاعون)

۵۷۳۔ یوہیں صحیحین کی حدیث ہے کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ احد العشرۃ المبشرۃ کو یہ ارشاد اقدس کہ جب دوسری جگہ طاعون ہونا سنو وہاں نہ جاؤ اور جب تمہارے یہاں پیدا ہو تو وہاں سے نہ بھاگو، معلوم نہ تھا یہاں تک کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محبوب ابن المحبوب اور سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کے بچے ہیں انہیں یہ حدیث سنائی۔ بلکہ صحیحین سے یہ بھی ثابت ہے کہ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے سوال کر کے اس کا علم حاصل فرمایا۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۲۵۹" تیسیر الماعون۔ (بخاری ۲/ ۸۵۳، باب مایذکر فی الطاعون)

۵۷۴۔ امام احمد وامام الائمہ ابن خزیمہ کے یہاں یوں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **الفار من الطاعون کالفار من الزحف و الصابر فیه کالصابر فی الزحف۔**

طاعون سے بھاگنے والا ایسا ہے جیسا جہاد میں کفار کے سامنے سے بھاگنے والا اور طاعون میں ٹھہرنے والا ایسا ہے جیسا جہاد میں صبر واستقلال کرنے والا۔ (مسند احمد ۴/ ۳۳۲)

۵۷۵۔ انہیں کی دوسری روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **الفار من الطاعون کالفار من الزحف و من صبر فیه کان له اجر شهید۔**

طاعون سے بھاگنے والا جہاد سے بھاگنے والے کی طرح ہے اور جو اس میں صبر کئے رہے اس کیلئے شہید کا ثواب ہے۔ (مسند احمد ۴/ ۳۳۲)

۵۷۶۔ ابن سعد کے یہاں یوں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **الفرار من الطاعون کالفرار من الزحف۔**

طاعون سے بھاگنا جہاد سے بھاگ جانے کے مثل ہے۔ (کنز العمال ۱۰/ ۴۲)

۵۷۷۔ احمد کی دوسری روایت یوں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

marfat.com

الطاعون غدة كغدة البعير المقيم بها كالشهيد و الفار منها كالفار من الزحف۔

طاعون ایک گلٹی ہے جسطرح اونٹ کی وبا میں اس کے نکلتی ہے جو اس میں ٹھہرا رہے وہ شہید کے مثل ہے اور اس سے بھاگنے والا جہاد سے بھاگ جانے والے کی طرح ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۲۶۰، تیسیر الماعون"

جس طرح طاعون والی سرزمین سے فرار ممنوع ہے اسی طرح جہاں پر طاعون واقع ہو وہاں پر جانا بھی منع ہے حدیث میں ہے۔

۵۷۸۔ اخرج الشیخان عن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیه انه سمع یسأل اسامة بن زید ماذا سمعت من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الطاعون رجز ارسل علی بنی اسرائیل او علی من کان قبلکم فاذا سمعتم به بارض فلا تقدموا علیه و اذا وقع بارض و انتم بها فلاتخرجوا فرارا منه۔

یعنی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سوال کیا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں کچھ سنا ہے فرمایا کہ طاعون ایک عذاب ہے، جو بنی اسرائیل یا ان پر جو تم سے پہلے گزرے ہیں بھیجا گیا تو جب دوسری جگہ طاعون ہونا سنو وہاں نہ جاؤ اور جب تمہارے یہاں واقع ہو تو وہاں سے نہ بھاگو، (مولف) اور حضرت سعد بن ابی وقاص اس کے بعد خود اسے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے۔ ای یرسل ارسالا ثقة بروایة اسامة رضی الله تعالیٰ عنه۔ صحیح مسلم شریف میں بعد ذکر حدیث اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ وحدثنیه وهب بن بقیة فذکر بسنده عن ابراهیم بن سعد بن مالك عن ابیه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۲۵۹۔ تیسیر الماعون" (بخاری ۲/ ۸۵۳، باب مایذکر فی الطاعون) (مسلم ۲/ ۲۲۸، باب الطاعون و الطیرة الخ)

۵۷۹۔ بعض صحابہ کو طاعون کے بارے میں پہلے کوئی ارشاد اقدس معلوم نہ تھا، جیسے عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ طاعون سے بہت خوف کرتے لوگوں کو متفرق ہو جانے کی رائے دی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اعلم الناس بالحلال و الحرام و امام العلماء الی یوم القیام۔ ہیں ان کا رد شدید کیا اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی اور شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتب وحی نے نہایت شدت سے رد کیا اور فرار عن الطاعون سے نبی

marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا منع فرمانا روایت کیا عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوراً رجوع فرمائی اور ان کی تصدیق کی اخرج ابن خزیمة فی صحیحه عن عبدالرحمن بن غنم قال وقع الطاعون بالشام فقال عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه ان هذا الطاعون رجس ففروا منه فی الاودیة و الشعاب فبلغ ذلك شرحبیل بن حسنة رضی الله تعالیٰ عنه غضب و قال کذب عمر وبن العاص فقد صحبت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و عمرو اضل من جمل اهله ان هذا الطاعون دعوة نبیکم و رحمة ربکم ووفاة الصالحین قبلکم. الحدیث۔

عبدالرحمٰن بن غنم سے روایت ہے کہ جب شام میں طاعون پھیلا تو عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یہ طاعون ایک عذاب ہے لہذا تم وادیوں اور گھاٹیوں میں چلے جاؤ، جب یہ خبر شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی غضب ناک ہوئے اور فرمایا کہ عمرو بن العاص نے جھوٹ کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی ہے، (یعنی حضور نے ایسا نہیں فرمایا جیسا عمرو بن عاص نے کہا) اور عمرو تو اپنے گھریلو اونٹ سے بھی زیادہ بدکا ہوا ہے۔ یہ طاعون تمہارے نبی کی دعا اور تمہارے رب کی رحمت اور صالحین سابقین کی وفات ہے (مولف)

۵۸۰۔ ولفظ ابن عساکر عن عبدالرحمن بن غنم قال کان عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه حین احس بالطاعون فرق فرقا شدیدا فقال یا ایها الناس تبددوا فی هذه الشعاب و تفرقوا فانه قد نزل بکم امر من الله تعالیٰ لااراه الا رجز و الطوفان قال شرحبیل بن حسنة رضی الله تعالیٰ عنه قد صاحبنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و انت اضل من حمار اهلك قال عمر و رضی الله تعالیٰ عنه صدقت قال معاذ رضی الله تعالیٰ عنه لعمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه کذبت لیس بالطوفان ولابالرجز ولکنها رحمة ربکم ودعوة نبیکم وقبض الصالحین قبلکم. الحدیث۔

اور بالفاظ ابن عساکر عبدالرحمٰن بن غنم نے کہا کہ عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب طاعون ہونا محسوس کیا تو سخت پریشان ہوئے اور فرمایا اے لوگو ان گھاٹیوں میں متفرق ہو جاؤ کہ یہ تو تم پر اللہ کا حکم یعنی عذاب نازل ہوا ہے اور میں تو اس کو نہیں مانتا مگر ایک قسم کا عذاب اور طوفان۔ شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت پائی ہے اور تم اپنے پالتو گدھے سے بھی زیادہ بدکے ہوئے ہو، عمرو بن عاص نے کہا

کہ آپ نے سچ فرمایا، معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمرو بن عاص سے فرمایا کہ تم غلط کہتے ہو کہ یہ نہ تباہی ہے نہ عذاب بلکہ یہ تو رب کی رحمت، نبی کی دعا اور اگلے نیکوں کی وفات ہے۔

(مولف)" فتاوی رضویہ، ج۹، ص۲۶۰۔تیسیر الماعون"

طاعون میں مرنے والا شہید ہے حدیث میں ہے

۵۸۱۔ مسند ابی یعلی کے لفظ یوں ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں وخزة تصیب امتی من اعدائھم من الجن کغدة الابل من اقام علیھا کان مرابطا و من اصیب به کان شھیدا و الفار منه کالفار من الزحف۔

طاعون ایک کونچا ہے کہ میری امت کو ان کے دشمن جنوں کی طرف سے پہنچے گا جیسے اونٹ کی گلٹی جو مسلمان اس پر صبر کئے ٹھہرا رہے وہ ان میں سے ہو جو راہ خدا میں سرحد کفار پر بلاد اسلام کی حفاظت کے لئے اقامت کرتے ہیں اور جو مسلمان اس میں مرے وہ شہید ہو اور جو اس سے بھاگے وہ کافروں کو پیٹھ دے کر بھاگنے والوں کی مانند ہو۔

۵۸۲۔ معجم اوسط کی روایت یوں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الطاعون شھادة لامتی ووخز اعدائکم من الجن غدة کغدة البعیر تخرج فی الاباط و المراق من مات فیه مات شھیدا و من اقام فیه کان کالمرابط فی سبیل اللہ و من فر منه کان کالفار من الزحف۔

طاعون میری امت کے لئے شہادت ہے اور وہ تمہارے دشمن جنوں کا کونچا ہے اونٹ کے غدود کی طرح گلٹی ہے کہ بغلوں اور نرم جگہوں میں نکلتی ہے جو اس میں مرے شہید مرے اور جو ٹھہرے وہ راہ خدا میں سرحد کفار پر بانتظار جہاد اقامت کرنے والے کی مانند ہے اور جو اس سے بھاگ جائے جہاد سے بھاگ جانے والے کے مثل ہو۔

۵۸۳۔ حدیث ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا مروی صحیح بخاری شریف مسند امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ میں بسند صحیح بر شرط بخاری و مسلم بر جال بخاری جلد ششم آخر ۲۵۱ و اول ۲۵۲ میں یوں ہے حدثنا عبداللہ حدثنا داؤد یعنی ابن ابی الفرات ثنا عبداللہ بن بریدة عن یحیی بن یعمر عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنھا انھا قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن الطاعون فاخبرنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم انه کان عذابا یبعثه اللہ تعالیٰ علی من یشاء فجعله رحمة للمومنین فلیس من رجل یقع

الطاعون فیمکث فی بیته صابرا محتسبا یعلم انه لایصیبه الاما کتب الله له الا کان له مثل اجر الشهید۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون ایک عذاب تھا کہ اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا بھیجتا اور اس امت کیلئے اسے رحمت کردیا ہے تو جو شخص زمانۂ طاعون میں اپنے گھر میں صبر کئے طلب ثواب کے لئے اس اعتقاد کے ساتھ ٹھہرا رہے کہ اسے وہی پہنچے گا جو خدا نے لکھ دیا ہے اس کے لئے شہید کا ثواب ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۲۶۱" تیسیر الماعون۔ (مسند احمد ۷/ ۳۵۸)

(بخاری ۲/ ۸۵۳، باب اجر الصابر فی الطاعون)

۵۸۴۔ امام احمد مسند اور ابن سعد طبقات میں ابو عسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند صحیح روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اتانی جبرئیل بالحمی و الطاعون فامسکت الحمی بالمدینة و ارسلت الطاعون الی الشام فالطاعون شهادة لامتی و رحمة لهم و رجس علی الکافرین۔

میرے پاس جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم بخار اور طاعون لے کر حاضر ہوئے میں نے بخار مدینہ طیبہ میں رہنے دیا اور طاعون ملک شام کو بھیج دیا تو طاعون میری امت کے لئے شہادت ورحمت اور کافروں پر عذاب ونقمت ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۲۶۲" تیسیر الماعون۔ (مسند احمد ۶/ ۸۱)

جہاں طاعون برپا ہو وہاں سے فرار ہونا اور وہاں جانا دونوں منع ہیں

۵۸۵۔ ورواه الامام الطحاوی فی شرح معانی الآثار من حدیث شعبة عن یزید بن حمیر قال سمعت شرحبیل بن حسنة رضی الله تعالیٰ عنه یحدث عن عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه ان الطاعون وقع بالشام فقال عمر و تفرقوا عنه فانه رجز فبلغ ذلك شرحبیل بن حسنة رضی الله تعالیٰ عنه فقال قد صحبت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فسمعته یقول انها رحمة ربکم و دعوة نبیکم و موت الصالحین قبلکم فاجتمعوا له و لاتفرقوا علیه فقال عمر و رضی الله تعالیٰ عنه صدق۔

یزید بن حمیر نے کہا کہ میں نے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بروایت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہوئے سنا ہے کہ عمرو بن عاص نے فرمایا کہ شام میں طاعون واقع ہوا ہے، تو تم لوگ ادھر ادھر منتشر ہو جاؤ کہ یہ عذاب ہے جب یہ خبر شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی تو فرمایا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت

marfat.com

بابرکت پائی ہے اور میں نے حضور کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ طاعون تمہارے رب کی رحمت اور تمہارے نبی کی دعا اور اگلے نیکوں کی موت ہے تو تم اس کے لئے یہیں اکٹھے رہو اور منتشر نہ ہونا یہ ارشاد سن کر عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور نے سچ فرمایا ہے (مولف) (شرح معانی الاثار ۲/ ۔ ۔ ۳، باب الرجل یکون به الداء الخ)

۵۸۶۔ وللحدیث طرق اخری عن شهر بن حوشب قال فیها فقام شرحبیل بن حسنة رضی الله تعالیٰ عنه فقال والله لقد اسلمت و ان امیر کم هذا اضل من جمل اهله فانظروا مایقول قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا وقع بارض و انتم بها فلاتهربوا فان الموت فی اعناقکم و اذا کان بارض فلا تدخلوها فانه یحرق القلوب۔

حدیث کے دوسرے طریق میں ہے کہ عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات سن کر شرجیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ خدا کی قسم میں مسلمان ہوں اور تمہارا یہ امیر اپنے گھر کے اونٹ سے بھی زیادہ بہکا ہوا ہے دیکھو یہ کیا کہہ رہے ہیں جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دوسری جگہ طاعون پھیلا ہوا ہو اور تم وہاں موجود رہو تو نہ بھاگو کہ موت تمہاری گردنوں میں ہے اور جب کہیں اس کا ہونا سنو تو وہاں نہ جاؤ کہ وہ دلوں کو جلا دیتا ہے۔ (مولف)

۵۸۷۔ بعض لوگ اسے امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف نسبت کر دیتے ہیں امام اجل طحاوی روایت فرماتے ہیں عن زید بن اسلم عن ابیه قال قال عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه اللهم ان الناس زعموا انی فررت من الطاعون و انا ابرؤالیك من ذلك. هذا مختصر۔

امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتے کہ اے اللہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ میں طاعون سے بھاگا اور میں اس تہمت سے تیری طرف تیری یعنی اظہار بیزاری کر رہا ہوں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۲۶۰" تیسیر الماعون۔ (شرح معانی الاثار ۲/ ۳۸۰، باب الاجتناب من ذی داء الطاعون وغیرہ)

شام میں طاعون زیادہ ہوتا تھا اس لئے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ لشکر سے بیعت لیتے تھے۔

۵۸۸۔ امام مسدد استاذ امام بخاری و مسلم اپنی مسند میں ابو السفر سے روایت کرتے ہیں قال

كان ابوبكر رضى الله تعالىٰ عنه اذا بعث الى الشام بايعهم على الطعن و الطاعون ۔

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو لشکر ملک شام کو روانہ فرماتے اس سے دشمنوں کے نیزوں اور طاعون سے نہ بھاگنے پر بیعت لیتے تھے۔(مولف)"فتاوی رضویہ،ج۹، ص ۲۶۳"تیسیر الماعون)

طاعون سے فرار کی ممانعت پر مزید تین حدیثیں

۵۸۹۔ حدیث اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذا سمعتم بالطاعون بارض فلا تدخلوها و اذا وقع بارض و انتم بها فلاتخرجوا منها. رواه الشيخان۔

جب تم کسی جگہ طاعون ہونا سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب وہاں واقع ہو جہاں تم موجود رہو تو وہاں سے نہ نکلو۔(مولف)(بخاری ۲/ ۸۵۳،باب مایذکر فی الطاعون)

۵۹۰۔ حدیث عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاذا سمعتم به فی ارض فلا تدخلوها.

جب تم کسی جگہ طاعون ہونا سنو تو وہاں نہ جاؤ۔(مولف)(کنزالعمال ۱۰/ ۴۴)

۵۹۱۔ حدیث عکرمه بن خالد المخزومی عن ابیه و عمه عن جده رضی اللہ تعالیٰ عنه اذ وقع الطاعون فی ارض و انتم بها فلا تخرجوا منها و ان كنتم بغيرها فلا تقدموا عليها . رواه احمد و الطحاوی و الطبرانی و البغوی و ابن قانع۔

جب کسی جگہ طاعون واقع ہو اور تم وہاں رہو تو وہاں سے نہ نکلو اور اگر تم اور کہیں رہو تو طاعون کے سامنے نہ جاؤ۔(مولف)"فتاوی رضویہ،ج۹، ص ۲۶۴"تیسیر الماعون۔(شرح معانی الآثار ۲/ ۳۷۷،باب الاجتناب من ذی داء الطاعون وغیرہ)

marfat.com

تعارف

الکشف شافیا حکم فونو جرافیا
(فونوگرافی کا شرعی حکم)

ظ ۲۹ رمضان ۱۳۲۸ھ کو استفتا پیش ہوا کہ فونوگراف سے قرآن وغیرہ سننا شرعاً درست ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا نے اس رسالے میں ایک طویل تمہید ذکر کرنے کے بعد متعدد دلائل شرعیہ و عقلیہ سے جو جواب تحریر کیا ہے اس کا خلاصۂ حکم یہ ہے کہ۔

یہاں تین چیزیں ہیں ممنوعات[۱] معظمات[۲] مباحات[۳]

ممنوعات:- کا سننا مطلقاً حرام و ناجائز ہے اور فونو سے جو کچھ سنا جائے گا وہ بعینہ اسی شئ کی آواز ہوگی جس کی صوت اس میں بھری گئی، مزامیر ہوں خواہ ناچ، خواہ عورت کا گانا وغیرہ اصل کا جو حکم تھا بے تفاوت سر مو اس کا حکم ہے۔

معظمات:- کا سننا بھی مطلقاً حرام و ممنوع ہے اگر گلاسوں پلیٹوں میں کوئی ناپاکی یا جلسہ لہو و لعب کا ہے تو تحریم سخت ہے، اور خود سننے والوں کی نیت تماشا ہے تو اور بھی سخت تر، خصوصا قرآن عظیم میں، اور اگر اس سب سے پاک ہو تو پھر بھی ان کے مقاصد فاسدہ کی اعانت ہو کر ممنوع ہے۔

مباحات:- کی سماعت میں قدرے تفصیل ہے کہ اگر پلیٹوں میں نجاست ہے تو حروف و کلمات کا ان میں بھرنا ممنوع ہے کہ حروف خود معظم ہیں، اور اگر نجاست نہیں یا وہ کوئی خالی جائز آواز بے حروف ہے تو جلسۂ فساق میں اسے سننا اہل صلاح کا کام نہیں کہ انہیں اہل باطل سے اختلاط و مجالست نہ چاہئے۔

اور اگر تنہائی یا خاص صلحا کی مجلس ہے تو کوئی وجہ منع نہیں، مگر اتنا ضرور ہے کہ یہ ایک لایعنی بات ہے اور لایعنی باتوں سے اجتناب کی حدیث پاک میں تاکید آئی ہے۔

اس فاضلانہ رسالے کو دیکھنے کے بعد امام احمد رضا کی دقت نگاہی و قوت استدلال اور حسین و

بے مثال اسلوب تحقیق و تدقیق کا اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کسی بھی مسئلے کو اسی فن کی ترازو میں تولتے ہیں پھر علم الحلال والحرام کے پیمانۂ شرعی سے ناپتے اور میزان استقامت سے تولتے ہیں۔ جیسا کہ مسئلہ فونو نوا ایجاد و حادث ہے مگر انہوں نے علم الاصوات اور دیگر دلائل شرعیہ کی روشنی میں اس انداز سے واضح و ثابت کیا ہے کہ اس کی مثال نہ ان سے پہلے ملتی ہے نہ ان کے بعد، ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

فونو کے جدید مسئلہ کی تحقیق و تدقیق پر مشتمل اس رسالۂ انیقہ میں ۱۱ احادیثیں زینت مبحث ہیں۔

اور یہ رسالہ عربی زبان میں بھی ہے جسے اعلیحضرت امام احمد رضا نے اپنے ایک محب کے لئے تصنیف کیا تھا۔

marfat.com

احادیث

الکشف شافیا حکم فونو جرافیا

تین کھیلوں کے سوا سب باطل ہیں حدیث میں ہے

۵۹۲۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل لھوا لمومن باطل و فی روایۃ حرام الا فی ثلث۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ مومن کے تین کھیلوں کے سوا سب کھیل باطل و حرام ہیں (تین کھیل یہ ہیں تیر اندازی، گھوڑ دوڑ اور بیوی سے ملاعبت۔)(مولف)

گناہ کی کثرت سے دل پر سیاہ داغ پڑ جاتا ہے حدیث میں ہے۔

۵۹۳۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان العبد اذا اذنب ذنبا تکتب فی قلبہ نکتۃ سوداء فان تاب و استغفر صقل قلبہ و ان عاد زادت حتی تعلو قلبہ فذلک الران الذی ذکر اللہ تعالیٰ فی القرآن۔ رواہ احمد و الترمذی و صححہ و النسائی و ابن ماجۃ و آخرون عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ داغ پڑ جاتا ہے پھر اگر وہ توبہ و استغفار کرے تو دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر پھر گناہ کی طرف رجوع کرے تو وہ داغ بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ دل پر چھا جاتا ہے اور یہی وہ ران (زنگ) ہے جس کا ذکر قرآن میں ہے۔ یعنی کلا بل ران علی قلوبھم۔ (مولف) (مسند احمد ۲/ ۲۹۷ ح)(ابن ماجہ ۲، ۳۲۳ باب ذکر الذنوب)

گانے سے نفاق پیدا ہوتا ہے

۵۹۴۔ حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء العشب. بل ھو للبیھقی فی شعب الایمان عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و فیہ الزرع مکان العشب۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

marfat.com

وسلم نے فرمایا کہ گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے جس طرح کہ پانی گھاس اور کھیتی اگاتا ہے۔ (مولف)
"فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۲۸۱۔ الکشف شافیا"

بندہ جب ذکر الٰہی کرتا ہے تو رب کی معیت نصیب ہوتی ہے حدیث میں ہے

۵۹۵۔ فی مسند احمدو سنن ابن ماجة وصحاح الحاکم و ابن حبان عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن ربه عزوجل انا مع عبدی اذا ذکرنی و تحرکت بی شفتاه۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رب عزوجل فرماتا ہے کہ بندہ جب میرا ذکر کرتا ہے اور میرے لئے اس کے ہونٹ حرکت کرتے ہیں تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔
(مولف) "فتاوی رضویہ ج۹، ص ۲۸۳" الکشف شافیا۔ (مسند احمد ۳/ ۳۶۳)

اچھا شعر پڑھنا جائز ہے

۵۹۶۔ حدیث میں فرمایا الشعر بمنزلة الکلام فحسنه کحسن الکلام و قبیحه کقبیح الکلام۔

شعر بمنزلۂ کلام کے ہیں تو اس کا اچھا مثل اچھے کلام کے ہیں اور اس کا برا مثل برے کے۔
رواه البخاری فی الادب المفرد و الطبرانی فی المعجم الاوسط عن عبدالله بن عمرو بن العاص و ابویعلی عنه و عن ام المومنین الصدیقة و الدار قطنی عن عروة عنها و الشافعی عن عروة مرسلا رضی الله تعالیٰ عنهم و اسناده حسن۔ (کنزالعمال ۳/ ۳۲۸)

۵۹۷۔ حدیث صحیح میں ہے ان من الشعر لحکمة۔

یعنی بعض شعروں میں حکمت ہوتی ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۲۸۸" الکشف شافیا۔ (شرح معانی الاثار ۲/ ۳۷۱، باب الشعر)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عالم غیب ہونے کا ذکر

۵۹۸۔ ایک تقریب شادی میں انصار کی کمسن لڑکیوں نے گانے میں یہ مصرع پڑھا۔

وفینا نبی یعلم ما فی غد۔

ہم میں وہ نبی ہیں جو آئندہ کی باتیں جانتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو منع فرمادیا کہ **دعی هذه و قولی کنت تقولین۔** اسے رہنے دو وہی کہے جاؤ جو کہہ رہی تھی یعنی خدا کے بتائے سے اصالۃً غیب کا جاننا نبوت ہی کی شان ہے تو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے نہ چاہا کہ اسے صورت لہو میں شامل کیا جائے لہذا اس سے روک دیا۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۲۹۰"الکشف شافیا۔ (ترمذی ۱/ ۲۰۷، باب ماجأ فی اعلان النکاح)

۵۹۹۔ جب مرد عاقل مالک بن عوف ہوازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا قصیدۂ نعتیہ حضور میں عرض کیا ہے جس میں فرمایا۔ و منی تشأ یخبرك عما فی غد۔ تو جب چاہے یہ نبی تجھے آئندہ کی باتیں بتادیں۔ تو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس قصیدہ کے صلہ میں ان کے لئے کلمہ خیر فرمایا اور انہیں خلعت پہنایا اور انہیں ان کی قوم ہوازن و قبائل شمالہ و سلمہ و فہم پر سردار فرمایا۔ کما رواہ المعانی فی الحلیس و الانیس بطریق الحرمازی عن ابی عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ابن اسحاق عن ابی وجزۃ یزید بن عبیدالسعدی۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۲۹۱"الکشف شافیا۔

جو کوئی برائی ایجاد کرے اس کا وبال اس پر قیامت تک ہوگا حدیث میں ہے

۶۰۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من سن فی الاسلام سنة سیئة فعلیه وزرها ووزر من عمل بها الی یوم القیمة من دون ان ینقص من اوزارهم شیأ۔ جو اسلام میں کوئی بری راہ نکالے اس پر اس کا وبال ہے اور قیامت تک جو اس راہ پر چلیں گے سب کا وبال ہے بغیر اس کے کہ ان کے وبالوں میں سے کچھ کم کرے۔ (مولف) (مسلم ۲/ ۳۴۱، باب من سن سنة حسنة الخ)

لایعنی بات مومن کے لائق نہیں

۶۰۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من حسن اسلام المرء ترکه مالایعنیه. خوبیٔ اسلام یہ ہے کہ آدمی لایعنی بات نہ کرے۔ حدیث صحیح مشهور عن سبعة من الصحابة منهم الصدیق و المرتضی و الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنهم و رواه الترمذی و ابن ماجة عن ابی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه۔ (ابن ماجہ ۲/ ۲۹۵، باب کف اللسان فی الفتنة)

تین کھیلوں کی حلت پر ایک حدیث

۶۰۲۔ حدیث۔ کل شئ من لهو الدنیا باطل الا ثلثة۔ رواه الحاکم عن ابی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه۔

تین کھیلوں کے سوا دنیا کا ہر کھیل باطل و عبث ہے (تین کھیل یہ ہیں بیوی سے ملاعبت، تیر اندازی اور گھوڑ دوڑ۔) (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۲۹۱" الکشف شافیا۔

marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد نہم

اندھے سے پردہ ویسا ہی ہے جیسا آنکھ والے سے اور اس کا گھر میں جانا عورت کے پاس بیٹھنا ویسا ہی ہے جیسا آنکھ والے کا حدیث میں ہے۔

۶۰۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا افعمیا و ان انتما۔

ایک روز حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ملاحظہ فرمایا کہ ازواج آنے والے ایک نابینا سے پردہ نہیں کر رہی ہیں تو حضور نے فرمایا کیا تم سب اندھی ہو۔ یعنی ان سے بھی پردہ کرنا ضروری ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۲۷۰"

اجنبیہ کے ساتھ خلوت حرام ہے

۶۰۴۔ احادیث امیر المومنین عمر و عبداللہ بن عمرو جابر بن سمرہ و عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالٰی عنہم میں مرفوعا وارد کہ الا لایخلون رجل بامرأة الا کان ثالثها الشیطان۔

سن لو کوئی مرد کسی غیر محرم عورت سے خلوت نہیں کرتا مگر یہ کہ اس کا تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ یعنی خلوت ہونے کی صورت میں شیطان کے شر سے بچنا دشوار ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۲۷۱" (کنز العمال ۲۰/ ۳۰۳)

قمیص میں گھنڈی یا بٹن ہونا ضروری ہے حدیث میں ہے

۶۰۵۔ ابوداؤد و نسائی و ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم سب اپنی صحاح اور امام اجل ابو جعفر طحاوی شرح معانی الآثار میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی قال قلت: رسول الله انی رجل اصید افاصلی فی القمیص الواحد قال نعم وازرره و لو بشوکة۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ میں شکار کرتا ہوں تو کیا میں تنہا قمیص ہی میں نماز پڑھ لیا کروں حضور نے فرمایا ہاں لیکن گھنڈی لگایا کرو اگرچہ ایک کانٹا ہی سے ہو۔ یعنی پیرہن کا بٹن کھول کر نماز پڑھنا منع ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۲۹۷"۔ (ابو داؤد ۱/ ۹۲، باب الرجل یصلی فی قمیص واحد)

marfat.com

نویں محرم کے روزہ کی فضیلت پر ایک حدیث

۶۰۶۔قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لئن عشت الی قابل لاصو من التاسع۔

(یعنی روزہ عاشورہ کہ سال بھر کے روزوں کا ثواب اور ایک سال گزشتہ کے گناہوں کی معافی ہے اور بہتر یہ ہے کہ نویں دسویں محرم کا روزہ رکھے۔ روز عاشورہ کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے ملاحظہ فرمایا کہ یہودی روزہ رکھے ہوئے ہیں فرمایا کہ یہودیوں سے زیادہ ہم موسیٰ علیہ السلام کو ماننے والے ہیں اس دن روزہ رکھا اور فرمایا کہ)اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو میں نویں محرم کا بھی روزہ رکھوں گا۔(مولف)

گناہ کی بات میں نذر ماننے کی ممانعت ہے۔ حدیث میں ہے

۶۰۷۔قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لانذر فی معصیۃ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گناہ کی باتوں میں نذر نہیں ہے۔

(مولف)"فتاوی رضویہ،ج۹.ص۳۰۰"(مسلم ۲/ ۴۵، کتاب النذر)

دعائی زنا بھی حرام ہیں حدیث شریف میں ہے

۶۰۸۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و الفرج یصدق ذلك او یکذب به.

رواہ الشیخان و ابوداؤد و النسائی عن ابی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه۔

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (آنکھوں کا بھی زنا ہوتا ہے، زبان کا بھی ہوتا ہے اور نفس کا بھی یعنی آنکھوں کا زنا دیکھنا، زبان کا زنا بولنا بات کرنا اور نفس کا زنا خواہش و تمنا کرنا) اور فرج اس کی تصدیق کرے گی۔، یا تکذیب یعنی زنا سرزد ہوگا یا نہیں ہوگا۔(مولف)

"فتاوی رضویہ،ج۹، ص۳۰۵"(ابوداؤد ۱/ ۲۹۲،باب مایؤمر به من غض البصر)

گانا سننے والے کے کان میں قیامت کے دن سیسہ ڈالا جائے گا

۶۰۹۔حدیث میں ہے عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال من قعد الی قینة یستمع منها صب اللہ فی اذنیه الانك یوم القیامة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی گانے والی کے پاس گانا سننے کے لئے بیٹھے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کے کانوں میں سیسہ ڈالے گا۔(مولف)(کنزالعمال ۳/ ۵۷۵)

دو آوازیں بری ہیں

۶۱۰۔ حدیث میں ہے عن جابر وعن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ

عنهما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال نهیت عن صوتین احمقین فاجرین

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں دو احمق اور فاسق و فاجر آوازوں سے منع کیا گیا ہوں یعنی ایک بانسری کی آواز جو مسرت کے وقت ہوتی ہے دوسری چیخنے چلانے کی آواز جو مصیبت کے وقت ہوتی ہے (مولف) "فتاوی رضویہ ج۹، ۳۰۶" (شرح معانی الآثار ۲/ ۳۶۹ باب البکاء علی المیت)

یقین قبولیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے

۶۱۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ادعوا اللہ وانتم موقنون بالاجابة

اللہ تعالیٰ سے اس حال پر دعا کرو کہ تمہیں اجابت کا یقین ہو۔ (کیمیائے سعادت مترجم ص: ۲۲۱ بیان تسبیح و تحمید) (الترغیب الترهیب ۲/ ۴۹۲ الترهیب من رفع المصلی الخ)

دعا میں اگر عجلت نہ کی جائے تو امید قبولیت ہے

۶۱۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یستجاب لاحد کم مالم یعجل یقول دعوت فلم یستجب لی.

تمہاری دعا قبول ہوتی ہے جب تک جلدی نہ کرو کہ میں نے دعا کی اور اب تک قبول نہ ہوئی۔ "فتاوی رضویہ ج۹ ص ۲۷۳" (مسلم ۲/ ۳۵۲ باب بیان انه یستجاب للداعی الخ)

کافروں کے ساتھ اقامت منع ہے

۶۱۳ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من جامع المشرك وسكن معه فانه مثله فی لفظ لاتساكنوا المشركين ولاتجامعوهم فمن ساكنهم اوجامعهم فهو مثلهم

جو مشرکوں کے ساتھ رہے وہ بھی انہیں جیسا ہے۔ رواه بالاول ابوداؤد عن سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه بسند حسن وبالاخر الترمذی عنه تعليقا۔ (ابوداؤد ۲/ ۳۸۵ باب فی الاقامة بارض الشرك) (ترمذی ۱/ ۲۸۹ باب ماجاء فی کراهیة المقام الخ)

غیر حق میں مدد کرنا خدا کی ناراضگی کا سبب ہے

۶۱۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اعان علی خصومة بغیر حق لم یزل فی سخط الله حتی ینزع

marfat.com

جو ناحق کسی جھگڑے میں مدد دے ہمیشہ خدا کے غضب میں رہے جب تک اس سے باز

آئے۔رواہ ابن ماجۃ والحاکم عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند حسن۔

عقبی کی نجات خاتمہ بالخیر پر موقوف ہے حدیث میں ہے

۶۱۵۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **من مات علی شئی بعثہ اللہ علیہ**

جو جس حال میں مرے گا اللہ تعالیٰ اسی حال پر اسے اٹھائے گا۔رواہ احمد الحاکم عن

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند حسن "فتاویٰ رضویہ ج۹ ص ۲۹۵"

عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت پر ایک حدیث

۶۱۶۔ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں **اذا ذکر الصالحون فحیہلا بعمر**

جب صالحین کا ذکر ہو تو عمر فاروق کا تذکرہ کرو۔ "فتاویٰ رضویہ ج۹ ص ۳۰۴"

marfat.com

تعارف

العطایا القدیر فی حکم التصویر

(احکام تصاویر)

۲۹ر صفر ۱۳۳۱ھ کو سوال پیش ہوا کہ کسی دینی معظم شخص کی تصویر بطور تبرک مکانوں میں رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی نے تصویر ذی روح کی تحریم و تحقیق میں جو دلائل و نصوص فراہم کئے ہیں یقیناً وہ انہیں کا حصہ ہیں، وہ آغاز جواب میں فرماتے ہیں کہ دنیا میں بت پرستی کی ابتداء یوں ہی ہوئی کہ صالحین کی محبت میں ان کی تصویریں بنا کر گھروں اور مسجدوں میں تبرکاً رکھیں اور ان سے لذت عبادت کی تائید سمجھی شدہ شدہ وہی معبود ہو گئیں۔ کیونکہ تصویر ممنوع کی کراہت و حکم ممانعت کی علت مشائخ کرام نے عبادت صنم کی مشابہت بتائی ہے۔

اور دوسری دو علتیں یہ بیان کی گئی ہیں

۱- جہاں تصویر ممنوع رکھی ہو ملائکہ اس مکان میں نہیں جاتے اور جس مکان میں ملائکہ نہ آئیں وہ ہر جگہ سے بدتر ہے۔

۲- تعظیم و تشبہ

امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ

امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ

مغز تحقیق یہ ہے کہ تحریم تصویر کی اصل علت تعظیم ہے، تعظیم ہی سے تشبہ پیدا ہوتا ہے اور تعظیم ہی سے ملائکہ رحمت نہیں آتے ولہذا اہانت کی صورتیں جائز رکھی گئی ہیں کہ فرش میں ہوں جس پر بیٹھیں، کھڑے ہوں، پاؤں رکھیں وغیرہ اگرچہ ایسی تصویروں کا بھی بنانا بنوانا حرام ہے۔

اور تشبہ دو قسم ہے :- ایک عام کہ مطلقاً تصویر ممنوع کو بروجہ تعظیم رکھنے سے حاصل ہوتا ہے۔

دوسرا تشبہ خاص کہ اس کے علاوہ نفس نماز میں مصلی کے کسی فعل یا ہیئات سے ظاہر ہو مثلاً تصویر کو سامنے رکھ کر اس کی طرف افعال نماز بجالانا یہ اشد و اخبث ہے۔ تصویر کی علت کراہت تشبہ عبادت ہے چاہے تشبہ خاص ہو یا عام، مگر اتنا ضرور ہے کہ وہ تصویریں ایسی ہوں جنہیں

marfat.com

مشرکین پوجتے ہیں اور جنہیں نہیں پوجتے ہیں تو وہ بت کے حکم میں نہیں، لہذا ایسی تصویر جسے تعظیم سے رکھنے یا اس کی طرف نماز پڑھنے سے تشبہ عبادت وصنم نہیں ہوتا۔

امام احمد رضا نے اس رسالے میں اس کی چند صورتیں رقم کی ہیں ان میں بعض کے اقتباسات یہ ہیں

۱- اتنی چھوٹی تصویر کہ زمین پر رکھ دیکھو تو اعضا کی تفصیل نہ معلوم ہو، یہ مورث کراہت نہیں کہ اتنی چھوٹی کی عبادت مشرکین کی عادت نہیں۔

۲- سر بریدہ یا چہرہ محو کردہ کہ اس کی بھی عبادت نہیں ہوتی۔

۳- شمع یا چراغ یا قندیل یا لیمپ یا لالٹین یا فانوس نماز میں سامنے ہو تو کراہت نہیں کہ ان کی عبادت نہیں ہوتی اور بھڑکتی آگ اور دہکتے انگاروں کا تنور یا بھٹی یا چولہا یا انگیٹھی سامنے ہوں تو نماز مکروہ کہ مجوس ان کو پوجتے ہیں۔

۴- بڑی تصویر جو مستور و پوشیدہ ہو تو تصویر صغیر کے مثل ہے جیسے جیب یا بٹوے میں روپیہ، اس سے اگرچہ نماز مکروہ نہیں مگر ناجائز تصویریں حفاظت سے رکھنا ہی منع ہے چاہے صندوق میں بند رکھے اور نہ کھولے۔

۵- چاند سورج ستاروں اور درختوں کی تصویریں نماز میں سامنے ہوں تو حرج نہیں کہ مشرکین نے اگرچہ ان اشیاء کو پوجا مگر ان کی تصویروں کی عبادت نہیں کرتے، اسی طرح تلوار و مصحف وغیرہ کا سامنے ہونا موجب کراہت نہیں۔

حرمت تصویر کے احکام و مسائل مدلل و مفصل انداز میں مبرہن و واضح کرنے کے بعد اس رسالے کے اخیر میں امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ

ایک اور نکتہ بدیعہ ہے جس پر تنبیہ لازم ہے اور یہاں چار صورتیں ہیں

اول: تصویر کی توہین مثلاً فرش پا انداز میں ہونا کہ اس پر چلیں پاؤں رکھیں یہ جائز ہے اور مانع ملائکہ نہیں اگرچہ ایسی تصویروں کا بنانا بنوانا بھی حرام ہے۔

دوم: جس چیز میں تصویر ہو اسے بلا اہانت رکھنا مگر وہ ترک اہانت بوجہ تصویر نہ ہو بلکہ اور سبب سے ہو جیسے روپے کو سنبھال کر رکھنا کہ یہ بوجہ تصویر نہیں بلکہ بہ سبب مال ہے لہذا بحال ضرورت جائز ہے۔

سوم: ترک اہانت بوجہ تصویر ہی ہو مگر تصویر کی خاص تعظیم مقصود نہ ہو جیسے جہلا زینت

وآرائش کے خیال سے دیواروں پر تصویریں لگاتے ہیں یہ حرام ہے۔

چہارم : صرف ترک اہانت نہ ہو بلکہ بالقصد تصویر کی عظمت وحرمت کرنا اسے معظم دینی سمجھنا، اسے تعظیما بوسہ دینا، سر پر رکھنا، آنکھوں سے لگانا، اس کے سامنے دست بستہ کھڑا ہونا، اس کے لائے جانے پر قیام کرنا، اسے دیکھ کر سر جھکانا وغیر ذالک افعال تعظیم وتکریم بجالانا یہ سب اخبث اور قطعاً یقیناً اجماعاً اشد حرام وسخت کبیرہ ملعونہ ہے۔ مسئلہ تصویر سے متعلق دلائل وبراہین سے مرصع ومزین عظیم وجلیل رسالہ کلاں سائز کے ۱۶ صفحات پر مبسوط ومرقوم ہے اور اس معرکۃ الآراء رسالے میں بارہ احادیث کریمہ شریک مبحث وبنائے دلیل ہیں۔

marfat.com

احادیث

العطایا القدیر فی حکم التصویر

بت پرستی کی ابتداء کیسے ہوئی ؟

۶۱۷۔ دنیا میں بت پرستی کی ابتدا یوں ہوئی کہ صالحین کی محبت میں ان کی تصویریں بنا کر گھروں اور مسجدوں میں تبرکاً رکھیں اور ان سے لذت عبادت کی تائید سمجھی شدہ شدہ وہی معبود ہو گئیں۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آیۃ کریمہ وقالوا لاتذرن الھتکم ولا تذرن وداولاسواعا ولایغوث ویعوق ونسرا کی تفسیر میں ہے. قال کانوا اسماء رجال صالحین من قوم نوح فلما ھلکوا اوحی الشیطان الی قومھم ان انصبوا الی مجالسھم کانوا یجلسون انصابا وسموھا باسمائھم ففعلوا فلم تعبد حتی اذا ھلك اونسخ العلم عبدت

یعنی ود، سواع، یعوق، یغوث اور نسر یہ سب نوح علیہ السلام کی قوم کے نیک لوگوں کے نام ہیں جب ان حضرات کی وفات ہو گئی تو ان کی قوم کے دلوں میں شیطان نے ڈالا کہ ان کی نشست گاہ کی سمت میں مورت نصب کر لیں اور مورتوں کے نام انہیں بزرگوں کے نام پر رکھ لیں تو انہوں نے ایسا ہی کیا تو بت پرستی انہیں مذکورہ لوگوں کی وفات کے بعد ہی شروع ہوئی اور حقیقت کا علم جاتا رہا۔ (مولف) (بخاری ۲/ ۷۳۲ باب ودوا و لاسواعا الخ)

۶۱۸۔ عبد بن حمید اپنی تفسیر میں ابو جعفر بن المہلب سے راوی قال کان ودرجلا مسلماً وکان محببا فی قومہ فلما مات عسکرواحول قبرہ فی ارض بابل وجزعوا علیہ فلما رأی ابلیس جزعھم علیہ تشبہ فی صورۃ انسان ثم قال اریٰ جزعکم علی ھذا فھل لکم ان اصورلکم مثلہ فیکون فی نادیکم فتذکرونہ بہ قالوا نعم فصورلھم مثلہ فوضعوہ فی نادیھم وجعلوا یذکرونہ فلما رای مالھم من ذکرہ قال ھل لکم ان اجعل لکم فی منزل کل رجل منکم تمثالا مثلہ فیکون فی بیتہ فتذکرونہ قالوا نعم فصور لکل اھل بیت تمثالا مثلہ فاقبلوا فجعلوا یذکرونہ بہ قال وادرك ابناء ھم فجعلوا یرون ما یصنعون بہ

marfat.com

وتنا سلوا ودرس امرذکر هم ایاه حتی اتخذوه الها یعبدونه من دون الله قال و کان اول ما عبد غیرالله فی الارض والصنم الذی سموه بود.

ابو جعفر بن المہلب نے کہا کہ ود ایک مسلمان شخص کا نام تھا وہ اپنی قوم میں بڑا ہی محبوب شخص تھا جب وہ مر گیا لوگ سر زمین بابل میں اس کی قبر کے ارد گرد جمع ہو گئے اور اس پر آہ و فغاں کرنے لگے، جب ابلیس نے ان کی آہ و فغاں اور جزع و فزع دیکھا ایک انسان کی صورت میں ظاہر ہوا اور کہا میں تمہارا ان پر رونا چلانا دیکھ رہا ہوں تو کیا میں تمہارے لئے اسی کی طرح ایک تصویر بنادوں جو تمہاری مجلسوں میں رہے اور تم اس کی یاد کرتے رہو لوگوں نے کہا ہاں تو ابلیس لعین نے اس شخص کے مثل ایک تصویر بنائی لوگوں نے اسے اپنی مجلس میں رکھ دیا اور اس کی یاد کرنے لگے پھر جب ابلیس نے ان کے ذکر و یاد کی شدت و کثرت دیکھی تو کہا کیا میں تم میں سے ہر ایک کے گھر میں اس شخص کے مثل ایک تصویر و مورت بنادوں وہ اس کے گھر میں رکھی رہے گی پھر اس کی یاد کرتے رہو گے لوگوں نے کہا ہاں تو شیطان نے تمام گھر والوں کے لئے ایک ایک اس کی مورت بنائی لوگوں نے اسے قبول کیا اور اس کی یاد کرتے رہے، راوی نے کہا کہ اور ان کے بیٹوں نے یہ حال پایا تو جیسا دیکھا تھا ویسا ہی اس کے ساتھ کرنے لگے اور نسل بڑھتی گئی اور ان کے ذکر کا معاملہ انہوں نے اپنی اولاد کو بتایا یہاں تک کہ اسے معبود بنا کر پوجنے لگے، راوی نے کہا کہ سب سے پہلے زمین میں غیر اللہ کی یہی پوجا ہوئی اور جس بت کی پوجا ہوئی وہ "ود" ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج۹ ص ۳۱۱ عطایا القدیر"

اصل تصویر چہرہ کی تصویر ہے

۶۱۹۔ امام اجل ابو جعفر طحاوی حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای قال الصورة الرأس فکل شئی لیس له رأس فلیس بصورة

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تصویر تو سر ہے۔ ہر وہ چیز جس میں سر نہ ہو وہ تصویر نہیں ہے۔ یعنی سر اور چہرہ تصویر کی اصل ہیں اگر سر نہیں ہے تو وہ تصویر کے حکم میں نہیں بلکہ پیڑ پودے کے حکم میں ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج۹ ص ۳۱۲ "عطایا القدیر (شرح معانی الاثار ۲/ ۳۶۶ باب التصاویر فی الثوب)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تصویر دار پردہ چاک فرمادیا

۶۲۰۔ اخرج البخاری والامام احمد عن ام المومنین انها اتخذت علی سهوة

marfat.com

لها سترا فيه تماثيل فهتكه النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قالت فاتخذت منه نمرقتين فكانتا فى البيت نجلس عليها.

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ میں نے گھر کے دروازے کے لئے ایک پردہ بنایا جس میں تصویریں تھیں تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو پھاڑ دیا حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے اس کے دو گدے بنالئے اور ہم گھر میں ان پر بیٹھتے تھے۔

(مولف)"فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۳۱۸ عطایا القدیر"(بخاری ۲/ ۸۸۰ باب ماوطئی من التصاویر)

جس گھر میں تصویر ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے ہیں

۶۲۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے متواتر حدیثوں میں فرمایا لا تدخل الملائكة بيتا فيه كلب ولا صورة

رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔ رواه الائمة احمدوالستة والطحاوى عن ابى طلحة والبخارى والطحاوى عن ابن عمر وعن ابن عباس ومسلم وابوداؤد والنسائى والطحاوى عن ام المومنين ميمونة ومسلم وابن ماجة والطحاوى عن ام المومنين الصديقة واحمد ومسلم والنسائى والطحاوى وابن حبان عن ابى هريرةوالامام احمد والدارمى وسعيد بن منصور وابوداؤد والنسائى وابن ماجة وابن خزيمة وابويعلى و الطحاوى وابن حبان والضياء والشاشى وابونعيم فى الحلية عن امير المومنين على والامام مالك فى الموطا والترمذى والطحاوى عن ابى سعيد الخدرى واحمد والطحاوى والطبرانى فى الكبير عن اسامة بن زيد والطحاوى الحاوى عن ابى ايوب الانصارى رضى الله تعالىٰ عنهم ."فتاویٰ رضویہ ج۹ ص ۳۱۱ عطایا القدیر"(بخاری ۲/ ۸۸۰ باب التصاویر)(مسلم ۲/ ۲۰۰ باب تحریم تصویر صورة الحیوان الخ)

جس مکان میں تصویر یا کتا ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے ہیں

۶۲۲۔ سنن ابی داؤد و جامع ترمذی و سنن نسائی و صحیح ابن حبان و شرح معانی الاثار امام طحاوی و مستدرک حاکم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قال قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اتانى جبرئيل قال اتيتك البارحة فلم يمنعنى ان اكون دخلت الا انه كان على الباب تماثيل وكان فى البيت قرام ستر فيه تماثيل وكان فى البيت كلب فمر برأس التمثال الذى على باب البيت فيقطع فيصير كهيئة الشجر ومر بالستر فليقطع

فلیجعل وسادتین منبوذتین توطأن ومربالکلب فلیخرج ففعل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل نے آکر عرض کی یارسول اللہ میں گزشتہ شب حاضر ہوا تھا مجھے دروازے کی تصویروں نے گھر میں آنے سے روک دیا اور گھر میں ایک تصویر دار سرخ پردہ تھا اور کتا بھی تھا تو حضور ان تصویروں کے کاٹ دینے کا حکم دیں تاکہ درخت کی طرح رہ جائیں اور تصویر دار پردے کے لئے حکم فرمائیں کہ کاٹ کر اس کی دو مسندیں بنالی جائیں کہ زمین پر ڈالی جائیں پاؤں سے روندی جائیں اور کتے کو بھی نکال دینے کا حکم فرمائیں پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۳۱۴ عطایا القدیر "(ابوداؤد ۲/ ۳۷۵ باب فی الصور)

تصویر دار مکان میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما نہیں ہوئے

۶۲۳۔ عند الطحاوی قالت اشتریت نمرقة فیها تصاویر فلما دخل علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فراها تغیر ثم قال یاعائشة ماهذا فقلت نمرقة اشتریتها لك تقعد علیها قال انا لاندخل بیتا فیه تصاویر.

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ایک گدا خریدا جس میں تصویریں تھیں جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے دیکھتے ہی غضبناک ہو کر فرمایا اے عائشہ! یہ کیا ہے میں نے عرض کیا یہ گدا ہے آپ کے بیٹھنے کے لئے میں نے خریدا ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اس گھر میں نہیں جاتے ہیں جس میں تصویریں ہوں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۳۱۸ عطایا القدیر "(شرح معانی الاثار ۲/ ۳۶۳ باب التصاویر فی الثوب)

اوقات مکروہہ میں نماز مکروہ ہے

۶۲۴۔ حدیث ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انما نهی عن الصلوة حین تشرق الشمس وحین تستوی وحین تتدلی للغروب

بیشک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طلوع شمس اور استواء شمس اور غروب شمس کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ (مولف)

نمازی کے آگے سترہ گاڑنے کے حکم پر تین حدیثیں

۶۲۵۔ لابی داؤد عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال قال رسول اللہ

marfat.com

صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا صلی احدکم الی غیر السترة (سترة) فانه یقطع صلاته الحمار (الکلب) والخنزیر والیهودی والمجوسی والمرأة ویجزئی عنه اذا مروا بین یدیه علی قذفة بحجر.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بغیر سترہ کے نماز پڑھے تو گدھا (کتا) و خنزیر اور یہودی و مجوسی اور عورت کے گزرنے سے اس کی نماز ٹوٹ جاتی ہے جب نمازی کے ان (لوگوں وغیرہ) کے گزر جانے کا احتمال ہو تو نمازی کے سامنے ایک پتھر رکھ دینے سے کام چل جائے گا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا بطور تہدید فرمایا ہے ورنہ کسی چیز کے نمازی کے سامنے سے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی ہے۔ (مولف) (ابوداؤد ۱/ ۱۰۲ باب ما یقطع الصلوٰۃ)

۱۲۶۔ وللطحاوی یکفیك اذا کانوا منك قدر رمیة

یعنی جب کسی چیز کے آگے سے گزرنے کا شائبہ ہو تو اگر سترہ نہ ہو اور گزرنے والے تم سے ایک تیر کے فاصلے پر گزریں تو یہ تیرے لئے کافی ہے یعنی نماز نہیں جائے گی۔ (مولف) (شرح معانی الآثار ۱/ ۲۶۵ باب المرور بین یدی المصلی)

۶۲۷۔ اخرج الشیخان عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یعرض راحلة (راحلته) فیصلی الیها.

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناقہ کو سامنے کر کے نماز پڑھتے تھے۔ یعنی جب سفر میں ہوتے اور کسی کے گزرنے کا شائبہ ہوتا (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۳۲۲ معطایا القدیر" (بخاری ۱/ ۷۲ باب الصلوٰۃ الی الراحلة الخ)

چہرے پر مارنے کی ممانعت میں ایک حدیث

۶۲۸۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا قاتل احدکم اخاه فلیجتنب الوجه فان الله خلق آدم علی صورته رواه مسلم عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه

جب کوئی اپنے بھائی سے قتال کرے تو اس کے چہرے سے گریز کرے کہ اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر (جیسی اس کی شان کے لائق ہے) پیدا فرمایا ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۳۲۲ معطایا القدیر" (مسلم ۲/ ۳۲۷ باب النهی عن ضرب الوجه)

marfat.com

احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد نہم

روبہ قبلہ بیٹھنے کی فضیلت

۶۲۹۔ حدیث میں ہے **افضل المجالس ما استقبل به القبلة** سب میں بہتر نشست روبہ قبلہ ہے۔ "فتاوی رضویہ ج ۹ ص ۳۳۳" (الترغیب الترهیب ۴/ ۵۹ الترغیب فی الجلوس مستقبل القبلة)

بدمذہبوں کو سلام کرنا منع ہے

۶۳۰۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں کسی نے ایک شخص کا سلام پہنچایا فرمایالاتقرأه منی السلام فانی سمعت انه احدث

اسے میرا سلام نہ کہنا کہ میں نے سنا ہے اس نے بدمذہبی نکالی ہے۔ "فتاوی رضویہ ج ۹ ص ۳۳۸"

عورتوں نے حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنے شوہروں کی شکایتیں کیں حدیث میں ہے

۶۳۱۔ ابوداؤد وابن ماجہ ودارمی ایاس بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا**لقد طاف بال محمد نسا کثیر یشکون ازواجهن لیس اولئك بخیار کم**

آج کی رات بہت سی عورتوں نے ہماری بارگاہ اقدس کا طواف کیا کہ اپنے شوہروں کی شکایت کرتی تھیں وہ تم میں کے بہتر لوگ نہیں ہیں جو عورتوں کو ایذا دیتے ہیں۔ (ابوداؤد ۱/ ۲۹۲ باب فی ضرب النساء)

marfat.com

بلی کے بارے میں ایک حدیث

۶۳۲۔ صحیح حدیث میں بلی کی نسبت فرمایاانها من الطوافین علیکم والطوافات بیشک وہ ان نر ومادہ میں ہے جو بکثرت تم پر طواف کرنے والے ہیں۔ یعنی بلی کا جھوٹا ناپاک نہیں ہے۔(ابوداؤد ار اباب سور الھرۃ)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحمت سے چھوہاروں کے انبار میں برکت ہوئی۔

۶۳۳۔ صحیح بخاری شریف میں جابر رضی اللہ عنہ سے ہے۔ میرے والد عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت قرض اور تھوڑے خرمے چھوڑ کر شہید ہوئے میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی حضور کو معلوم ہے کہ میرے باپ احد میں شہید ہوئے اور بہت قرض چھوڑ گئے ہیں میں چاہتا ہوں کہ حضور قدم رنجہ فرمائیں کہ قرض خواہ حضور کو دیکھیں یعنی شاید حضور کے خیال سے اپنے مطالبہ میں کمی کردیں ارشاد فرمایا جاؤ ہر قسم کے چھوہاروں کے الگ الگ ڈھیر لگاؤ پھر تشریف فرما ہوئے قرض خواہوں نے حضور کو دیکھا مجھ سے نہایت سخت تقاضے کرنے لگے کہ اس سے پہلے ایسا کبھی نہ کیا تھا یعنی ان کے خیال کے برعکس ہوا حضور کے تشریف لے جانے سے قرض خواہ اپنا پلہ بھاری سمجھے کہ حضور ضرور ہمارا پورا حق دلادیں گے جب حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ حال ملاحظہ فرمایافطاف حول اعظمها بیدرأ ثلث مرات ثم جلس علیه حضور نے ان میں سب میں بڑے ڈھیر کے گرد تین بار طواف فرمایااور اس پر تشریف رکھی پھر ناپ ناپ کر انہیں دینا شروع فرمایاحتی ادی الله عن والدی امانة وسلم الله السیار کلها یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے باپ کا سب قرض ادا کردیااور سب ڈھیر سلامت بچ رہے۔(بخاری ار ۳۲۴ باب الشفاعة فی وضع الدین)

عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں غریبوں کی خبر گیری کا ایک ایمان افروز واقعہ

۶۳۴۔امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے زمانہ خلافت میں مدینہ طیبہ کا طواف فرمایا کرتے،ابن عساکر تاریخ میں اسلم مولیٰ امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه طاف لیلة فاذا هو بامرأة فی جوف دارها وحولها صبیان یبکون الحدیث.

یعنی امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک رات مدینہ طیبہ کا طواف کررہے تھے دیکھا کہ

ایک بی بی اپنے گھر میں بیٹھی ہیں اور ان کے بچے ان کے گرد رو رہے ہیں اور چولہے پر ایک دیگچی چڑھی ہے۔ امیر المومنین قریب گئے اور فرمایا اے اللہ کی لونڈی یہ بچے کیوں رو رہے ہیں انہوں نے عرض کی یہ بھوکے روتے ہیں فرمایا تو اس دیگچی میں کیا ہے کہا میں نے ان کے بہلانے کو پانی بھر کر چڑھادی ہے کہ وہ سمجھیں اس میں کچھ پک رہا ہے اور انتظار میں سو جائیں امیر المومنین فور اواپس آئے اور ایک بڑی بوری میں آٹا اور گھی اور چربی اور چھوہارے اور کپڑے اور روپے منھ تک بھرے پھر اپنے غلام اسلم سے فرمایا یہ میری پیٹھ پر لادو اسلم کہتے ہیں میں نے عرض کی امیر المومنین میں اٹھا کر لے چلوں گا فرمایا اے اسلم بلکہ میں اٹھاؤں گا کہ اس کا سوال تو آخرت میں مجھ سے ہونا ہے پھر اپنی پشت مبارک پر اٹھا کر ان بی بی کے گھر تک لے گئے پھر دیگچی میں آٹا اور چربی اور چھوہارے چڑھا کر اپنے دست مبارک سے چلاتے رہے پھر پکا کر انہیں کھلایا کہ سب کا پیٹ بھر گیا پھر باہر صحن میں نکل کر ان بچوں کے سامنے بلا تشبیہ ایسے بیٹھے جیسے جانور بیٹھتا ہے اور میں ہیبت کے سبب بات نہ کر سکا امیر المومنین یوہیں بیٹھے رہے یہاں تک کہ بچے اس نئی نشست کو دیکھ کر امیر المومنین کے ساتھ کھیلنے اور ہنسنے لگے اب امیر المومنین واپس تشریف لائے اور فرمایا اسلم تم نے جانا کہ میں ان کے سامنے یوں کیوں بیٹھا میں نے عرض کی نہ، فرمایا میں نے انہیں روتے دیکھا تھا تو مجھے پسند نہ آیا کہ میں انہیں چھوڑ کر چلا جاؤں جب تک انہیں ہنسا نہ لوں جب وہ ہنس لئے تو میرا دل شاد ہوا۔ واخرجه ایضاً الدنیوری فی المجالسة واحمد بن ابراهیم بن ساذان البزار فی مشیخته "فتاویٰ رضویہ ج۹ ص ۳۴۳" (کنز العمال ۱۴/ ۲۹۵)

حضرت سلیمان علیہ السلام کے شوق جہاد پر ایک حدیث پاک

۶۳۵۔ صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ قال سلیمان لاطوفن اللیلة علی تسعین امرأة وفی روایه بمائة امرأة تلهن تأتی بفارس یجاهد فی سبیل الله فطاف علیهن الحدیث

سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا قسم ہے آج کی رات میں نوے اور ایک روایت میں ہے سو عورتوں پر طواف کروں گا کہ ایک سے ایک سوار پیدا ہوگا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے پھر انہوں نے ان پر طواف کیا۔ (بخاری ۱/ ۳۹۵ باب من طلب الولد للجهاد) (بخاری ۲/ ۸۸۰ باب قول الرجل لاطوفن اللیلة علی نسائه)

ایک غسل سے چند بار مجامعت کرنی جائز ہے

marfat.com

۶۳۶۔ صحیح مسلم شریف میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یطوف علی النساء بغسل واحد

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی غسل سے اپنی ازواج مطہرات پر طواف فرماتے۔ "فتاویٰ رضویہ ج۹ ص ۳۴۴" (مشکوٰۃ ۱/ ۴۹ باب مخالطۃ الجنب الفصل الاول) (بخاری ۲/ ۸۵۔ باب من طاف علی نسائہ فی غسل واحد)

حضرت بلال کی دوری پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں خواب میں بشارت دی اور شکوہ فرمایا

۶۳۷۔ روی ابن عساکر بسند جید عن ابی الدراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان بلالا رأی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وھو یقول لہ ماھذہ الجفوۃ یا بلال اما ان لک ان تزورنی فانتبہ حزینا خائفا فرکب راحلتہ و قصد المدینۃ فاتی قبر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجعل یبکی عندہ ویمرغ وجھہ علیہ

یعنی ابن عساکر نے بسند صحیح ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام کو چلے گئے تھے ایک رات خواب میں دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے فرماتے ہیں یہ کیا جفا ہے کیا وہ وقت نہ آیا کہ تو ہماری زیارت کو حاضر ہو بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ غمگین اور ڈرتے ہوئے جاگے اور بقصد زیارت اقدس سوار ہوئے مزار انور پر حاضر ہو کر رونا شروع کیا اور اپنا منہ قبر شریف پر ملتے تھے۔ "فتاویٰ رضویہ ج۹ ص ۳۴۹"

انسان اپنی شہوات سے جنت یا دوزخ کا مستحق ہوگا حدیث میں ہے

۶۳۸۔ ابوداؤد و ترمذی و نسائی نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لما خلق اللہ تعالیٰ الجنۃ قال لجبریل اذھب فانظر الیھا فذھب فنظر الیھا والی ما اعد اللہ لاھلھا فیھا ثم جأ فقال ای رب وعزتک لا یسمع بھا احد الادخلھا ثم حفھا بالمکارہ ثم قال یاجبریل اذھب فانظر الیھا فذھب فنظر الیھا ثم جاء فقال ای رب وعزتک لقد خشیت ان لایدخلھا احد قال فلما خلق اللہ قال النار یا جبریل اذھب فانظر الیھا. قال فذھب فنظر الیھا ثم جاء فقال ای رب وعزتک لا یسمع بھا احد فیدخلھا فحفھا بالشھوات ثم قال جبریل اذھب فانظر قال فذھب فنظر الیھا. فقال ای رب وعزتک لقد خشیت ان لایبقی احد الا دخلھا

جب اللہ عزوجل نے جنت بنائی جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم فرمایا کہ اسے جا کر دیکھ جبریل نے اسے اور جو کچھ مولیٰ تعالیٰ نے اس میں اہل جنت کے لئے تیار فرمایا ہے دیکھا پھر حاضر ہو کر عرض کی اے میرے رب تیری عزت کی قسم اسے تو جو کوئی سنے گا بے اس میں جائے نہ رہے گا پھر رب عزوجل نے اسے ان باتوں سے گھیر دیا جو نفس کو ناگوار ہیں پھر جبریل کو حکم فرمایا کہ اب جا کر دیکھ، جبریل نے دیکھا پھر حاضر ہو کر عرض کی اے میرے رب تیری عزت کی قسم مجھے ڈر ہے کہ اب تو شاید اس میں کوئی بھی نہ جا سکے پھر مولیٰ تبارک نے دوزخ پیدا کی جبرئیل سے فرمایا اسے جا کر دیکھ جبریل نے دیکھا پھر آکر عرض کی اے میرے رب تیری عزت کی قسم اس کا حال سن کر کوئی بھی اس میں نہ جائے گا۔ مولیٰ تعالیٰ نے اسے نفس کی خواہشوں سے ڈھانپ دیا پھر جبریل کو اسے دیکھنے کا حکم فرمایا جبریل امین علیہ السلام نے اسے دیکھ کر عرض کی اے میرے رب تیری عزت کی قسم مجھے ڈر ہے کہ اب تو شاید ہی کوئی اس میں جانے سے بچے۔ (ابوداؤد ۲/ ۶۵۲ باب فی خلق الجنة والنار)

۶۳۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں حفت الجنة بالمكاره وحفت النار بالشهوات

جنت ان چیزوں سے گھیر دی گئی ہے جو نفس کو ناگوار ہیں اور دوزخ ان چیزوں سے ڈھانپ دی ہے جو نفس کو پسند ہیں۔ رواه البخاری فی کتاب الرقاق بلفظ حجبت وتقدیم الجملة الاخیرة ومسلم باللفظ عن ابی هریرة واحمد ومسلم والترمذی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنهما من صحیحه "فتاوی رضویہ ج۹، ص۳۵۸" (مسلم ۲، ص۳۷۸ کتاب الجنة وصفة نعیمها الخ)

(بخاری ۲/ ۹۶۰ باب حجبت النار بالشهوات)

کافروں کے فعل سے بھی تشبہ حرام ہے

۶۴۰۔ حدیث میں ہے من رضی عمل قوم کان شریك من عمل به

جو کسی قوم کا کوئی کام پسند کرے وہ اس کام کرنے والوں کا شریک ہے، رواه ابو یعلی فی مسنده وعلی بن معبد فی کتاب الطاعة والمعصیة عن عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رواه الامام عبد الله بن المبارك فی کتاب الزهد عن ابی ذر رضی الله تعالیٰ عنه "فتاویٰ رضویہ ج۹ ص ۳۶۳"

منع کرنا کمال ایمان کی دلیل ہے

کی خاطر کسی کو کچھ دینا اور

۶۴۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من احب لله وابغض لله واعطى لله ومنع لله فقد استكمل الايمان

جو اللہ کے لئے دوستی اور دشمنی کرے اور اللہ کے لئے دے اور منع کرے تو اس نے اپنا ایمان مکمل کر لیا (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۳۲۶" (ابوداؤد ۲/ ۳۴۳ باب فی ردالارجاء)

صرف ایک رکعت نماز پڑھنی مذہب حنفی میں ممنوع ہے

۶۴۲۔ حدیث میں ہے نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن البتيرا

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تنہا ایک رکعت نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

(مولف) "فتاوی رضویہ ج ۹ ص ۳۳۱"

ناچ گانے کی حرمت پر ایک حدیث

۶۴۳۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من قعد وسط الحلقة فهو ملعون

یعنی جو وسط حلقہ میں (لوگوں کو ہنسانے یا گانا گانے کے لئے) بیٹھا وہ ملعون ہے۔ (مولف)

(الترغیب و الترهیب ۴/ ۵۰۔ الترغیب فی الجلیس الصالح الخ)

سرخ رنگ کی ممانعت پر ایک حدیث

۶۴۴۔ مصفر و مزعفر یعنی کسم و زعفرانی رنگ مردوں کو ناجائز ہیں اور خالص شوخ رنگ بھی اسے مناسب نہیں، حدیث میں ہے ایاكم والحمرة فانها من زى الشيطان

سرخ رنگ سے اجتناب کرو کہ وہ شیطان کا لباس ہے (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۳۴۰"

(کنز العمال ۱۹/ ۲۲۵)

عورتوں کو سونے چاندی کا زیور پہننا جائز ہے

۶۴۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لو كان اسامة جارية لكسوته وحليته حتى انفقه .رواه احمد وابن ماجة عن ام المؤمنين رضى الله تعالىٰ عنها بسند حسن

یعنی اگر اسامہ لڑکی ہوتا تو میں جدائی ہونے تک اس کو اچھے کپڑے پہناتا رہتا اور اسے زیور سے آراستہ کرتا رہتا یعنی کنواری لڑکیوں کو زیور و لباس سے آراستہ رکھنا کہ ان کا پیغام آئے سنت مستحبہ ہے اس لئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ترغیب امت کے لئے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تمثیل بیان فرمائی۔ (مولف) (مسند احمد ۶/ ۳۱۷) (ابن ماجہ ۱/ ۱۴۳ باب فی الشفاعة فی التزویج)

marfat.com

عورتوں کو مردوں سے تشبہ کرنا منع ہے۔

۶۴۶۔ حدیث میں ہے کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یکرہ تعطر النساء وتشبھھن بالرجال

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عورتوں کا عطر لگا کر نکلنا اور مردوں سے تشبہ اختیار کرنا ناپسند تھا یعنی عورت کا باوصف قدرت بالکل بے زیور رہنا مکروہ ہے کہ مردوں سے تشبہ ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۳۶۴" (کنزالعمال ۶/ ۴۴۵)

کافر کا ذبیحہ حرام ہے

۶۴۷۔ حدیث میں مجوس کی نسبت فرمایا سنوا بھم سنۃ اھل الکتاب غیر نا کحی نسائھم ولا آکلی ذبائحھم

مجوسیوں نے اہل کتاب کا طریقہ اختیار کیا مگر یہ کہ وہ ان کی عورتوں سے نکاح نہیں کرتے اور ان کا ذبیحہ نہیں کھاتے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۳۶۶"

بھائی چارگی کی مراعات کمال ایمان کی دلیل ہیں

۶۴۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لایومن احدکم حتی یحب لاخیہ مایحب لنفسہ.

تم میں کوئی مومن کامل نہیں ہوگا یہاں تک کہ اپنے بھائی کے لئے وہ چیز پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۳۷۱" (بخاری ۱/ ۶ باب من الایمان ان یحب لاخیہ الخ)

سجدہ قبور جائز نہیں اگر بہ نیت تحیت ہے تو حرام اور اگر بہ نیت عبادت ہے تو کفر ہے

۶۴۹۔ حدیث میں فرمایا ارأیت لو مررت بقبری اکنت تسلجد لہ قال فلاتفعل

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم میرے روضۂ کریم کے پاس سے گزرو تو کیا تم اسے سجدہ کروگے؟ فرمایا ایسا نہ کرنا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۳۷۷"

اخلاق ومعاملات سے متعلق ایک حدیث پاک

۶۵۰۔ حدیث میں ہے خالقوا (خالطوا) الناس باخلاقھم۔

لوگوں سے ان کی عادتوں کے موافق برتاؤ کرو۔ (مولف) (رواہ الحاکم و قال صحیح "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۳۷۸" (کنزالعمال ۳/ ۱۰، کیمیائے سعادت مترجم ۴۲۱،

marfat.com

آداب سماع)

آخری چہار شنبہ کی کوئی اصل نہیں

۶۵۱۔ایک حدیث مرفوع میں آیاہے آخر اربعا من الشهر یوم نحس مستمر۔ یعنی مہینے کا آخری چہار شنبہ منحوس دن ہے۔(مولف)"فتاوی رضویہ،ج۹، ص ۳۸۱"

چالیس روز سے زیادہ ناخن یا موئے بغل یا موئے زیر ناف رکھنے کی اجازت نہیں

۶۵۲۔ عنداحمد و ابی داؤد و الترمذی و النسائی و قت لنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی قص الشارب و تقلیم الاظفار و نتف الابط وحلق العانة ان لایترك اکثر من اربعین لیلة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے لئے مونچھیں کترنے اور ناخن تراشنے اور بغل کے بال اکھیڑنے اور زیر ناف صاف کرنے کے لئے وقت متعین فرمادیاہے کہ چالیس راتوں سے زیادہ تک نہ رہنے دیئے جائیں۔ (مولف)"فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۳۹۲"(مسلم ۱/ ۱۲۹، باب خصال الفطرة)(ترمذی ۲/ ۱۰۴،باب ماجأ فی توقیت تقلیم الاظفار الخ)

سوناورریشم عورتوں کو جائز ہیں اور مردوں کے لئے ناجائز

۶۵۳۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الذهب و الحریر حل لاناث امتی و حرام علی ذکورها۔

سوناورریشم میری امت کی عورتوں کو حلال اور مردوں پر حرام ہیں۔رواہ ابوبکر ابی شیبة عن زید بن ارقم والطبرانی فی الکبیر عنه وعن واثلة رضی الله تعالیٰ عنهما۔ (کنزالعمال ۶/ ۴۲۹)

عورتوں کو زیور پہننے کی تاکید پر ایک حدیث

۶۵۴۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے فرمایا یا علی مر نسائك لایصلین عطلا۔

اے علی اپنے مخدرات کو حکم دو کہ بے گہنے نماز نہ پڑھیں۔ رواہ ابن اثیر فی النهایة۔ "فتاوی رضویہ،ج۹، ص ۳۶۴"

بار بار گناہ اور بار بار توبہ کرنا اپنے رب سے مذاق کرنے کے برابر ہے

۶۵۵۔حدیث میں فرمایا المستغفر من الذنب و هو مقیم علیه المستهزئ بربه۔

جو گناہ پر قائم رہ کر توبہ توبہ کرے وہ اپنے رب جل وعلا سے معاذاللہ تمسخر کرتا ہے۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان و ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ "فتاوی رضویہ،ج۹، ص۳۶۸"۔(کنزالعمال ۴/ ۱۱۹)

دعوت میں جانے کے بارے میں ایک روایت

۶۵۶۔بلادعوت جو دعوت میں جائے اسے صحیح حدیث میں فرمایا دخل سارقا و خرج مغیرا۔ چور بن کر گیا اور لٹیرا ہو کر نکلا۔ خصوصاً جب کہ دعوت عام نہ ہو۔(ابوداؤد ۲/ ۵۲۵،باب ماجأ فی اجابۃ الدعوۃ)

روز خندق حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت کا ایمان افروز واقعہ

۶۵۷۔جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے غزوۂ خندق میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت کی اور دو صاحبوں کے قابل کھانا پکایا جب یہ دعوت کو عرض کرنے گئے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بآواز بلند ارشاد فرمایا کہ اہل خندق جابر تمہاری ضیافت کرتا ہے وہ ایک ہزار صحابۂ کرام تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا جب تک ہم تشریف نہ لائیں کھانا نہ اتارا جائے او کمال قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھبرائے ہوئے اپنے گھر تشریف لائے اور اپنی زوجہ مقدسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حال بیان کیا کہ یہاں دو ہی آدمیوں کے قابل کھانا ہے،اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع ایک ہزار صحابہ کے تشریف لاتے ہیں ان نبی نے کہا آپ کو اس کی فکر کیا ہے جو لاتے ہیں وہی سامان فرمانے والے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے آٹے اور ہانڈی میں لعاب دہن اقدس ڈالا اور ارشاد فرمایا کہ روٹی پکانے والی بلا لو اور ہانڈی چولھے پر رہنے دو،اس قلیل آٹے اور گوشت سے ایک ہزار صحابہ کو پیٹ بھر کر کھلا دیا اور ہانڈی ویسا ہی جوش مارتی رہی اور آٹا ذرا کم نہ ہوا۔ "فتاوی رضویہ،ج۹، ص۳۸۰"

(بخاری ۲/ ۵۸۸، ۵۸۹،باب غزوۃ الخندق)

فال کو حق سمجھنا جائز نہیں

۶۵۸۔(جو فال کی باتوں پر یقین کرے اس کی نسبت) صحیح حدیث میں فرمایا قد کفر بما نزل علی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اس نے اس چیز کے ساتھ کفر کیا جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اتاری گئی۔ "فتاوی رضویہ،

marfat.com

ج۹، ص ۳۸۳"(ترمذی ۱/ ۲۵،باب ماجأ فی کراھیۃ اتیان الحائض)

تدفین سے متعلق ایک حدیث

۶۵۹۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ایک صاحبزادی کے دفن میں فرمایا ان کی قبر میں وہی اترے جو آج کی رات اپنی عورت کے پاس نہ گیا ہو۔ اس سے اپنی عورت کے پاس جانے کی مذمت ثابت نہیں ہوئی بلکہ یہ مصالح خاصہ ہیں جن کے اسرار اہل باطن جانتے ہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۳۸۴"۔(بخاری ۱/ ۱۷۱، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعذب المیت الخ)

امام حسین سے محبت کرنا دراصل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت کرنا ہے

۶۶۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں حسین منی و انا من حسین احب اللہ من احب حسینا حسین سبط من الاسباط۔

حسین میرا اور میں حسین کا اللہ دوست رکھے اسے جو حسین کو دوست رکھے حسین ایک نسل نبوت کی اصل ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۴۰۲"(ترمذی ۲/ ۲۱۸، مناقب ابی محمد الحسن و الحسین)

اللہ تعالیٰ کے تین دشمن

۶۶۱۔ حدیث میں ارشاد ہوا اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ دشمن تین شخص ہیں مفلس، متکبر، اور بوڑھا زانی اور جھوٹ بولنے والا بادشاہ۔ "فتاوی رضویہ ج۹، ص ۴۰۵"

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان رفعت پر ایک حدیث پاک

۶۶۲۔ حدیث میں ہے آیۃ کریمہ و رفعنا لك ذکرك۔ کے نزول کے بعد سیدنا جبرئیل امین علیہ الصلاۃ والتسلیم حاضر بارگاہ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوئے اور عرض کی حضور کا رب فرماتا ہے اتدری کیف رفعت لك ذکرك۔ کیا تم جانتے ہو میں نے کیسے بلند کیا تمہارے لئے تمہارا ذکر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرض کی اللہ اعلم ارشاد ہوا جعلتك ذکرا من ذکری فمن ذکرك فقد ذکرنی۔ اے محبوب میں نے تمہیں اپنی یاد میں سے ایک یاد کیا کہ جس نے تمہارا ذکر کیا بیشک اس نے میرا ذکر کیا۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۴۰۹"

انسان پر شیطان کا وسوسہ کسی حال میں بھی ہو سکتا ہے حدیث میں ہے

۶۶۳۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الشیطان یجری من الانسان

مجری الدم۔

بیشک شیطان انسان کی رگ رگ میں خون کی طرح دوڑتا ہے (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۳۹۵" (ابوداؤد ۱/ ۳۳۵، باب المعتکف یدخل البیت لحاجته)

عورت کو حکم ہے کہ اس کے پائچے خوب نیچے ہوں کہ چلنے میں ساق یا گٹے کھلنے کا احتمال نہ رہے کہ گٹے بھی ستر عورت میں داخل ہیں

۶۶۴۔ مالک وابوداؤد ونسائی وابن ماجہ ام المومنین ام سلمہ اور ترمذی ونسائی عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی و هذا حديث ام المومنين انها قالت لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حين ذكر الازار فالمرأة يا رسول الله قال ترخى شبرا قالت اذن تنكشف عنها قال فذراعا لاتزيد عليه۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس وقت ازار کا ذکر فرمایا تو ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یارسول اللہ عورت کیا کرے گی حضور نے فرمایا کہ عورت ایک بالشت لٹکائے گی ام سلمہ نے عرض کی تب تو کھل جائے گا حضور نے فرمایا تو ایک ذراع اس سے زیادہ نہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۹، ص ۴۱۱" (ابوداؤد ۲/ ۵۶۸، باب فی الذیل)

عورتوں کو مردوں سے تشبہ حرام ہے یہاں تک کہ دوپٹہ میں پیچ دینے کی ممانعت ہے

۶۶۵۔ امام احمد وابوداؤد وحاکم نے بسند حسن ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ان النبی صلى الله تعالىٰ عليه وسلم دخل عليها وهى تختمر فقال لية لاليتين حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے وہ اوڑھنی لپیٹ رہی تھیں فرمایا کہ ایک پیچ دو، دو پیچ نہ دو۔ یعنی دو پیچ دینے میں عمامہ سے مشابہت ہو جائے گی اور یہ منع ہے۔ (مولف) (ابوداؤد ۲/ ۵۶۸، باب کیف الاختمار)

عورتوں کو مہندی لگانے کے حکم پر دو حدیثیں

۶۶۶۔ عورتوں کو حکم فرمایا کہ ہاتھوں میں مہندی لگائیں کہ مردوں کے ہاتھ سے مشابہ نہ ہو۔ ابوداؤد ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی ان هندة بنت عتبة رضى الله تعالىٰ عنها قالت يا نبى الله بايعنى فقال لاابايعك حتى تغيرى كفك (كفيك) فكانهما كفا سبع۔

ہندہ بنت عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یارسول اللہ مجھے بیعت کرلیں حضور نے

فرمایا کہ میں تم کو بیعت نہیں کروں گا جب تک تم اپنی ہتھیلیوں کو نہ بدلو یعنی مہندی نہ لگالو۔ کیونکہ تمہاری ہتھیلیاں درندے کی سی ہیں۔ یعنی مردوں سے تشبہ ہونے کے باعث حضور کو کراہت ہوئی اس لئے درندے سے تشبیہ دی۔ (مولف) (ابوداؤد ۲/ ۴۷۵، باب فی الخضاب للنساء)

۶۶۷۔ ایک حدیث میں ارشاد ہوا کہ زیادہ نہ ہو تو ناخن ہی رنگین رکھیں۔ احمد وابوداؤد و نسائی بسند حسن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی **اومت امرأة من وراء ستر بیدها کتاب الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقبض النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یده فقال ما ادری ید رجل ام ید امرأة قالت بل یدامرأة قال لو کنت امرأة لغیرت اظفارك بالحناء۔**

یعنی ایک عورت نے پردے کے پیچھے سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کیا جس کے ہاتھ میں کتاب تھی، تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست کریم کھینچ لیا اور فرمایا معلوم نہیں ہوتا کہ مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا، عورت نے عرض کی عورت کا ہاتھ ہے، حضور نے فرمایا اگر تو عورت ہوتی تو اپنے ناخنوں کو مہندی سے ضرور رنگین کرتی۔ (مولف) (ابوداؤد ۲/ ۴۷۵، باب فی الخضاب للنساء)

بوڑھی عورتوں کو بھی مہندی لگانا چاہئے۔

۶۶۸۔ **احمد فی المسند عن امرأة صلت القبلتین مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قالت دخلت علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال اختضبی تترك احدیکن الخضاب حتی تکون یدها کید الرجل فما ترکت الخضاب و انها لابنة ثمانین۔**

امام احمد نے مسند میں ایک ایسی عورت سے روایت کی جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ دونوں قبلوں (بیت المقدس و بیت اللہ الحرام) کی طرف نماز پڑھ چکی تھیں اس نے کہا کہ میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئی تو حضور نے فرمایا کہ رنگ یعنی مہندی لگایا کرو۔ کیا عورت مہندی نہیں لگائے گی تاکہ اس کا ہاتھ مرد کے ہاتھ کی طرح ہو جائے وہ فرماتی ہیں کہ پھر میں نے اس کے بعد مہندی لگانا نہیں چھوڑی حالانکہ وہ خاتون اسی سال کی تھیں (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۴۱۲" (مسند احمد ۷/ ۴۹۰)

بلا ضرورت صحیحہ عورت کو گھوڑے پر چڑھنا منع ہے کہ مردانہ کام

marfat.com

لعنت آئی۔

۶۶۹۔ابن حبان اپنی صحیح میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایایکون فی آخر امتی نساء یرکبن علی سرج کاشباہ الرجال. الحدیث و فی آخرہ العنوھن فانھن ملعونات۔

میری امت کے آخر میں ایسی عورتیں ہوں گی جو مردوں کی طرح گھوڑوں پر سوار ہوں گی۔اور اس حدیث کے آخر میں ہے کہ ان پر لعنت کرو کیونکہ وہ ہیں ہی مستحق لعنت۔"فتاوی رضویہ،ج۹،ص۴۱۳"

روزدوشنبہ کی فضیلت پر ایک حدیث پاک

۶۷۰۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز جاں افروز دوشنبہ کو روزۂ شکر کے لئے خاص فرماتے اور اس کی وجہ یوں ارشاد فرماتے ہیں کہ فیہ ولدت و فیہ انزل علی۔

اسی دن میں پیدا ہوا اور اسی دن مجھ پر کتاب اتری۔"فتاوی رضویہ،ج۹،ص۴۰۹"

کافروں سے خارجی شئ میں بھی تشبہ ہوتا ہے

۶۷۱۔ جامع ترمذی میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے نظفوا افنیتکم و لاتشبھوا بالیھود۔

اپنے پیش دروازہ زمینیں ستھری رکھو یہودیوں سے تشبہ نہ کرو۔کہ جب ان پر ذلت و مسکنت ڈالی گئی ان کی زمینیں میلی کثیف رہتیں۔"فتاوی رضویہ،ج۹،ص۴۱۲"(ترمذی ۲/۱۰۷، باب ماجأ فی النظافۃ)

ایک کنیز کو عمر فاروق کی تنبیہ

۶۷۲۔ امیر المومنین فاروق عادل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک کنیز کو دیکھا کہ بیبیوں کی طرح دوپٹہ اوڑھے جارہی ہے اس پر درہ لیا اور فرمایا ای وفار القی عنک الخمار اتتشبھین بالحرائر۔

اے بدبو والی اپنی اوڑھنی اتار کیا بی بیوں کے مشابہ بنتی ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ کسی کو ایک دوسرے جنس کی مشابہت جائز نہیں۔"فتاوی رضویہ،ج۹،ص۴۲۴"

اہل بیت سے محبت کرنے کی تاکید پر ایک حدیث

۶۷۳۔ سچے محبان اہل بیت کرام کے لئے روز قیامت نعمتیں برکتیں راحتیں ہیں۔ طبرانی

marfat.com

کی حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الزموا مودتنا اهل البيت فانه من لقى الله وهو بودنا دخل الجنة بشفاعتنا والذى نفسى بيده لاينفع احدا عمله الا بمعرفة حقنا۔

ہم اہل بیت کی محبت لازم پکڑو کہ جو اللہ سے ہماری دوستی کے ساتھ ملے گا وہ ہماری شفاعت سے جنت میں جائے گا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ کسی کو اس کا عمل نفع نہ دے گا جب تک ہمارا حق نہ پہچانے۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۴۳۱"

سردار قوم کی تعظیم وتکریم پر ایک حدیث

۶۷۴۔ حدیث میں ہے اذا اتاكم كريم قوم فاكرموه۔

جب کسی قوم کا معزز تمہارے یہاں آئے تو اس کی عزت کرو۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۴۳۳" (ابن ماجہ ۲/ ۲۷۲، باب اذا اتاكم كريم قوم الخ)

وہم کی بنیاد پر کھجور وغیرہ توڑ کر دیکھنے کا حکم نہیں

۶۷۵۔ صحیح حدیث میں ہے نهى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان يفتش التمر عما فيه.

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس وہم کے پالنے سے منع فرمایا کہ کھاتے وقت چھوہارا توڑ کر اس کی تلاشی لی جائے کہ اس میں کوئی کیڑا تو نہیں۔ رواه الطبرانى فى المعجم الكبير عن ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما بسند حسن۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۴۴۰" (کنز العمال ۱۹، ۱۸۸)

پچھنا لگانے والے کی کمائی خبیث ہے

۶۷۶۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں كسب الحجام خبيث۔

بھری سنگی لگانے والے کی کمائی خبیث ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۴۴۱" (ابوداؤد ۲/ ۴۸۶، باب فی کسب الحجام)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طریقہ تعلیم اور ایک جوان کا واقعہ۔

۶۷۷۔ ایک جوان حاضر خدمت اقدس ہوا اور آکر بے دھڑک عرض کی یا رسول اللہ میرے لئے زنا حلال فرما دیجئے۔ نبی سے یہ درخواست کس حد تک پہنچتی ہے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس کا قتل چاہا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمادیا اور اسے قریب بلایا یہاں تک کہ اس کے زانو زانوئے اقدس سے مل گئے پھر فرمایا کہ

تیری ماں سے زنا کرے عرض کی نہ فرمایا تیری بہن سے عرض کی نہ فرمایا تیری بیٹی سے عرض کی نہ فرمایا تیری پھوپھی سے عرض کی نہ فرمایا تیری خالہ سے عرض کی نہ فرمایا تو جس سے زنا کرے گا وہ بھی تو کسی کی ماں بہن بیٹی پھوپھی خالہ ہوگی جب اپنے لئے پسند نہیں کرتا اوروں کے لئے کیوں پسند کرتا ہے پھر دست اقدس اس کے سینہ پر ملا اور دعا کی الٰہی اس کے دل سے زنا کی محبت نکال دے وہ صاحب فرماتے ہیں اس وقت زنا سے زیادہ مجھے کوئی چیز دشمن نہ تھی پھر صحابۂ کرام سے ارشاد فرمایا کہ اس وقت اگر تم اسے قتل کر دیتے تو جہنم میں جاتا میری تمہاری مثل ایسی ہے جیسے کسی کا ناقہ بھاگ گیا لوگ اسے پکڑنے کو اس کے پیچھے دوڑتے ہیں وہ بھڑکتا اور زیادہ بھاگتا ہے اس کے مالک نے کہا تم رہنے دو تمہیں، اس کی ترکیب نہیں آتی پھر سبز گھاس کا ایک مٹھا ہاتھ میں لیا اور اسے دکھایا اور چمکارتا ہوا اس کے پاس گیا یہاں تک کہ بٹھا کر اس پر سوار ہو لیا او کما قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۴۴۸"

سونے کی انگوٹھی کے بارے میں ایک حدیث

۶۷۸۔ حدیث الصحیحین عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال اتخذ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتما من ذھب و جعلہ فی یدہ الیمنٰی ثم القاہ. الحدیث۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگشتری بنوا کر دست راست میں پہنی پھر اتار ڈالی۔ (مولف) (اس سے معلوم ہوا کہ سونے کی انگوٹھی مرد کے لئے جائز نہیں۔ مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۴۱۴" (مسلم ۲/ ۱۹۶، باب تحریم خاتم الذھب علی الرجال الخ)

آدمی کے مرتبہ کے اعتبار سے اس کی عزت کی جائے

۶۷۹۔ حدیث میں ہے انزلوا الناس منازلھم۔

ہر آدمی کو اس کے مرتبہ میں رکھو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۴۳۳" (ابوداؤد ۲/ ۶۶۵، باب فی تنزیل الناس منازلھم)

دعوت قبول کرنا سنت ہے

۶۸۰۔ حدیث میں ہے من لم یجب الدعوۃ فقد عصی ابا القاسم صلی اللہ تعالیٰ

marfat.com

جس نے دعوت قبول نہیں کی اس نے ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ کہ دعوت قبول کرنا سنت ہے اور اس میں بلا عذر شرعی نہ جانا مکروہ۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۴۳۵" (ابوداؤد ۲/ ۵۲۵، باب ماجأ فی اجابة الدعوة)

تسبیح و تصفیق پر ایک حدیث

۶۸۱۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں التسبیح للرجال و التصفیق للنساء۔ مردوں کے لئے تسبیح ہے اور عورتوں کے لئے تالی بجانا۔ یعنی اگر کوئی نمازی کے آگے سے گزرے تو اسے روکنے کے لئے مرد سبحان اللہ کہے اور عورت تصفیق کرے۔ تصفیق یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی پشت پر مارے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۴۴۵" (بخاری ۱/ ۱۶۰، باب التصفیق للنساء)

کسی معظم کا لوگوں سے قیام کی خواہش کرنا حرام ہے

۶۸۲۔ حدیث میں ہے من سره ان يتمثل له الرجال قياما فليتبوء مقعده من النار۔ جو اس بات سے خوش ہو کہ لوگ اس کیلئے کھڑے رہیں وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے۔ (مولف)

سر منڈانا حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی سنت ہے

۶۸۳۔ روی (علی) رضی الله تعالیٰ عنه ان تحت كل شعرة جنابة ثم قال من ثم عاديت راسی من ثم عاديت راسی من ثم عاديت راسی۔

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت فرمائی کہ ہر بال کے نیچے جنابت ہے۔ پھر فرمایا کہ یہیں سے میں اپنے سر کا دشمن ہو گیا۔ یہیں سے میں نے اپنے بالوں سے دشمنی کرلی، یہیں سے میں نے اپنے سر سے دشمنی کرلی۔ یعنی سر کا متواتر منڈانا میرا اسی وجہ سے ہوتا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۴۴۹"

نعمت نایافتہ کے اظہار کرنے والے کی تہدید پر ایک حدیث

۶۸۴۔ حدیث صحیح۔ المتشبع بما لم يعط كلابس ثوبی زور۔

نعمت نایافتہ کا اظہار کرنے والا اسی طرح ہے جو سر سے پاؤں تک جھوٹ کا جامہ پہنے ہوئے ہے۔ (مولف) رواه الشيخان عن اسماء رضی الله تعالیٰ عنها۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۴۵۶" (مسلم ۲/ ۲۰۶، باب النهی عن التزویر فی اللباس الخ)

غیر زبان میں بلا ضرورت کلام نہ چاہئے۔

marfat.com

۶۸۵۔ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں **ایاکم ورطانة الاعاجم**۔ رواہ البیھقی۔

عجمیوں کی زبان میں گفتگو کرنا باعث نفاق ہے۔ (مولف)

غیر زبان میں کلام کرنا باعث نفاق ہے

۶۸۶۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **فانه یورث النفاق**۔ رواہ الحاکم فی صحیحه المستدرك۔

(یعنی آپس میں بلا ضرورت غیر زبان میں کلام نہ کرو کہ) وہ نفاق لاتا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج۹، ص۴۵۹"

marfat.com

تعارف

جلی النص فی اماکن الرخص (سنہ ۱۳۳۷ھ)
(وقت ضرورت، مواضع رخصت کی تفصیل و نشاندہی)

اس رسالے کے آغاز میں باضابطہ سوال اگرچہ نہیں ہے لیکن جس سوال کے پس منظر میں یہ رسالہ وجود میں آیا وہ یہ ہے کہ دینی یا دنیوی ضرورت شدیدہ کے وقت بیرون ملک آنے جانے کے لئے پاسپورٹ سائز کی تصویر بنوانا جائز ہے یا نہیں ؟اور شریعت مطہرہ میں اس کا کیا حکم ہے ؟

امام احمد رضا بریلوی اس رسالے کے آغاز بحث میں فرماتے ہیں کہ

بعض اوقات، بعض ممنوعات و محظورات میں رخصت ملتی ہے، اس کے متعلق بعض قواعد فقہیہ میں بظاہر تعارض معلوم ہوتا ہے۔

پھر اس مسئلہ کی تحقیق و تفصیل اور اخذ حکم کے لئے امام احمد رضا نے فقہ کے چند اصول و قواعد ثبت قرطاس کئے ہیں جن سے بعض احکام کا وقت حاجت استثناء مترشح ہوتا ہے۔

اول :-درء المفاسد اهم من جلب المصالح۔ مفسدہ کا دفع مصلحت کی تحصیل سے زیادہ اہم ہے۔

دوم :-الضرورات تبیح المحظورات۔ مجبوریاں ممنوعات کو مباح کر دیتی ہیں۔

سوم :-من ابتلی ببلیتین اختارا هونهما۔ دو بلاؤں کا مبتلا ان میں ہلکی کو اختیار کرے۔

چہارم :-الضرر یزال۔ ضرر مدفوع ہے۔

پنجم :-المشقة تجلب التیسیر۔ مشقت آسانی لاتی ہے۔

ششم :-ما حرم اخذه حرم اعطاء ہ۔ جس کا لینا حرام اس کا دینا بھی حرام ہے۔

ہفتم :-انما الاعمال بالنیات۔ اعمال نیتوں پر ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ ذی روح کی تصویر کھینچنی بالاتفاق حرام ہے اگرچہ نصف اعلیٰ یا صرف چہرہ کی ہو کیونکہ تصویر چہرہ ہی کا نام ہے،

مگر مذکورہ اصول و ضوابط کے پیش نظر مواضع ضرورت و حاجت مستثنیٰ رہیں گے خواہ وہ

marfat.com

دینی ضرورت ہو یا دنیوی،

مثلاً دینی ضرورت کا تقاضا ہے کہ اگر کچھ کافروں نے اپنے ملک سے کسی ایک شخص کو لکھا کہ ہم تمہارے ہاتھ پر مسلمان ہوں گے، آکر ہمیں مسلمان کرلو تو اس کے لئے لازم ہے کہ وہاں جائے۔

یا وہاں کچھ کفار۔ اسلام کی طرف مائل ہیں کوئی ہدایت کرنے والا ہو تو ظن غالب ہے کہ مسلمان ہو جائیں گے اس صورت میں بھی اجازت ہو گی یعنی بعض ممنوعات شرعیہ کے ارتکاب کی جیسے تصویر کے بغیر دوسرے ملک میں جانا آنا دشوار ہے تو تصویر کشی کی حد ضرورت تک اجازت ہو گی جب کہ اس کے بغیر یہ ضرورت پوری نہ ہو۔

یوہیں اہل و عیال اگر دوسرے ملک میں ہوں تو ان کے پاس جانے اور انہیں لانے کی اجازت ہو گی کہ یہ ضرورت بھی بیشک ضرورت ہے۔

اسی طرح اگر تجارت قائم و باقی رکھنے کو صرف ایک مرتبہ باہر جانا ہے پھر وہیں توطن کا عزم و ارادہ ہے یا بار بار جانا ہے مگر تصویر اول ہی کام آئے گی تو یہ بھی صورت جواز میں داخل ہے کہ ایک مرتبہ جائے بغیر چارہ نہیں ہے۔

غرضیکہ اس رسالے میں مواضع رخصت و دفع حرج کے صور متعددہ و شقوق مختلفہ کا نشاندہی کی گئی ہے جن میں ممنوعات کا فعل، مباح ہو جاتا ہے۔

اسی مسئلہ کی تحقیقات جلیلہ پر مشتمل اس رسالے میں جزئیات فقہ کے علاوہ ۶ حدیثیں بطور استدلال پیش کی گئی ہیں۔

اور یہ رسالہ کچھ ناقص و نامکمل شائع ہوا ہے مگر جو موجود ہے اس سے امام احمد رضا کی قوت استدلال اور اسلوب تحقیق اور طریقہ تمسک کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔

اور وہ مسئلہ دائرہ کی تحقیق و تزئین کے بعد ایک جگہ فرماتے ہیں۔

صورت سوال وہ نئی تازی، حال کی صورت ہے کہ کتب میں ہونا تو درکنار، اس سے پہلے کبھی سننے ہی میں نہ آئی فقیر نے جو ذکر کیا تکھہا اور مولیٰ تعالیٰ سے امید صواب و ثواب ہے۔

marfat.com

احادیث

جلی النص فی اماکن الرخص

ممنوعات شرعیہ سے اجتناب کی تاکید پر ایک روایت

۶۸۷۔ حدیث ذکر کی جاتی ہے **ترك ذرة ممانهى الله عنه افضل من عبادة الثقلين۔**

ایک ذرہ ممنوع شرعی کا چھوڑنا جن وانس کی عبادت سے افضل ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۴۶۲۔ جلی النص"

ضرر کی ممانعت پر ایک حدیث۔

۶۸۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لاضرر و لاضرار۔**

نہ ضرر لونہ ضرر دو، رواه ابن ماجة عن عبادة كاحمد عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما بسند حسن۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۴۶۳" جلی النص (ابن ماجہ ۲/ ۱۷۰، باب من بنی فی حقه الخ)

رشوت لینا دینا دونوں حرام ہیں۔

۶۸۹۔ حدیث میں ارشاد ہوا **الراشی و المرتشی كلاهما فى النار۔**

رشوت دینے اور لینے والا دونوں جہنم میں ہیں۔ (رواه الطبرانی فی الصغیر عن عبدالله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما بسند صحيح) (کنزالعمال، ۶/ ۶۲)

ابتداء زمانہ رسالت میں کبھی گھروں میں چراغ نہیں ہوتا تھا۔

۶۹۰۔ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں **و البيوت يومئذ ليس فيها مصابيح۔** رواه الشيخان۔

یعنی ابتدائے زمانہ رسالت **على صاحبها افضل الصلاة والتحية** میں ان مبارک، مقدس کاشانوں میں چراغ نہ ہوتا۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۴۶۳" جلی النص۔ (بخاری ۱/ ۵۶، باب الصلوٰة على الفراش) (مؤطا مالک، ص ۴۱، ماجاء فی صلوٰة اللیل)

اطاعت والدین پر دو حدیثیں

۶۹۱۔ **هذا نبينا صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قائلا و لا تعقن والديك و ان امراك**

ان تخرج من اهلك و مالك. رواه احمد بسند صحيح على اصولنا و الطبرانی فی الكبير عن معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه۔

خبردار ماں باپ کی نافرمانی نہ کر اگرچہ وہ تجھے حکم دیں کہ اپنے بیوی بچوں مال و متاع سب سے نکل جا۔ (مولف) (کنزالعمال ۲۱/ ۶۲)

۶۹۲۔ و لفظه فی اوسط الطبرانی اطع والديك و ان اخرجاك من مالك و من كل شیٔ هو لك۔

اپنے ماں باپ کا حکم مان اگرچہ وہ تجھے تیرے مال اور تیری سب چیزوں سے باہر کر دیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۴۶۵" جلی النص۔ (کنزالعمال ۲۱/ ۶۲)

marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد نہم

بدعتی اور بدمذہب کو سلام کرنا منع ہے

۶۹۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **من سلم علی صاحب بدعۃ او لقیہ بالبشر او استقبلہ بما یسرہ فقد استخف بما انزل علی محمد۔**

جو کسی بدمذہب کو سلام کرے یا اس سے بکشادہ پیشانی ملے یا ایسی بات کے ساتھ اس سے پیش آئے جس میں اس کا دل خوش ہو اس نے اس چیز کی تحقیر کی جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اتاری گئی۔ رواہ الخطیب عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۴۵۷"

معارضہ اور پہلودار بات کہنی جائز ہے

۶۹۴۔ حدیث میں فرمایا **ان فی المعاریض لمندوحۃ عن الکذب۔**

بیشک معارضہ میں جھوٹ سے بچنے کی گنجائش ہے۔ یعنی صراحت سے بات نہ کرنا، جھوٹ میں داخل نہیں ہے۔ (مولف) (بخاری ۲/ ۹۱۷، باب ان فی المعاریض لمندوحۃ عن الکذب) (عمل الیوم و اللیلۃ، ص ۸۸)

کھانا کھانے کی دعا پر مشتمل ایک حدیث پاک

۶۹۵۔ حدیث میں ہے جب کھانا لاکر رکھا جائے کہو **بسم اللہ و باللہ خیر الاسماء فی الارض و فی السماء لایضر مع اسمہ داء اجعل فیہ رحمۃ و شفاء۔**

اللہ کے نام سے جو آسمان و زمین میں بہتر ناموں والا ہے اس کے نام سے کوئی بیماری ضرر نہ دے، الٰہی اس میں رحمت و شفا عطا فرما۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۴۶۶"

ہمزاد کے بارے میں ایک روایت

۶۹۶۔ ہمزاد از قسم شیاطین ہے وہ شیطان کہ ہر وقت آدمی کے ساتھ رہتا ہے وہ مطلقاً کافر ملعون ابدی ہے سوا اس کے جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھا وہ برکت صحبت اقدس سے مسلمان ہو گیا۔ صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے

marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مامنکم من احد الا و معه قرینه من الجن و قرینه من الملئکة قالوا ویاك یا رسول الله قال و ایای و لکن الله اعاننی علیه فاسلم فلا یامرنی الا بخیر۔

تم میں سے ہر ایک کے ساتھ جنات میں سے ایک مصاحب اور فرشتوں میں سے ایک مصاحب رہتا ہے، صحابہ نے عرض کی اور آپ یا رسول اللہ فرمایا اور میرے ساتھ بھی، لیکن اللہ نے میری اعانت فرمائی کہ میرا مصاحب مسلمان ہو گیا تو وہ مجھے صرف بھلائی بتاتا ہے۔ (مولف)

(مسلم ۲/ ۳۷۶، باب تحریش الشیطان الخ)

اگلے انبیاء علیہم السلام پر دو باتوں میں حضور علیہ السلام کی فضیلت

۶۹۷۔ اسی طرح طبرانی نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی اور بزار حضرت عبداللہ بن عباس یا ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں فضلت علی الانبیاء بخصلتین کان شیطانی کافرا فاعاننی الله علیه حتی اسلم. الحدیث۔

دو باتوں سے اگلے انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام پر مجھے فضیلت حاصل ہے ان میں سے ایک یہ کہ میرا مصاحب کافر تھا تو اللہ کی اعانت سے وہ مسلمان ہو گیا۔ (مولف) (کنز العمال ۱۲/ ۴۷)

۶۹۸۔ بیہقی و ابو نعیم دلائل النبوۃ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں فضلت علی آدم بخصلتین کان شیطانی کافرا فاعاننی الله علیه حتی اسلم و کن ازواجی عونا لی و کان شیطان آدم کافرا وزوجته عونا علی خطیئة۔

حضرت آدم علیہ السلام پر دو باتوں سے مجھ کو فضیلت ہے، میرا مصاحب کافر تھا وہ اللہ کی تائید سے مسلمان ہو گیا اور میری ازواج بھی میرے مددگار ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام کا مصاحب کافر تھا اور ان کی زوجہ محترمہ سے لغزش میں معاونت کا صدور ہوا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۴۷۳" (کنز العمال ۱۲/ ۴۷)

marfat.com

تعارف

الزبدة الزكية لتحريم سجود التحية

(سجدۂ تحیت و تعظیم کی حرمت کا تحقیقی بیان)

۹ر مضان ۱۳۳۷ھ میں سوال پیش ہوا کہ شریعت مطہرہ میں سجدۂ تحیت و تعظیم جائز ہے یا نہیں ؟

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ نے آغاز جواب میں فرمایا کہ

سجدہ حضرت عزت عزجلالہ کے سوا کسی کے لئے جائز نہیں اس کے غیر کو سجدۂ عبادت تو یقیناً اجماعاً شرک و کفر ہے اور سجدۂ تحیت حرام و گناہ کبیرہ۔

پھر آیات قرآنیہ و احادیث متواترہ اور ائمہ دین کے نصوص وافرہ سے اس کی حرمت و ممنوع اور ناجائز و گناہ کبیرہ ہونیکی تصریحات کی گئی ہیں۔

اور یہ رسالہ جلیلہ مکمل جواب ہے اس سوال کا جو "ماہنامہ نظام المشائخ دہلی مطابق رجب ۱۳۳۷ھ" میں مع جواب کے مندرج تھا، اس میں اختراعی عبارات و غلط حوالجات سے سجدۂ تحیت کا جواز ثابت کیا گیا تھا، جس کے بعض اقتباسات یہ ہیں۔

کوئی آیت سجدۂ انسان کے خلاف قرآن میں کہیں بھی نہیں، ایک حدیث ضعیف کے علاوہ سجدۂ تحیت کی تحریم پر کوئی حدیث نہیں، سوائے چند جاہل ضدی لوگوں کے کوئی سجدۂ تعظیم کے خلاف نہیں، سجدۂ تعظیمی کا انکار موجب لعنت و پھٹکار ہے، وغیر ذلک۔

اس کے رد و ابطال کے لئے ان ہذیانات و خرافات کے قائل کو امام احمد رضا نے "بکر" سے خطاب و تعبیر کیا ہے اور سجدۂ تحیت کی حرمت کے ثبوت میں حسن دلائل و براہین اور حقائق شرعیہ کو عرش تحقیق پر جو جلوہ دیا ہے وہ یقیناً ان کے قلم حق شناس کی ضیاباریاں اور جلوہ ریزیاں ہیں اور ان کے ایقان و عرفان پر شاہد و ناطق ہیں۔

چنانچہ اس جواب کو مزید مشرح و مجلی کرنے کے لئے آپ نے اسے چند فصلوں پر منقسم فرمایا ہے۔

فصل اول :- قرآن کریم سے سجدۂ تحیت کی تحریم۔

marfat.com

فصل دوم :-چالیس حدیثوں سے سجدۂ تحیت کی تحریم کا ثبوت۔اس میں دونوع ہیں۔

نوع اول :- سجدۂ غیر کی مطلقا ممانعت ہے اس کے ثبوت میں ۲۳ حدیثیں ہیں۔

نوع دوم :-قبر کی طرف سجدہ کی ممانعت ہے اس کے ثبوت میں ۷ احدیثیں ہیں۔

فصل سوم :-ڈیڑھ سو نصوص فقہ سے سجدۂ تحیت و تعظیم حرام ہونیکا ثبوت۔اس میں بھی دونوع ہیں۔

نوع اول :- تین قسموں پر منقسم ہے۔

قسم اول :- نفس سجدہ کا حکم کہ غیر خدا کیلئے مطلقا حرام ہے۔

قسم دوم :- سجدہ تو سجدہ زمیں بوسی حرام ہے۔

قسم سوم :-زمیں بوسی بالائے طاق رکوع کے قریب تک جھکنا منع ہے۔

نوع دوم :- بھی تین قسموں پر مشتمل ہے۔

قسم اول :-مزارات کو سجدہ یا ان کے سامنے زمین چومنا حرام ہے اور حد رکوع تک جھکنا ممنوع ہے۔

قسم دوم :-مزار کو سجدہ در کنار کسی قبر کے سامنے اللہ عزوجل کو سجدہ جائز نہیں اگرچہ قبلہ کی طرف ہو۔

قسم سوم :- نماز تو نماز قبر کی طرف مسجد کا قبلہ ہونا منع ہے اگرچہ نمازی کا سامنانہ ہو یعنی مسجد کے قبلہ میں قبر کی ممانعت ہے جب تک بیچ میں دیوار وغیرہ حائل نہ ہو۔

اور اس فصل سوم کی بحث دیگر تین فصلوں پر مشتمل ہے۔

فصل ۱ :- صحابہ وائمہ واولیاء اور کتب پر "بکر" کے افترا خود اسی کے مستندات اور اجماع وفقہ اور جماہیر اولیاء سے تحریم سجدہ تحیت کا ثبوت،اس میں بکر کے مخترعات وخود ساختہ تحریروں کا ۴۷ وجوہات سے رد کیا گیا ہے۔

فصل ۲ :-رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بکر کے افترا اور حدیث نے تحریم سجدہ تحیت کا ثبوت،اس میں ۳۸ وجوہ سے بکر کی تردید کی گئی ہے۔

فصل ۳ :-اللہ عزوجل پر بکر کے افترآت کا جواب دیا گیا ہے۔

تحیت کا ثبوت،اس میں پندرہ طریقوں سے بکر کے افترآت کا جواب دیا گیا ہے۔

marfat.com

علیہما الصلاۃ والسلام کی بحث اور مجوزین

استدلال کا دلائل قاہرہ سے بطلان و ثبوت۔

سجدۂ تحیت کے مجوزین یہ کہتے ہیں کہ "سجدۂ آدم و یوسف علیہما الصلاۃ و السلام قرآن عظیم سے ثابت ہے اگرچہ یہ شریعت آدم و یوسف کا حکم تھا مگر شرائع سابقہ بھی حجت و دلیل ہیں جب تک اللہ و رسول انکار نہ فرمائیں اور یہاں انکار نہیں تو قرآن کریم سے قطعاً جواز ہے"۔

امام احمد رضا نے مجوزین کے اس خیال و وہم کی ۴۵ وجوہات سے تردید کی ہے اور دلائل ساطعہ اور کتب تفاسیر کے کثیر حوالوں سے سجدہ آدم و یوسف علیہما السلام کی تفسیر و تشریح اور تاویل چند طریقوں سے کی ہے۔

۱:- آدم علیہ السلام کو ملائکہ کا سجدہ اشارہ تھا، یوسف علیہ السلام کو ان کے ماں باپ بھائیوں کا سجدہ سر سے اشارہ کرنا تھا یہ ان کی تحیت تھی جس طرح اب بھی کچھ لوگ سلام کرتے وقت سر جھکاتے ہیں۔

اور بعض نے کہا کہ سجدۂ تحیت اگلی امتوں میں جائز تھا اور اس شریعت میں منسوخ ہو گیا۔

۲:- آدم و یوسف علیہما السلام کو کعبہ کی طرح کر دیا تھا۔

۳:- یوسف علیہ السلام کے پانے پر ان کے ماں باپ وغیرہ نے سجدۂ شکر کیا جو اللہ کے لئے تھا۔

۴:- سجدہ کا حکم اگرچہ اگلی شریعتوں میں تھا مگر شرائع سابقہ کا ہم پر حجت ہونا ہی قطعی نہیں کہ یہ ائمہ اہل سنت کا مختلف فیہ ظنی مسئلہ ہے۔

بعض کے نزدیک وہ اصلاً حجت نہیں نہ ان پر عمل جائز جب تک ہماری شرع سے کوئی دلیل قائم نہ ہو۔

۵:- سجدۂ آدم و یوسف علیہما السلام کوئی حکم عام نہیں بلکہ دو واقعۂ حال ہیں اور باتفاق عقل و نقل ثابت ہے کہ واقعۂ حال کے لئے عموم نہیں ہوتا۔

حاصل یہ کہ سجدہ آدم کا حکم بشر کو نہیں بلکہ فرشتوں کو تھا اور ملائکہ کے لئے جو حکم ہو وہ انسان کے لئے معقول و معمول نہیں ہو سکتا۔

اور سجدہ یوسف کا حکم بر بنائے اباحت اصلیہ ہونا ممکن ہے اور اباحت اصلیہ کا رفع نسخ نہیں۔

لہذا سجدۂ تحیت و تعظیم کا حرام و ممنوع ہونا ہی خدا اور سول کا حکم ہے۔

تحریم سجدۂ تحیت کی تحقیقات نادرہ پر مشتمل یہ منصفانہ رسالہ جہازی سائز کے ۳۶ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس رسالہ نافعہ بازغہ میں ۴۲ حدیثیں ثبت قرطاس ہیں۔

marfat.com

فصل دوم :-چالیس حدیثوں سے سجدۂ تحیت کی تحریم کا ثبوت۔اس میں دونوع ہیں۔

نوع اول :- سجدۂ غیر کی مطلقا ممانعت ہے اس کے ثبوت میں ۲۳ حدیثیں ہیں۔

نوع دوم :-قبر کی طرف سجدہ کی ممانعت ہے اس کے ثبوت میں ۷ احدیثیں ہیں۔

فصل سوم :-ڈیڑھ سو نصوص فقہ سے سجدۂ تحیت و تعظیم حرام ہونیکا ثبوت۔اس میں بھی دونوع ہیں۔

نوع اول :- تین قسموں پر منقسم ہے۔

قسم اولؔ :- نفس سجدہ کا حکم کہ غیر خدا کیلئے مطلقا حرام ہے۔

قسم دوم :- سجدہ تو سجدہ زمیں بوسی حرام ہے۔

قسم سوؔم :-زمیں بوسی بالائے طاق رکوع کے قریب تک جھکنا منع ہے۔

نوع دوم :- بھی تین قسموں پر مشتمل ہے۔

قسم اول :-مزارات کو سجدہ یا ان کے سامنے زمین چومنا حرام ہے اور حد رکوع تک جھکنا ممنوع ہے۔

قسم دوم :-مزار کو سجدہ در کنار کسی قبر کے سامنے اللہ عزوجل کو سجدہ جائز نہیں اگرچہ قبلہ کی طرف ہو۔

قسم سوم :-نماز تو نماز قبر کی طرف مسجد کا قبلہ ہونا منع ہے اگرچہ نمازی کا سامنا نہ ہو یعنی مسجد کے قبلہ میں قبر کی ممانعت ہے جب تک بیچ میں دیوار وغیرہ حائل نہ ہو۔

اور اس فصل سوم کی بحث دیگر تین فصلوں پر مشتمل ہے۔

فصل ۱ :- صحابہ وائمہ واولیاء اور کتب پر "بکر" کے افترا خود اسی کے مستندات اور اجماع وفقہ اور جماہیر اولیاء سے تحریم سجدہ تحیت کا ثبوت،اس میں بکر کے مخترعات و خود ساختہ تحریروں کا ۴۷ وجوہات سے رد کیا گیا ہے۔

فصل ۲ :-رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بکر کے افترا اور حدیث نے تحریم سجدۂ تحیت کا ثبوت،اس میں ۳۸ وجوہ سے بکر کی تردید کی گئی ہے۔

فصل ۳ :-اللہ عزوجل پر بکر کے افترا اور خود اسی کے منہ قرآن عظیم سے تحریم سجدۂ تحیت کا ثبوت،اس میں پندرہ طریقوں سے بکر کے افترآت کا جواب دیا گیا ہے۔

marfat.com

علیہما الصلاۃ والسلام کی بحث اور مجوزین کے

استدلال کا دلائل قاہرہ سے بطلان و ثبوت۔

سجدۂ تحیت کے مجوزین یہ کہتے ہیں کہ "سجدۂ آدم و یوسف علیہما الصلاۃ والسلام قرآن عظیم سے ثابت ہے اگرچہ یہ شریعت آدم و یوسف کا حکم تھا مگر شرائع سابقہ بھی حجت و دلیل ہیں جب تک اللہ و رسول انکار نہ فرمائیں اور یہاں انکار نہیں تو قرآن کریم سے قطعاً جواز ہے"۔

امام احمد رضا نے مجوزین کے اس خیال و وہم کی ۴۵ وجوہات سے تردید کی ہے اور دلائل ساطعہ اور کتب تفاسیر کے کثیر حوالوں سے سجدہ آدم و یوسف علیہما السلام کی تفسیر و تشریح اور تاویل چند طریقوں سے کی ہے۔

۱:- آدم علیہ السلام کو ملائکہ کا سجدہ اشارہ تھا، یوسف علیہ السلام کو ان کے ماں باپ بھائیوں کا سجدہ سر سے اشارہ کرنا تھا یہ ان کی تحیت تھی جس طرح اب بھی کچھ لوگ سلام کرتے وقت سر جھکاتے ہیں۔

اور بعض نے کہا کہ سجدۂ تحیت اگلی امتوں میں جائز تھا اور اس شریعت میں منسوخ ہو گیا۔

۲:- آدم و یوسف علیہما السلام کو کعبہ کی طرح کر دیا تھا۔

۳:- یوسف علیہ السلام کے پانے پر ان کے ماں باپ وغیرہ نے سجدۂ شکر کیا جو اللہ کے لئے تھا۔

۴:- سجدہ کا حکم اگرچہ اگلی شریعتوں میں تھا مگر شرائع سابقہ کا ہم پر حجت ہونا ہی قطعی نہیں کہ یہ ائمہ اہل سنت کا مختلف فیہ ظنی مسئلہ ہے۔

بعض کے نزدیک وہ اصلاً حجت نہیں نہ ان پر عمل جائز جب تک ہماری شرع سے کوئی دلیل قائم نہ ہو۔

۵:- سجدۂ آدم و یوسف علیہما السلام کوئی حکم عام نہیں بلکہ دو واقعۂ حال ہیں اور باتفاق عقل و نقل ثابت ہے کہ واقعۂ حال کے لئے عموم نہیں ہوتا۔

حاصل یہ کہ سجدہ آدم کا حکم بشر کو نہیں بلکہ فرشتوں کو تھا اور ملائکہ کے لئے جو حکم ہو وہ انسان کے لئے معقول و معمول نہیں ہو سکتا۔

اور سجدہ یوسف کا حکم بر بنائے اباحت اصلیہ ہونا ممکن ہے اور اباحت اصلیہ کا رفع نسخ نہیں۔

لہذا سجدۂ تحیت و تعظیم کا حرام و ممنوع ہونا ہی خدا اور رسول کا حکم ہے۔

تحریم سجدۂ تحیت کی تحقیقات نادرہ پر مشتمل یہ منصفانہ رسالہ جہازی سائز کے ۳۶ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس رسالہ نافعہ بازغہ میں ۴۲ حدیثیں ثبت قرطاس ہیں۔

marfat.com

احادیث

الزبدة الزكية لتحريم سجود التحية

چالیس حدیثوں سے تحریم سجدۂ تحیت کا ثبوت

نوع اول، سجدہ غیر کی مطلقاً ممانعت

۶۹۹۔ جامع ترمذی و صحیح ابن حبان و صحیح مستدرک و مسند بزار و سنن بیہقی میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قال جأت امرأة الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقالت يا رسول الله اخبرنى ماحق الزوج على الزوجة قال لو كان ينبغى لبشر ان يسجد لبشر لامرت المرأة ان تسجد لزوجها اذ دخل عليها لما فضله الله عليها هذا لفظ البزار و الحاكم و البيهقى و عند الترمذى المرفوع منه بلفظ لو كنت آمرا احدا ان يسجد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها۔

ایک عورت نے بارگاہ رسالت علیہ افضل الصلاۃ والتحیۃ میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ شوہر کا عورت پر کیا حق ہے فرمایا اگر کسی بشر کو لائق ہوتا کہ دوسرے بشر کو سجدہ کرے تو میں عورت کو فرماتا کہ جب شوہر گھر میں آئے اسے سجدہ کرے اس فضیلت کے سبب جو اللہ نے اسے اس پر رکھی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (ترمذی ۱/ ۲۱۹، باب ماجأ فی حق الزوج علی المرأة)

۷۰۰۔ بزار نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی قال دخل النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حائطا فجاء بعير فسجد له فقالوا هذه بهيمة لاتعقل سجدت لك و نحن نعقل فنحن احق ان نسجدلك فقال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا يصلح لبشر ان يسجد لبشر لو صلح لامرت المرأة ان تسجد لزوجها لما له من الحق عليها۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے ایک اونٹ نے حاضر ہو کر حضور کو سجدہ کیا صحابہ نے عرض کی یہ بے عقل چوپایہ ہے اس نے حضور کو سجدہ کیا ہم تو عقل رکھتے ہیں ہمیں زیادہ لائق ہے کہ حضور کو سجدہ کریں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

marfat.com

نے آدمی کو لائق نہیں کہ آدمی کو سجدہ کرے ایسا مناسب ہوتا تو میں عورت کو فرماتا کہ شوہر کو سجدہ کرے اس حق کے سبب جو اس کا اس پر ہے امام جلال الدین سیوطی نے مناہل الصفا میں فرمایا اس حدیث کی سند حسن ہے۔

۷۰۱۔ احمد و نسائی و بزار و ابو نعیم انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال کان اهل بيت من الانصار لهم جمل يسنون عليه و انه استصعب عليهم (فذكر القصة الى قوله) فلما نظر الجمل الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خرسا جدا بين يديه فقال له اصحابه يا رسول الله هذه بهيمة لاتعقل تسجد لك. و نحن نعقل فنحن احق ان نسجد لك قال لايصلح لبشر ان يسجد لبشر و لو صلح ان يسجد بشر لبشر لامرت المرأة ان تسجد لزوجها من عظم حقه عليها و عند النسائى مختصر۔

یعنی انصار میں ایک گھر کا آبکشی کا اونٹ بگڑ گیا کسی کو پاس نہ آنے دیتا کھیتی اور کھجوریں پیاسی ہوئیں سرکار میں شکایت عرض کی صحابہ سے ارشاد ہوا چلو باغ میں تشریف فرما ہوں اونٹ اس کنارے تھا حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی طرف چلے انصار نے عرض کی یا رسول اللہ وہ بورانے کتے کی طرح ہو گیا ہے مبادا حملہ کرے فرمایا ہمیں اس کا اندیشہ نہیں اونٹ حضور کو دیکھ کر چلا اور قریب آکر حضور کے لئے سجدہ میں گرا حضور نے اس کے ماتھے کے بال پکڑ کر کام میں دے دیا بکری کی طرح ہو گیا آگے وہی ہے کہ صحابہ نے عرض کی ہم تو ذی عقل ہیں ہم زیادہ مستحق ہیں کہ حضور کو سجدہ کریں فرمایا آدمی کو لائق نہیں کہ کسی بشر کو سجدہ کرے ورنہ میں عورت کو مرد کے سجدے کا حکم فرماتا۔ امام منذری نے کہا اس حدیث کی سند جید ہے اور اس کے راوی مشاہیر ثقہ۔

"فتاوی رضویہ ج۹، ص ۴۸۰، نزہۃ الزکیۃ"۔ (مسند احمد ۳/ ۲۳۳)

۷۰۲۔ امام احمد و بزار و ابو نعیم انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال دخل النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حائطا للانصار و معه ابوبكر و عمر فى رجال من الانصار و فى الحائط غنم فسجدن له فقال ابوبكر يا رسول الله كنا نحن احق بالسجود لك من هذه الغنم قال انه لاينبغى فى امتى ان يسجد احد لاحد و لو كان ينبغى ان يسجد احد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها۔

حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انصار کے ایک باغ میں تشریف فرما ہوئے صدیق و فاروق اور کچھ انصار رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہمراہ رکاب تھے باغ میں بکریاں تھیں انہوں نے حضور کو

marfat.com

سجدہ کیا صدیق نے عرض کی یارسول اللہ ان بکریوں سے ہم زیادہ حقدار ہیں اس کے کہ حضور کو سجدہ کریں، فرمایا بیشک میری امت میں نہ چاہئے کہ کوئی کسی کو سجدہ کرے اور ایسا مناسب ہوتا تو میں عورت کو شوہر کے سجدے کا حکم فرماتا۔ ملا علی قاری نے شرح شفاء امام قاضی عیاض میں کہا اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ علامہ خفاجی نے نسیم الریاض میں کہا یہ حدیث صحیح ہے۔(دلائل النبوۃ، ص ۳۴۶)

۷۰۳۔ بیہقی وابو نعیم دلائل النبوۃ میں عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی

بینمانحن قعود مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذ اتاه آت فقال يا رسول الله ناضح آل فلان قد ابق عليهم فنهض رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم (فذكر القصة وفيه سجود البعير له صلى الله تعالىٰ عليه وسلم) قال فقال اصحابه يا رسول الله بهيمة من البهائم تسجد لك لتعظيم حقك فنحن احق ان نسجدلك قال لالو كنت آمرا احدا من امتى ان يسجد بعضهم لبعض لامرت النساء ان يسجدن لازواجهن

ہم خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھے کسی نے آکر عرض کی فلاں گھر کا شتر آبکش بے قابو ہو گیا حضور اٹھے اور ہم ہمراہ رکاب اٹھے ہم نے عرض کی حضور لوس کے پاس نہ جائیں حضور تشریف لے گئے اونٹ کی نظر جمال انور پر پڑا اور اوس کا سجدہ میں گرنا صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ ایک چوپایہ تو حضور کی تعظیم حق کے لئے حضور کو سجدہ کرے ہم زیادہ اس کے لائق ہیں کہ حضور کو سجدہ کریں۔ فرمایا نہیں۔ اگر میں اپنی امت میں ایک دوسرے کو سجدہ کا حکم دیتا تو عورتوں کو فرماتا کہ شوہروں کو سجدہ کریں۔(دلائل النبوۃ مترجم، ص ۳۴۵)

۷۰۴۔ احمد مسند اور حاکم مستدرک اور طبرانی جامع کبیر اور بیہقی وابو نعیم دلائل النبوۃ اور بغوی شرح سنہ میں یعلی بن مرہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای قال خرج النبی صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يوما فجاء بعير يرغو حتى سجدله فقال المسلمون نحن احق ان نسجد للنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال لو كنت آمرا احدا ان يسجد لغير الله تعالىٰ لامرت المرأة ان تسجد لزوجها الحديث

ایک روز حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے جاتے تھے ایک اونٹ بولتا ہوا آیا قریب آکر حضور کو سجدہ کیا مسلمانوں نے کہا ہمیں تو زیادہ لائق ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو

marfat.com

سجدہ کریں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں کسی کو غیر خدا کے سجدے کا حکم دیتا تو عورت کو فرماتا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔ جانتے ہو یہ اونٹ کیا کہتا ہے یہ کہہ رہا ہے کہ اس نے چالیس برس اپنے آقاؤں کی خدمت کی جب بوڑھا ہوا انہوں نے اس کا چارہ کم اور کام زیادہ کر دیا اب کہ ان کے یہاں شادی ہے چھری لی کہ حلال کریں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے مالکوں سے فرما بھیجا کہ اونٹ یہ شکایت کرتا ہے انہوں نے عرض کی یارسول اللہ واللہ وہ سچ کہتا ہے فرمایا تو میں چاہتا ہوں کہ تم اسے میری خاطر چھوڑ دو انہوں نے چھوڑ دیا مطالع المسرات میں کہا اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ (دلائل النبوۃ، ص ۳۴۴)

۷۰۵۔ مسند احمد میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے **ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كا ن فى نفرمن المهاجرين والانصار فجاء بعير فسجدله فقال اصحابه يا رسول الله تسجدلك البهائم والشجر فنحن احق ان نسجدلك فقال اعبدو اربكم واكرموا اخاكم ولوكنت آمرا احدا ان يسجد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها.**

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جماعت مہاجرین وانصار میں تشریف فرما تھے کہ ایک اونٹ نے آکر حضور کو سجدہ کیا صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ چوپائے اور درخت حضور کو سجدہ کرتے ہیں تو ہم تو زیادہ مستحق ہیں کہ حضور کو سجدہ کریں فرمایا اللہ کی عبادت کرو اور ہماری تعظیم اگر میں کسی کو کسی کے سجدے کا حکم کرتا تو عورت کو حکم دیتا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔ اس حدیث کا صرف اخیر ٹکڑا کہ اگر میں کسی کو سجدہ کا حکم کرتا تو عورت کو سجدۂ شوہر کا سنن ابن ماجہ میں بھی ہے اور اسی قدر ترغیب میں ابن حبان اور درمنثور میں ابو بکر بن ابی شیبہ کی طرف نسبت کیا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۴۸۱، تربدۃ الزکیۃ"۔ (مسند احمد ۷/ ۱۱۲، مشکوۃ ۲/ ۲۸۳، الفصل الثالث)

۷۰۶۔ ابو نعیم دلائل میں ثعلبہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی **قال اشترى انسان من بنى سلمة جملا ينضح عليه فادخله فى مربد فجرد كما يحمل فلم يقدر احدان يدخل عليه الاتخبطه فجاء رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فذكر له ذلك فقال افتحوا عنه فقالوا انا نخشى عليك يا رسول الله قال افتحوا عنه ففتحوا فلما رأه الجمل خرسا جدا فسح القوم وقالوا يا رسول الله كنا احق بالسجود من هذه البهيمة قال لوينبغى لشئى من الخلق ان يسجد لشئى دون الله لينبغى للمرأة ان**

marfat.com

تسجد لزوجها.

بنی سلمہ میں کسی نے ایک اونٹ آبکشی کو خرید کر سار مین کر دیا جب اوسے لادنا چاہا جو پاس جاتا اس پر حملہ کرتا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے سرکار میں یہ حال معروض ہوا ارشاد ہوا دروازہ کھولو عرض کی حضور اندیشہ ہے فرمایا کھولو کھول دیا اونٹ کی نگاہ جمال انور پر پڑنی تھی کہ حضور کے لئے سجدہ میں گرا حاضرین میں سبحان اللہ سبحان اللہ کا شور پڑ گیا پھر عرض کی یارسول اللہ ہم تو اس چوپائے سے زیادہ سجدہ کرنے کے سزاوار ہیں فرمایا اگر مخلوق میں کسی کو کسی غیر خدا کے لئے سجدہ مناسب ہوتا تو عورت کو چاہئے تھا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔ (دلائل النبوۃ، ص ۳۴۳)

۷۰۷۔ ابو نعیم غیلان بن سلمہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال خرجنا مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى بعض اسفار فرأينا منه عجبامن ذالك انا مضينا فنزلنا منزلا فجاء رجل فقال يا نبى الله انه كان لى حائط فيه عيشى وعيش عيالى ولى فيه ناضحان فاغتلما على فمنعانى انفسهما وحائطى ومافيه لا يقدر احد ان يدنو منهما فنهض نبى الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم باصحابه حتى اتى الحائط فقال بصاحبه افتح فقال يانبى الله امرهما اعظم من ذالك قال افتح فلما حرك الباب اقبلا لهما جلبة كحفيف الريح فلماانفرج الباب ونظرا الى نبى الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بركاثم سجدا فاخذ نبى الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم براسهما ثم دفعهما الى صاحبهما فقال استعملهما واحسن علفهما فقال القوم يا نبى الله تسجدلك البهائم فآلاء الله عندنا بك احسن حين هدانا الله من الضلالة واستنقذنا بك من المهالك افلاتاذن لنا فى السجود لك فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان السجود ليس لى الالله الذى لايموت ولوانى آمراحدا من هذه الا مة بالسجود لامرت المراة ان تسجد لزوجها.

ہم ایک سفر میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رکاب انور میں تھے ہم نے ایک عجب دیکھا ایک منزل مین اترے وہاں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی یا نبی اللہ میرا ایک باغ ہے کہ میری اور میرے عیال کی وہی وجہ معاش ہے اس میں میرے دو شتر آبکش تھے دونوں مست ہو گئے ہیں نہ اپنے پاس آنے دیں نہ باغ میں قدم رکھنے دیں کسی کی طاقت نہیں کہ قریب جائے

marfat.com

حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع صحابہ کرام اٹھ کر اس کے باغ کو گئے فرمایا کھول دے عرض کی یا نبی اللہ ان کا معاملہ اس سے سخت تر ہے فرمایا کھول دروازے کو جنبش ہوئی تھی کہ دونوں شور کرتے ہوا کی طرح جھپٹے دروازہ کھلا اور انہوں نے جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا فوراً سجدے میں گر پڑے حضور نے ان کے سر پکڑ کر مالک کے سپرد کر دیئے اور فرمایا ان سے کام لے اور چارہ بخوبی دے۔ حاضرین نے عرض کی یا نبی اللہ چوپائے حضور کو سجدہ کرتے ہیں تو حضور کے سبب ہم پر اللہ کی نعمت تو بہتر ہے اللہ نے گمراہی سے ہم کو راہ دکھائی اور حضور کے ہاتھوں پر ہمیں دنیا و آخرت کے مہلکوں سے نجات دی کیا حضور ہم کو اجازت نہ دیں گے کہ ہم حضور کو سجدہ کریں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک سجدہ میرے لئے نہیں وہ تو اسی زندہ کے لئے ہے جو کبھی نہ مرے گا میں امت میں کسی کو سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو سجدہ شوہر کا۔ "فتاوٰی رضویہ، ج ۹، ص ۳۸۲، تزیدۃ الزکیۃ" (دلائل النبوۃ مترجم، ص ۳۴۵)

۷۰۸۔ طبرانی کبیر میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ان رجلا من الانصار کان له فحلان فاغتلما فادخلهما حائطا فسد عليهما الباب ثم جاء رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فارادان يدعوله والنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قاعد معه نفر من الانصار (فساق الحديث وفيه) فقال افتح ففتح فاذا احدا لفحلين قريبا من الباب فلما رأى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم سجد له فشد رأسه وامكنه منه ثم مشى الى اقصى الحائط الى الفحل الآخر فلما رأه وقع له ساجدا فشد رأسه وامكنه منه وقال اذهب فانهما لايعصيانك وفيه قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لاآمراحدا ان يسجد لاحد ولوامرت احد ا ان يسجد لاحد امرت المرأة ان تسجد لزوجها

اس میں بھی سابقہ حدیث کی طرح دو اونٹوں کا مست ہونا ہے وہ سفر کا قصہ تھا اس میں یہ ہے کہ ان کے مالک انصاری دعا کرانے آئے کہ اللہ تعالیٰ ان اونٹوں کو مسخر فرمادے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باندھ کر حوالہ مالک کیا پھر منہائے باغ پر تشریف لے گئے دوسرا وہاں ملا اس نے بھی سجدہ کیا اسے بھی باندھ کر حوالہ کیا اور درخواست سجدہ پر ارشاد ہوا میں کسی کو کسی کے سجدہ کے لئے نہیں فرماتا ایسا فرماتا ہوتا تو عورت کو سجدۂ شوہر کا حکم کرتا۔ تغایر سیاق دلیل ہے کہ یہ جدا واقعہ ہے واللہ تعالیٰ اعلم

marfat.com

۷۰۹۔ عبد بن حمید وابو بکر بن ابی شیبہ ودارمی واحمد وبزار بیہقی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی وھذا لفظ الدارمی فی حدیث طویل مشتمل علی معجزات قال خرجت مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی سفر (فذکر معجزتین الی ان قال) ثم سرنا و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیننا کانما علینا الطیر نظلنا فاذا جمل فارحتی اذا کان بین سماطین خر ساجدا (ثم ساق الحدیث الی ان قال) قال المسلمون عند ذلک یا رسول اللہ نحن احق بالسجود لک من البھائم قال لاینبغی لشئی ان یسجد لشئی ولو کان ذلک کان النساء لازواجھن

میں ایک سفر میں ہمراہ رکاب والا تھا قضائے حاجت کے لئے پردے کی ضرورت تھی دو پیڑ چار گز کے فاصلے سے تھے مجھ سے فرمایا اے جابر اس پیڑ سے کہہ دے کہ دوسرے سے مل جائے فوراً مل گئے بعد فراغ اپنی اپنی جگہ چلے گئے پھر سوار ہوا راہ میں ایک عورت اپنا بچہ لئے ملی عرض کی یا رسول اللہ اسے ہر روز تین دفعہ شیطان دباتا ہے بچہ اس سے لے کر تین بار فرمایا دور ہو اے خدا کے دشمن میں اللہ کا رسول ہوں پھر بچہ اس کی ماں کو دے دیا جب ہم پلٹتے ہوئے اسی منزل میں پہنچے وہی بی بی اپنا بچہ اور دو دُنبے لئے حاضر ہوئی عرض کی یا رسول اللہ میرا یہ ہدیہ قبول فرمائیں قسم اس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا کہ جب سے بچے کو خلل نہ ہوا حضور نے فرمایا ایک دُنبہ لے لو ایک پھیر دو پھر ہم چلے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے بیچ میں تھے گویا ہمارے سروں پر پرندے سایہ کئے ہیں ناگاہ ایک اونٹ چھوٹا ہوا آیا جب دونوں قطاروں کے بیچ میں ہوا سجدہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا مالک حاضر ہو کچھ انصاری جوان حاضر ہوئے کہ یا رسول اللہ یہ ہمارا ہے فرمایا اس کا کیا قصہ ہے عرض کی بیس برس سے ہم نے اس پر آبکشی نہ کی یہ فربہ چربی دار ہے اب چاہا کہ اسے حلال کر کے بانٹ لیں یہ ہم سے چھوٹ آیا فرمایا یہ ہمارے ہاتھ فروخت کر دو عرض کی بلکہ یا رسول اللہ وہ حضور کی نذر ہے فرمایا میرا ہے تو اس کے مرتے دم تک اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو یہ دیکھ کر مسلمانوں نے عرض کی یا رسول اللہ چوپاؤں سے زیادہ ہمیں لائق ہے کہ حضور کو سجدہ کریں فرمایا کسی کو کسی کا سجدہ مناسب نہیں ورنہ عورتیں شوہروں کو کرتیں۔ امام جلیل سیوطی نے مناہل میں فرمایا اس حدیث کی سند صحیح ہے امام قسطلانی نے مواہب شریف اور علامہ فاسی نے مطالع میں فرمایا جید ہے زرقانی نے کہا اس کے سب راوی ثقہ ہیں۔

شاکر بزار مسند اور حاکم مستدرک اور ابو نعیم دلائل اور امام فقیہ ابو اللیث تنبیہ الغافلین میں

marfat.com

باسانید خود ہابریدہ بن الحصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای و اللفظ لابی نعیم قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ قد اسلمت فارنی شیأ ازددبہ یقینا فقال ما الذی تریدقال ادع تلك الشجرة ان تأتیك قال اذهب فادعها فاتاها الاعرابی فقال اجیبی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فما لت علی جانب من جوانبها فقطعت عروقها ثم مالت علی الجانب الاخر فقطعت عروقها حتی اتت النبی، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقالت السلام علیك یا رسول اللہ فقال الاعرابی احسبی حسبی فقال لها النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارجعی فرجعت فجلست علی عروقها وفروعها فقال الاعرابی اتذن لی یا رسول اللہ ان اقبل رأسك ورجلیك ففعل ثم قال اتذن لی ان اسجدلك قال لا یسجد احد لا حد ولوامرت احدا ان یسجد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها لعظم حقه علیها ولفظ الفقیه قال اتأ ذن لی ان اسجدلك قال لاتسجدلی ولا یسجد احدلاحد من الخلق ولو کنت آمرا احدا بذالك لامرت المرأة ان تسجد لزوجها تعظیما لحقه

ایک اعرابی نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ میں اسلام لایا ہوں مجھے کچھ ایسی چیز دکھایئے کہ میرا یقین بڑھے فرمایا کیا چاہتا ہے عرض کی حضور اس درخت کو بلائیں کہ حضور میں حاضر ہو فرمایا۔ جابلا وہ اعرابی درخت کے پاس گئے اور کہا تجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاد فرماتے ہیں وہ فوراً ایک طرف کو اتنا جھکا کہ ادھر کے ریشے ٹوٹ گئے پھر ادھر اتنا جھکا کہ اودھر کے ریشے ٹوٹ گئے پھر چلا اور حضور انور میں حاضر ہو کر صاف زبان سے کہا سلام حضور پر اے اللہ کے رسول اعرابی نے کہا مجھے کافی مجھے کافی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے درخت سے فرمایا پلٹ جا فوراً واپس ہوا اور انہیں ریشوں پر مع شاخوں کے بدستور جم گیا اعرابی نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے اجازت عطا ہو کہ سر اقدس اور دونوں پائے مبارکہ کو بوسہ دوں حضور نے اجازت دی پھر عرض کی اجازت عطا ہو کہ حضور کو سجدہ کروں فرمایا مجھے سجدہ نہ کرنا مخلوق میں کوئی کسی کو سجدہ نہ کرے میں اس کے لئے اس کا حکم کرتا تو عورت کو حکم فرماتا کہ حق شوہر کی تعظیم کے لئے اسے سجدہ کرے حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۴۸۳، الزبدة الزکیة" (دلائل النبوة، ص ۳۵۰)

۱۱۷۔ امام احمد وابن ماجہ وابن حبان و بیہقی عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی

واللفظ لابن ماجة قال لما قدم معاذ من الشام سجد للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ماھذا یا معاذ قال اتیت الشام فوافقتھم یسجدون لا ساقفتھم وبطارقھم فوردت فی نفسی ان نفعل ذالك بك فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلا تفعلوا فانی لو کنت آمرا احدا ان یسجد لغیر اللہ تعالیٰ لامرت المرأة ان تسجد لزوجھا

جب معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام سے آئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کیا حضور نے فرمایا معاذ یہ کیا۔ عرض کی میں ملک شام کو گیا وہاں نصاری کو دیکھا کہ اپنے پادریوں اور سرداروں کو سجدہ کرتے ہیں تو میرا دل چاہا کہ ہم حضور کو سجدہ کریں فرمایا نہ کرو۔ میں اگر سجدہ غیر خدا کا حکم دیتا تو عورت کو سجدۂ شوہر کا۔ یہ حدیث حسن ہے اس کی سند میں کوئی ضعیف نہیں ابن ابی حبان نے اسے صحیح میں روایت کیا اور منذری نے اس کے صالح ہونے کا ارشارہ کیا۔ (ابن ماجہ ۱/ ۱۳۴ باب حق الزوج علی المرأة)

۷۱۲۔ حاکم صحیح مستدرک میں معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی انہ اتی الشام فرأی النصاری یسجدون لاساقفتھم ورھبانھم ورأی الیھود یسجدون لاحبارھم ورھبانھم فقال لای شئی تفعلون ھذا قالوا ھذا تحیة الانبیاء قلت فنحن احق ان نصنع بنبینا فقال نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انھم کذبوا علی انبیائھم کما حرفوا کتابھم لو امرت احدا ان یسجدلاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجھا من عظم حقه علیھا

وہ شام کو گئے دیکھا نصاریٰ اپنے پادریوں اور فقیروں کو سجدہ کرتے ہیں اور یہود اپنے عالموں اور عابدوں کو ان سے پوچھا یہ کیوں کرتے ہو بولے یہ انبیاء کی تحیت ہے معاذ فرماتے ہیں میں نے کہا تو ہمیں زیادہ سزاوار ہے کہ ہم اپنے نبی کو کریں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اپنے انبیاء پر بہتان کرتے ہیں جیسے انہوں نے اپنی کتاب بدل دی ہے میں کسی کو کسی کے سجدہ کا حکم فرماتا تو شوہر کے عظیم حق کے سبب عورت کو حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔ (الترغیب و الترھیب ۳/ ۵۵، ترغیب الزوج فی الوفاء الخ)

۷۱۳۔ امام احمد مسند اور ابو بکر ابی شیبہ مصنف اور طبرانی کبیر میں معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی انه لما رجع من الیمن قال یارسول اللہ رأیت رجلا بالیمن یسجد بعضھم لبعض افلا نسجدلك قال لو کنت آمرا بشرا یسجد لبشر لامرت المرأة ان تسجد لزوجھا

marfat.com

وہ جب یمن سے واپس آئے عرض کی یارسول اللہ میں نے یمن میں لوگوں کو دیکھا ایک دوسرے کو سجدہ کرتے ہیں تو کیا ہم حضور کو سجدہ نہ کریں فرمایا اگر میں کسی بشر کو بشر کے سجدے کا حکم دیتا تو عورت کو سجدۂ شوہر کا۔ (مسند احمد ۶/ ۳۰۰)

یہ حدیث صحیح ہے اس کے سب راوی رجال بخاری و مسلم ہیں اور جب دونوں حدیثیں صحیح ہیں لاجرم دو واقعے ہیں اول بار شام میں یہود و نصاری کو دیکھ کر آئے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کیا جس پر ممانعت فرمائی دوبارہ اہل یمن کو دیکھ کر آئے اب اپنے مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کے کمال شوق میں یا تو پہلا واقعہ ذہن سے اتر گیا یا اس میں بوجہ مخالفت یہود و نصاریٰ کہ آخر میں عمل نبوی اسی پر تھا نہی ارشاد کو محتمل سمجھا اور بسبب احتمال نہی حتمی اس بار پہلے کی طرح سجدہ کیا نہیں صرف اذن چاہا اور ممانعت فرمائی گئی و اللہ تعالی اعلم "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۴۸۴، الزبدۃ الزکیۃ"

۷۱۴۔ ابوداؤد سنن اور طبرانی کبیر میں اور حاکم و بیہقی قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

راوی قال اتیت الحیرة فرأیتهم یسجدون لمرزبان لهم فقلت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم احق ان یسجد له قال فاتیت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقلت انی اتیت الحیرة فرأیتهم یسجدون لمرزبان لهم فانت یا رسول الله احق ان نسجدلك قال ارأیت لو مررت بقبری، اکنت تسجدله قلت لا قال فلا تفعلوا لو کنت آمرا احدا ان یسجد لاحد لامرت النساء ان یسجدن لازواجهن لما جعل الله لهم علیهن من الحق.

میں شہر حیرہ میں (کہ قریب کوفہ ہے) گیا وہاں کے لوگوں کو دیکھا اپنے شہریار کو سجدہ کرتے ہیں میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زیادہ مستحق سجدہ ہیں۔ خدمت اقدس میں حاضر ہو کر یہ حال و خیال عرض کیا فرمایا بھلا اگر تم ہمارے مزار کریم پر گزرو تو کیا مزار کو سجدہ کروگے میں نے عرض کی نہ، فرمایا تو نہ کرو۔ میں کسی کو کسی کے سجدے کا حکم دیتا تو عورتوں کو شوہروں کے سجدے کا حکم فرماتا اس حق کے سبب جو اللہ تعالیٰ نے ان کا ان پر رکھا ہے ابوداؤد نے سکوتاً اس حدیث کو حسن بتایا اور حاکم نے تصریحاً کہا یہ صحیح ہے اور ذہبی نے تلخیص میں اسے مقرر رکھا کما فی الاتحاف (ابوداؤد ۱/ ۲۹۱ باب فی حق الزوج علی المرأۃ)

۷۱۵۔ طبرانی معجم کبیر، ضیاء صحیح مختارہ میں زید بن ارقم سے موصولاً

میں سراقہ بن مالک بن جعشم وطلق بن علی وام المؤمنین ام سلمہ وعبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے تعلیقاً روی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لو کنت امرا احدا ان یسجد لا حد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها

اگر مجھے کسی کو کسی کے لئے سجدے کا حکم دینا ہوتا تو عورت کو فرماتا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔

(الترغیب الترھیب ۳/۵۶ غیب الزوج فی الوفاء)

عبد بن حمید امام حسن بصری سے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کرنے کا اذن مانگنے پر وہ آیت اتری کہ کیا تمہیں کفر کا حکم دیں

۷۱۶۔ مدارک شریف میں سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کرنا چاہا حضور نے فرمایا لا ینبغی لمخلوق ان یسجد لا حد الا للہ تعالیٰ (مدارک ۱/۴۲۱)

۷۱۷۔ تفسیر کبیر میں بروایت امام سفیان ثوری سماک بن ہانی سے ہے قال دخل الجاثلیق علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاراد ان یسجد له فقال له علی اسجد للہ ولا تسجدلی۔

امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی بارگاہ میں سلطنت نصاریٰ کا سفیر حاضر ہوا حضرت کو سجدہ کرنا چاہا فرمایا مجھے سجدہ نہ کر اللہ عزوجل کو سجدہ کر (تفسیر کبیر ۱/۲۳۱)

۷۱۸۔ جامع ترمذی میں بطریق الامام عبداللہ بن المبارک عن حنظلۃ بن عبید اللہ اور سنن ابن ماجہ میں بطریق جریر بن حازم عن حنظلہ بن عبدالرحمٰن الدوسی اور شرح معانی الآثار امام طحاوی میں بطریق حماد بن سلمۃ وحماد بن زید ویزید بن زریع وابی ہلال کلہم عن حنظلہ الدوسی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قال قال رجل یا رسول اللہ الرجل منا یلقی اخاہ او صدیقہ اینحنی له قال لا

ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ ہم میں کوئی شخص اپنے بھائی یا دوست سے ملے تو کیا اس کے لئے جھکے فرمایا نہ۔ (ترمذی ۲/۱۰۴ باب ماجاء فی المصافحة)

امام طحاوی کے لفظ یہ ہیں انهم قالوا یا رسول الله اینحنی بعضنا لبعض اذا التقینا قال لا

ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ کیا ملتے وقت ہم میں ایک دوسرے کے لئے جھکے فرمایا نہ۔

امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے (شرح معانی الآثار ۲/ ۳۶۲ باب المعانقة)

نوع دوم، قبر کی طرف سجدہ کی ممانعت

۷۱۹۔ امام احمد و امام مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و امام طحاوی ابو مرثد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لا تصلوا الی القبور و لاتجلسوا علیها**

قبروں کی طرف نماز نہ پڑھو نہ ان پر بیٹھو۔ (مسلم ۱/ ۳۱۲ کتاب الجنائز)

۷۲۰۔ طبرانی معجم کبیر میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **لاتصلوا الی قبر و لاتصلوا علی قبر**۔

نہ قبر کی طرف نماز پڑھو نہ قبر پر نماز پڑھو تیسیر میں ہے۔ اس حدیث کی سند حسن ہے۔

(کنز العمال، ج ۷، ص ۲۲۳)

۷۲۱۔ صحیح ابن حبان میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے **نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الصلاة الی القبور**۔

قبروں کی طرف نماز پڑھنے سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔ علامہ مناوی نے کہا اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ (کنز العمال، ۷/ ۲۲۳)

۷۲۲۔ ابوالفرج کتاب العلل میں بطریق رشد بن کریب **عن ابیه ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما** سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **الا لایصلین احد الی احد و لا الی قبر**۔

خبردار ہرگز نہ کوئی کسی آدمی کی طرف نماز میں منہ کرے نہ کسی قبر کی طرف فیه جبارة عن مندل عن رشدین۔

۷۲۳۔ امام بخاری اپنی صحیح میں تعلیقاً اور امام احمد و عبدالرزاق و ابو بکر بن ابی شیبہ و وکیع بن الجراح و ابو نعیم استاذ امام بخاری و ابن منیع سند اً انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی **رأنی عمر رضی الله تعالیٰ عنه و انا اصلی الی قبر فقال القبر امامك فنهانی و فی روایة للوکیع قال لی القبر لاتصل الیه و فی روایة الفضل بن دکین فناداه عمر القبر القبر فتقدم و صلی و جاز القبر**۔

مجھے امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قبر کی طرف نماز پڑھتے دیکھا فرمایا تمہارے آگے قبر ہے قبر سے بچو قبر سے بچو اس کی طرف نماز نہ پڑھو یوں منع فرمایا یہ نماز ہی میں

قدم بڑھا کر قبر کے آگے ہو گئے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۴۸۵، تربدة الزكية" (بخاری ۱/ ۶۱، باب هل ينبش قبور الخ)

۷۲۴۔ احمد بخاری مسلم نسائی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال فى مرضه الذى لم يقم منه لعن الله اليهود و النصارىٰ اتخذوا قبور انبيائهم مساجد قالت و لولا ذلك لا برز قبره غير انه خشى ان يتخذ مسجدا وفى رواية لهم عنها عنه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اولئك شرار الخلق عندالله عزوجل يوم القيمة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی وفات اقدس کے مرض میں فرمایا یہود و نصاری پر اللہ کی لعنت ہو انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو محل سجدہ بنالیا اور فرمایا ایسا کرنے والے اللہ عزوجل کے نزدیک روز قیامت بدترین خلق ہیں ام المومنین نے فرمایا یہ نہ ہوتا تو مزار اطہر کھول دیا جاتا مگر اندیشہ ہوا کہ کہیں سجدہ نہ ہونے لگے لہذا احاطہ میں مخفی رکھا گیا۔ (بخاری ۲/ ۶۳۹، باب مرض النبی صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ووفاته)

۷۲۵۔ اجلہ ائمہ مالک و محمد و بخاری و مسلم و ابوداؤد و نسائی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قاتل الله اليهود و النصارىٰ اتخذوا قبور انبيائهم مساجد

یہود و نصاریٰ کو اللہ مارے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدے کا مقام کر لیا۔ (بخاری ۱/ ۶۲، باب الصلوة في البيعة باب)

۷۲۶۔ مسلم اپنی صحیح اور عبدالرزاق مصنف اور دارمی سنن میں ام المومنین و عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی قالا لما نزلت برسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم طفق يطرح خميصة له على وجهه فاذا اغتم كشفها عن وجهه فقال وهو كذلك لعنة الله على اليهود و النصارىٰ اتخذوا قبور انبيائهم مساجد يحذر مثل ماصنعوا۔

نزع روح اقدس کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چادر روئے انور پر ڈالتے جب ناگوار ہوتی منہ کھول دیتے اسی حالت میں فرمایا یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت انہوں نے اپنے انبیاء کی قبریں مساجد کر لیں۔ ڈراتے تھے کہ ہمارے مزار پر انوار کے ساتھ ایسا نہ ہو۔ (مسلم ۱/ ۲۰۱، باب النهى عن بناء المسجد الخ) (بخاری ۲/ ۶۳۹، باب مرض النبی صلى الله تعالىٰ عليه

marfat.com

وسلم و وفاته)

۷۲۷۔ بزار مسند میں امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی قال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی مرضہ الذی مات فیہ ائذن للناس علی فاذنت للناس علیہ فقال لعن اللہ قوما اتخذوا قبور انبیائھم مسجدا ثم اغمی علیہ فلما افاق قال یا علی ائذن للناس فاذنت لھم فقال لعن اللہ قوما اتخذوا قبور انبیائھم مسجدا ثلثا فی مرض موتہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات انور کے مرض میں مجھ سے فرمایا لوگوں کو ہمارے حضور حاضر ہونے کا اذن دو میں نے اذن دیا جب لوگ حاضر ہوئے فرمایا اللہ کی لعنت ہے اس قوم پر جس نے اپنے انبیاء کی قبریں جائے سجدہ ٹھہرالیں۔ پھر حضور پر غشی طاری ہوئی جب افاقہ ہوا فرمایا اے علی لوگوں کو اذن دو میں نے اذن دیا فرمایا اللہ کی لعنت ہے اس قوم پر جس نے اپنے انبیاء کی قبریں جائے سجدہ کرلیں۔ تین بار ایسا ہی ہوا۔

۷۲۸۔ ابوداؤد طیالسی و امام احمد مسند اور طبرانی کبیر میں بسند جید اور ابو نعیم معرفۃ الصحابہ اور ضیاء صحیح مختارہ میں اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال فی مرضہ الذی مات فیہ ادخلوا علی اصحابی فدخلوا علیہ وھو متقنع ببرد معافری فکشف القناع ثم قال لعن اللہ الیھود و النصاریٰ اتخذوا قبور انبیائھم مساجد۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرض وفات شریف میں فرمایا میرے اصحاب کو میرے حضور لاؤ حاضر ہوئے حضور نے روئے انور سے کپڑا ہٹا کر فرمایا یہود و نصاری پر اللہ کی لعنت انہوں نے اپنے انبیاء کی قبریں محل سجدہ قرار دے لیں۔

۷۲۹۔ امام احمد و طبرانی بسند جید عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان من شرار الناس من تدرکھم الساعۃ وھم احیاء و من یتخذ القبور مساجد۔

بیشک سب لوگوں سے بدتروں میں وہ ہیں جن کے جیتے جی قیامت قائم ہوگی اور وہ کہ قبروں کو جائے سجدہ ٹھہراتے ہیں۔ (مسند احمد ۲/ ۵)

۷۳۰۔ عبدالرزاق مصنف میں مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من شرار الناس من یتخذ القبور مساجد۔
بدتر لوگوں میں ہیں وہ کہ قبروں کو محل سجود قرار دیں۔" فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۴۸۶، الریدۃ الزکیۃ"

۷۳۱۔ صحیح مسلم میں جندب اور معجم طبرانی میں کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے
قال سمعت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبل ان یموت بخمس وھو یقول الا ان من کان قبلکم کانوا یتخذون قبور انبیائھم و صالحیھم مساجد الا فلا تتخذوا القبور مساجدا نی انھاکم عن ذلك۔
میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات پاک سے پانچ روز پہلے حضور کو فرماتے سنا خبردار تم سے اگلے اپنے انبیاء اولیاء کی قبروں کو محل سجدہ قرار دیتے تھے خبردار تم ایسا نہ کرنا ضرور میں تمہیں اس سے منع فرماتا ہوں۔ (مسلم ۱/ ۲۱۰، باب النھی عن بناء المسجد علی القبور)
تنبیہ شرح منتقی میں حدیث جندب پر کہا اس کے مانند مضمون طبرانی نے بسند جید زید بن ثابت اور بزار نے مسند میں ابو عبیدہ بن الجراح اور ابن عدی نے کامل میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے روایت کیا۔ اس کے ثبوت پر یہ تین حدیثیں اور ہوں گی واللہ تعالیٰ اعلم۔

۷۳۲۔ عقیلی بطریق سہل بن ابی صالح عن ابیہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اللھم لاتجعل قبری وثنا لعن اللہ قوما اتخذوا قبور انبیائھم مساجد۔
الٰہی میرے مزار کریم کو بت نہ ہونے دینا اللہ کی لعنت ان پر جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبریں مسجدیں کرلیں۔

۷۳۳۔ امام مالک مؤطا میں عطاء بن یسار سے مرسلاً اور بزار مسند میں بطریق عطا بن یسار ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موصولاً راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اشتد غضب اللہ تعالیٰ علی قوم اتخذوا قبور انبیائھم مساجد۔
اللہ کا غضب اس قوم پر سخت ہوا جس نے اپنے انبیاء کی قبروں کو محل سجدہ ٹھہرایا۔ (مشکوٰۃ ۱/ ۷۲، باب المساجد و مواضع الصلوۃ الفصل الثالث)

۷۳۴۔ عبدالرزاق مصنف میں عمرو بن دینار سے مرسلاً راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کانت بنو اسرائیل اتخذوا قبور انبیائھم مساجد فلعنھم اللہ تعالیٰ۔

marfat.com

بنی اسرائیل نے اپنے انبیاء کی قبروں کو محل سجدہ کر لیا تو اللہ عزوجل نے ان پر لعنت فرمائی والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

افادہ :- علامہ قاضی بیضاوی پھر علامہ طیبی شرح مشکوٰۃ پھر ملا علی قاری مرقاۃ میں لکھتے ہیں **کانت الیھود و النصاریٰ یسجدون لقبور انبیائھم ویجعلونھا قبلة و یتوجھون فی الصلاۃ نحوھا فقد اتخذوھا اوثانا فلذلك لعنھم ومنع المسلمین عن مثل ذلك۔**

یہود و نصاریٰ اپنے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے مزاروں کو سجدہ کرتے اور انہیں قبلہ بنا کر نماز میں ان کی طرف منہ کرتے تو انہوں نے ان کو بت بنالیا۔ لہٰذا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر لعنت کی اور مسلمانوں کو اس سے منع فرمایا۔ مجمع بحار الانوار میں ہے **کانوا یجعلونھا قبلة یسجدون الیھا فی الصلاۃ کالوثن** ۔ مزارات انبیاء کو قبلہ ٹھہرا کر نماز میں ان کی طرف سجدہ کرتے تھے جیسے بت، تیسیر نیز سراج منیر شروح جامع صغیر میں ہے **ای اتخذوھا جھة قبلتھم۔**

مراد حدیث یہ ہے کہ انہوں نے مزارات کو سمت سجدہ بنالیا زواجر امام ابن حجر مکی میں ہے **اتخاذ القبور مسجدا معناہ الصلاۃ علیہ اوالیہ** قبروں کو محل سجدہ بنالینے کے یہ معنی ہیں کہ ان پر یا ان کی طرف نماز پڑھی جائے۔ علامہ تورپشتی نے شرح مصابیح میں دونوں صورتیں لکھیں **احدھما کانوا یسجدون لقبور الانبیاء تعظیما لھم وقصد اللعبادۃ ثانیھما التوجہ الی قبورھم فی الصلاۃ۔** ایک یہ کہ بقصد عبادت قبور انبیاء کو سجدہ کرتے دوسرے یہ کہ ان کی طرف سجدہ کرتے پھر فرمایا **وکلا الطریقین غیر مرضیة۔** دونوں صورتیں ناپسند ہیں، شیخ محقق لمعات میں اسے نقل کر کے فرماتے ہیں وفی شرح الشیخ ایضا مثلہ شرح امام ابن حجر مکی میں بھی یوہیں ہے تو ظاہر کہ قبر کو سجدہ اور قبر کی طرف سجدہ دونوں حرام اور ان احادیث کے تحت میں داخل ہیں اور دونوں کو وہ سخت وعیدیں شامل۔ اقول بلکہ صورت دوم اظہر و راجح ہے یہود سے عبادت غیر خدا معروف نہیں ولہٰذا علما نے فرمایا کہ یہودیت سے نصرانیت بدتر ہے کہ نصاریٰ کا خلاف توحید میں ہے اور یہود کا صرف رسالت میں درمختار میں ہے۔ **النصرانی شر من الیھودی،** فی دارین رد المحتار میں بزازیہ سے ہے **لان نزاع النصاریٰ فی الالھیات و نزاع الیھود فی النبوات .** لاجرم۔ محرر مذہب سیدنا امام محمد نے مؤطا میں صورت دوم کے داخل وعید و مشمول حدیث ہونے کی طرف صاف اشارہ فرمایا۔ باب وضع کیا **باب القبر یتخذ مسجدا و یصلی الیہ** اور اس میں یہی حدیث ابوہریرہ لائے **قاتل اللہ الیھود اتخذوا قبور انبیائھم مساجد و اللہ تعالیٰ**

marfat.com

اعلم۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۴۸۷، الزبدۃ الزکیۃ"

تعظیم نبی پر ایک حدیث جلیل

۷۳۵۔ عبد بن حمید اپنی مسند میں سیدنا امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرمایا بلغنی ان رجلا قال یا رسول الله نسلم علیك کما یسلم بعضنا علی بعض افلا نسجد لك قال لا ولکن اکرموا نبیکم و اعرفوا الحق لاهله فانه لاینبغی ان یسجد لاحد من دون الله تعالیٰ فانزل الاله تعالیٰ ما کان لبشر الی قوله بعد اذ انتم مسلمون۔

مجھے حدیث پہنچی کہ ایک صحابی نے عرض کی یارسول اللہ ہم حضور کو بھی ایسا ہی سلام کرتے ہیں جیسا آپس میں، کیا ہم حضور کو سجدہ نہ کریں فرمایا نہ بلکہ اپنے نبی کی تعظیم کرو اور سجدہ خاص حق خدا ہے اسے اسی کے لئے رکھو اس لئے کہ اللہ کے سوا کسی کو سجدہ سزاوار نہیں اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت اتاری۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۴۸۷" الزبدۃ الزکیۃ

حدیث ناسخ کتاب اللہ نہیں ہے

۷۳۶۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کلامی لا ینسخ کلام الله۔

میرا کلام خدا کے کلام کو منسوخ نہیں کر سکتا۔ یہ حدیث ابن عدی و دار قطنی نے بطریق محمد بن داؤد القطری عن جبرون بن واقد الافریقی روایت کی، ابن عدی نے کامل اور ابن الجوزی نے علل میں کہا یہ حدیث منکر ہے۔ ذہبی نے میزان میں کہا جبرون متہم ہے اس نے قلت حیا سے یہ حدیث روایت کی، ترجمہ قطری میں کہا یہ حدیث باطل ہے، ترجمہ افریقی میں کہا یہ حدیث موضوع ہے، امام ابن حجر نے لسان المیزان میں دونوں جگہ ان کے یہ کلام مقرر رکھے۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۴۹۹" الزبدۃ الزکیۃ

خاموشی باعث نجات ہے

۷۳۷۔ سچ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان الرجل لیتکلم بالکمة لایری بها باسا یهوی بها سبعین خریفا فی النار۔

بیشک آدمی ایک بات کہتا ہے جس میں کچھ برائی نہیں سمجھتا اس کے سبب ستر برس کی راہ جہنم میں اتر جاتا ہے۔ (ترمذی ۲/ ۵۰، باب ماجأ بالتکلم بالکلمة الخ)

۷۳۸۔ اور فرمایا ان الرجل لیتکلم بالکلمة من سخط الله مایظن ان تبلغ فیکتب الله بها سخطه الی یوم القیمة۔

marfat.com

پیشک آدمی ایک بات ناراضی خدا کی کہتا ہے اس کے گمان میں نہیں ہوتا کہ یہ کہاں تک پہنچی اس کے سبب اللہ اس پر قیامت تک اپنا غضب لکھ دیتا ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۵۰۱" الزبدة الزکیة۔ (ترمذی ۲/ ۵۰، باب ماجاء فی قلة الکلام)

حدیث پاک سے بھی کسی چیز کی حلت و حرمت کا ثبوت ہو جاتا ہے

۷۳۹۔ حدیث الا وانی اوتیت القرآن و مثله معه الا یوشك رجل شبعان علی اریکته یقول علیکم بهذا القرآن فما وجدتم فیه من حلال فاحلوه و ما وجدتم فیه من حرام فحرموه و ان ماحرم رسول الله کما حرم الله الا لایحل لکم الحمار الاهلی و لاکل ذی ناب من السباع. الحدیث۔

سنتے ہو مجھے قرآن عطا ہوا اور اس کے ساتھ اس کا مثل خبردار نزدیک ہے کہ کوئی پیٹ بھرا اپنے تخت پر پڑا کہے یہی قرآن لئے رہو اس میں جو حلال پاؤ اسے حلال جانو اور اس میں جو حرام پاؤ اسے حرام مانو، حالانکہ جو چیز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرام کی وہ اسی کے مثل ہے جو اللہ نے حرام فرمائی، سن لو پالتو گدھا تمہارے لئے حلال نہیں نہ کوئی کیلے والا درندہ۔ (رواہ احمد و الدارمی و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجة عن المقدام بن معدیکرب رضی الله تعالیٰ عنه بسند حسن)۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۵۰۲" الزبدة الزکیة۔ (مسند احمد ۵/ ۱۱۵) (ابوداؤد ۲/ ۲۳۲، باب فی لزوم السنة)

marfat.com

تعارف

الرمز المرصف علی سوال مولانا السید آصف

(مولانا سید آصف کے سوال پر نکتہ سنجیاں)

۱۶ر جمادی الاخر ۱۳۳۹ھ میں مولانا سید آصف صاحب قادری کانپوری نے امام احمد رضا کی بارگاہ علم ودانش میں یہ سوال ارسال کیا کہ کافر کو رازدار بنانا، ان سے معاملات بیع وشراء کرنا، موالات ودوستی کرنا اور ان سے علاج ومعالجہ کرانا وغیرہ درست ہے یا نہیں ؟۔

امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب میں آیات واحادیث اور دیگر نصوص سے جو استدلال کیا ہے اس کا ماحصل یہ ہے کہ

کافر کو رازدار بنانا مطلقاً ممنوع ہے اگرچہ امور دنیویہ میں ہو کیونکہ وہ بقدر قدرت مسلمان کی بدخواہی میں کمی نہیں کرتے، اور موالات ومودت مطلقا جملہ کفار سے حرام وناجائز ہے خواہ حربی ہو یا ذمی رہا بیع وشراء کا معاملہ تو اس کے مباح ہونے میں کوئی کلام نہیں کہ ان معاملات سے نہ انہیں رازدار بنایا جاتا ہے نہ موالات ودوستی برپا ہوتی ہے۔

اور کافر طبیب سے علاج کرانا اگرچہ ممنوع وحرام نہیں مگر احتراز واجتناب ضرور چاہئے کہ وہ اگرچہ مسلمان کو کھلے ضرر کی دوا نہیں دیتے مگر ایسی ضرور دیتے ہیں جو فی الحال تو نفع کرے اور آئندہ ضرر ونقصان لائے۔

پھر کافر سے علاج کرانے کی کتب معتمدہ کے حوالے سے چند تمثیلات پیش کی گئی ہیں کہ بعض علماء وصلحاء اور اغنیاء نے کافر سے علاج کرایا تو انہیں ضرور نقصان وضرر لاحق ہوا، یہاں تک کہ بعض اپنی جان عزیز سے ہاتھ دھو بیٹھے وغیر ذلک۔

غرضیکہ امام احمد رضا نے اس رسالے میں مسلمانوں کے حق میں کافر کی عداوت وبدخواہی متعدد وجوہ سے ثابت کی ہے۔ اور مولانا سید آصف صاحب کانپوری کے سوال کے جواب کی تنبیہات وتصریحات پر مشتمل اس مختصر سے رسالے میں صرف ایک حدیث پاک ہے۔

marfat.com

حدیث

الرمز المرصف علی سوال مولانا السید آصف

مشرکین سے کسی بھی قسم کی استعانت نہ چاہئے حدیث میں ہے

۷۴۰۔ ابو یعلی مسند اور عبد بن حمید وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم تفاسیر اور بیہقی شعب الایمان میں بطریق ازہر بن راشد انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاتستضیئوا بنار المشرکین۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرکین کی آگ سے روشنی نہ لو۔

"فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۵۵۳، الرمز المرصف"

marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد نہم

دو مسلمانوں کے درمیان جائز بات میں صلح کرانا جائز ہے

۷۴۱۔ حدیث میں ہے عنه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم الصلح جائز بین المسلمین الا صلحا احل حراما او حرم حلالا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے درمیان صلح کرنا جائز ہے مگر وہ صلح جو حرام کو حلال کردے اور وہ جو حلال کو حرام کردے جائز نہیں۔ (مولف) (مسند احمد ۳/ ۵۴)

دھوکہ وفریب منع ہیں

۷۴۲۔ حدیث میں ہے قال صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لاتغدروا۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دھوکا نہ کرو۔ یعنی بد عہدی نہ کرو، ایفائے عہد لازم جانو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۵۴۴" (مسند احمد ۱/ ۴۹۴)

تواضع سے مرتبہ بلند ہوتا ہے

۷۴۳۔ حدیث میں ارشاد ہوا من تواضع لله رفعه الله۔

جو اللہ کے لئے عاجزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلند فرمادیتا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۵۴۵" (کنز العمال ۳/ ۱۷)

شرع میں ہر نبی کا روز ولادت صاحب عظمت ہے

۷۴۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وجوہ فضیلت روز جمعہ سے پہلی وجہ یہی ارشاد فرمائی کہ اس میں تخلیق سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام ہوئی۔ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خیر یوم طلعت علیه الشمس یوم الجمعة فیه خلق آدم. الحدیث۔

بہتر دن کہ جس پر سورج طلوع ہوا ہے جمعہ کا دن ہے اسی دن حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تخلیق ہوئی۔ (مولف) (مسلم ۱/ ۲۸۲، کتاب الجمعة)

marfat.com

۷۴۵۔ ابن ماجہ نے ابولبابہ ابن عبدالمنذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان یوم الجمعة سید الایام و اعظمها عندالله تعالیٰ فیه خمس خلال خلق الله فیه آدم۔

جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار اور معظم ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس میں پانچ فضیلت کی باتیں ہیں ازانجملہ ایک یہ کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو پیدا فرمایا۔

(مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۵۵۹" (ابن ماجہ ۱/ ۷۷، باب فضل الجمعة)

فاسق کی غیبت اس کے فسق میں جائز ہے

۷۴۶۔ حدیث میں فرمایا لاغیبة لفاسق۔

فاسق کی غیبت نہیں ہے۔ یعنی فاسق معلن کے فسق کا اظہار اس کی غیبت میں شرعاً غیبت نہیں ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۵۶۱" (کنزالعمال ۳/ ۳۳۸)

رہبانیت کی ممانعت پر ایک حدیث

۷۴۷۔ نهی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الخصأو عن التبتل و الرهبانیة۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خصی ہونے اور تجرد یعنی شادی نہ کرنے اور رہبانیت سے منع فرمایا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۵۶۲"۔ "ترمذی ۱/ ۱۲۸، باب ماجأ فی النهی عن التبتل)

اشیاء کی قیمت متعین نہ کرنے پر ایک حدیث

۷۴۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تسعروا۔

بھاؤ مقرر نہ کرو۔ یعنی اس کے لئے قانون نہ بناؤ کہ اس میں بہت حرج لازم آئے گا۔

(مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۵۶۳"

اسلام ناحق کسی کی ایذا پسند نہیں کرتا

۷۴۹۔ حدیث میں ہے من اذی ذمیا فانا خصمه ومن کنت خصمه خصمته یوم القیمة۔ رواه الخطیب عن عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس نے کسی ذمی کافر کو ایذا دی تو میں (اس کے مقدمہ میں) اس کا طرفدار و پیروکار ہوں اور میں جس کا طرفدار ہوں روز قیامت اس کی

marfat.com

طرفداری کروں گا یعنی انصاف دلاؤں گا۔ اور ذمی کو ناحق ستانے والے مسلمان کو اللہ جبار و قہار سے سزایاب کراؤں گا۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج۹، ص۵۶۶"

قدرت کے باوجود مسلمان کی مدد نہ کرنا باعث ذلت ہے

۷۵۰۔ جو مظلوم کی دادرسی پر قادر ہو اور نہ کرے اس کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اغتیب عندہ اخوہ المسلم فلم ینصرہ وھو یستطیع نصرہ اذلہ اللہ تعالیٰ فی الدنیا و الاخرۃ۔

جس کے سامنے مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے اور یہ اس کی مدد پر قادر ہو اور نہ کرے اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت دونوں میں ذلیل کرے گا۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبۃ ابن عدی فی الکامل عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۵۱۵" (کنز العمال ۳/ ۷ ۲۳)

مسجد میں لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے پھرنا حرام ہے

۷۵۱۔ حدیث میں ہے من تخطی رقاب الناس یوم الجمعۃ اتخذ جسرا الی جھنم۔ جس نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اس نے جہنم تک پہنچنے کا اپنے لئے پل بنایا۔ رواہ احمد و الترمذی و ابن ماجۃ عن معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۵۱۶" (ترمذی ۱/ ۱۱۴، باب فی کراھیۃ التخطی یوم الجمعۃ)

ہر بات میں داہنی طرف سے ابتدا محبوب ہے

۷۵۲۔ حدیث میں ہے کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یحب التیامن فی کل شیٔ حتی فی تنعلہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر بات میں دہنی طرف سے ابتدا کو پسند فرماتے یہاں تک کہ جوتا پہننے میں۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۵۴۲" (بخاری ۱/ ۶۱، باب التیمن فی دخول المسجد وغیرہ الخ)

کھانا کھلانے اور صحبت اختیار کرنے کے بارے میں ایک حدیث

۷۵۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتصاحب الا مومنا و لا یاکل طعامک الاتقی۔

رفاقت نہ کر مگر مسلمان سے اور تیرا کھانا نہ کھائے مگر پرہیزگار یعنی سنی مسلمان۔ رواہ احمد و ابوداؤد و الترمذی و ابن حبان و الحاکم باسانید صحیحۃ عن ابی سعید

marfat.com

الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص
۵۶۱ "(ابوداؤد ۲/ ۲۶۴، باب من یؤمر ان یجالس)

طاعون میں مرنے والا شہید ہے

۷۵۴۔ متواتر حدیثوں سے ثابت ہے کہ طاعون مسلمان کیلئے شہادت ورحمت ہے اور جو مسلمان طاعون میں مرے شہید ہے۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم و مسند احمد میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **الطاعون شهادة لكل مسلم۔**

طاعون ہر مسلمان کے لئے شہادت ہے۔ (بخاری ۲/ ۸۵۳ باب مایذکر فی الطاعون) (مسلم ۲/ ۱۴۳، باب بیان الشہداء)

۷۵۵۔ صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلم فرماتے ہیں **من مات فی الطاعون فهو شهید۔**

طاعون میں مرنے والا شہید ہے۔ (مسلم ۲/ ۱۴۳، باب بیان الشہداء)

۷۵۶۔ مسند امام احمد و معجم کبیر طبرانی و صحیح مختارہ میں صفوان بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، طبرانی نے معجم اوسط اور ابو نعیم نے فوائد ابو بکر بن خلاد میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **الطاعون شهادة لامتی۔**

طاعون میری امت کے لئے شہادت ہے۔ (مسند احمد ۶/ ۸۱)

۷۵۷۔ امام احمد بسند صحیح راشد بن حبیش سے، طبرانی و ابن قانع ربیع بن ایاس انصاری سے، احمد و ابوداؤد طیالسی و سمویہ وضیاء عبادہ بن صامت سے، طبرانی کبیر میں سلمان فارسی سے، احمد و دارمی و سعید بن منصور و بغوی و ابن قانع صفوان بن امیہ سے، احمد ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ان چھ حدیثوں میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **الطاعون شهادة۔**

طاعون شہادت ہے۔ (مسند احمد ۴/ ۴۰۱)

۷۵۸۔ امام مالک و امام احمد و ابوداؤد و امام نسائی و حاکم و ابن حبان جابر بن عتیق سے، ابن ماجہ ابوہریرہ سے، طبرانی میں عبداللہ بن بسر سے، عبدالرزاق مصنف میں عبادہ بن صامت سے، ابن سعد طبقات میں سیدنا ابو عبیدۃ بن الجراح سے، ابن شاہین علی بن ارقم وہ اپنے والد سے رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان چھ حدیثوں میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **المطعون شهید۔**

marfat.com

جس مسلمان کو طاعون ہوا وہ شہید مرا۔ (ابوداؤد ۲/ ۴۴۳، باب فی فضل من مات بالطاعون)

۷۵۹۔ احمد وابن سعد عسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الطاعون شهادة لامتی و رحمة لهم و رجس علی الکافرین۔

طاعون میری امت کے لئے شہادت ورحمت ہے اور کافروں پر عذاب ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۵۸۲" (مسند احمد ۶/ ۸۱)

طاعون مسلمانوں کے لئے رحمت اور اس میں مرنا شہادت ہے

۷۶۰۔ صحیح بخاری و مسند احمد وابی داؤد طیالسی میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الطاعون کان عذابا یبعثه الله تعالیٰ علی من شأ و ان الله تعالیٰ جعله رحمة للمومنین۔

طاعون ایک عذاب تھا کہ اللہ عزوجل جن پر چاہتا بھیجتا اور بیشک اللہ تعالیٰ نے اسے مسلمانوں کے لئے رحمت کردیا۔ (بخاری ۲/ ۸۵۳، باب اجر الصابر فی الطاعون)

۷۶۱۔ امام احمد وحاکم کنی میں اور بغوی اور حاکم مستدرک اور طبرانی میں ابو بردہ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی اللهم اجعل فناء امتی قتلا فی سبیلك بالطعن۔

الٰہی میری امت کو اپنی راہ میں شہادت نصیب کر دشمنوں کے نیزوں اور طاعون سے۔

(مسند احمد ۵/ ۲۸۳)

۷۶۲۔ ماوردی ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی اللهم اجعل فناء امتی بالطعن و الطاعون۔

الٰہی میری امت کو دشمن کے نیزوں اور طاعون سے وفات نصیب کر۔ (مسند احمد ۴/ ۴۶۰)

۷۶۳۔ طبرانی اوسط میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لاتفنی امتی الا بالطعن و الطاعون غدة کغدة الابل المقیم فیها کالشهید و الفار منها کالفار من الزحف۔

میری امت کا خاتمہ دشمن کے نیزوں اور طاعون سے ہی ہوگا اونٹ کی سی گلٹی ہے جو اس میں ٹھہرا رہے وہ شہید کے مانند ہے اور جو اس سے بھاگ جائے وہ ایسا ہے جیسا کفار کو پیٹھ دے کر

marfat.com

جہاد سے بھاگنے والا۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۵۸۲" (مسند احمد ۷/ ۲۶۴)

۷۶۴۔ صحیح مستدرک میں ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **الطاعون و خز عدائکم من الجن وھو لکم شھادۃ۔**

طاعون تمہارے دشمنوں کا چوکا ہے اور وہ تمہارے لئے شہادت ہے۔ (کنز العمال ۱۰/ ۴۲)

۷۶۵۔ مسند احمد و معجم کبیر میں ابو موسیٰ اور اوسط میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **فنا امتی بالطعن و الطاعون و خز اعدائکم من الجن و فی کل شھادۃ.**

میری امت کا خاتمہ جہاد و طاعون سے ہے کہ تمہارے دشمن جنوں کا چوکا ہے اور دونوں میں شہادت ہے۔ (مسند احمد ۵/ ۵۳)

۷۶۶۔ ابن خزیمہ و ابن عساکر شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، ابن عساکر معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دونوں وقفاً، شیرازی القاب میں معاذ سے رفعاً راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ان الطاعون رحمۃ ربکم و دعوۃ نبیکم و موت الصالحین قبلکم وھو شھادۃ.**

بیشک طاعون تمہارے رب کی رحمت اور تمہارے نبی کی دعا اور اگلے نیکوں کی موت ہے اور وہ شہادت ہے۔ (کنز العمال ۱۰/ ۴۳)

۷۶۷۔ احمد و طبرانی و ابن عساکر انہیں سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **فیستشھد اللہ بہ انفسکم و ذراریکم و یزکی بہ اعمالکم**

اللہ تعالیٰ طاعون سے تمہیں اور تمہارے بچوں کو شہادت دے گا اور اس کے سبب تمہارے اعمال ستھرے کرے گا۔ (مسند احمد ۶/ ۱۹)

۷۶۸۔ امام مالک و دار قطنی ابو ہریرہ سے، نسائی عقبہ بن عامر سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **الشھداء خمسۃ المطعون و المبطون و الغریق و صاحب الھدم و الشھید فی سبیل اللہ۔**

شہید پانچ ہیں طاعون زدہ اور جو پیٹ کی بیماری سے مرا ہو اور جو ڈوبے اور جس پر مکان یا دیوار گرے اور وہ کہ جہاد میں شہید ہو۔ (نسائی ۴/ ۶۱، مسألۃ الشہادۃ)

۷۶۹۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ میں نماز میں حضور اقدس رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا حضور نے دعا کی **اللھم طعنا و طاعونا۔**

الٰہی دشمنوں کے نیزے اور طاعون میں نے جانا کہ حضور ان سے اپنی امت کی موت مانگتے ہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۵۸۳"

طاعون زدہ روز قیامت شہیدوں کے زمرے میں ہوگا

۷۷۰۔ احمد و طبرانی عقبہ بن عبد اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت میں شہید اور طاعون زدہ حاضر آئیں گے طاعون والے کہیں گے ہم شہید ہیں حکم ہوگا **انظروا فان کانت جراحتھم کجراح الشھداء تسید دما کریح المسک فھم شھداء۔**

دیکھو اگر ان کا زخم شہیدوں کی مثل ہے خون رواں اور مشک کی خوشبو تو یہ بھی شہید ہیں، **فیجدونھم کذلک۔** دیکھیں گے تو انہیں ایسا ہی پائیں گے۔ (مسند احمد ۵/ ۲۰۱)

۷۷۱۔ احمد و نسائی عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا روز قیامت شہداء اور وہ جو بچھونے پر مرے طاعون والوں کے بارے میں جھگڑیں گے شہدا کہیں گے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں ہماری طرح مقتول ہوئے بچھونے والے کہیں گے ہمارے بھائی ہیں ہمارے، رب عزوجل فیصلہ کے لئے فرمائے گا **انظرو الی جراحھم فان اشبہ جراحھم المقتولین فانھم منھم و معھم۔**

ان کے زخم دیکھو اگر شہیدوں کے سے ہیں تو وہ انہیں میں سے ہیں اور ان کے ساتھ ہیں دیکھیں گے تو ان کے زخم انہیں کے سے ہوں گے۔ **فیلحقون بھم۔** یہ شہیدوں میں ملا دیئے جائیں گے۔ "فتاوی رضویہ ج۹، ص ۵۸۳" (نسائی ۲/ ۶۲، مسألة الشهادة)

marfat.com

تعارف

فتاوی رضویہ جلد دہم

مسائل شرعیہ کی تنقیحات و تحقیقات پر مشتمل بیش بہا و گراں مایہ علمی خزانہ "فتاوی رضویہ جلد دہم" امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وفور علم و تحقیق اور میدان فقاہت کے شاندار شہسوار ہونے کا بے مثال ثبوت ہے۔

اس جلد میں مندرجہ ذیل مباحث و مضامین سے متعلق فتاوے ہیں۔

کتاب المداینات (قرض اور سود سے متعلق احکام) کتاب الاشربہ (پینے والی چیزوں کے احکام) کتاب الوصایا (وصی، وصیت اور وراثت کے مسائل واحکام) کتاب الرھن (گروی رکھنے کا بیان) کتاب الفرائض (میراث وورثہ کے مسائل) اس کے علاوہ اس جلد میں مندرجہ ذیل ۴۴ مباحث و عنوانات پر بھی ضمناً بحث کی گئی ہے۔

بیع و شراء، اجارہ، وقف، قرض، ربوا، ہبہ، ودیعت، اقرار، امانت، خیانت، شرکۃ، دعوی، شہادۃ، تملیک، عقائد، ایمان، کفر، رد بد مذہبالہا، نکاح، عدت، کفو، مہر، حقوق زوجین، حقوق والدین، حقوق اولاد، احکام جنائز، احکام قبور، صدقہ، مصارف صدقہ و زکوۃ، بیت المال کے قوانین، رسم الافتاء والمفتی، اسماء الرجال، تاریخ، جغرافیہ، حقوق العباد، عبادات و معاملات، ریاضت و مجاہدہ، اکل و شرب، ایصال ثواب، احکام مسجد، چرم قربانی، جہیز، یمین، بینک کاری۔

یوں تو امام احمد رضا بریلوی کا ہر فتویٰ تحقیقی و شانی ہوتا ہے مگر خاص طور سے اس جلد میں نفاذ وصیت اور موصی لہ بالزائد کے رد علی احد الزوجین پر ترجیح کے بارے میں ایک نہایت ہی وقیع اور طویل فتویٰ ہے جو ۶۶ صفحات پر مشتمل ہے، اس مسئلہ سے متعلق آپ نے بارہ افادات رقم کئے اور ہر افادہ کے تحت مجموعی طور پر ۲۷ فوائد اور ۱۲۴ تفریعات تحریر کی ہیں۔

اور آپ کا جیسا کہ دستور و طریقہ ہے کہ اپنے تمام طویل جوابات و تحقیقات کے مستقل تاریخی نام تجویز کرتے ہیں آپ نے اپنے اس تفصیلی و تحقیقی فتویٰ کا کوئی نام تجویز نہیں فرمایا ہے۔ مذکورہ ابواب و مباحث سے متعلق اس جلد میں کل ۴۱۴ سوالات کے تحقیقی و علمی جوابات

marfat.com

شامل ہیں۔ اور اس جلد میں تحقیقات علمیہ سے مملو و مشحون ۸ مستقل و گرانقدر رسائل شریک ہیں ان میں سے ہر ایک اپنی جگہ نہایت نادر اور اہم مباحث و موضوعات پر مشتمل ہے، ان میں سے ایک رسالہ "المنی والدرلمن عمد منی آرڈر" فتاوی رضویہ جلد ہشتم میں شائع ہو چکا ہے مگر ناشر کی غلط اور بے توجہی کے باعث پیش نظر جلد میں بھی شریک اشاعت ہو گیا ہے۔

اور بقیہ ۷ سات رسائل میں سے میں نے چار رسالوں سے احادیث کا استخراج کیا ہے ان کا تعارف ان کے اصلی مقام پر آئے گا اور دیگر تین رسائل میں احادیث کا استعمال نہیں ہوا ہے وہ یہ ہیں۔

۱:- **طیب الامعان فی تعداد الجهات و الابدان** ۱۳۱۷ھ۔ (کثیر مرد و زن کے لئے حصص میراث کی تقسیم)

اس رسالے میں طویل الاذیال مسئلہ فرائض کی بحث ہے اور اس میں ہر ذی سہم وارث کے لئے ان کے حصوں کی تعیین و تحدید کی گئی ہے، اور صورت سوال کے پیش نظر جواب کی جو تصویر کشی کی گئی ہے وہ امام احمد رضا ہی کا خاص حصہ ہے۔

۲:- **تجلیة السلم فی مسائل من نصف العلم**۔ (بعض مسائل فرائض کا بیان)

یہ رسالہ جلیلہ چھ فصلوں پر مشتمل ہے اور ہر فصل ایک علیحدہ مسئلہ میراث کے سوال کا مفصل جواب ہے اور یہ وہ مسائل میراث ہیں جن میں کچھ ابنائے زمان نے سمجھنے میں غلطی کی تھی تو امام احمد رضا نے اس رسالے میں ان کے اغلاط و اوہام کا ازالہ کیا ہے اور یہ رسالہ ۲۴ صفحات پر مشتمل ہے۔

۳:- **رد الرفضة**۔ (رافضیوں کی تردید کا بیان)

اس منصفانہ رسالے میں کتب عقائد و فقہ کے حوالوں سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ سنی یا سنیہ کے ترکہ پانے کا مستحق کوئی رافضی نہیں ہو سکتا چاہے وہ کتنا ہی قریبی رشتہ دار ہو، یہ حرمان ارث اختلاف دین کے باعث ہے کہ دو دین و مذہب والے کوئی کسی کے وارث نہیں ہوتے ہیں۔

کیونکہ روافض زمانہ علی العموم ضروریات دین کے منکر ہیں اس لئے باجماع مسلمین قطعاً یقیناً کفار و مرتدین ہیں اور بہت عقائد کفریہ کے علاوہ وہ دو کفر صریح میں مبتلا ہیں۔

اول:- قرآن عظیم کو ناقص و نامکمل بتاتے ہیں۔

جو شخص قرآن میں زیادت و نقص یا تبدیل کسی طرح کے تصرف بشری کا دخل مانے یا اسے

محتمل جانے وہ بالا جماع کافر و مرتد ہے۔

دوم :- ان کا ہر شخص سیدنا امیر المومنین مولیٰ علی و دیگر ائمہ طاہرین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حضرات انبیائے سابقین علیہم الصلاۃ والسلام سے افضل و بہتر بتاتا ہے۔

جو کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل کہے باجماع مسلمین کافر و بے دین ہے۔

اور یہ رسالہ نافعہ ۱۲ صفحات پر مبسوط ہے۔

نادر و عدیم المثال یہ فقہی مجموعہ جہازی سائز کے ۵۲۷ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس جلد میں مع جملہ رسائل و مسائل کے ۱۲۴ احادیث کریمہ شامل عنوان و مسائل ہیں۔

marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد دہم

قرض جلدی ادا کردینے کے حکم پر دو حدیثیں

۱۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لی الواجد یحل عرضہ۔

ہاتھ پہنچتے ہوئے کا ادائے دین سے سرتابی کرنا اس کی آبرو کو حلال کردیتا ہے۔یعنی اسے برا کہنا اس پر طعن وتشنیع کرنا جائز ہو جاتا ہے۔(بخاری ۱/ ۳۲۳،باب لصاحب الحق مقال)

۲۔اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مطل الغنی ظلم۔

غنی کا (ادائے دین میں) دیر لگانا ظلم ہے۔(بخاری ۱/ ۳۲۳،باب مطل الغنی ظلم)

وعدہ جھوٹا کرنا حرام اور علامت نفاق ہے

۳۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں آیۃ المنافق ثلث اذا حدث کذب و اذا وعد اخلف و اذا اؤتمن خان، او کما قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فان الاحادیث فی المعنی کثیرۃ۔

منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کرے جھوٹ کہے اور جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے خیانت کرے "فتاوی رضویہ، ج۱۰، ص ۳۲" (مسلم ۱/ ۵۶،باب خصال المنافق)

امت مرحومہ کی عمر درمیانی ہے

۴۔حدیث میں فرمایا اعمار امتی مابین الستین الی السبعین۔

یعنی میری امت کی عمریں ساٹھ سے ستر برس کے درمیان ہیں۔(مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱۰، ص ۳۴" (ترمذی ۲/ ۵۹،باب ماجأ فی اعمار ھذہ الامۃ الخ)

marfat.com

تعارف

حقة المرجان لمهم حکم الدخان

(حقہ پینے کا بیان)

۶؍رمضان ۱۳۰۷ھ میں سوال کیا گیا کہ حقہ کے بارے میں تحقیق حق کیا ہے؟

امام احمد رضا نے دلائل و قواعد شرعیہ سے جو جواب تحریر کیا ہے وہ یہ ہے کہ

حق یہ ہے کہ معمولی حقہ جس طرح تمام دنیا کے عامۂ بلاد کے عوام و خواص یہاں تک کہ علمائے عظام حرمین محترمین میں رائج و معمول ہے، شرعاً جائز و مباح ہے جس کی ممانعت پر شرع مطہر سے اصلاً دلیل نہیں۔

ہاں ماہ رمضان میں وقت افطار بعض جہلاء جو حقہ پیتے اور دم لگاتے ہیں جس سے حواس و دماغ میں فتور و اثر پڑتا ہے اور حالت بگڑ جاتی ہے وہ بیشک ناجائز و ممنوع و گناہ ہے۔

اور حقہ کی حلت و جواز پر فتویٰ دینے میں مسلمانوں سے دفع حرج ہے کہ اکثر اہل اسلام اس کے پینے میں مبتلا ہیں اس لئے اس کی تحلیل، تحریم سے زیادہ آسان و سہل ہے۔

اور مولوی عبدالحی صاحب فرنگی محلی مرحوم نے اپنے ایک فتوی میں تحریر کیا تھا کہ حقہ پینا جائز نہیں، اور ایسا ہی قول شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی قدس سرہٗ کی طرف بھی منسوب کیا جاتا ہے۔

امام احمد رضا نے اس رسالے میں مولوی عبدالحی صاحب لکھنؤی کے فتویٰ کا رد بلیغ کیا ہے اور محدث دہلوی کی طرف عدم جواز کے قول کا انتساب غلط و مردود قرار دیا ہے۔

حاصل یہ کہ اس رسالے میں حقہ نوشی سے متعلق دیگر ضروری احکام بھی بیان کئے گئے ہیں اور اس رسالہ مبارکہ میں صرف ۲ حدیث پاک ہیں۔

marfat.com

احادیث

حقة المرجان لمهم حکم الدخان

سب سے پہلے حمام میں داخل ہونے والے اور جن کیلئے سب سے پہلے چونا بنایا گیا وہ سلیمان علیہ السلام ہیں حدیث میں ہے

۵۔ اخرج العقیلی و الطبرانی و ابن عدی و البیهقی فی السنن عن ابی موسیٰ الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه یرفعه الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال اول من دخل الحمامات و صنعت له النورة سلیمن بن داؤد فلما دخله وجده حره و غمه فقال اوّه من عذاب الله اوّه قبل ان لاتکون اوّه.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے جو حمام میں داخل ہوا اور سب سے پہلے جن کے لئے چونا بنایا گیا سلیمن بن داؤد علیہما الصلاۃ والسلام ہیں، جب وہ حمام میں داخل ہوئے اور اس کی گرمی و تاریکی محسوس کی تو فرمایا آہ عذاب اللہ کی تکلیف، کہ اس تکلیف سے پہلے کوئی تکلیف نہیں۔ حمام کو عذاب اللہ سے اس لئے تشبیہ دی کہ اس میں گرمی، حبس، تنگی اور تاریکی ہوتی ہے اور جہنم بھی کچھ اسی طرح کا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۴۰ حقة المرجان" (کنز العمال ۹/ ۲۳۲)

نشہ والی چیزوں کا استعمال حرام و ممنوع ہے۔

۶۔ احمد و ابوداؤد بسند صحیح عن ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن کل مسکر و مفتر۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر چیز سے کہ نشہ لائے اور ہر چیز سے کہ عقل میں فتور ڈالے منع فرمایا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۴۵" حقة المرجان۔ (ابوداؤد ۲/ ۵۱۹، باب ماجأ فی السکر)

marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد دہم

شراب پیتے وقت شرابی کے ایمان میں فتور آتا ہے

۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لایشرب الخمر حین یشربھاوھو مومن** شراب پیتے وقت شرابی کا ایمان ٹھیک نہیں رہتا۔ رواہ الشیخان وغیرھما عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (بخاری ۲/ ۸۳۶، کتاب الاشربۃ)

شراب اور اس کے تمام متعلقات پر حضور نے لعنت فرمائی ہے۔

۸۔ حدیث۔ **لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الخمر عشرۃ عاصرھا ومعتصرھا وشاربھا و حاملھا و المحمولۃ الیہ و ساقیھا و بائعھا و آکل ثمنھا و المشتری لھا و المشتراۃ۔**

یعنی جو شخص شراب کے لئے شیرہ نکالے اور جو نکلوائے اور جو پیئے اور جو اٹھا کر لائے اور جس کے پاس لائی جائے اور جو پلائے اور جو بیچے اور جو اس کے دام کھائے اور جو خریدے اور جس کے لئے خریدی جائے ان سب پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی۔ رواہ الترمذی و ابن ماجۃ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ و رجالہ ثقات۔ (ابن ماجہ ۲/ ۲۵۰، باب لعنۃ الخمر علی عشرۃ اوجہ)

شرابی جب شراب پیتا ہے تو اس کا ایمان اس سے دور ہو جاتا ہے

۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **من زنی او شرب الخمر نزع اللہ منہ الایمان کما یخلع الانسان القمیص من راسہ۔**

جو زنا کرے یا شراب پیئے اللہ تعالیٰ اس سے ایمان کھینچ لیتا ہے جیسے آدمی اپنے سر سے کرتا کھینچ لے۔ رواہ الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (الترغیب و الترھیب، ۳/ ۲۵۲ الترھیب من شرب الخمر الخ)

شرابی کو دوزخ میں خون اور پیپ پلایا جائے گا

۱۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ثلثۃ لایدخلون الجنۃ مدمن الخمر**

marfat.com

وقاطع الرحم و مصدق بالسحر و من مات مدمن الخمر سقاه الله جل و علا من نهر الغوطة قيل و مانهر الغوطة قال نهر يجرى من فروج المومسات توذى اهل النار ريح فروجهن۔

تین شخص جنت میں نہ جائیں گے شرابی اور اپنے قریبی رشتہ داروں سے بد سلوکی کرنے والا اور جادو کی تصدیق کرنے والا اور جو شرابی بے توبہ مرجائے اللہ تعالیٰ اسے وہ خون اور پیپ پلائے گا جو دوزخ میں فاحشہ عورتوں کی بری جگہ سے اس قدر بہے گا کہ ایک نہر ہو جائے گا، دوزخیوں کو ان کی فرج کی بدبو عذاب پر عذاب ہو گی وہ سخت بدبو گندگی پیپ جو بدکار عورتوں کی فرج سے بہے گی اس شرابی کو پینی پڑے گی۔ **و العیاذ باللہ تعالیٰ**۔ رواہ احمد و ابن حبان فی صحیحہ و الحاکم و صححہ و ابویعلی عن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ ج۱۰، ص۴۷" (مسند احمد ۵/ ۳۴۴)

شرابی اگر بے توبہ کئے مرجائے تو اس کی نجات کی کوئی امید نہیں

۱۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **مد من الخمر ان مات لقی اللہ کعابد وثن**۔

شرابی اگر بے توبہ مرے تو اللہ تعالیٰ کے حضور اس طرح حاضر ہو گا جیسے کوئی بت پوجنے والا۔ رواہ احمد بسند صحیح عندنا و ابن حبان فی صحیحہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسند احمد ۱/ ۳۴۸)

شرابی کی تہدید و تعذیب پر ایک حدیث۔

۱۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ما من احد یشربھا فتقبل لہ صلاۃ اربعین لیلۃ و لایموت و فی مثانتہ منہ شئ الا حرمت بھا علیہ الجنۃ فان مات فی اربعین لیلۃ مات میتۃ جاھلیۃ**۔

جو شخص شراب کی ایک بوند پئے چالیس روز تک اس کی کوئی نماز قبول نہ ہو اور جو مرجائے اور اس کے پیٹ میں شراب کا ایک ذرہ بھی ہو تو جنت اس پر حرام کر دی جائے گی اور جو شراب پینے سے چالیس دن کے اندر مرجائے گا وہ زمانہ کفر کی موت مرے گا۔ (الترغیب و الترھیب ۳/ ۲۵۸ الترھیب من شرب الخمر الخ)

شرابی کو جہنم میں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا۔

marfat.com

۱۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اقسم ربی بعزته لا یشرب عبد من عبیدی جرعة من الخمر الاسقیته مکانها من حمیم جهنم معذبا او مغفورا له و لایسقیها صبیا صغیرا الاسقیته مکانها من حمیم جهنم معذبا او مغفورا و لایدعها عبد من عبیدی من مخافتی الا سقیتها ایاه من حظیر القدس۔

میرے رب نے اپنی عزت کی قسم یاد فرمائی ہے کہ میرا جو بندہ ایک گھونٹ شراب کا پیئے گا میں اس کے بدلے جہنم کا وہ کھولتا ہوا پانی پلاؤں گا اگرچہ وہ بخشا ہی گیا ہو اور جو کسی چھوٹے کو پلائے گا جب بھی اس کی سزا میں وہ پانی پلاؤں گا اگرچہ مغفور ہی ہو اور میرا جو بندہ میرے خوف سے شراب چھوڑے گا اسے اپنے پاک در میں پلاؤں گا۔ رواہ احمد عن ابی امامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

"فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۴۸" (مسند احمد ۶/ ۳۴۳)

marfat.com

تعارف

الفقه التسجیلی فی عجین النارجیلی
(تاڑی سے گوندھے ہوئے خمیر کی روٹی کا حکم)

۲۸ ربیع الاول ۱۳۱۸ھ میں سوال پیش ہوا کہ مسکر تاڑی کے نیچے تاڑی کی جو گاد رہتی ہے اس سے خمیر کئے ہوئے آٹے کی روٹی کا کیا حکم ہے؟

امام احمد رضا بریلوی نے فقہ کے جزئیات کثیرہ اور احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلاۃ والثناء کے حوالوں سے جو نتیجہ اخذ کیا ہے وہ یہ ہے کہ

قول منصور و مختار میں تاڑی وغیرہ ہر مسکر پانی کا قطرہ قطرہ شراب کے مثل حرام و ناروا ہے اور نہ صرف حرام بلکہ پیشاب کی طرح مطلقاً نجاست غلیظہ ہے یہی مذہب معتمد اور اسی پر فتویٰ ہے۔

مسکر تاڑی کے اجزا روٹی میں شریک ہوں تو وہ روٹی ضرور حرام و ناپاک ہے اور اس کا بیچنا بھی حرام و ناروا اس کی قیمت بھی مال حرام ہے، اور اگر یہ کسی دلیل قوی سے ثابت ہو جائے کہ گاد میں نشہ نہیں ہوتا یا اس میں قوت سکریہ نہیں رہتی تو اس صورت میں اس کی طہارت و حلت میں شبہ نہیں، اور اس گاد کے خمیر کی جو روٹی بنے گی وہ یقیناً طیب و حلال ہو گی اور اس کی بیع و شراء بھی جائز و درست ہو گی۔

اور اگر گاد کے عدم سکر کا ثبوت قابل قبول نہ ہو تو وہی حکم نجاست و حرمت رہے گا۔

پھر اس مسئلہ کی تحقیق و تدقیق میں دلائل و براہین کے جو انبار پیش کئے گئے ہیں وہ یقیناً امام احمد رضا بریلوی کے فکر رسا طریقہ استدلال و قوت استحضار کا زندۂ جاوید ثبوت ہیں۔

اور اس رسالے میں حدیث و اصول حدیث اور اسماء الرجال پر خاصی بحث کی گئی ہے جس سے امام احمد رضا کی حدیث میں وسعت نظر اور وقت نگاہ کا پتہ چلتا ہے۔

اور اسماء الرجال پر جو جرح و قدح اور بحث و تمحیص کی گئی ہے وہ پندرہ صفحات پر مبسوط و محیط ہے اور اس رسالے میں نبیذ تمر کے متعلق بھی ایک طویل و مفید بحث کی گئی ہے جس کا بیشتر حصہ عربی میں ہے مسکر و نشہ آور چیزوں کے احکام پر مشتمل یہ فاضلانہ و حکیمانہ رسالہ جہازی سائز کے ۳۵ صفحات پر مبسوط ہونے کے باوجود کچھ نامکمل و ناقص ہے اور اس میں ۴۷ حدیثیں شریک دلیل و زینت تحریر ہیں۔

marfat.com

احادیث

الفقه التسجیلی فی عجین النارجیلی

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نبیذ نوش فرماتے تھے یعنی نبیذ جب تک مسکر نہ ہو حلال اور جائز الاستعمال ہے

۱۴۔ فتح اللہ المعین میں ہے **عن ابی لیلی قال اشهد علی البدریین من اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انهم یشربون النبیذ فی الجرار الخضر.**

ابولیلی کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدری صحابہ پر گواہ ہوں کہ وہ لوگ سبز گھڑے میں نبیذ پیتے تھے۔ چھوہارا، کشمش وغیرہ جس پانی میں بھیگایا جائے وہ پانی نبیذ کہلاتا ہے اور جب تک نشہ آور نہ بنے اس وقت تک پاک ہے اور حلال ہے۔ (مولف)

نبیذ اگر تیز ہو جائے تو اسے پانی ملا کر نرم کر لیا جائے

۱۵۔ **روی ان رجلا اتی عمر رضی الله تعالیٰ عنه بمثلث قال عمر رضی الله تعالیٰ عنه ماشبه هذا بطلاء الابل کیف تصنعونه قال الرجل یطبخ العصیر حتی یذهب ثلثاه و یبقی ثلثه فصب عمر رضی الله تعالیٰ عنه علیه الماً و شرب ثم ناول عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه ثم قال عمر رضی الله تعالیٰ عنه اذا رابکم شرابکم فاکسروه بالماً۔**

ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس شیرۂ انگور کا ایک تہائی پکانے کے بعد جو بچا تھا لایا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ تو طلائے ابل کے مشابہ ہے۔ (طلائے ابل یہ ہے کہ خارش زدہ اونٹ پر قطران یعنی کولتار کی مانند ایک چیز ہے جو درخت سے نکلتی ہے، ملا جاتا ہے اسے طلائے ابل کہتے ہیں، نبیذ پکنے سے مثل طلاء ہو جاتی ہے اس لئے اس کو طلائے ابل سے تشبیہ دی) اسے کس طرح بناتے ہو اس شخص نے عرض کیا کہ شیرۂ انگور پکایا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کا دو تہائی حصہ ختم ہو جاتا ہے اور ایک ثلث باقی رہتا ہے پھر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس میں پانی ملا کر نوش فرمایا اور عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی دیا اور فرمایا کہ جب تمہارے

marfat.com

مشروب گاڑھا ہو جائے تو پانی ملا کر اس کا گاڑھا پن توڑ دو یعنی اسے پتلا کر لو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۵۴" الفقه التسجیلی

۱۶۔ عن عمر رضی الله تعالیٰ عنه اذا ذهب ثلثا العصیر ذهب حرامه و ریح جنونه.

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب شیرۂ انگور کا پکانے سے دو تہائی حصہ ختم ہو جائے تو اس کی حرمت اور اس کی نشیلی بو چلی جاتی ہے۔ (مولف)

نبیذ اگر مسکر ہو تو اس کا پینا حلال نہیں

۱۷۔ ذکر ابن قتیبة فی کتاب الاشربة باسناده عن زید بن علی بن الحسین بن علی رضی الله تعالیٰ عنهم انه شرب هو واصحابه نبیذا شدیدا فی ولیمة فقیل له یا ابن رسول الله حدثنا بحدیث سمعته من آبائك عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی النبیذ فقال حدثنی ابی عن جدی علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنهم عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه قال ینزل امتی علی منازل بنی اسرائیل حذو القذة بالقذة و النعل بالنعل ان الله تعالیٰ ابتلی بنی اسرائیل بنهر طالوت و احل لهم منه الغرفة وحرم منه الری وان الله ابتلاکم بهذه النبیذ واحل منه الری وحرم منه السکر۔

زید بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ان کے اصحاب نے ایک ولیمہ میں تیز نبیذ پیا تو ان سے کہا گیا کہ اے ابن رسول ہم سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کوئی حدیث شریف نبیذ کے بارے میں بیان فرمائیے جو آپ نے اپنے آباء کرام سے سنی ہو فرمایا کہ میرے باپ نے میرے دادا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کر کے ایک حدیث بیان کی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت بنی اسرائیل کے مرتبے کے مقابل برابر برابر ہے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو نہر طالوت سے آزمایا اور ان کے لئے اس کا ایک چلو حلال فرمایا اور سیرابی کو حرام، اور بیشک اللہ تعالیٰ نے تم کو اس نبیذ سے آزمایا کہ اس سے سیرابی حلال اور اس کی نشہ آوری حرام کی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۵۵" الفقه التسجیلی

نبیذ کے جواز پر ایک حدیث۔

۱۸۔ اخبرنا ابو حنیفة عن حماد قال کنت اتقی النبیذ فدخلت علی ابراهیم وهو یطعم فطعمت معه فاوتی قدحا من نبیذ فلما رای ابطائی عنه قال حدثنی علقمة

marfat.com

عن عبدالله بن مسعود انه كان ربما طعم عنده ثم دعا بنبيذ له نبذته سيرين ام ولد عبدالله فشرب و سقانی۔

حماد نے کہا کہ میں نبیذ سے پرہیز کرتا تھا ایک مرتبہ ابراہیم کے پاس آیا وہ کھانا کھا رہے تھے ان کے ساتھ میں نے بھی کھانا تناول کیا، پھر ان کے پاس نبیذ کا ایک پیالہ لایا گیا جب انہوں نے نبیذ لینے میں میری تاخیر دیکھی تو فرمایا کہ علقمہ نے حدیث بیان کی ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعض دفعہ ان کے یہاں کھانا کھایا پھر نبیذ منگائی جو ان کی ام ولد سیرین نے بنائی تھی پھر انہوں نے پی اور مجھے پلائی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۵۸" الفقه التسحیلی

نبیذ اگر مسکر ہو جائے پھر اس کے نشہ کو پکا کر یا کسی اور طریقے سے زائل کر دیا جائے تو اس کا استعمال ممنوع نہیں ہے۔

۱۹۔ محرر مذہب سیدنا امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب المؤطا میں فرماتے ہیں اخبرنا مالك اخبرنا داؤد بن الحصين عن واقد بن عمر بن سعد بن معاذ عن محمود بن لبيد الانصاری ان عمر بن الخطاب حين قدم الشام شكى اليه اهل الشام و باء الارض او ثقلها و قالوا لايصلح لنا الا هذا الشراب قال اشربوا العسل قالوا لا يصلحنا العسل قال له رجل من اهل الارض هل لك ان اجعل لك من هذا الشراب شيأ لايسكر قال نعم فطبخوه حتى ذهب ثلثاه و بقى ثلثه فاتوا به الى عمر بن الخطاب فادخل اصبعه فيه ثم رفع يده تبعه يتمطط فقال هذا الطلاء مثل طلاء الابل فامرهم ان يشربوه فقال عبادة بن الصامت احللتها والله قال كلا والله ما احللتها اللهم انی لااحل لهم شيأ حرمته عليهم و لا احرم عليهم شيأ احللته لهم۔

امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ملک شام تشریف لائے تو شامیوں نے زمین کی وبا یا اس کی بیماری کی شکایت کی اور عرض کیا کہ ہمیں اس مشروب کے علاوہ اور کوئی چیز راس نہیں آتی ہے۔ امیر المومنین نے فرمایا کہ شہد پیو لوگوں نے کہا شہد بھی موافق نہیں آتا وہیں کے ایک شخص نے کہا کہ کیا آپ کے لئے یہ جائز ہوگا کہ میں اس مشروب سے کوئی ایسی چیز بناؤں جو مسکر نہ ہو فرمایا ہاں پھر اس نے اس کو اتنا پکایا کہ تہائی رہ گئی تو اسے عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لائے انہوں نے اس میں انگلی ڈال کر نکالا تو وہ چمٹ رہی تھی فرمایا کہ یہ طلائے ابل کی طرح ہے پھر اس کے پینے کا حکم دیا، عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی بخدا آپ

marfat.com

نے اسے حلال کر دیا فرمایا ہر گز نہیں، بخدا میں نے اسے حلال نہیں کیا ہے، الٰہی میں ان کے لئے کچھ حلال نہیں کروں جو تو نے ان پر حرام فرمایا ہے اور نہ کچھ حرام کروں جو تو نے ان کے لئے حلال فرمایا ہے۔ (مولف) (مؤطا امام محمد ۳۱۶، باب نبیذ الطلاء)

۲۰۔ نیز کتاب الاثار میں فرماتے ہیں اخبرنا ابوحنیفة عن سلیمان (هو ابواسحاق سلیمن بن ابی سلیمن الکوفی من ثقات التابعین و رجال الستة . منه) الشیبانی عن ابن زیاد (قال السید المرتضی الاشبه انه محمد بن زیاد احد شیوخ شعبة روی عن ابی هریرة حدیث الرجل جبار ذکر المنذری فی مختصر السنن وهو من اقران ابن سیرین قلت هو ابن زیاد الجمعی ابوالحارث المدنی نزیل بعد البصرة ثقة ثبت من رجال الستة روی الدار قطنی فی السنن من طریق آدم بن ابی ایاس عن شعبة عن محمد بن زیاد عن ابی هریرة عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال الرجل جبار هذا ما ابداه السید ظنا و المنصوص علیه انه عبدالله قال الامام البدر محمود فی البنایة بعد ذکر الحدیث ابن زیاد هو عبدالله بن زیاد اه قلت یعنی ابا مریم الاسدی الکوفی من الثقات التابعین و رجال البخاری فی التهذیب ذکره ابن حبان فی الثقات و قال فی تهذیبه قال العجلی کوفی ثقة و قال الدار قطنی ثقة . منه) انه افطر عند عبدالله بن عمرر ضی الله تعالیٰ عنهما فسقاه شرابا له فکانه اخذ فیه فلما اصبح قال ماهذا الشراب ماکدت اهتدی الی منزل فقال عبدالله ما زدناك علی عجوة و زبیب۔

ابن زیاد نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس افطار کیا تو ان کو ایک شربت پلایا جس سے ان پر گویا نشہ کا اثر ہو گیا پھر جب صبح ہوئی تو میں نے عرض کیا کہ یہ کیا یعنی کیسا شربت تھا لگتا تھا کہ مجھے گھر کی راہ نہیں مل سکے گی تو ابن عمر نے فرمایا کہ ہم نے عجوہ کھجور اور کشمکش کے علاوہ تمہارے مشروب میں اور کوئی چیز نہیں ملائی تھی۔ یعنی کھجور و کشمکش کی نبیذ تھی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۵۷" الفقه التسجیلی

صحابۂ کرام نبیذ اس لئے پیتے تھے تاکہ اونٹ کا گوشت ہضم ہو جائے

۲۱۔ اخبرنا ابوحنفیة قال حدثنا ابواسحق السبعی عن عمر و بن میمون الاودی عن عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال ان للمسلمین جزو را لطعامهم و ان العتق منها لآل عمر و انه لایقطع هذه الابل فی بطوننا الاالنبیذ الشدید۔

marfat.com

امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مسلمانوں کے کھانے کے لئے اونٹ کا گوشت ہے اور آل عمر کے لئے عمدہ خوشبودار شراب ہے اور اونٹ کا گوشت ہمارے پیٹوں میں تیز نبیذ کے بغیر ختم نہیں ہوتا یعنی ہضم نہیں ہوتا۔ (مولف)

تیز نبیذ اگر مسکر نہیں ہے تو اس کا استعمال درست ہے

۲۲۔ اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم انه کان یشرب الطلاء قد ذهب ثلثاه و بقی ثلثه و یجعل له منه نبیذ فیترکه حتی اذا اشتد شربه و لم یر بذلك باسا۔

امام اعظم اپنے استاذ حضرت حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے استاذ حضرت ابراہیم ایسا طلاء یعنی گاڑھا مشروب نوش کیا کرتے تھے جس کا دو تہائی چلا جاتا اور ایک تہائی باقی رہ جاتا، اور ان کے لئے اس سے کوئی نبیذ بنائی جاتی تو اس کو چھوڑے رکھتے یہاں تک کہ جب تیز ہو جاتی تب نوش کرتے اور اس میں حرج خیال نہ فرماتے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۵۸" الفقه التسجیلی۔

۲۳۔ اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا الولید بن سریع مولیٰ عمر و بن حریث عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنهما انه کان یشرب الطلاء علی النصف۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسا طلاء پیتے تھے جو پکانے کے بعد آدھا رہ جاتا۔ (مولف)

نشہ والی چیز مطلقاً حرام ہے۔

۲۴۔ اخبرناابو حنیفة عن حماد بن ابراهیم قال ماسکر کثیره فقلیله حرام خطاء من الناس انما ارادوا السکر حرام من کل شراب۔

حضرت ابراہیم نے کہا کہ جس چیز کا کثیر حصہ مسکر ہو تو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے یہ لوگوں کی خطا ہے اہل علم کی مراد تو یہی ہے کہ ہر مشروب کا نشہ حرام ہے۔ (مولف)

تیز نبیذ کے پینے سے اگر نشہ آجائے تو اس کا استعمال جائز نہیں اور وہ باعث حد و تعزیر ہے۔

۲۵۔ اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم ان عمر رضی الله تعالیٰ عنه اتی باعرابی قد سکر فطلب له عذرا فلما اعیاه الاذهاب عقل قال احبسوه فاذا صحا فاجلدوه ودعا بفضلة فضلت فی ادواته فذاقها فاذا نبیذ شدید ممتنع فدعا بماء فکسره و کان عمر رضی الله تعالیٰ عنه یحب الشراب الشدید فشرب وسقا جلساءه ثم قال هذا اکسروه بالماء اذا غلبکم شیطانه۔

marfat.com

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور ایک مدہوش اعرابی حاضر لایا گیا انہوں نے اس سے عذر طلب فرمایا عقل میں فتور آجانے کے باعث اعرابی عذر بتانے سے قاصر رہا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اسے قید کردو پھر جب ہوش آجائے تو اسے کوڑے لگاؤ۔ اور اس کے برتن میں بچے ہوئے حصہ کو منگا کر چکھا تو وہ بہت سخت تیز نبیذ تھی پھر اس میں پانی ملا دیا، اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیز مشروب پسند فرماتے تھے انہوں نے اسے خود بھی پیا اور اپنے ہم نشینوں کو بھی پلایا اور فرمایا کہ جب اس کا شیطان تم پر غالب ہو جائے تو اس کو پانی سے نرم کرلو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۵۸" الفقه التسجیلی

خمر مطلقاً حرام ہے

۲۶۔ امام طحاوی شرح معانی الاثار میں فرماتے ہیں **حدثنا فهدثنا ابو نعیم ثنا مسعر بن کدام عن ابی عون الثقفی عن عبدالله بن شداد بن الهاد عن عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال حرمت الخمر بعینها و السکر من کل شراب.** (اخرجه النسائی ایضاً)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ عین خمر حرام ہوئی ہے اور باقی ہر مشروب کا نشہ۔ (مولف) (نسائی ۲/ ۳۳۱، **توبة شارب الخمر**) (شرح معانی الاثار ۲/ ۳۲۸، **باب مایحرم من النبیذ**)

تیز نبیذ کو پانی ملا کر استعمال کیا جائے

۲۷۔ اسی میں ہے **حدثنا فهد (فذکر بسنده) عن عمر رضی الله تعالیٰ عنه انه کان فی سفر فاتی نبیذ فشرب منه فقطب ثم قال ان نبیذ الطائف له غرام فذکر شدة لا احفظها ثم دعا بماء فصب علیه ثم شرب۔**

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر میں تھے ان کے پاس نبیذ لائی گئی اس میں سے انہوں نے نوش فرمایا تو آمیزش معلوم ہوئی پھر فرمایا کہ طائف کی نبیذ میں ایک چسکا ہوتا ہے، فہد نے کہا کہ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی شدت و تیزی اس طرح ذکر فرمائی کہ مجھے یاد نہیں رہی پھر پانی منگا کر اس میں ملانے کے بعد نوش فرمایا (مولف) (شرح معانی الاثار ۲/ ۳۲۶، باب مایحرم من النبیذ)

نبیذ دافع طاعون ہے

۲۸۔ **حدثنا ابوبکرة (مسندا) عن عمر و بن میمون قال شهدت عمر حین**

marfat.com

طعن فجاء ہ الطبیب فقال ای الشراب احب الیك قال النبیذ فاتی نبیذ فشرب منه فخرج من احدی طعنتیه.

عمرو بن میمون نے کہا کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور اس وقت حاضر ہوا جب ان کو طاعون لاحق تھا تو طبیب آیا اور کہا کہ آپ کونسا مشروب پسند کرتے ہیں فرمایا نبیذ پھر نبیذ لائی گئی اس میں سے نوش فرمایا تو طاعون کا بعض نشان نکل چکا تھا۔ (مولف)(شرح معانی الآثار ۲/ ۳۲۶، باب مایحرم من النبیذ)

نبیذ سے اونٹ کے گوشت کا ضرر دفع ہوتا ہے

۲۹۔ حدثنا روح بن الفرح (بسنده) عن عمر و بن میمون مثله و زاد کان یقول انا نشرب من هذا النبیذ شرابا یقطع لحوم الابل فی بطوننا من ان یوذینا قال و شربت من نبیذه فکان اشد النبیذ۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ ہم اس نبیذ کو اس لئے پیتے ہیں کہ ہمارے پیٹ میں اونٹ کے گوشت کی تکلیف کو دفع کرتی ہے اور فرمایا کہ میں نے اس نبیذ کو پیا تو وہ بہت سخت تیز نبیذ تھی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۵۹" الفقه التسجیلی۔ (شرح معانی الآثار ۲/ ۳۲۶، باب مایحرم من النبیذ)

۳۰۔ حدثنا ابوالاحوص عن ابی اسحاق عن عمرو بن میمون قال قال عمر انا نشرب هذا الشراب الشدید لنقطع به لحوم الابل فی بطوننا ان توذینا فمن رابه من شرابه شیء فلیمزجه بالماء۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم اس تیز مشروب کو اس لئے پیتے ہیں تاکہ پیٹ میں اونٹ کے گوشت کی تکلیف کو دفع کرے۔ جس کا مشروب گاڑھا ہو جائے تو اسے چاہئے کہ اس میں پانی ملادے۔ (مولف)(کنز العمال ۵/ ۲۹۳)

۳۱۔ حدثنا وکیع حدثنا اسماعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم حدثنی عتبة بن فرقد قال قدمت علی عمر فدعا بشرب نبیذ قد کاد ان یصیر خلا فقال اشرب فاخذته فشربته فما کدت ان اسیغه ثم اخذه فشربه ثم قال یاعتبة انا نشرب هذا النبیذ الشدید لنقطع به لحوم الابل فی بطوننا ان توذینا. قلت و اسماعیل هذا هو الامام الحافظ المتفق علی جلالته احمسی کوفی ثقة ثبت من رجال الستة واکابر

التابعين و عتبة بن فرقد رضى الله تعالىٰ عنه صحابى نزل الكوفة فالحديث صحيح على شرط الشيخين مسلسل بالكوفيين من لدن ابى بكر الى آخر السند۔

عتبہ بن فرقد نے کہا کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور آیا انہوں نے ایسی نبیذ منگائی جو سرکہ ہونے کے قریب تھی اور فرمایا کہ پیو میں نے ان سے لے کر پیا تو وہ مجھے خوشگوار نہیں لگی پھر حضرت عمر نے مجھ سے لے کر نوش فرمایا اور فرمایا کہ اے عتبہ ہم اس تیز نبیذ کو اس لئے پیتے ہیں تاکہ پیٹ میں اونٹ کے گوشت کو ہضم کر سکیں کہ کہیں ہم کو تکلیف نہ دیدے۔ (مولف)

نبیذ کا نشہ موجب حد ہے

۳۲۔ حدثنا روح (بسنده) عن سعيد بن ذى لعوة قال اتى عمر برجل سكران فجلده فقال انما شربت من شرابك فقال و ان كان۔

سعید بن ذی لعوہ سے مروی ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور ایک مدہوش شخص کو لایا گیا حضرت عمر نے اس کے کوڑے لگائے اس شخص نے عرض کیا کہ ہم نے تو آپ کے مشروب سے پیا تھا حضرت عمر نے فرمایا کہ اگرچہ ایسا ہی ہو یعنی تم اس کے باوجود سکر کے باعث حد کے قابل ہو۔ (مولف) (شرح معانی الآثار ۲/ ۳۲۶، باب مایحرم من النبیذ)

۳۳۔ حدثنا فهد (بسنده) عن سعيد بن ذى حدان او ابن ذى لعوة قال جاء رجل قد ظمئ الى خازن عمر فاستسقاه فلم يسقه فاتى بسطيحة لعمر فشرب منها فسكر فاتى به عمر فاعتذر اليه و قال انما شربت من سطيحتك فقال عمر انما اضربك على السكر فضربه عمر۔

ابن ذی لعوہ نے کہا کہ ایک پیاسا آدمی خازن عمر کے پاس آکر پینے کو مانگا اس نے اسے نہیں پلایا تو اس آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے توشہ دان کے پاس آکر پی لیا تو مدہوش ہو گیا اس کو حضرت عمر کے پاس لایا گیا تو اس نے معذرت کی اور کہا کہ میں نے آپ ہی کے توشہ دان سے پیا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں تو تجھے تیرے مدہوش ہو جانے پر ماروں گا پھر حضرت عمر نے اسے مارا۔ (مولف) (شرح معانی الآثار ۲/ ۳۲۶ باب مایحرم من النبیذ)

۳۴۔ رواه الدار قطنى فى سننه عن طريق سعد بن ذى لعوة ايضاً ان اعرابيا ادواة عمر نبيذا فسكر فضربه الحد فقال الاعرابى انما شربته من ادواتك

فقال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انما جلد ناك بالسکر۔ وروی ابو بکر بن ابی شیبة فی مصنفه

ایک اعرابی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برتن سے نبیذ پی لی تو مدہوش ہو گیا حضرت عمر نے اسے حد لگائی اعرابی نے عرض کی کہ میں نے آپ ہی کے برتن سے نبیذ پی ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے تجھے تیرے سکر کی وجہ سے کوڑے مارے ہیں۔ (مولف)

۳۵۔ حدثنا علی بن مسهر عن الشیبانی عن حسان بن مخارق قال بلغنی ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سایر رجلا فی سفر و کان صائما فلما افطر اهوی الی قربة لعمر معلقة فیها نبیذ فشربه فسکر فضربه عمر الحد فقال انما شربته من قربتك فقال له عمر انما جلدناك لسکرك۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بار سفر میں ایک آدمی کو ساتھ لے کر چلے اور وہ آدمی روزہ دار تھا جب اس نے افطار کیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معلق مشک کی طرف ہاتھ بڑھایا جس میں نبیذ تھی اس نبیذ کو اس نے پیا تو مسکر ہو گیا حضرت عمر نے اسے حد لگائی، اس آدمی نے کہا کہ میں نے آپ ہی کے مشک سے پیا ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے تجھے تیرے سکر کی وجہ سے کوڑا مارا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۰" الفقه التسجیلی

۳۶۔ روی عبدالرزاق اخبرنا ابن جریح عن اسماعیل ان رجلا عب فی شراب نبیذ لعمر بن الخطاب بطریق المدینة فسکر فترکه عمر حتی افاق ثم حده۔

اسماعیل سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے راہ مدینہ میں عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نبیذ میں سے ڈگڈگا کر پی لیا تو مسکر ہو گیا حضرت عمر نے اسے اس وقت چھوڑ دیا پھر ہوش آنے کے بعد اسے حد لگائی۔ (مولف) (کنز العمال ۵/ ۲۹۵)

تیز نبیذ پانی ملا کر پینا درست ہے

۳۷۔ قال الطحاوی حدثنا فهد (بسنده) عن ابن عمر قال اتی (یعنی امیر المومنین) نبیذ قد اخلف و اشتد فشرب منه ثم قال ان هذالشدید ثم امر بماء فصب علیه ثم شرب هو و اصحابه۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور نبیذ

marfat.com

لائی گئی جو پرانی اور تیز ہو چکی تھی اس میں سے نوش کر کے فرمایا یہ تو بہت تیز ہے پھر پانی منگا کر اس میں ملا دیا اور خود انہوں نے اور ان کے اصحاب نے نوش کیا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۰"

الفقه التسجيلی۔ (شرح معانی الاثار ۲/ ۳۲۶، باب مایحرم من النبیذ)

بسا اوقات نبیذ شیریں اور خوش ذائقہ ہوتی ہے

۳۸۔ حدثنا محمد بن خزيمة (بسنده) عن ابن عمر ان عمر انتبذ له فی مزادة فيها خمسة عشر او ستة عشر فاتاه فذاقه فوجده حلوا فقال كانكم اقللتم عكره۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر کے لئے ایک توشہ دان میں نبیذ تیار کی گئی ان میں پندرہ یا سولہ (خرمے) تھے نبیذ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لائی گئی جب اسے چکھا تو شیریں پایا اور فرمایا گویا تم نے اس کی تیزی کو کم کر دیا ہے۔ (مولف) (شرح معانی الاثار ۲/ ۳۲۶، باب مایحرم من النبیذ)

نبیذ پر اگر کچھ دن گزر جائے تو وہ تیز ہو جاتی ہے

۳۹۔ حدثنا ابن ابی داؤد (يبلغه الی) عبدالرحمن بن عثمن قال صحبت عمر بن الخطاب الی مكة فاهدی له ركب من ثقيف سطيحتين من نبيذ فشرب عمر احدهما و لم يشرب الاخریٰ حتی اشتد مافيه فذهب عمر فشرب منه فوجده قد اشتد فقال اكسروه بالماء۔ و رواه عبدالرزاق ايضا۔

عبدالرحمٰن بن عثمن نے کہا کہ میں مکہ تک حضر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معیت میں گیا ثقیف کے ایک قافلہ نے نبیذ کے دو توشہ دان نذر کئے حضرت عمر نے ایک توشہ دان سے نوش فرمایا اور دوسرے سے نوش نہیں کیا یہاں تک کہ رکھے رکھے اس کی نبیذ تیز ہو گئی، پھر جب حضرت عمر نے اس سے نوش کیا تو تیز پا کر فرمایا کہ اس میں پانی ملا کر نرم کر لو۔ (مولف) (شرح معانی الاثار ۲/ ۳۲۶، باب مایحرم من النبیذ)

حضور علیہ السلام نے تیز نبیذ پینے سے انکار فرمایا

۴۰۔ حدثنا ابوامية البغدادی حدثنا ابونعيم ثنا عبدالسلام عن ليث عن عبدالملك بن اخی القعقاع بن شور عن ابن عمر قال شهدت رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم اتی بشراب فادناه الی فيه فقطب فرده فقال رجل يا رسول الله اغتلمت فرد الشراب ثم دعا بماء فصب عليه ذكر مرتين او ثلثا ثم قال اذا اغتلمت

هذه الاسقية عليكم فاكسروا متونها بالماء۔ قلت و رواه النسائی فی سننه بسندين بمعناه احدهما۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ میں بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھا پینے کی چیز لائی گئی حضور نے جب اس کو دہن اقدس کے قریب کیا تو آمیزش پائی اور رد فرمادیا اس شخص نے عرض کیا یارسول اللہ کیا یہ حرام ہے، ایسا دو یا تین مرتبہ کہا تو حضور نے پانی منگا کر اس میں ملادیا اور فرمایا جب یہ مشروبات جوش ماریں تو اس کی تیزی کو پانی ملا کر نرم کردو۔ (مولف)

(شرح معانی الآثار ۲/ ۳۲۷، باب مایحرم من النبیذ)

۴۱۔ اخبرنا زياد بن ايوب ثنا هشيم اخبرنا العوام عن عبدالملك بن نافع قال قال ابن عمر والاخر اخبرنی زياد بن ايوب عن ابی معوية ثنا ابو اسحاق الشيبانی عن عبدالملك الخ قال الطحاوی حدثنا وهب بن عثمان البغدادی ثنا ابو همام ثنی يحيىٰ بن زكريا بن ابی زائدة عن اسماعيل بن ابی خالد ثنا قرة العجلی ثنی عبدالملك ابن اخی القعقاع عن ابن عمر مثله (ای مثل السابق) قلت بهذا السند رواه ابن ابی شيبة فی مصنفه فقال حدثنا وكيع عن اسماعيل بن ابی خالد الخ بنحوه قال الطحاوی حدثنا محمد بن عمر وبن يونس ثنی اسباط بن محمد عن الشيبانی عن عبدالملك بن نافع قال سألت ابن عمر فقلت ان اهلنا ينبيذون نبيذا فی سقأ لو انهكته لاخذ فیّ فقال ابن عمر انما البغی علی من اراده البغی شهدت رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم عند هذا الركن و اتاه رجل بقدح من نبيذ ثم ذكر مثل حديث ابی امية غير انه قال فاكسروها بالماء۔

عبدالملک بن نافع نے کہا کہ میں نے ابن عمر سے پوچھا کہ ہمارے گھر والے مشک میں نبیذ بناتے ہیں اگر میں اس کو ڈٹ کر پی لیتا تو ضرور مجھے نشہ ہو جاتا تو ابن عمر نے فرمایا کہ باغی تو وہ ہے جو گناہ کا ارادہ کرے، میں اس رکن کے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوا، ایک شخص ایک نبیذ کا پیالہ لایا جب حضور نے اسے منہ کے قریب کیا تو آمیزش پاکر رد فرمادیا اور فرمایا کہ جب یہ جوش ماریں تو اسمیں پانی ملا کر نرم کرلو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۱" الفقه التسجيلی۔ (شرح معانی الآثار ۲/ ۳۲۷، باب مایحرم من النبیذ)

حضور علیہ السلام نے ایک مرتبہ نبیذ میں آپ زمزم ملا کر نوش فرمایا

۴۲۔ اخبرنا فهد بن محمد بن سعيد ثنا يحيىٰ بن اليمان عن سفين عن منصور

عن خالد بن سعد عن ابی مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال عطش النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حول الکعبة فاستسقی فاتی نبیذ من نبیذ السقایة فشمه فقطب فصب علیه من مأ زمزم ثم شرب فقال رجل احرام هو فقال لا۔ قلت و رواه النسائی بهذا السند نحوه فقال اخبرنا الحسن بن اسماعیل بن سلیمن اخبرنا یحییٰ بن یمان الخ و رواه الدار قطنی حدثنا احمد بن عبدالله الوکیل ثنا علی بن حرب نایحییٰ بن الیمان الخ۔

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گرد کعبہ میں پیاس لگی پانی طلب فرمایا تو حوض کی نبیذ حاضر کی گئی، حضور نے اسے سونگھا تو آمیزش معلوم ہوئی پھر اس میں زمزم ملا کر نوش فرمایا ایک شخص نے عرض کیا کیا وہ حرام ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں۔ (مولف)(شرح معانی الآثار ۲/ ۳۲۷، باب مایحرم من النبیذ)

تیز نبیذ پینے سے حضور علیہ السلام کا چہرہ انور متغیر ہو گیا

۴۳۔ رواه عبدالرزاق عن مجاهد مرسلا قال عمد النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الی السقایة سقایة زمزم فشرب من النبیذ فشد وجهه ثم امر به فسکر بالمأ ثم شربه فشد وجهه ثم امر به الثالثة فسکر بالمأ ثم شرب۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاہ زمزم سے پینے کا قصد فرمایا لیکن نبیذ نوش فرما لیا تو چہرہ انور متغیر ہو گیا (کہ نبیذ شدید تیز تھی) اس میں پانی ملانے کا حکم فرمایا اس کے بعد نوش فرمایا پھر چہرہ متغیر ہو گیا پھر۔ تیسری بار پانی ملانے کا حکم دیا اور نوش فرمایا۔ (مولف) (کنز العمال ۵/ ۳۰۷)

نبیذ اس قدر پینا جائز ہے جس سے نشہ نہ آئے

۴۴۔ قال الطحاوی حدثنا علی بن معبد ثنا یونس ثنا شریك عن ابی اسحاق عن ابی بردة عن ابی موسیٰ عن ابیه رضی الله تعالیٰ عنه قال بعثنی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انا و معاذا الی الیمن فقلنا یا رسول الله ان بها شرا بین یصنعان من البر و الشعیر احدهما یقال له المزر و الاخر یقال له البتع فما نشرب فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اشربا و لاتسکرا۔

ابو موسیٰ کے والد نے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اور معاذ کو یمن بھیجا ہم نے عرض کی یا رسول اللہ وہاں پر دو مشروب ہیں ایک گیہوں کی اور دوسری جو کی، ایک کو مزر

marfat.com

کہا جاتا ہے (مزر جو یا گیہوں کی شراب کو کہتے ہیں) اور دوسری کو بتع (بتع مطلق شراب یا عصارہ، کھجور کی تیز نبیذ کو کہتے ہیں) تو ہم نہ پئیں، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پیو لیکن مسکر نہ بنو یعنی اس قدر نہ پیو کہ نشہ آجائے اور مدہوش ہو جاؤ۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۲ "الفقه التسجيلي۔ (شرح معانی الآثار ۲/ ۳۲۷، باب مایحرم من النبیذ)

نشہ والی چیز حرام ہے

۴۵۔ ذکر ابو موسیٰ عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کل مسکر حرام۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر وہ چیز جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔ (مولف) (شرح معانی الآثار ۲/ ۳۲۶، باب مایحرم من النبیذ)

حرمت خمر سے پہلے لوگ باضابطہ شراب پیتے تھے

۴۶۔ حدثنا ابن مرزوق (بسنده) عن شماس قال قال عبدالله (یعنی بن مسعود) رضی الله تعالیٰ عنه ان القوم یجلسون علی الشراب وهو یحل لهم فما یزالون حتی یحرم علیهم۔

شماس سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لوگ شراب پر بیٹھتے تھے جب شراب ان کے لئے حلال تھی یعنی حکم حرمت نازل نہیں ہوا تھا ایک مدت تک لوگ ایسا کرتے رہے یہاں تک کہ اب شراب ان پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو گئی ہے۔ (مولف) (شرح معانی الآثار ۲/ ۳۲۸، باب مایحرم من النبیذ)

نبیذ گوشت کے ضرر کو دفع کرتی ہے

۴۷۔ حدثنا محمد بن خزیمة (بسنده) عن علقمة بن قیس انه اکل مع عبدالله بن مسعود خبزا ولحما قال فاتینا بنبیذ شدید نبذته سیرین فی جرة خضراء فشربوا منه

علقمہ بن قیس نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ روٹی اور گوشت کھایا، علقمہ نے کہا کہ پھر سخت تیز نبیذ لائی گئی جس کو سیرین نے سبز گھڑے میں بنائی تھی پھر اس میں سے سب نے نوش کیا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۳ "الفقه التسجيلي۔ (شرح معانی الآثار ۲/ ۳۲۸، باب مایحرم من النبیذ)

دور جاہلیت میں جن برتنوں میں شراب پیتے تھے شروع اسلام میں ان برتنوں کا استعمال ممنوع تھا

۴۸۔ حدثنا ابوبکر ثنا ابواحمد الزبیری ثنا سفین عن علی بن بذیمة عن قیس

بن حبر (حبتر) قالت سألت ابن عباس عن الجر الا خضر و الجر الاحمر فقال ان اول من سأل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن ذلك وفد عبدالقیس فقال لاتشربوا فی الدباء و فی المزفت و فی النقیر و اشربوا فی الاسقیة فقالوا یا رسول الله فان اشتد فی الاسقیة قال صبوا علیه من المأ وقال لهم فی الثالثة او الرابعة فاهریقوه۔

قیس بن حبر نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سبز اور سرخ گھڑے کے بارے میں پوچھا فرمایا سب سے پہلے جس نے اس کے بارے میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا ہے وہ وفد عبدالقیس ہے تو حضور نے فرمایا دباء (یعنی کھکل کیا ہوا کدو جو جگ کی طرح استعمال کیا جاتا تھا) اور مزفت (شراب پینے کا پیالہ) اور نقیر (درخت کی جڑ جسے کھکل کر کے عرب والے شراب رکھتے تھے) میں نہ پیو بلکہ دیگر جاموں میں پیا کرو، انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ اگر ان جاموں میں بھی تیز ہو جائے تو فرمایا کہ اس میں پانی ملادو اور تیسری یا چوتھی بار باصرار پوچھنے پر فرمایا کہ اسے بہادینا۔ (مولف) (شرح معانی الاثار ۲/ ۳۲۸، باب مایحرم من النبیذ)

شراب، جوا، ڈھول اور ہر نشہ والی چیز کی حرمت پر ایک حدیث

۴۹۔ حدثنا محمد بن خزیمة ثنا عبدالله بن رجاء ثنا اسرائیل عن علی بن بذیمة عن قیس بن حبر عن ابن عباس مثل ذلك ، قلت و رواه ابوداؤد فی سننه حدثنا محمد بن بشار ثنا ابواحمد الی آخره سند اومتنا نحوه و زاد ثم قال ان الله حرم علیٰ او حرم الخمر و المیسر و الکوبة قال وکل مسکر حرام قال سفین فسألت علی بن بذیمة عن الکوبة قال الطبل۔

بیشک اللہ تعالیٰ نے شراب، جوا، ڈھول اور ہر مسکر کو حرام فرمایا ہے۔ سفین نے علی بن بذیمہ سے کوبہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ وہ طبل ہے۔ (مولف) (شرح معانی الاثار ۲/ ۳۲۵، باب مایحرم من النبیذ)

نبیذ یا دیگر مشروب گاڑھا ہو جائے تو پانی ملایا جائے۔

۵۰۔ رواه عبدالرزاق عن ابی سعید قال کنا جلوسا عندالنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال جاء کم وفد عبدالقیس الحدیث بطوله وفیه فان رابکم فاکسروه بالمأ. آه۔

marfat.com

ابو سعید نے کہا کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر حدیث میں وفد عبدالقیس کے آنے اور برتنوں کے بارے میں سوال کرنے کا ذکر ہے اور اس میں یہ ہے کہ اگر تمہارے مشروبات گاڑھے ہو جائیں تو انہیں پانی ملا کر نرم کر لیا کرو۔ (مولف)" فتاوی رضویہ ج ۱۰، ص ۶۳" الفقه التجیلی

تیز نبیذ پانی ملانے سے اگر درست ہو جائے تو ٹھیک ہے ورنہ بہادیا جائے

۵۱۔ حدثنا محمد بن خزیمة ثنا عثمن بن الهشیم بن الجهم الموذن ثنا عوف بن ابی جمیلة ثنی ابوالقموص زید بن علی عن احدوفد القیس او یکون قیس بن النعمان فانی قد نسیت اسمه انهم سألوه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الاشربة فقال لاتشربوا فی الدباء و لا فی النقیر و اشربوا فی السقأ الحلال الموکاء علیها فان اشتد منه فاکسروا بالماء فان اعیاکم فاهریقوه۔

زید بن علی نے وفد عبدالقیس کے کسی آدمی سے روایت کی (اور انہوں نے کہا کہ) ہو سکتا ہے وہ قیس بن نعمان ہو میں اس کا نام بھول گیا کہ وفد عبدالقیس نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشروبات کے بارے میں پوچھا، حضور نے فرمایا کہ دباء اور نقیر میں نہ پیو، بلکہ ان حلال برتنوں میں پیو جن پر اعتماد ہو (کہ وہ پاک ہے یا نہیں) اور اگر مشروب تیز ہو جائے تو پانی ملا کر نرم کر لو اور اگر عاجز کر دے یعنی بار بار پانی ملانے کے بعد بھی وہ درست نہ ہو تو اسے بہادو (مولف)

(شرح معانی الاثار ۲/ ۳۲۸، باب مایحرم من النبیذ)

کہیں کھانا کھائے تو نبیذ کا سوال نہ کرے

۵۲۔ حدثنا ربیع المؤذن ثنا اسد بن موسیٰ ثنا مسلم بن خالد ثنی زید بن اسلم عن سمی عن ابی صالح عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا دخل احدکم علی اخیه المسلم فاطعمه طعاما فلیاکل من طعامه و لایسأل شرب النبیذ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی اپنے مسلم بھائی کے پاس آئے اور وہ اسے کھانا کھلائے تو کھانا تناول کر لے اور نبیذ پینے کو نہ مانگے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۴" الفقه التسجینی (شرح معانی الاثار ۲/ ۳۲۹، باب مایحرم من النبیذ)

marfat.com

نبیذ کی شدت و تیزی نشہ میں تبدیل ہونے سے پہلے پانی ملایا جائے ورنہ فائدہ نہ ہوگا۔

۵۳۔ سنن نسائی شریف میں ہے اخبرنا سوید قال اخبرنا عبدالله عن السری بن یحییٰ حدثنی ابوحفص امام لنا و کان من اسنان الحسن عن ابی رافع ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال اذا خشیتم من نبیذ شدته فاکسروه بالماٴ قال عبدالله من قبل ان یشتد۔

ابو رافع سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب نبیذ کی شدت و تیزی کا خوف ہو تو اس میں پانی ملا کر نرم کر لو۔ عبداللہ نے کہا کہ یہ اس وقت ہے جب کہ نبیذ تیز نہ ہو۔ ورنہ پانی ملانا فائدہ نہ دے گا۔ (مولف) (نسائی ۲/ ۳۳۳، مما اعتلوا به حدیث عبدالملك الخ)

۵۴۔ اخبرنا زکریا بن یحییٰ (بسنده) عن سعید بن المسیب یقول تلقت ثقیف عمر بشراب فدعا به فلما قربه الی فیه کرهه فدعا به فکسره بالماٴ فقال هکذا فافعلوا. قلت و رواه عبدالرزاق و البیهقی۔

سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پینے کے واسطے ترش سرکہ آیا جب انہوں نے اسے منہ کے قریب کیا تو مکروہ جانا پھر پانی منگایا اور اسے نرم کر دیا اور فرمایا کہ (جب سرکہ یا نبیذ ترش و تیز ہو جائے تو) اسی طرح کیا کرو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۴" الفقه التسجیلی۔ (نسائی ۲/ ۳۳۳، مما اعتلوا به حدیث عبدالملك الخ)

نبیذ کے بارے میں عمر فاروق کا پیغام بعض عمال کے نام

۵۵۔ اسی میں ہے عن سوید بن غفلة قال کتب عمر بن الخطاب الی بعض عماله ان ارزق المسلمین من الطلاء ذهب ثلثاه و بقی ثلثه۔

عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعض عامل کو لکھا کہ مسلمانوں کا انگوری شربت اس وقت جائز ہے جب کہ پکانے سے اس کے دو ثلث ختم ہو جائیں اور ایک ثلث باقی رہے۔ (مولف) (نسائی ۲/ ۳۳۴، ذکر ما یجوز شربه من الطلاء و مالایجوز)

۵۶۔ رواه عبدالرزاق و ابونعیم فی الطب عن ابی مجانة عن عامر بن عبدالله انه قال قرأت کتاب عمر بن الخطاب الی ابی موسیٰ اما بعد فانها قدمت علی عیر من الشام تحمل شرابا غلیظا اسود کطلاء الابل و انی سألتهم علی کم یطبخونه

marfat.com

فاخبرونی انهم یطبخونه علی الثلثین ذهب ثلثاه الاخبثان ثلث یبغیه و ثلث بریحه فمر من قبلك یشربونه۔ قلت و من هذا الطریق رواه سعید بن منصور فی سننه و فیه کتب عمر الی عمار رضی الله تعالیٰ عنهما۔

عامر بن عبداللہ نے کہا کہ میں نے عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکتوب پڑھا جو ابو موسیٰ کے نام تھا اس میں لکھا تھا کہ میرے پاس شام کا ایک قافلہ آیا جو غلیظ سیاہ اونٹ کے طلاء کی طرح مشروب لایا، میں نے ان لوگوں سے پوچھا کہ کتنی مقدار میں اسے پکاتے ہو، انہوں نے مجھے بتلایا کہ وہ لوگ دو ثلث پکاتے ہیں کہ اس کے دو ثلث جو خبیث ہیں چلے جائیں۔ ثلث تو اس کی تیزی و گناہ کا اور ثلث اس کی بو کا۔ (اگر ایسا ہی ہے تو) آپ لوگوں کو حکم دیں کہ وہ اسے نوش کریں۔

(مولف)(نسائی ۲/ ۳۳۴، ذکر ما یجوز شربه الخ)

۵۷۔ روی النسائی عن عبدالله بن یزید الخطمی قال کتب الینا عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه اما بعد فاطبخوا شرابکم حتی یذهب منه نصیب الشیطان فانه له اثنین و لکم واحد۔ قلت صححه الحافظ فی الفتح و رواه سعید بن منصور و البیهقی۔

عبداللہ بن یزید خطمی نے کہا کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں لکھا کہ تم اپنی مشروب کو اس قدر پکاؤ کہ اس سے حصہ شیطان چلا جائے کہ اس کے دو حصے ہیں اور تمہارا ایک حصہ ہے۔ (مولف)(نسائی ۲/ ۳۳۴، ذکر ما یجوز شربه الخ)

جس شیرۂ انگور کو اتنا پکایا جائے کہ ایک ثلث باقی رہے وہ جائز ہے۔

۵۸۔ روی النسائی عن الشعبی قال کان علی رضی الله تعالیٰ عنه یرزق الناس الطلاء یقع فیه الذباب و لایستطیع ان یخرج منه۔

شعبی نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کو ایسا انگوری مشروب دیتے تھے جس میں مکھی گرتی تو اس میں سے نکل نہیں سکتی تھی۔ یعنی وہ خوب گاڑھا ہو جاتا تھا۔ (نسائی ۲/ ۳۳۴، ذکر ما یجوز شربه الخ)

۵۹۔ عن داؤد سألت سعیدا ماالشراب الذی احله عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال الذی یطبخ حتی یذهب ثلثه و یبقی ثلثه قلت و رواه ابن ابی شیبة قال حدثنا عبدالرحیم بن سلیمن عن داؤد بن ابی هند قال سألت سعید بن المسیب فذکره۔

داؤد نے کہا کہ میں نے سعید سے سوال کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کونسا مشروب حلال فرمایا ہے سعید نے کہا کہ وہ مشروب جس کو اس قدر پکائیں کہ دو ثلث ختم ہو جائے اور ایک ثلث باقی رہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱۰، ص ۶۵" الفقه التسجيلی۔ (نسائی ۲/ ۳۳۴، ذکر مایجوز شربه الخ)

۶۰۔ روی النسانی عن سعید بن المسیب ان ابا الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه کان یشرب ماذهب ثلثاه و بقی ثلثه

سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ شراب نوش کرتے تھے جس کا دو تہائی حصہ چلا جاتا اور ایک ثلث باقی رہتی تھی۔ (مولف) (نسائی ۲/ ۳۳۴، ذکر مایجوز شربه من الطلاء ومالا یجوز)

۶۱۔ عن قیس بن ابی حازم عن ابی موسیٰ الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه انه کان یشرب من الطلاء ذهب ثلثاه و بقی ثلثه۔

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ شیرۂ انگور کا وہ مشروب نوش کرتے تھے جس کا دو تہائی حصہ پکانے سے ختم ہو جاتا اور ایک ثلث باقی رہ جاتا۔ (مولف) (نسائی ۲/ ۳۳۴، ذکر مایجوز شربه الخ)

۶۲۔ عن یعلی بن عطاء قال سمعت سعید بن المسیب و سأله اعرابی عن شراب یطبخ علی النصف فقال لاحتی یذهب ثلثاه و یبقی الثلث۔

سعید بن مسیب سے ایک اعرابی نے اس شراب کے بارے میں پوچھا جس کا نصف پکانے سے چلا جائے تو فرمایا کہ وہ حلال نہیں یہاں تک کہ اس کے دو ثلث چلے جائیں اور ایک ثلث باقی رہے۔ (مولف) (نسائی ۲/ ۳۳۴، ذکر مایجوز شربه الخ)

۶۳۔ عن یحییٰ بن سعید عن سعید بن المسیب قال اذا طبخ الطلاء علی الثلث فلا بأس به۔

سعید بن مسیب نے کہا کہ جب شیرۂ انگور کو پکا کر ایک ثلث رکھا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (مولف) (نسائی ۲/ ۳۳۴، ذکر مایجوز شربه الخ)

۶۴۔ عن بشیر بن المهاجر قال سألت الحسن عما یطبخ من العصیر قال تطبخه حتی یذهب الثلثان و یبقی الثلث۔

marfat.com

بشیر بن مہاجر نے کہا کہ میں نے حسن سے پوچھا کہ عصارۂ انگور کو کتنا پکایا جائے فرمایا اسے اس قدر پکاؤ کہ اس کے دو ثلث چلے جائیں اور ایک ثلث باقی رہے۔ (مولف) (نسائی ۲/ ۳۳۴، ذکر مایجوز شربه الخ)

شاخ انگور کے بارے میں حضرت نوح علیہ السلام سے شیطان لعین کی منازعت

۶۵۔ عن انس بن سیرین قال سمعت انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه یقول ان نوحا علیه الصلاة و السلام نازعه الشیطان فی عودالکرم فقال هذا لی وقال هذا لی فاصطلح علی ان لنوح ثلثها و للشیطان ثلثیها۔

انس بن سیرین نے کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ حضرت نوح علیہ الصلاۃ والسلام سے شیطان نے شاخ انگور (یعنی درخت انگور اور انگور) کے بارے میں منازعت کی کہ حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا یہ میرے لئے ہے اور شیطان نے کہا یہ میرا ہے تو مصالحت اس بات پر ہوئی کہ نوح علیہ السلام کے لئے اس کا ایک ثلث اور شیطان لعین کے لئے دو ثلث۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱۰، ص ۶۵" الفقه التسجیلی۔ (نسائی ۲/ ۳۳۴، ذکر مایجوز شربه الخ)

عصارۂ انگور پکانے کے بعد اگر ایک ثلث رہے تو جائز ہے

۶۶۔ عن عبدالملك بن طفیل الجزری قال کتب الینا عمر بن عبدالعزیز ان لاتشربوا من ألطلاء حتی یذهب ثلثاه و یبقی ثلثه و کل مسکر حرام۔

عبدالملک بن طفیل جزری نے کہا کہ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ہمیں لکھا کہ شیرۂ انگور نہ پیو جب تک اس کے دو ثلث نہ چلے جائیں اور ایک ثلث باقی رہے اور ہر مسکر و مفتر حرام ہے۔ (مولف) (نسائی ۲/ ۳۳۴، ذکر مایجوز شربه الخ)

خمر مطلقاً حرام ہے

۶۷۔ مسند سیدنا الامام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے۔ ابوحنیفة عن ابی عون عن عبدالله بن شداد عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال حرمت الخمر بعینها قلیلها و کثیرها و السکر من کل شراب. و فی بعض روایات المسند ابوحنیفة عن ابی عون عن عبدالله بن شداد عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رواه الحارثی من طریق محمد بن بشر عن الامام و فی اخری ابوحنیفة عن عون بن ابی جحیفة عن ابی

عباس عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال فذکرہ رواہ طلحة من طریق یحییٰ الیمانی و حماد ابن الامام عن الامام۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ خمر حرام کی گئی ہے تھوڑی ہو یا بہت اور ہر شراب کا نشہ۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۶، الفقہ التسجیلی" (مسند امام اعظم مترجم، ص ۳۳۱) (مسند امام اعظم، ص ۲۰۲، کتاب الاطعمة. اصح المطابع لکھنؤ)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نبیذ نوش فرمائی ہے

۶۸۔ ابو حنیفة عن حماد عن ابراھیم عن علقمة قال رأیت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه وھو یاکل طعاما ثم دعا بنبیذ فشرب فقلت لعمرك تشرب النبیذ و الامة تقتدی بك فقال ابن مسعود رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یشرب النبیذ ولو لا انی رأیته یشرب ماشربته۔

حضرت علقمہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مسعود کو دیکھا کہ آپ نے کھانا کھایا پھر نبیذ منگا کر پی، میں نے کہا اللہ آپ پر رحم فرمائے آپ نبیذ پیتے ہیں اور امت آپ کی اقتدا کرتی ہے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبیذ پیتے ہوئے دیکھا اگر میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیتے ہوئے نہ دیکھتا تو نہ پیتا۔ (مولف) (مسند امام اعظم مترجم، ص ۳۲۹) (مسند امام اعظم، ص ۲۰۱، کتاب الاطعمة اصح المطابع لکھنو)

نبیذ خریدنے کے بارے میں ایک روایت

۶۹۔ ابو حنیفة عن حماد عن انس بن مالك انه کان ینزل علی ابی بکر بن ابی موسیٰ الاشعری بواسط فبعث برسول الی السوق یشتری له النبیذ من الخوابی۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ واسط میں ابو بکر بن ابی موسیٰ اشعری کے پاس اترے تو ایک قاصد کو بازار بھیجا کہ وہ ان کے لئے مٹکے کی نبیذ خرید لائے۔ (مولف)

نبیذ کی حلت پر ایک حدیث

۷۰۔ ابو حنیفة عن حماد قال کنت اتقی النبیذ فدخلت علی ابراھیم فطعمت معه فناولنی قدحا فیه نبیذ فلما رأی اتقائی منه حدثنی عن عامر بن عبداللہ بن مسعود انه کان ربما طعم عنده ثم دعا تنبذ له بنبیذه له سیرین ام ولده فشرب وسقانی۔

حماد نے کہا کہ میں نبیذ سے پرہیز کرتا تھا جب ابراہیم کے پاس آیا اور ان کے ساتھ کھانا کھایا

marfat.com

تو انہوں نے نبیذ کا ایک پیالہ عطا کیا پھر جب انہوں نے نبیذ سے میرا اجتناب دیکھا تو مجھ سے حدیث بیان کی کہ عامر بن عبداللہ بن مسعود کبھی کبھی ان کے پاس کھانا تناول کرتے تھے پھر نبیذ منگاتے جسے ان کی ام ولد سیرین ان کے لئے بناتی تھی اسے خود پیتے اور مجھے بھی پلاتے تھے۔

(مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۶" الفقه التسجیلی

ملک شام کے مشروبات سے متعلق عمار بن یاسر کے نام حضرت عمر فاروق کا فرمان نامہ۔

۷۱۔ ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم انه قال کتب عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه الی عمار بن یاسر رضی الله تعالیٰ عنهما وهو عامل له علی الکوفة اما بعد فانه انتهی الی شراب من الشام من عصیر العنب و قد طبخ وهو عصیر قبل ان یغلی حتی ذهب ثلثاه و بقی ثلثه فذهب شیطانه و بقی حلوه و حلاله فهو شبیه بطلاء الابل فمر به من قبلك فیتوسعوا به شرابهم۔

ابراہیم سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عامل کوفہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لکھا کہ ملک شام سے عصارہ انگور کی پکائی ہوئی شراب میرے پاس آئی ہے۔ اور جوش دینے سے قبل تو وہ شیرہ ہی ہے اسے پکایا جائے تاکہ اس کے دو ثلث چلے جائیں اور ایک ثلث باقی رہے کہ اس کا شیطان یعنی اس کی خباثت چلی جائے اور اس کی شیرینی اور حلت باقی رہے تو وہ طلاء ابل کے مشابہ ہو جائے گی پھر انہیں اجازت دو کہ وہ لوگ اپنی مشروبات میں وسعت سمجھ لیں۔ (مولف) (کنز العمال ۵/ ۲۹۳)

۷۲۔ روی عبدالرزاق حدثنا معمر عن عاصم عن الشعبی قال کتب عمر بن الخطاب الی عمار بن یاسر اما بعد فانه جأتنا اشربة من قبل الشام کأنها طلاء الابل قد طبخ حتی ذهب ثلثاه الذی فیه خبث الشیطان و جنوده وبقی ثلثه فاصطنعه و أمر من قبلك ان یصطنعوه۔

شعبی سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لکھا کہ ہمارے پاس ملک شام سے کچھ مشروبات آئی ہیں گویا کہ وہ طلاء ابل ہیں تو اسے پکایا جائے تاکہ اس کے دو حصے چلے جائیں جو شیطان اور اس کے چیلے کی خباثت ہیں اور ایک ثلث باقی رہے، تم بھی اسی طرح بناؤ اور لوگوں کو حکم دو کہ وہ بھی بنائیں۔ (مولف) (کنز العمال ۵/ ۲۹۶)

حبان اسدی کے نام عمر فاروق کا ایک اور پیغام

۷۳۔ رواه الخطیب فی تلخیص المتشابه عن الشعبی عن حبان الاسدی ق

اتانا کتاب عمر فذکرہ بلفظ ذھب شرہ و بقی خیرہ فاشربوہ۔

حبان اسدی نے کہا کہ ہمارے پاس امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکتوب گرامی آیا جس میں یہ مذکور تھا کہ جب شراب کی برائی چلی جائے اور اس کی اچھائی باقی رہے تو اسے پیو۔ (مولف)

جس نبیذ سے نشہ آجائے وہ حرام ہے

۷۴۔ ابو حنیفة عن حماد عن ابراھیم انه قال (سأل) فی الرجل یشرب النبیذ حتی یسکر قال القدح الاخیر الذی سکر منه ھو الحرام۔

حماد سے مروی ہے کہ ابراہیم سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو نبیذ پی کر مدہوش ہو جائے تو فرمایا کہ وہ آخری پیالہ حرام ہے جسے پی کر یہ مدہوش ہوا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۷"۔ الفقه التسجیلی

گاڑھے مشروب کے بارے میں پانچ حدیثیں

۷۵۔ عقود الجواھر میں ہے فی مصنف ابن ابی شیبة حدثنا علی بن مسھر عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن انس رضی الله تعالیٰ عنه ان ابا عبیدة و معاذ بن جبل و ابا طلحة رضی الله تعالیٰ عنه کانوا یشربون من الطلاء ماذھب ثلثاه و بقی ثلثه۔ قلت و رواه ایضا ابومسلم الکجی و سعید بن منصور فی سننه کما فی العمدة۔

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ابو عبیدہ و معاذ بن جبل اور ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وہ خوب گاڑھا مشروب نوش فرماتے تھے جس کے دو ثلث چلے جاتے اور ایک ثلث باقی رہتا۔ (مولف)

۷۶۔ قال ابوبکر حدثنا وکیع عن الاعمش عن میمون ھو ابن مھران عن ام الدرداء قالت کنت اطبخ لابی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه الطلا ماذھب ثلثاه و بقی ثلثه۔

ام درداء نے کہا کہ میں ابو درداء کے لئے وہ طلاء پکاتی تھی جس کے دو حصے چلے جاتے اور ایک حصہ باقی رہتا۔ (مولف)

۷۷۔ حدثنا ابن فضیل عن عطاء بن السائب عن ابی عبدالرحمن قال کان علی رضی الله تعالیٰ عنه یرزقنا الطلاء فقلت له ماھیأته قال الا سود و یأخذ احدنا باصبعه۔

marfat.com

عطاؑ بن سائب ابو عبدالرحمٰن سے راوی کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں طلاء دیتے تھے میں نے ان سے کہا کہ اس کی شکل کیا ہوتی ابو عبدالرحمٰن نے فرمایا کہ کالا اور ہم میں سے ہر ایک اسکو انگلی سے لیتا تھا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۷"۔ الفقه التسجيلی

۷۸۔ حدثنا وكيع عن سعيد بن اوس عن انس بن سيرين قال كان انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه سقيم البطن فامرنی ان اطبخ له طلاء حتی ذهب ثلثاه و بقی ثلثه فكان يشرب منه الشربة على اثر الطعام۔

انس بن سیرین نے کہا کہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیٹ کے مریض تھے تو مجھے حکم دیا کہ میں عصارۂ انگور کو اس طرح پکاؤں کہ اس کے دو ثلث چلے جائیں اور ایک ثلث باقی رہے پھر انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھانا تناول کرنے کے بعد اس میں سے ایک ایک گھونٹ لیتے تھے۔ (مولف)

۷۹۔ حدثنا ابن نمير ثنا اسماعيل عن مغيرة عن شريح ان خالد بن الوليد رضی الله تعالیٰ عنه كان يشرب الطلاء بالشام۔

شریح سے مروی ہے کہ خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملک شام میں طلاء یعنی گاڑھا مشروب پیتے تھے۔ (مولف)

نبیذ سے جب شدت و تیزی کی بو آئے تو اس میں پانی ملا کر نرم اور درست کر لیا جائے۔

۸۰۔ سنن دار قطنی میں ہے حدثنا محمد بن احمد بن هارون نا احمد بن عمر بن بشر نا جدی ابراهيم بن قرة نا القاسم بن بهرام ثنا عمر وبن دينار عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال مر رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم على قوم بالمدينة قالوا يا رسول الله ان عندنا شرابا لنا افلا نسقيك منه قال بلى فاتى بقعب اوقدح غليظ فيه نبيذ فلما اخذه النبی صلى الله تعالیٰ عليه وسلم و قربه الى فيه فقطب قال فدعا الذی جأبه فقال خذه فاهرقه فلما ان ذهب به قالوا يا رسول الله هذا شرابنا ان كان حراما لم نشربه فدعا به فاخذه ثم دعا بماء فصب عليه ثم شرب و سقى و قال اذ كان هكذا فاصنعوا به هكذا۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ کی ایک قوم کے پاس تشریف لے گئے قوم نے عرض کی یا رسول اللہ ہمارے پاس شراب ہے کیا ہم

آپ کو اس میں سے نہ پلائیں حضور نے فرمایا کیوں نہیں پھر ایک غلیظ پیالہ لایا گیا جس میں نبیذ تھی جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیالہ لے کر دہن اقدس کے قریب کیا تو اس میں آمیزش معلوم ہوئی راوی نے کہا کہ حضور نے اس کو بلایا جو پیالہ لایا تھا اور فرمایا کہ اسے لو اور بہادو وہ لے جانا ہی چاہتا تھا کہ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ یہ ہماری شراب ہے اگر حرام ہے تو ہم نہیں پئیں گے پھر حضور نے اس سے پیالہ لے لیا اور پانی منگا کر اس میں ملا دیا اور حضور نے خود پیا اور دوسروں کو بھی پلایا اور فرمایا کہ جب مشروب اس طرح ہو جائے تو ایسا کر لو۔ یعنی جب بودار یا تیز ہو جائے تو اس میں پانی ملا کر اسے درست کر لو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۸"۔ الفقہ التجیلی۔

نبیذ سے جسے نشہ آئے وہ لائق تعزیر اور مستحق حد ہے

۸۱۔ اسی میں ہے عن وکیع عن شریك عن فراس عن الشعبی ان رجلا شرب من ادواة علی بصفین فسکر فضربه الحد۔

شعبی سے روایت ہے کہ صفین میں ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برتن سے (نبیذ) پی لیا تو مدہوش ہو گیا، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے حد لگائی۔ (مولف)

۸۲۔ مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے حدثنا عبدالرحیم بن سلیمان عن مجالد عن الشعبی عن علی نحوه و قال فضربه ثمانین۔

شعبی نے حضرت علی سے مثل حدیث مذکور روایت کی اور کہا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے اسی کوڑے لگائے۔ (مولف)

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نصف مطبوخ شیرۂ انگور پینے والے کو مستحق حد سمجھتے تھے۔

۸۳۔ کامل ابن عدی میں ہے حدثنا ابو العلاء الکوفی بمصر ثنا محمد بن الصباح الدولابی نانصر المجدر قال کنت شاهدا حین دخل شریك و معه ابوامیة الذی رفع الی المهدی ان شریکا حدثه عن الاعمش عن سالم عن ثوبان رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال استقیموا لقریش ما استقاموا لکم فاذا زاغوا عن الحق فضعوا سیوفکم علی عواتقکم فقال المهدی انت حدثت بهذا قال لاقال

ابوامیة علی المشی الی بیت الله تعالیٰ و کل مالی صدقة ان لم اکن سمعته منه قال شریك علی مثل ذلك الذی علیه ان کنت حدثته فکان المهدی رضی فقال ابوامیة یا امیرالمومنین عبدك ادهی العرب انما عنی الذی علی من الثیاب قال صدق احلف کما حلف فقال قد حدثته فقال ویل شارب الخمر یعنی الاعمش و کان یشرب المصنف لو علمت موضع قبره لاحرقته وقال شریك لم یکن یهودیا و کان رجلا صالحا الخ۔

حدیث بیان کی شریک نے اعمش سے یہ سالم سے یہ ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریش کے لئے سیدھے رہو جب تک وہ تمہارے لئے سیدھے رہیں جب وہ حق سے بہک جائیں تو تم گردنوں پر تلوار رکھ لو، مہدی نے کہا کہ کیا تم نے یہ حدیث بیان کی۔ شریک نے کہا کہ نہیں، ابوامیہ نے بیت اللہ کی طرف چند قدم چل کر کہا کہ میرا سارا مال و متاع صدقہ ہے اگر میں نے ان سے یہ نہیں سنا ہے، شریک نے کہا کہ مجھ پر بھی ویسا ہی ہے جیسا کہ اس پر ہے اگر میں نے اسے بیان کیا ہے تو مہدی راضی سا ہو گیا ابوامیہ نے کہا اے امیرالمومنین آپ کا غلام عرب کا ہوشیار و عقل مند آدمی ہے اس نے تو میرے کپڑے مراد لئے ہیں امیرالمومنین نے فرمایا کہ سچ کہا اس نے ویسی قسم کھائی جیسی اس نے کھائی تو اس نے کہا کہ میں نے اسے بیان کیا ہے پھر کہا کہ خرابی ہو شرابی کی یعنی اعمش کی کہ وہ نصف مطبوخ شراب پیتا ہے اگر میں اس کی قبر کو جان لیتا کہ کہاں ہے تو اسے جلا دیتا اور شریک نے کہا کہ وہ کوئی یہودی نہیں تھا بلکہ ایک نیک آدمی تھا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۸"۔ الفقه التسجیلی۔

طلاء کا تہائی حصہ جائز ہے

۸۴۔ صحیح بخاری شریف میں ہے رای عمر و ابوعبیدة ومعاذبن جبل شرب الطلاء علی الثلث و شرب البراء و ابوجحیفة رضی الله تعالیٰ عنهما علی النصف۔

حضرت عمر فاروق وابو عبیدہ و معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم طلاء کا تہائی حصہ پینا جائز سمجھتے تھے اور حضرت براء وابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نصف مطبوخ پیا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ص ۱۰، ص ۶۹" الفقه التسجیلی۔ (بخاری ۲/ ۸۳۸، باب الباذق و من نهی عن کل مسکر الخ)

نشہ حرام ہے

۸۵۔ الطحاوی عن علقمة سألت ابن مسعود عن قول رسول الله صلی الله

تعالیٰ علیه وسلم فی السکر قال الشربة الاخیرة۔

علقمہ نے کہا کہ میں نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سکر کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ وہ آخری گھونٹ حرام ہے۔ جس سے نشہ آجائے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۷۶" الفقه التسجیلی۔ (شرح معانی الاثار ۲/ ۳۲۸، باب مایحرم من النبید)

خمر بجمیع اجزائه حرام ہے اور دیگر مشروب اس وقت حرام ہے جب کہ اس میں نشہ ہو۔

۸۶۔ روی العقیلی من طریق عبدالرحمن بن بشر الغطفانی عن ابی اسحاق عن الحارث عن علی کرم الله تعالیٰ وجهه قال سألت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الاشربة عام حجة الوداع فقال حرم الله الخمر بعینها و السکر من کل شراب۔

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع کے موقع پر مشروبات کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے عین شراب حرام فرمائی ہے اور ہر مشروب کے نشہ کو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۹"۔ الفقه التسجیلی۔

۸۷۔ واخرجه مطولا من طریق محمد بن الفرات الکوفی عن ابی اسحق البیعی وفیه انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اتی بقعب من نبیذ فذاقه فقطب و رده فقام الیه رجل من آل حاطب فقال یا رسول الله اشراب اهل مکة قال فصب علیه الماء ثم شرب فقال خرمت الخمر بعینها و السکر من کل شراب۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں نبیذ کا ایک پیالہ آیا جب اس کو چکھا تو آمیزش پاکر اسے رد فرمادیا آل حاطب کے ایک آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کیا یارسول اللہ کیا یہ اہل مکہ کی شراب ہے؟ راوی نے کہا کہ پھر اس میں پانی ملا کر حضور نے نوش فرمایا اور فرمایا کہ عین خمر خود حرام ہوئی ہے اور ہر مشروب کا نشہ حرام ہوا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۹"۔

الفقه التسجیلی

وقد اخرج الکلام من دون القصة اعنی حرمت الخمر بعینها الخ ابو القاسم الطبرانی فی معجمه الکبیر عن سعید بن المسیب عن ابن عباس عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وتقدم بوجهین مرسل و متصل من مسند الامام عن ابن شداد و عن

marfat.com

ابن عباس عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فكانت اثنى عشر حديثا منها الصحيح و منها الحسن وجل بقيتها ليس فيها مايسقطها عن درجة الاعتبار وحيز الانجبار و الحسن و لو لغيره كاف للاحتجاج فكيف وقد وجد لذاته و نشير الى بعض تفاصيل ماهنا حديث. ابن عمر اعله النسائى بعبد الملك بن نافع قال ليس بالمشهور و لايحتج بحديثه اقول- فلم يقل لايكتب وقال فى التقريب مجهول و كذا قاله ابوحاتم و البيهقى قال الامام البدر بعد نقل كلامها قلت ذكره ابن حبان فى الثقات من التابعين اه اقول- قد روى هذا الحديث عنه العوام عند النسائى و الليث عند الطحاوى و ابواسحاق الشيبانى عندهما و قرة العجلى عند الطحاوى و ابن ابى شيبة فارتفعت جهالة العين و لم يذكر بجرح قط البتة فغايته ان كان مستور الاسيما وهو من القرون المشهود لها بالخير التابعين و المستور مقبول عندنا و الجمهور كما بيناه فى الهاد الكاف فى حكم الضعاف فالحديث لاينزل ان شاء الله عن درجة الحسن. حديث ابى مسعود اعله يحيىٰ بن يمان.قال لا يحتج بحديثه لسوء حفظه وكثرة خطائه-اقول يحيىٰ من رجال مسلم و الاربعة قال الحافظ صدوق مابديخطئ كثير و قد تغيراه وقد تابعه اليسع بن اسمٰعيل عن زيد بن الحباب عن سفين قال ابن الجوزى و اليسع ضعيف-قلت قال فى الميزان ضعفه الدار قطنى اه وهو كما ترى جرح مجرد حديث ابن عباس من طريق القاسم بن بهرام قال ابن الجوزى تفرد به قال ابن حبان لايجوز الاحتجاج به بحال اه. قلت فانما منع الاحتجاج وهذا اوها هن فيما اعلم. حديث الحارث عن على اعله فجر حه بعبد الرحمن بن بشر قال مجهول فى الرواية و النسب و حديثه غير محفوظ و انما يروى هذا عن ابن عباس من قوله اه و قال الذى لايعرف و الخبر منكر اه اما الطريق المطول فاوهن واوهى فيه ابن الفرات كذبه احمد و ابوبكر بن ابى شيبة وقال خ منكر الحديث ثم مداره على الحارث و فيه مايجهل حديث ابن عباس المذكور آخرا اقول . لعل المحفوظ موقوف هكذا رواه الحفاظ عن ابن عباس قوله كما ستسمع انشاء الله تعالىٰ نعم ان ثبت الرفع بطريق جيد فلك ان تقول زيادة ثقة فتقبل و يعضده مرسل عبدالله بن شداد المار. حديث زيد الشهيد لم اقف على اول سنده فالله تعالىٰ اعلم اما زيد عن آبائه الكرام

marfat.com

فمن اصح الاسانيد **حديث** ابى هريرة **اقول** فيه مسلم بن خالد شيخ الإمام الشافعى وثقة ابن حبان و ابن معين وقال مرة ضعيف وقال ابن عدى حسن الحِديث و قال خ منكر الحديث و جملة القول فيه كما فى التقريب فقيه صدوق كثير الاهام. **قلت** و العامة كالبخارىْ و ابنْ المدينى وابى حاتم و ابى داؤد و الناجى على تضعيفه و مع ذاك فليس ممن يسقط **حديث** ابى موسىٰ **اقول** فيه شريك ولا عليك من شريك الرجل من رجال مسلم و الاربعة و البخارى فى التعاليق وقد وثقه يحيىٰ بن معين قال النسائى ليس به بأس وقال الذهبى فى تذكرة الحفاظ كان شريك حسن الحديث اماما فقيها و محدثا مكثرا ليس فى الاتقان كعماد بن زيد الخ و فى تهذيب التهذيب قال العجلى كوفى ثقة وكان حسن الحديث قال عبدالرحمٰن و سألت ابى عن شريك و ابى الاحوص ايهما احب اليك قال شريك وقد كان له اغاليط وقال ابن عدى الغالب على حديثه الصحة و قال ابن سعد كان ثقة مامونا كثير الحديث و كان يغلط و قال ابوداؤد ثقة يخطى عن الاعمش و قال ابراهيم الحربى كان ثقة و قال معوية بن صالح سألت احمد بن حنبل عنه فقال كان عاقلا صدوقا محدثا شديداً على اهل الريب و البدع الخ لاسيما و روايته هٰهنا عن ابى اسحٰق وقد قال الامام احمد بن جنبل شريك ابى اسحٰق اثبت من زبيرو اسرائيل و زكريا قال وسمع منه قديما و قال يحيىٰ بن معين شريك ابىٓ اسحٰق احب الينا من اسرائيل و لا معجز فى السند سوى هٰذا غير ان الفضيل بن مرزوق يرويه عن ابى اسحٰق و فيه قال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اشربا ولاتشربا مسكرا تابعه عبدالله بن رجاء عن اسرائيل عن ابى اسحٰق او عن شريك عنه على اختلاف النسخ رواهما الطحاوى و اخرجه البخارى فى المغازى من طريق سعيد بن ابى بردة عن ابيه عن ابى موسىٰ وفيه قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كل مسكر حرام و احضره النسائى و اخرج كذالك من طريق طلحه الاياحى و اخرى من جهة الشيبانى كليهما عن ابى بردة و اخرج من طريق اسرائيل عن اسرائيل عن ابى اسحٰق عن ابى بردة وفيه قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اشرب ولاتشرب مسكرا و من طريق ابىٓ بكر بن ابى موسىٰ عن ابيه وفيه قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لاتشرب مسكرا فانى حرمت كل مسكر وقد علمت ان

marfat.com

لاتنافی بین هٰذه و بین روایة اشربا و لاتسکرا فان المسکر هو المسکر بالفعل کما ان القاتل هو القاتل بالفعل لا من یقدر علیه و یصح منه فاذن تتوافق الآثار و لاتتضاد کما سمعت من کلام الامام الطحاوی. **حدیث** القیسی **اقول** هٰذا حدیث حسن رجاله کلهم ثقات قال فی المیزان اما محمد بن خزیمة شیخ الطحاوی فمشهور ثقة اه و نص فی التقریب فی بقیة الرجال انهم ثقات غیران قال فی عثمن الموذن من رجال البخاری ثقة تغیر فصار تلثن اه وقد نص المحقق علی الاطلاق فی باب الشهید من الفتح ان الآخذ من المختلط اذا لم یعلم متی اخذ منه لم ینزل الحدیث عن الحسن. **حدیث** قیس بن حبتر عن ابن عباس **اقول** حدیث حسن صحیح لا مغمز فیه اصلاً رجاله کلهم ثقات اجلاء. **حدیث** ابن مسعود من اصح الاحادیث واجلها مروی بسلسلة الذهب کما تری ولله الحمد.

الثانی الآثار فی الباب عن امیر المومنین قد تواترت و لم تقدر الخصوم علی ردها فعدلوا الی التاویل و ادعاء الرجوع اما التاویل فاسند النسائی عن ابن المبارك ماتقدم من قوله من قبل ان یشتد و اسند عن عتبة بن فرقد قال کان النبیذ الذی یشر به عمر بن الخطاب قد خلل. **اقول** من نظر الآثار التی اتت عن امیر المومنین کالشمس تیقن ان لامساغ لهٰذین التاویلین فیها اصلا و ان لم تکن فیها جلائل تصریحات الاشتداد لکان حسبك مافی المؤطا من قول عبادة رضی الله تعالیٰ عنه احللتها والله فای مساغ کان لهٰذا لو کان لم یشتد او تخلل و اما ادعاء الرجوع فقال النسائی مما یدل علی صحة هٰذا حدیث السائب فذکر مااسند مالك عن ابن شهاب عن السائب بن یزید ان عمر بن الخطاب خرج علیهم فقال انی وجدت من فلان ریح شراب فزعم انه شراب الطلاء و انا سائل عما شرب فان کان مسکرا جلدته فجلده عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه الحد تامًا اه ورواه ایضا الشافعی و عبدالرزاق و ابن وهب و ابن جریر و الطحاوی و البیهقی و تبعه الزرقانی فی شرح المؤطا فقال تحت حدیث محمود بن لبید المار عن المؤطا کان عمر اجتهد فی ذالك تلك المرة ثم رجع عنه فحد فی شرب الطلاء کما مر اه **اقول** رحم الله اباعبدالرحمٰن کان مذهب امیرالمومنین تحلیل القلیل و الحد فی الکثیر اما سمعت

الى قوله فى جواب المعتذر انما شربته من قربتك انما جلد ناك لسكرك فان جلد فى السكر فاين الدليل على حرمة القليل وليت شعرى متى رجع وقد شربه فى طعنته التى انتقل فيها الى الفراديس العُلىٰ كما تقدم من حديث عمرو بن ميمون.

الثالث حديث ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما حرمت الخمر بعينها و السكر من كل شراب اخرجه النسائى فقال اخبرنا ابوبكر بن على اخبرنا القواريرى ثنا عبدالوارث قال سمعت ابن شبرمة يذكره عن عبدالله بن شداد بن الهاد عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال حرمت الخمر قليلها و كثيرها والسكر من كل شراب وهو كما ترى سند نظيف نفيس ابوبكر هو احمد بن على بن سعيد ثقة حافظ والقواريرى عبيدالله بن عمر بن ميسره ثقة ثبت من رجال الشيخين و عبدالوارث هو ابن سعيد بن ذكوان ثقة ثبت من رجال الستة و ابن شبرمة هو عبدالله ابوشبرمة ثقة فقيه من رجال مسلم و عبدالله بن شداد ثقة فقيه جليل من رجال الستة ولد على عهد رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و مثله او انظف واجود ماقدمنا من سند الامام الطحاوى فهد هو ابن سليمن بن يحيىٰ ثقة و ابونعيم هوالفضل بن الدكين ثقة ثبت من رجال الستة من كبار شيوخ خ بينه الحافظ ابوبكر بن ابى خيثمة اذ روى هٰذالحديث فى تاريخه فقال حدثنا ابونعيم الفضل بن دكين ثنا مسعر عن ابى عون كما سيأتى و مسعر من لايجهل ثقة ثبت فاضل فقيه من رجال الستة و ابوعون هو محمد بن عبيدالله الثقفى ثقة من رجال الستة الا ابن ماجة وعبدالله عبدالله بيدان ابا عبدالرحمٰن حاول ان يخدشه فاتى بوجهين

احدهما ان ابن ابى شبرمة لم يسمعه عن عبدالله بن شداد اخبرنا ابوبكر بن على ثنا لسيريج بن يونس ثنا هشيم عن ابن شبرمة قال حدثنى الثقة عن عبدالله بن شداد عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال حرمت الخمر بعينها قليلها و كثيرها و السكر من كل شراب اه **اقول** الحمد لله قد علم الثقة اخرج البزار فى مسنده حدثنا محمد بن حرب ثنا ابوسفين الحميرى ثنا هشيم عن ابن شبرمة عن عمارالدهبى عن عبدالله بن شداد عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما فذكره قال و قد رواه ابوعون عن عبدالله بن شداد و رواه عن ابى عون مسعر و الثورى و شريك

marfat.com

لايعلم رواه عن ابن شبرمة عن عمار الدهبى عن ابن شداد عن ابن عباس الا هشيم ولاعن هشيم الا ابوسفين و لم يكن هٰذا الحديث الا عند محمد بن حرب و كان واسطيا ثقة اه **قلت** و ابوسفين الحميرى هو سعيد بن يحيٰى صدوق وسط من رجال البخارى قال الحافظ المنذرى فى الترغيب ثقة مشهور اه و قد قال الذهبى فى الميزان فى بيان مجاهيل الاسم اعنى تعيين من ابهم اسمه عبدالله بن شبرمة عن الثقة فى الخمر جاء مبينا انه عما رواالذهبى اه و عمار هو ابن معوية ابو معوية الكوفى صدوق من رجال الستة الا البخارى قال الذهبى و ثقه احمد و ابن معين و ابوحاتم و الناس و ما علمت احدا تكلم فيه الا العقيلى فتعلق عليه بما سأله ابوبكر بن عياش اسمعت عن سعيد بن جبير قال لا قال فاذهب اه. **قلت** وناهيك توثيق الائمة و انه شيخ شعبة و السفيانين و لاعليك من دندنة العقيلى فقد اخذ يلين ذاك الجبل الشامخ على بن المدينى الذى قال فيه البخارى ما استصغرت نفسه الا عنده و قد اورد الامام موسى الكاظم فى الضعفاء فحسبنا الله و لاحول و لا قوة الا بالله و بالجملة ان كان ابن شبرمة يرسله تارة ويبهم اخرى ويبين مرة فتبين العدل فكان ماذا ثم اخذ ابوعبدالرحمٰن يلين هٰذا بهشيم قال وهشيم بن بشير يدلّس و ليس فى حديثه ذكر السماع من ابن شبرمة **اقول** هشيم ثقة ثبت من رجال الستة و قد ثبت سماعه هٰذا الحديث عن ابن شبرمة اخرج ابوبكر بن ابى خيثمة قال حدثنا ايوب عن يزيد بن هارون عن قيس ثنا ابى ثنا هشيم اخبرنى ابن شبرمة عن عبدالله بن شداد عن ابن عباس قال حرمت الخمر بعينها قليلها وكثيرها و السكر من كل شراب و قد علمت من كلام البزار ان عامة الحفاظ انما رووه عن ابن شبرمة عن ابن شداد و لم يدخل بينهما رجلا الا هشيم حيث عنعن ووافق الجماعة حيث نص على سماع نفسه من ابن شبرمة و سماع ابن شبرمة من ابن شداد صحيح فاذن انما كان الاولىٰ بالطرح كونه بواسطة انه لم يثبت بسند يثبت

و ثانيها ان خالفه ابوعون اخبرنا محمد بن عبدالله بن الحكم ثنا محمد (يعنى غندرا) ح و اخبرنا الحسين بن منضور ثنا احمد بن حنبل ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة عن مسعر عن ابى عون عن عبدالله بن شداد عن ابن عباس رضى الله تعالٰ

عنهما قال حرمت الخمر بعينها قليلها و كثيرها و السكر من كل شراب لم يذكر ابن الحكم قليلها و كثيرها اخبرنا الحسين بن منصور ثنا احمد بن حنبل ثنا ابراهيم بن ابى العباس ثنا شريك عن عباس بن ذريع عن ابى عون عن عبدالله بن شداد عن ابن عباس قال حرمت الخمر قليلها و كثيرها و مااسكر من كل شراب قال ابوعبدالرحمٰن و هذا اولىٰ بالصواب من حديث ابن شبرمة. اقول رحم الله هولاء المحدثين لو ان قدمنا رواية الامام العابد العادل الفاضل شريك الذى كان يخطى كثيرا و قد تغير و لم يحتج البخارى و لامسلم فى شئ من الاصول و قال يحيٰى بن سعيد ضعيف جدا و قال ابن المثنى مارأيت و لا عبدالرحمٰن حدثا عن شريك شيأ و قال عبدالجبار بن محمد قلت ليحيٰى بن سعيد زعموا ان شريكا انما خلط بآخره قال مازال مخلطا و عن ابن المبارك قال ليس حديث شريك بشئ و قال الجوز جانى سيئ الحفظ مضطرب الحديث مائل و قال ابراهيم بن سعيد الجوهرى اخطاء شريك فى اربعمائة حديث وروى معوية بن صالح عن ابى معين صدوق ثقة الا انه اذا خالف فغيره احب الينا منه و قال مرة ثقة الا انه يغلط و لا تتيقن و قال الدار قطنى ليس شريك بالقوى فيما ينفرد به وقال ابواحمد الحاكم ليس بالمتين و كذالك قلت انت مرة يا اباعبدالرحمٰن انه ليس بالقوى و قال الدزدى كان صدوقا الا انه سيئ الحفظ كثير الوهم مضطرب الحديث كما فى تهذيب التهذيب على رواية ابن شبرمة ذاك الامام الشهير الثقة الفقيه المحتج به فى صحيح مسلم وثقه احمد و ابوحاتم فضل عن حديث الامام الاجل الثقه الثبت مسعر لكانوا قاموا باشد الانكار ثم الرجل مدلس قال عبدالحق الاشبيلى كان يدلس و قال ابن القطان كان مشهور بالتدليس وقد عنعن فمالكم تنقمون عنعنه هشيم ذاك الجبل الشامخ ثم تعودون تحتجون بعنعنة شريك و اما شعبة فقد تفرد به من بين الجماعة و نقص عليك الامر فى ذالك روى هٰذا الحديث عن ابن عباس سعيد بن المسيب و عون بن ابى جحيفة و عكرمة و عبدالله بن شداد اما الاولان فروى عنهما الرفع الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كما تقدم و اما عكرمة و قال الطبرى فى تهذيب الآثار. حدثنا محمد بن موسٰى ثنا عبدالله بن عيسى ثنا داؤد بن ابى هند عن عكرمة عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ

marfat.com

عنهما قال حرم الله الخمر بعينها والسكر من كل شراب و اما ابن شداد فروى عنه
ابوعون و عمار الدهبى و ابوشبرمة على الوجوه التى علمت و عياش العامرى عند
ابى بكر بن ابى خيثمة قال حدثنا محمد بن الصباح البزاز اخبرنا شريك عن عياش
العامرى عن عبدالله بن شداد عن ابن عباس قال حرمت الخمر بعينها والسكر من
كل شراب و قال و عياش العامرى هو عياش بن عمر قلت ثقة من رجال مسلم و
سليمن الشيبانى و عنه شعبة عند ابن ابى خيثمة ايضا و بلغه الى ام المومنين ميمونة
حيث قال حدثنا على الجعد اخبرنا شعبة عن سليمان الشيبانى. عن عبدالله بن شداد
عن عبدالله بن عباس عن خالته ميمونة بنت الحارث رضى الله تعالىٰ عنهم و رواه
عن ابى عون الامام الاعظم و سفين الثورى و مسعر بن كدام و عبدالله بن عباس و
قد وقعت روايتهم جميعا فى مسند الامام وشريك و ابوسلمة عند البزار و رواه عن
مسعر ابونعيم الفضل بن دكين عند الطحاوى و ابن ابى خيثمه و من طريقه القاسم بن
اصبغ فقال حدثنا احمد بن زهير يعنى ابابكر بن ابى خيثمه ثنا ابونعيم الفضل بن
دكين عن مسعر عن ابى عون عن عبدالله بن شداد عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ
عنهما قال حرمت الخمر بعينها القليل منها والكثير و السكر من كل شراب قال
البدر محمود العينى فى البناية قال ابن خزم صحيح قال و تابعه ابا نعيم جعفر بن عون
فرواه عن مسعر كذالك الخ و كذا تابعه قال ابن حزم صحيح خلاد بن يحيىٰ عند ابى
نعيم فى الحلية و سفين الثورى و شعبة و سفين و ابراهيم ابناعيينة رفعه عن مسعر
فقال عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كما فى الحلية و بالجملة هٰولاء اربعة عن
ابن عباس منهم ابن شداد و عنه خمسة منهم ابوعون و عنه ستة منهم. مسعر عنه
سبعة منهم شعبة لم يذكر احد منهم و المسكر بزيادة الميم الا شعبة قال ابونعيم
تفرد به شعبة عن مسعر فقال و المسكر من كل شراب اه فرواية الجماعة هى الا حق
بالقبول ان فرض التنافى و اين التنافى فان المسكر من كل شراب اوما اسكر من كل
شراب يحتمل القدر المسكر من كل شراب احتمالا جليا واضحا فكيف يقضى
بالمحتمل على المتعين و بالله التوفيق و به ثبت و للّه الحمد ان اباعون لم يخالف ابا
شبرمة و انما خالف شعبة عن مسعر سائر الجملة من مسعر و عن ابى عون و عن ابن

شداد و عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهم و العجب من الامام ابن الهمام كيف تبع النسائى على هٰذالكلام و زعم ان لفظ السكر تصحيف و ماالتوفيق الا بالله الخبير اللطيف و الحمد للّٰه رب العٰلمين

الرابع حديث الطحاوى عن علقمة سألت ابن مسعود عن قول رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى السكر قال الشربة الاخيرة رواه الدار قطنى فى سننه عن عمار بن مطر ثنا جرير بن عبدالحميد عن الحجاج عن حماد عن ابراهيم عن علقمة عن عبدالله فى قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كل مسكر حرام قال هى الشربة التى اسكرتك ثم اسند عن عمار بن مطر ثناشريك عن ابى حمزة عن ابراهيم قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كل مسكر حرام قال هى الشربة التى اسكرتك قال هٰذا اصح من الاول و لم يسنده غير الحجاج و اختلف عنه و عمار بن مطر ضعيف و حجاج ضعيف و انما هو من قول ابراهيم النخعى ثم اخرج عن ابن المبارك انه ذكر له حديث ابن مسعود كل مسكر حرام هى الشربة اسكرتك فقال حديث باطل اه و تبعه المحقق في الفتح. **اقول** سند الطحاوى حدثنا ابن ابى داؤد ثنا نعيم وغيره انا حجاج عن حماد الخ و ليس فيه عمار كما ترىٰ و الحجاج هو ابن ارطاة من رجال مسلم و الاربعة وهو وان كان من شيوخ شعبة و شعبة من قد علم فى شدة ورعه و احتياطه وقد كان يقول اكتبوا عن حجاج ابن ارطاة و ابن اسحٰق فانهما حافظان وقد اثنى عليه غير واحد منهم الثورى و ابوحاتم بيد انه كثير التدليس قال الذهبى اكثر مانقم عليه التدليس و قال ابوحاتم يدلس عن ضعفاء فالحديث و ان لم يصح عن ابن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه كما قاله عبدالله لكنه قد صح عن ابراهيم كما قدمنا عن مسند الامام الاعظم عن حماد عنه فما كان ينبغى لابى عبدالرحمٰن ان يقول ليس كما يقول دعون لانفهم بتحريمهم آخر الشربه و تحليلهم ماتقدمها اماما تعلل به قائلا لاخلاف بين العلم ان المسكر بكليته الايحدث على الشربة الآخرة دون الاولى و الثانية بعدها **اقول** ارأيت اذا كان لايسكر المسك و العنبر والزعفران و اشباهها الا اذابلغ عشر حبات مثلا فاذا تناول رجل حبة فهل تناول الحرام فان قلت نعم فقد اعظمت القول و ان قلت لاقلنا فان تناول اخرىٰ حتى بلغ تسعا فلابد ان تقول فى

marfat.com

الكل بالحل قلنا فاخبرنا اذا تناول العاشرة فسكر فان قلت الآن ايضا حل فقد اعظمت القول و ان قلت حرم فقد قضيت على نفسك و لاشك ان السكر انما اتى للمجوع لكن الحرمة انما هى للاكلة الاخيرة دون الاولى و التى تليها اے تسع و من عرف ان المعلول وهى الحرمة المعلولة بالسكر المعلول بالعشر انما يتحقق عند تحقق الجزء الاخير من اجزاء العلة عرف المرام و لم تذهب به الاوهام و بهذا التقرير و لله الحمد تبين انزهاق ما لمع به الشوكانى فى نيل الاوطار ناقلا عن الطبرى مانصه يقال لهم اى لائمتنا رضى الله تعالىٰ عنهم اخبرونا عن الشربة التى يعقبها السكر اهى التى اسكرت صاحبها دون ماتقدمها ام اسكرت باجتماعها مع ماتقدم و اخذت كل شربة بحظها من الاسكار فان قالو احدث له السكر الشربة الآخرة التى وجد خبل العقل عقبها قيل لهم وهل هٰذه التى احدثت له ذالك الا كبعض ماتقدم من الشربات قبلها فى انها لو انفردت دون ماقبلها كانت غير مسكرة وحدها و انهاانما اسكرت باجتماعها واجتماع عملها فحدث عن جميعها السكر اه فان التقرير بحذا فيره جار فى الحبة العاشرة من المسك و نظرائه و الوهم انما نشاء من عدم الفرق بين الجزء الاخير و بين سائر العلل الناقصة المتقدمة عليه وكذا استبان بحمدالله انخساف مازوق به الشوكانى تحتْ حديث كل شراب اسكر فهو حرام بقوله ان الشراب اسم جنس فتقضى ان يرجع التحريم الى الجنس كله كما يقال هٰذا الطعام مشبع الماء مر و يريد به الجنس و كل جزء منه يفعل ذالك الفعل فاللقمة تشبع العصفور و ما هو اكبر منها يشبع ماهو اكبر من العصفور و كذالك جنس الماء يروى الحيوان على هٰذا الحد فكذالك النبيذ. اقول نعم وقع التحريم على الجنس مقيدا بصفة الاسكار فاذا اسكر حرم والا لا و انما انشدك الله و الانصاف اذا قيل لك انهاك عن كل طعام اشبع هل يفهم منه النهى عن الاكل مطلقا و لو لقمة او لقيمة اصفر ماتكون ما هٰذه الامكابرة الاترى ان الاجماع ماض على تحريم كل ضار كالسموم والطين وغير ذالك ثم لم ينطق هذا لحكم الاالى قدر يضرك اياك لا مايفرو لو ذبابا او نملة وقد اخرج احمد وابوداؤد وعن ام سلمة رضى الله تعالىٰ عنها قالت نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن كل مسكر ومفتر

maarat.com

و معلوم ان من الادوية ماذا اكثر منه اورث التغتير و التخدير ثم لم يرجع التخدير الاالى ذالك القدر الكثير و لو كان الامر كما زعمت لوجب القول بحرمة المسك و امثاله مطلقا و كل ذالك خلاف الاجماع هٰذا ثم اتفقت المراجعة الى البنابة فرأيت الامام البدر محمود ارحمه الله تعالىٰ اتى هٰهنا بكلام حسن نقلا عن الامام تاج الشريعة زاد فيه من النظائر فاجبت ايراده قال روح روحه الحرام هو المسكر و اطلاقه على ماتقدم مجازو على القدح الا خير حقيقة وهو مراد فلا يكون المجاز مراد اوقد قال تاج الشريعة المسكر مايتصل به السكر بمنزلة المتخم من الطعام وهو مايتصل به التخمة فان تناول الطعام بقدر مايغديه حلال و ما يتخم وهو الاكل فوق الشبع حرام ثم المحرم منها هو المتخم و ان كان لايكون ذالك متخما الا باعتبار ماتقدمه من الا كلات و كذالك فى الشراب وقد قال ابويوسف رحمه الله ذالك مثل دم فى ثوب مادام قليلا فلا باس بالصلاة فيه فاذا اكثر لم يحل و مثل رجل ينفق على نفسه و اهله من كسبه فلا باس بذالك فاذا اسرف فى النفقة لم يصلح له ذالك و لاينبغى و كذالك النبيذ لابأس ان يشربه على طعامه و لاخير فى السكر منه لانه اسراف و اظهر من ذالك ان الضمان يضاف الى واضع المن الاخير فى السفينة وان لم يحصل الغرق بدون ماتقدم من الامناء و هٰذا لانه لا يوجد التلف حكما بما تقدم من الامناء وانما وجد ذالك بفعل فاعل مختار فاضيف الفرق للمن الا خير كذا هنا اضيف السكر الى القدح الاخير الذى يحصل به السكر حقيقة لاماتقدم من الاقداح اه ثم ان البيهقى فى المعرفة اراد الرد على حديث الحجاج بوجه آخر فذكر ما رواه ابن المبارك عن الحسن بن عمر و الفقيمى عن فضيل بن عمر و عن ابراهيم قال كانوا يقولون اذا سكر لم يحل له ان يعود فيه ابدا **قلت** و اسنده النسائى من طريق ابن ابى زائدة عن الحسن بن عمر بالسند قال كانوا يرون ان من شرب شرابا فسكر منه لم يصلح ان يعود فيه قال البيهقى فكيف يكون عند ابراهيم قول ابن مسعود هكذا يعنى مارواه الحجاج ثم يخالفه قال فدل على بطلان مارواه الحجاج بن ارطاة اه. **اقول** لاننكر ان حديث الحجاج لايصلح للحجاج لكن فى الرد بهذا الوجه خفاء لا يخفى فان القول و ان لم يصلح عن عبدالله قد صح عن ابراهيم فاذا لم

marfat.com

يمنعه هٰذا عن قول نفسه فكيف يمنع ان يكون عنده عن عبدالله مثله اما ابوعبدالرحمٰن فجعل هٰذا خلافا عن ابراهيم اذا قال ذكر الاختلاف على ابراهيم فى النبيذ فروى هٰذا ثم قال اخبرنا سويد اخبرناعبدالله عن ابى عوانة عن ابى مسكين قال سألت ابراهيم قلت انا ناخذ دردى الخمر اوى الطلاء فننظفه ثم ننقع فيه الزبيب ثلثا ثم نصيفه ثم ندعه حتى يبلغ فنشربه قال يكره اه فزعم ان فى هٰذين خلاف ماثبت عن ابراهيم من تحليل القليل. اقول و لا متمسك له فى شئ منهما فان معنى الاول على مانرى والله تعالىٰ اعلم ان من استخفه الشيطان فى شراب فلم يصبر على قليله حتى اكثر فاسكر لاينبغى له ان يعود فيه كيلا يستجره العدو اخرى فيكون معناه على وزان قول النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لايلدغ المومن من جحر مرتين اويكون المعنىٰ لايعود الى مااسكر فقد علمه بالتجربة و ذالك ان من ظن فى شراب انه لايسكره منه ثلث كؤس مثلا فشرب فسكر لم يحل له العود الى الثالثة ابدا واما الاثر الآخر فانما الكراهة فيه لاجل دردى الخمر و الطلاء بالاشتراك يطلق على معان بينها العلامة الشرنبلا لى فى غنية ذوى الاحكام منها العصير العنبى الذى ذهب اقل من ثلثيه و هو البازق و الذى ذهب نصفه وهو المصنف و الذى ذهب ثلثاه وهو المثلث و الذى ذهب ثلثه وهو البازق قال و سمى بالطلاء كل ما طبخ من عصير العنب مطلقا اه و الكل غير المثلث حرام كثيره و قليله نجس نجاسة غليظة كالخمر عندنا و عند الجمهور خلافا للامام الشافعى والاوزاعى و بعض الظاهرية و المعتزلة و الله تعالىٰ اعلم

الخامس قال النسائى حدثنا عبيدالله بن سعيد عن ابى اسامة قال سمعت ابن المبارك يقول ماوجدت الرخصة فى المسكر عن احد صحيحا الا عن ابراهيم اقول رحم الله الامام الجليل و نفعنا ببركاته فى الدنيا و الآخرة بلى قد صح عن اميرالمومنين عمر و قد مر حديث مالك عن داؤد بن الحصين من رجال الستة قال الحافظ ثقة الا فى عكرمة عن واقد بن عمر و ثقة من رجال خ عن محمود بن لبيد صحابى صغير و فيه قول عبادة حللتها و الله و فيه ادعى الزرقانى ان كان عمر اجتهد فى ذالك تلك المرة ثم رجع عنه كما تقدم حديث ابى حنيفة عن ابى اسحٰق السبيعى

ثقة من رجال الستة و لم يكن ابو حنيفة ليذهب اليه بعد ما اختلط فياخذ عنه كما نص عليه المحقق حيث اطلق و ذكرناه فى منير العين عن عمرو بن ميمون مخضرم مشهور ثقة عابد نزل الكوفة من رجال الستة و به و بما تقدم من رواية ابن ابى شيبة عن ابى الاحوص عن ابى اسحٰق عن عمرو بن ميمون ابوالاحوص هو سلام بن سليم ثقة المصيصى من رجال الستة تائيد الحديثان الماران للطحاوى عن عمر و احدهما حدثنا ابوبكرة ثنا ابوداؤد ثنا زهير بن معوية عن ابى اسحٰق عن عمر بن ميمون رجالهما جميعا ثقات اجلاء ابوبكرة هو بكار بن قتيبة و ابوداؤد هو الطيالسى ثقة حافظ من رجال مسلم و الاربعة اهل الستة فقد كنى عنه خ فى تفسير المدثر حيث قال فى سند حديث مرفوع حدثنى محمد بن بشار ثنا عبدالرحمٰن بن مهدى وغيره قالا حدثنا حرب بن شداد الخ غيره هو ابوداؤد كما بينه ابونعيم فى مستخرجه و زهير ثقة ثبت من رجال الستة و روح بن الفرج شيخ الطحاوى هو القطان المصرى ثقة و ثقة فى تهذيب التهذيب و عمر و بن خالد شيخ روح ر تلميذ زهير هو الحرانى الخزاعى ثقة من رجال البخارى فبموافقة الامام و متابعة سلام زال ما كان يخشى من سماع زهير عن ابى اسحٰق اخير او حديث ابى حنيفة عن حماد عن ابراهيم ان عمر اتى باعرابى صحيح على اصولنا فان الجمهور على قبول المراسيل و لاسيما مراسيل ابراهيم فقد قال الامام احمد مرسلات سعيد بن المسيب اضح المرسلات و مرسلات ابراهيم النخعى لابأس بها ذكره فى التدريب و قد اخرج ابن عدى عن يحيٰى بن معين قال مراسيل ابراهيم صحيحة الاحديث تاجر البحرين وحديث القهقهة قال فى نصب الراية اما حديث القهقهة فقد عرف و اما حديث تاجر البحرين فرواه ابن ابى شيبة فى مصنفه ثنا وكيع ثنا الاعمش عن ابراهيم قال جاء رجل فقال يا رسول الله انى رجل تاجر اختلف الى البحرين فامره ان يصلى ركعتين يعنى القصر اه و كذا حديث كتاب عمر المروى فى المسند بالسند و حديث الطحاوى حدثنا فهدثنا عمر بن حفص ثنا ابى ثنا الاعمش ثنى ابراهيم عن همام بن الحارث عن عمر انه كان فى سفر الحديث عمر بن حفص ثقة من رجال الشيخين و ابوه حفص بن غياث ثقة من رجال الستة و ابراهيم هو النخعى و همام النخعى ثقة من رجال الستة و

marfat.com

حدیثه حدثنا فهدثنا عمر بن حفص ثنا ابی عن الاعمش ثنی حبیب بن ابی ثابت عن نافع عن ابن عمر قال اتی بنبیذ الحدیث رجاله کلهم ثقات حبیب ثقة امام جلیل من رجال الستة و قد سمع ابن عمرو ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهم قاله البخاری. **قلت** وهو من اقران نافع لیس بین موتهما الا سنة او سنتان فلودلس لامکنه ان یقول عن ابن عمر لکن اوضح و بین فرحمه الله تعالیٰ و حدیثه حدثنا ابن ابی داؤد ثنا ابوصالح ثنی اللیث ثنا عقیل عن ابن شهاب اخبرنی معاذ بن عبدالرحمٰن بن عثمٰن التیمی ان اباه عبدالرحمٰن بن عثمٰن قال صحبت عمر الحدیث ابن ابی داؤد هو ابراهیم ثقة صح له الطحاوی فی رفع الیدین و عبدالرحمٰن بن عثمٰن صحابی و البقیة کلهم ثقات مشهورون من رجال البخاری فان الصحیح انه خرج فی الصحیح لعبد الله بن صالح ابی صالح کاتب اللیث قاله المنذری فی الترغیب و الذهبی فی المیزان و حدیث النسائی اخبرنا زکریا بن یحیٰی ثنا عبدالاعلیٰ ثنا سفین عن یحیٰی بن سعید سمع سعید بن المسیب یقول تلقت ثقیف الخ زکریا ثقة حافظ و البقیة ثقات مشاهیر من رجال الستة و حدیثه اخبرنا محمد بن عبدالاعلیٰ ثنا المعتمر سمعت منصورا عن ابراهیم عن نباتة عن سوید بن غفلة الخ محمد ثقة نباتة مقبول و البقیة کلهم ثقات مشهورون من رجال الستة و بالطریق رواه عبدالرزاق عن منصور و حدیثه اخبرنا سوید اخبرناعبدالله عن هشام عن ابن سیرین ان عبدالله بن یزید الخطمی قال الخ هم کماتری کلهم ائمة اجلاء ثقات اثبات مشهورون من رجال الستة غیر سوید بن نصر فمن رجال الترمذی و النسائی ثقة معروف روایة الامام الجلیل عبدالله بن مبارك وهو المراد بعبدالله وهشام هو الدستوائی و عبدالله بن یزید صحابی و قدمنا ان الحافظ صححه فی الفتح و حدیثه اخبرنا محمد بن المثنی ثنا ابن ابی عدی عن داؤد سألت سعید الخ ابن ابی عدی محمد بن ابراهیم و داؤد هو ابن ابی هندو سعید هو ابن المسیب و السند کله ثقات من رجال الستة الا داؤد فلمن علا البخاری فهٰذه اکثر من عشرة احادیث صحاح عن امیرالمومنین رضی الله تعالیٰ عنه و کذا صح عن ابن مسعود و عن ابنه عامر ابی عبیدة و عن علقمة و عن حماد فان ابا حنیفة عن حمادعن ابراهیم عن علقمة عن عبدالله ان لم یفق مالکا عن

marfat.com

نافع عن ابن عمرؓ فلا ينزل عنه و لا عن شئ مما قيل اصح الاسانيد عندنا و عند ك
من نورالله بصيرته بنور الانصاف و عن ابن عباس كما علمت مرتصحيحه عن ا
حزم و كذا عن عتبة بن فرقد السلمي و كذالك صحت الاثار و حسنت فى الطلا
مثلثا او مصنفا او غيره عن انس بن مالك حديثه الاول عن الوليد بن سريع الكوف
صدوق و الثانى عند النسائى قال اخبرنا اسحٰق بن ابراهيم ثنا وكيع ثنا سعد بن اوس
عن انس بن سيرين رجاله كلهم ثقات مشهورون من رجال الستة الاسعد او سعد ا
كان هو العبسى الكوفى كما يظن من رواية وكيع فثقة و ثقه العجلى و يحيٰى
ابوحاتم و ذكره ابنا حبان و شاهين فى الثقات قال الحافظ لم يصب الأزدى فى
تضعيفه و ان كان هو العدوى البصرى كما يفهم من تهذيب التهذيب فصدوق
لاينزل حديثه عن درجة الحسن وثقه ابن حبان وغيره و الثالث عند ابن ابى شيبة عن
وكيع بعين هٰذا السند و عن ابن سيرين عند النسائى اخبرنا سويد اخبرنا عبدالله عن
هارون بن ابراهيم عن ابن سيرين قال بعه الخ هٰذا كما ترىٰ سند صحيح هارون ثقة و
عن على امير المومنين كرم الله تعالىٰ وجهه حديثه عندالنسائى اخبرنا سويد اخبرنا
عبدالله عن جرير عن مغيرة عن الشعبى قال كان على يرزق الخ رجاله كلهم ثقات
وكلهم ما خلا سويدا من رجال الستة جرير هو ابن عبدالحميد صاحب منصور و
مغيرة هو ابن مقسم كوفيان بنيان و شاهده عند ابن ابى شيبة بسند جيد اما حديث
ضربه الحد من سكر من اداوته فطريق الدار قطنى فيه حسن شريك من قد علمت و
فراس من رجال الستة وثقه احمد و يحيٰى و النسائى قال القطان مانكرت من حديثه
الا حديث الاستبراء و به يعتضد طريق ابى بكر فيه مجالدتكلم فيه الناس و قال
الحافظ ليس بالقوى و قد خرج له مسلم والاربعة و عن ابى الدرداء وِ عن امه حديثه
عندالنسائى اخبرنا زكريا بن يحيٰى ثنا عبدالاعلىٰ ثنا حماد بن سلمة عن داؤد عن
سعيد بن المسيب هٰذا سند صحيح نظيف زكريا هوخياط السنة سكن دمشق و
عبدالاعلىٰ هو ابن مسهر ابومسهر الدمشقى و حماد من لايجهل و داؤد هو ابن ابى
هند كلهم ثقات جلة مشاهير و حديثهما عند ابى بكر و السند كما رأيت من اجل
الاسانيد ميمون بن مهران ثقة فقيه و عن ابى موسىٰ الاشعرى رواه النسائى بطريق

marfat.com

سوید عن عبدالله عن هشیم اخبرنا اسماعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم عن ابی موسیٰ هولاء کلهم من اکابر الائمة الثقات الاثبات کما لایخفی و عن سعید بن المسیب بالطریق عن سفین عن یعلی بن عطاء یعلی ثقة من رجال مسلم و قال اخبرنا احمد بن خالد عن معن ثنا معویة بن صالح عن یحیٰی بن سعید احمد بغدادی ثقة معن القزاز و یحیٰی المدنی کلاهما ثقة ثبت من رجال الستة و معویة صدوق من رجال الخمسة و عن الحسن البصری بالطریق عن بشیر بن المهاجر مختلف فیه و ثقه ابن معین وغیره و قال النسائی لیس به بأس، و اخرج له مسلم و الاربعة و قال ابوحاتم لایحتج به **قلت** و قول احمد منکر الحدیث ربما لایکون للحرج کما بیناه فی غیر هٰذا الکتاب فاذن حدیثه فی عداد الحسن و عن عمر بن عبدالعزیز بالطریق عن عبدالملك بن طفیل الجزری مقبول و عن ابی عبیدة و عن معاذ بن جبل ۔"فتاوی رضویہ،ج۱۰،ص۷۰تا۸۳" الفقه التسجیلی۔

marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد دہم

اللہ کاواسطہ دیکر مانگنا باعث لعنت ہے مگر یہ کہ اگر کوئی سائل اللہ کاواسطہ دیکر مانگے تو اس کو رد کرنا نہیں چاہئے۔

۸۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ملعون من سأل بوجه الله ملعون من سئل بوجه الله ثم منع سائله مالم يسئل هجرا۔

ملعون ہے جو اللہ کاواسطہ دے کر کچھ مانگے اور ملعون ہے جس سے خدا کاواسطہ دے کر مانگا جائے پھر اس سائل کو نہ دے جب کہ اس نے کوئی بیجا سوال نہ کیا ہو۔ رواه الطبرانی فی المعجم الكبير عن ابی موسیٰ الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه بسند صحيح۔ (کنزالعمال، ۶/ ۳۱۵)

۸۹۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من سئل بالله فاعطی كتب له سبعون حسنة۔

جس سے خدا کاواسطہ دے کر کچھ مانگا جائے اور وہ دیدے تو اس کے لئے ستر نیکیاں لکھی جائیں۔ رواه البيهقی فی شعب الايمان عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما بسند صحيح۔

۹۰۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من سألكم بالله فاعطوه و ان شئتم فدعوه۔

یعنی جو تم سے خدا کاواسطہ دے کر مانگے اسے دو اور اگر نہ دینا چاہو تو اس کا بھی اختیار ہے۔ رواه الامام الحكيم الترمذی فی النوادر عن معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه۔ (الترغیب والترهیب ۱/ ۶۰۱، ترهيب السائل ان يسأل الخ)

خدا کاواسطہ دے کر صرف جنت مانگی جائے

۹۱۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا يسئل بوجه الله الا الجنة۔

اللہ کے واسطے سے سوا جنت کے کچھ نہ مانگا جائے۔ رواه ابوداؤد و الضياء عن جابر رضی الله تعالیٰ عنه بسند صحيح۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۹۱" (کنزالعمال ۶/ ۳۱۶)

ثلث مال کی وصیت کے ثبوت پر ایک حدیث

۹۲۔ قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان الله تصدق عليكم بثلث اموالكم

marfat.com

فی آخر اعمارکم او کما قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے تم پر تمہارے تہائی مال کو تمہاری آخر عمر میں صدقہ فرمایا ہے۔ یعنی آدمی اپنی جائداد سے تہائی مال کی وصیت کسی غیر وارث کے لئے کر سکتا ہے اگر تہائی سے زیادہ مال میں وصیت کرے تو یہ وصیت بے رضائے ورثہ نافذ نہیں ہوگی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۹۴"

marfat.com

تعارف

الشرعية البهية في تحديد الوصية

(وصیت کی تعریف و تعیین کا خوشگوار بیان)

یہ رسالہ مسائل وصیت پر مشتمل ہے اور اس کے مندرجات کا ماحصل یہ ہے کہ

اس میں وصیت کی تعریف کی گئی ہے اور نصوص فقہ سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ وصیت صرف ثلث مال میں جاری و نافذ العمل ہوتی ہے، ثلث مال میں وصیت کرنے سے کوئی وارث روک نہیں سکتا لیکن تہائی سے زیادہ مال میں اگر وصیت کرے تو انہیں منع کرنے کا اختیار رہتا ہے۔

نیز اس میں اس کی بھی نشاندہی کی گئی ہے کہ وصیت کب نافذ ہوتی ہے اور کب نافذ نہیں ہوتی۔

غرضیکہ اس رسالے میں وصیت سے متعلق نادر و نایاب اور محققانہ ابحاث ہیں اور اس میں صرف ایک حدیث پاک ہے۔

marfat.com

حدیث

الشرعية البهية فی تحديد الوصية

وارث کے لئے وصیت نہیں مگر جب کہ ورثہ اس کو جائز رکھیں تو نافذ ہے حدیث میں ہے۔

۹۳۔ قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الا لا وصية لوارث الا ان يجيزها الورثة۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ سن لو کسی وارث کے لئے وصیت نہیں ہے مگر یہ کہ ورثہ اس کی اجازت دیدیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱۰، ص ۱۳۸، الشرعية البهية"

marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد دہم

مومن کی تکلیف دور کرنا تکلیف قیامت سے نجات کا باعث ہے حدیث میں ہے۔

۹۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من فرج عن مسلم کربة فرج الله عنه کربته یوم القیمة. (رواه الشیخان و ابوداؤد عن ابن عمر)

جو کسی مسلمان کی تکلیف دور کرے اللہ تعالیٰ اس سے روز قیامت اس کی مصیبت دور فرمائے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱۰، ص ۱۷۴" (ابوداؤد ۲/ ۶۷۰، باب المواخاة)

اولاد کے مال کا زیادہ مستحق والد ہے حدیث میں ہے

۹۵۔ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الاب احق بمال ولده اذا احتاج الیه بالمعروف۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دستور کے مطابق بھلائی کے ساتھ والد اولاد کے مال کا زیادہ مستحق ہے جب کہ والد کو مال کی حاجت ہو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱۰، ص۱۸۰"

میراث وعصبہ کے مسائل واحکام پر تین حدیثیں

۹۶۔ روی ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم دخل علی سعد یعوده فقال یا رسول الله ان لی مالا و لایرثنی الا ابنتی. الحدیث. (رواه البخاری)

حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت سعد کی عیادت کو تشریف لائے سعد نے عرض کی یارسول اللہ میرے پاس کچھ مال ہیں اور میری دختر کے سوا کوئی وارث نہیں ہے۔ یعنی حضرت سعد نے سارا مال اپنی دختر کو دے دیا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکار نہیں فرمایا۔ (مولف) (بخاری ۲/ ۹۹۷، باب میراث البنات)

۹۷۔ روی ان امراة اتت علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقالت یا رسول الله انی تصدقت علی امی بجاریة فماتت امی وبقیت الجاریة فقال وجب اجرك ارجعت الیك فی المیراث. (رواه عبدالرزاق فی مصنفه و سعید بن منصور فی سننه)

marfat.com

ایک عورت نے بارگاہ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ میں نے اپنی ماں کو ایک لونڈی ہبہ کی تھی، میری ماں مر گئی اور لونڈی زندہ ہے تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں ثواب تو مل چکا ہے۔ اب وہ میراث میں تمہاری طرف واپس آگئی ہے۔ (مولف) (کنز العمال ۱۱/ ۷۹)

۹۸۔ ابن جریر نے تہذیب الاثار میں بریرہ بن الخصیب الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لك اجرك وردها عليك الميراث

(یعنی جب ایک عورت نے خدمت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ میری ماں کو میں نے ایک لونڈی دی تھی میری ماں مر گئی ہے اب کنیز کا کیا کروں؟ تو) حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں تو ثواب مل چکا اور اب استحقاق میراث نے تمہیں واپس لوٹا دی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۲۴۷"

تہائی سے زیادہ مال میں وصیت جائز نہیں

۹۹۔ لما دخل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی سعد بن ابی وقاص یعودہ قال سعد اما انہ لا یرثنی الا ابنۃ لی افاوصی بجمیع مالی قال لافاوصی بنصفہ قال لا الحدیث الی ان قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الثلث خیر و الثلث کثیر۔

جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سعد بن ابی وقاص کی عیادت کو تشریف لے گئے سعد نے عرض کی میری بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں ہے، کیا میں اپنے تمام مال کی وصیت کر دوں حضور نے فرمایا نہیں سعد نے عرض کی تو نصف مال کی وصیت کرتا ہوں فرمایا نہیں، یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثلث بہتر ہے اور ثلث بہت زیادہ ہے۔ (مولف) (بخاری ۲/ ۹۹۷، باب میراث البنات)

ملاعنہ عورت اپنی اولاد کی وارث ہے

۱۰۰۔ فی حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورث الملاعنۃ الی جمیع المال عن ولدھا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ملاعنہ عورت کو اس کے لڑکے کے تمام مال کی وارث قرار دیدیا۔ (مولف)

۱۰۱۔ فی حدیث واثلۃ بن الاسقع انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال تحرز

المرأة میراث لقیطها و عتیقیها و الابن الذی لوعنت به۔

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت اپنے لقیط (اٹھائے ہوئے نومولود بچہ کہ جس کے ماں باپ کا علم نہیں) کی اور اپنے آزاد کردہ غلام کی اور اپنے ولد حرام کی کل میراث لے لے گی۔ یعنی ان صورتوں میں وہ ہی تنہا وارث ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۲۴۸"

اصحاب فرائض سے متعلق سات احادیث مبارکہ

۱۰۲۔ امام سفین ثوری کتاب الفرائض و عبدالرزاق مصنف اور سعید بن منصور سنن میں عامر شعبی سے راوی قال کان علی کرم اللہ تعالیٰ وجهه یرد علی ذی سهم سهمه الا الزوج و المرأة۔

یعنی حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ زن و شو کے سوا بقیہ سب اصحاب فرائض پر بقیہ ترکہ رد فرماتے تھے۔ (مولف) (کنز العمال ۱۱/ ۳۱)

۱۰۳۔ سعید بن منصور و بیہقی انہیں سے راوی ان علیا رضی اللہ تعالیٰ عنه قال فی ابن الملاعنة ترك اخاه و امه لامه الثلث و لاخیه السدس و مابقی فهو رد علیهما بحساب ماورثا۔

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے اس ولد الزنا کے بارے میں جس نے ایک بھائی اور ماں کو چھوڑا فرمایا کہ ماں کے لئے ثلث اور بھائی کے لئے سدس ہے اور جو باقی بچا وہ بحساب مذکورہ دونوں پر رد ہوگا۔ (مولف) (کنز العمال ۱۱/ ۷۸)

۱۰۴۔ امام اجل طحاوی سوید بن غفلہ سے راوی ان رجلا مات و ترك ابنته و امرأة و مولاة قال سوید انی جالس عند علی کرم اللہ تعالیٰ وجهه اذ جاء ته مثل هذه القصة فاعطی ابنته النصف و امرأته الثمن ثم رد مابقی علی ابنته و لم یعط المولی شیأ۔

ایک آدمی ایک بیٹی ایک بیوی اور اپنی معتقہ چھوڑ کر مرا، سوید نے کہا کہ ہم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور بیٹھے تھے کہ ایک ایسا ہی مقدمہ آیا تو حضرت علی نے بیٹی کو نصف اور بیوی کو ثمن دیا پھر جو بچا بیٹی پر رد کر دیا اور معتقہ کو کچھ نہیں دیا۔ (مولف)

۱۰۵۔ بیہقی نے اسے مختصر روایت کیا کان علی رضی اللہ تعالیٰ عنه یعطی الابنة النصف و المرأة الثمن و یرد مابقی علی الابنة۔

marfat.com

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹی کو نصف اور بیوی کو ثمن دیتے اور جو بچتا بیٹی پر رد فرما دیتے تھے۔ (مولف) (کنز العمال ۱۱/ ۳۱)

۱۰۶۔ سعید بن منصور نے امام شعبی سے روایت کی انه قیل له ان ابا عبیدة ورث اختا المال کله فقال الشعبی من هو خیر من ابی عبیدة قدفعل ذلك کان عبدالله بن مسعود یفعل ذلك۔

امام شعبی سے کہا گیا کہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہن کو پورے مال کی وارث قرار دیا تو امام شعبی نے کہا کہ ابو عبیدہ سے بہتر بزرگ تھے انہوں نے بھی ایسا کیا ہے، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ (مولف)

۱۰۷۔ سنن بیہقی میں ہے عن جریر عن المغیرة عن اصحابه فی قول زید بن ثابت و علی بن ابی طالب و عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنهم اذا ترك المتوفی اباه و لم یترك احد اغیره فله المال۔

زید بن ثابت اور علی بن ابی طالب اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے قول میں ہے کہ جب متوفی باپ چھوڑے اور باپ کے سوا کوئی نہ ہو تو کل مال باپ ہی کا ہے۔ (مولف) (کنز العمال ۱۱/ ۴۰)

۱۰۸۔ عبدالرزاق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی انه قضی فی ام واخ من ام لاخیه السدس و ما بقی لامه۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ماں اور اخیافی بھائی کے لئے فیصلہ کیا کہ بھائی کے لئے سدس اور مابقی ماں کے لئے ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۲۴۸" (کنز العمال ۱۱/ ۳۸)

marfat.com

تعارف

المقصد النافع فی عصوبة الصنف الرابع

(عصبہ کی چوتھی قسم کا بیان)

۵ رمضان المبارک ۱۳۱۵ھ کو آٹھ سوالات پر مشتمل ایک استفتاء آیا جس کا حاصل یہ کہ عصبہ کی چوتھی قسم کا ماخذ کیا ہے ؟

اور عصبات نسبی کا غیر موجود ہونا ممکن ہے یا نہیں ؟

امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ عصبہ کی قسم چہارم کا ماخذ کلام اللہ بھی ہے اور سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی، پھر بطور شواہد چند آیات واحادیث پیش کی گئی ہیں۔

عصبہ کی چاروں قسمیں یہ ہیں۔

فروع میت اصول میت میت کے باپ کے فروع میت کے دادا کے فروع

اس کے بعد فرمایا کہ

عصبات نسبی کا غیر موجود ہونا ہر گز نا ممکن نہیں بلکہ بارہا واقع ہوا اور خود زمانہ رسالت میں ہوا اور اب واقع ہے اور عادۃً واقع ہوتا رہے گا، پھر اس کی چند مثالیں تحریر کی ہیں کہ جن میں عصبہ کا موجود و متصور ہونا ناممکن ہے۔

۱- مجوس و ہنود اور نصاریٰ و یہود و غیر ہم کفار میں سے اگر ایک شخص مسلمان ہوا اور اس کے باقی رشتہ دار اپنے کفر پر ہیں تو ان میں اس کا عصبۂ نسبی کوئی نہیں۔

۲-ایک کافرہ حاملہ مسلمان ہوئی اور ایام اسلام میں بچہ پیدا ہوا یا اس کے چھوٹے بچے جو زمانہ کفر ہی میں پیدا ہوئے تھے تو ان بچوں کا کوئی قریب نسبی عصبہ نہیں کہ بچے ماں کے تابع ہو کر مسلمان قرار پائے۔

۳-ولد الزنا کا کوئی عصبہ نسبی نہیں۔

۴-زن و شو اگر لعان کریں تو بچہ بے عصبہ نسبی رہ جائے گا۔

۵-ایک بچہ سڑک پر پڑا ہوا ملا اس کی پرورش کی گئی تو اس کا عصبہ نسبی کوئی نہیں۔

marfat.com

اور اخیر میں فرماتے ہیں کہ

اس کے علاوہ اور دیگر صورتیں بھی ممکن ہیں اور ان میں بعض صورتیں علم عدم کی ہیں جیسے ولد زنا و لعان، اور بعض صورتیں عدم علم کی جیسے لقیط اور مقصود اس سے بھی حاصل کہ تورث بے علم ہا ممکن ہے۔ اور اس محققانہ رسالے میں تنقیح مسائل کے لئے جو چھ بحثیں بطور استدلال پیش کی گئی ہیں وہ کل گیارہ ہیں۔

marfat.com

احادیث

المقصد النافع فی عصوبة الصنف الرابع

میراث وولایت اور عصبات واولیٰ الارحام سے متعلق چند احادیث کریمہ

۱۰۹۔ عبد بن حمید وابن جریر اپنی تفسیر میں قتادہ سے راوی ان ابا بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه قال فی خطبة الا ان الایة التی ختم بها سورة الانفال انزلها فی اولی الارحام بعضهم اولی ببعض فی کتاب الله ماجرت به الرحم من العصبة هذا مختصر

بے شک حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ سن لو بے شک وہ آیہ کریمہ کہ جس پر ختم ہوئی سورۂ انفال اسے اللہ نے ذوی الارحام کے بارے میں نازل فرمایا ہے ان میں بعض اولیٰ ہیں بعض سے اللہ کی کتاب میں۔ (مولف)

۱۱۰۔ احمد و بخاری و مسلم وترمذی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الحقوا الفرائض باهلها فما بقی فهو لاولی رجل ذکر

اہل فرائض کو ان کے حصے دے دو پھر جو بچے وہ قریب تر مرد کے لئے ہے۔ (مولف)

(بخاری ۲/ ۹۹۷ باب میراث الولد من ابیه وامه)

۱۱۱۔ صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما من الاوانا اولٰی به فی الدنیا والاخرة فاقرؤا ان شئتم النبی اولیٰ بالمومنین من انفسهم فایما مومن مات وترك ما لا فلورثته وعصبة من کانوا ومن ترك دینا اوضیاعا فلیاتنی فانا مولاه والحدیث عند الشیخین و احمد والنسائی وابن ماجه وغیرهم عنه بنحوه

کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ میں دنیا و آخرت میں سب سے زیادہ اس کا والی نہ ہوں تمہارے جی میں آئے تو یہ آیۂ کریمہ پڑھو کہ نبی زیادہ والی ہے مسلمانوں کا انکی جانوں سے تو جو مسلمان مرے اور ترکہ چھوڑے تو وہ اس کے ورثہ اور عصبہ میں جو بھی ہوں اور جو اپنے اوپر کوئی دین یا بیکس بے زر

marfat.com

وارث چھوڑے وہ میری پناہ میں آئے کہ اس کا مولیٰ میں ہوں۔(مولف) مسلم ۲/ ۳۶ کتاب الفرائض)

۱۱۲۔ احمد وابوداؤد ونسائی وابن ماجہ بیہقی بسند صحیح بطریق عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما احترز (احوز) **الولد او الوالد فهو لعصبة من كان.**

جو مال لڑکا یا باپ چھوڑے وہ عصبہ کے لئے ہے خواہ کوئی ہو۔(مولف)(ابوداؤد ۲/ ۴۰۴ باب فی الولاء)

۱۱۳۔ عبدالرزاق اپنی مصنف میں ابراہیم نخعی سے راوی امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں **كل نسب توصل عليه فى الاسلام فهو وارث موروث.**

اسلام میں نسب جہاں جا کر ملے موجب وراثت ہے۔(مولف)(کنزالعمال ۱۱/ ۲۳)

۱۱۴۔ سنن بیہقی میں ہے **عن جرير عن المغيرة عن اصحابه قال كان على رضى الله تعالىٰ عنه اصحابه اذا لم يجدوا ذاسهم اعطوا القرابة وما قرب اوبعد اذا كان رحما فله المال اذا لم يوجد غيره.**

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اصحاب کو فرمایا کرتے تھے کہ جب ذی سہم نہ ملے تو رشتہ دار پاس کا ہو یا دور کا سب مال اسی کا ہے جب کہ کوئی اور نہ ہو۔(مولف)"فتاوی رضویہ ج ۱۰، ص ۳۸۱ المقصد النافع"

۱۱۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لايرث المسلم الكافر ولاالكافر المسلم.** رواه الشيخان عن اسامة بن زيد **رضى الله تعالىٰ عنهما.**

مسلمان کافر کا وارث نہیں اور نہ کافر مسلمان کا۔(مولف)"فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۳۸۲ المقصد النافع"(بخاری ۲/ ۱۰۰۱ باب **لايرث المسلم الكافر** الخ)

۱۱۶۔ عبدالرزاق اپنی مصنف میں اور ابن جریر و بیہقی ضحاک بن قیس سے راوی **انه كان طاعون بالشام فكانت القبيلة تموت باسرها حتىٰ ترثها القبيلة الاخرىٰ. الحديث**

یعنی زمانہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ملک شام میں طاعون واقع ہوتا کہ سارا قبیلہ مر جاتا یہاں تک کہ دوسرا قبیلہ اس کا وارث ہوتا"فتاوی رضویہ ج ۱۰، ص ۳۸۵ المقصد النافع"(کنزالعمال ۱۱/ ۱۷)

۱۱۷۔ سنن ابی داؤد و جامع ترمذی میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی

مولی النبی (للنبی) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مات وترك شیئاً و لم یدع ولدا ولا حمیما فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعطوا میراثہ من اھل قریتہ

(ابوداؤد ۲/ ۳۰۲ باب فی میراث ذوی الارحام)

۱۱۸۔ مسند الفردوس میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ان وردان مولی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقع من عذق نخلة فمات فاتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بمیراثہ فقال انظروا لہ ذا قرابة قالوا مالہ ذوقرابة قال فانظروا ھم شھر یا لہ فاعطوہ میراثہ یعنی بلدیا لہ.

ان دونوں کا حاصل یہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک غلام آزاد شدہ نے انتقال فرمایا ان کے نہ اولاد تھی نہ کوئی قرابت دار، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا ترکہ ان کے ایک ہم وطن کو عطا فرمادیا۔ علماء فرماتے ہیں یہ عطا فرمانا بطور تصدق تھا نہ بطور توریث اور خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بذریعہ ولائے عتاقہ وارث نہ ہوئے کہ انبیاء کرام نہ کسی کے وارث ہوں نہ کوئی ان کا وارث ہو، علیہم الصلوۃ والسلام۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، ص ۳۸۳ المقصد النافع"۔

علم فرائض کو حدیث میں نصف علم کہا گیا ہے کہ اور یہی علم سب سے پہلے امت سے اٹھالیا جائے گا

۱۱۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تعلموا الفرائض وعلموہ (ھا) الناس فانہ نصف العلم وھو ینسیٰ وھو اول علم (شی) ینزع من امتی

فرائض سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ کہ وہ نصف علم ہے اور وہ بھولا جاتا ہے اور پہلا علم ہے جو میری امت سے نکل جائے گا۔ رواہ ابن ماجة والحاکم عن ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ "فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، ص ۳۸۷ المقصد النافع" (ابن ماجہ ۱/ ۹۹ اباب الحث علی تعلیم الفرائض)

marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد دہم

وارث کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے وارث کے لئے وصیت نافذ نہیں ہوگی

۱۲۰۔ حدیث میں ہے ان اللہ اعطی کل ذی حقہ الالاوصیۃ لوارث الا ان یشاء الورثۃ

بے شک اللہ تعالٰی نے ہر حق والے کو اس کا حق عطا فرمایا سن لو ورثہ کی مرضی کی بغیر کسی وارث کے لئے وصیت نہیں۔ (مولف) "فتاوٰی رضویہ ج۱۰، ص ۴۳۸" (ابوداؤد ۲/ ۳۹۶ باب ماجا فی الوصیۃ للوارث)

کسی بھی کام میں غور و فکر کرنے اور عجلت نہ کرنے کی حدیث میں تاکید آئی ہے

۱۲۱۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں من استعجل اخطاء

جو جلدی کرتا ہے خطا میں پڑتا ہے (مولف) "فتاوٰی رضویہ ج۱۰، ص ۴۷۵"

میراث و عصبہ کے متعلق تین حدیثیں

۱۲۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں العمریٰ میراث اھلھا رواہ مسلم عن جابر

عمریٰ اس کے مالک کی میراث ہے۔ عمریٰ وہ مکان یا زمین جس کو زندگی بھر کے لئے دے دیا جائے۔ (مولف) (مسلم ۲/ ۳۸ باب العمریٰ)

۱۲۳۔ دوسری روایت میں ہے فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم العمریٰ لمن وھبت لہ

عمریٰ اس کے لئے ہے جس کو ہبہ کیا جائے (مولف) "فتاوٰی رضویہ ج۱۰، ص ۴۸۱" (مسلم ۲/ ۳۸ باب العمریٰ)

۱۲۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں اجعلوا الاخوات من البنات عصبۃ

یعنی بہنوں کو بیٹیوں کے ہمراہ عصبہ بنالو۔ (مولف) "فتاوٰی رضویہ ج۱۰، ص ۴۹۱"

marfat.com

تعارف

فتاوی رضویہ جلد یازدہم

مسائل کلامیہ وفقہیہ کے جزئیات وفوائد کا عظیم ذخیرہ "فتاوی رضویہ جلد یازدہم" امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مختلف الانواع معلومات وتحقیقات کی نادر روزگار مثال ونظیر ہے۔

اس جلد میں کسی متعینہ ابواب وفصول پر مستقل طور سے بحث تو نہیں کی گئی ہے البتہ مسائل عقائد وکلام اور دیگر مختلف ومتفرقات وغیر مستقل عناوین ومباحث پر جس انداز حکیمانہ سے معلومات افزا بحث کی گئی ہے وہ امام احمد رضا کے دانش ومنیش اور ان کی فکر وآگہی کا ثبوت مسلسل اور نقش دوام ہے۔

ان میں سے کچھ مسائل ومباحث یہ ہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل ومناقب، علم غیب، سرکار کے آباء کرام کا اسلام، مسئلہ حاضر وناظر، امتناع نظیر، فضائل عیسیٰ علیہ السلام، فضائل صدیق وفاروق، فضائل سادات واہل بیت اطہار، نسب، فضائل صحابہ، بارہ خلفاء کا بیان، حیات انبیاء، فضائل غوث اعظم، فضیلت امام اعظم ابو حنیفہ، تعظیم صحابہ، مشاجرات صحابہ میں کلام نہ کرنا، عقائد، ایمان، کفر، اللہ تعالیٰ کا کسی مکان میں نہ ہونے کی بحث، فضیلت حسنین کریمین، فضیلت مومن، نماز، قرأت، حج، طواف، احوال ارواح، احوال قیامت، احوال جنت ودوزخ، احوال قبر، حشر ونشر، مسئلہ شفاعت، خروج دجال، تصرفات اولیاء، استمداد بالغیر، ایصال ثواب، زیارت قبور، میلاد وقیام، انگوٹھے چومنا، فضائل درود، احوال شیاطین وجن، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، تقلید ائمہ، اختلاف ائمہ کی بحث، حلت وحرمت، رد بدمذہباں، تاریخ وہابیہ، خیانت وبدعہدی، تاریخ وسیر، گیارہویں شریف کا جواز، اعراس اولیاء کا ثبوت، سماع موتی، مسئلہ تعزیہ، تقدیر وتدبیر، منطق جدید، عقول عشرہ، وغیرہ۔

اس کے علاوہ سینکڑوں مسائل ایسے ہیں جنہیں کسی عنوان سے منسوب ومقید کرنا ذرا دشوار ومشکل ہے۔

marfat.com

مذکورہ مضامین و مباحث پر مشتمل پیش نظر جلد میں ۱۸۵ مسائل علمیہ کی تحقیقات بالغہ ہیں۔ اور اس جلد میں تحقیقی و علمی اور نہایت وقیع وگرانقدر ۹ مستقل رسائل شامل ہیں۔

ان میں سے آٹھ رسائل سے احادیث کا استخراج عمل میں آیا ہے ان کا تعارف و تذکرہ ان کے اصلی مقام پر قلم بند کیا جائے گا۔

اور جس رسالہ سے کوئی حدیث نہیں لی گئی ہے وہ یہ ہے۔

السهم الشهابی علی خداع الوهابی۔ (وہابی کے فریب کا پردہ فاش)

اس رسالہ میں ایک غیر مقلد مصنف کی کتاب کے کچھ اقتباسات کے متعلق سوال کیا گیا ہے کہ اس نے یہ لکھا ہے کہ

حنفی اور غیر مقلد کا اختلاف صرف فروعات میں ہے ورنہ اصول دین میں دونوں متفق و متحد ہیں وغیر ذلك من الهفوات،

امام احمد رضا بریلوی نے اس منصفانہ رسالہ میں دلائل و براہین سے یہ ثابت کیا ہے کہ احناف کا غیر مقلدین سے اختلاف فروعی نہیں بلکہ بکثرت اصول دین و عقائد میں دونوں کا اختلاف شدید ہے، وہ مصنف غیر مقلد ہے حنفیہ کا بد خواہ اور مکار ہے، لادین ہے گمراہ و گمراہ گر ہے۔

پھر امام احمد رضا نے اسی کی بعض کتاب سے ۵۰ مسائل میں غلطیوں کی نشاندہی کی ہے اور تاکید فرمائی ہے کہ ایسی کتاب کا بچے یا جوان کسی کو پڑھنا پڑھانا یا پڑھنے کی ترغیب دینا ناجائز و حرام اور گناہ پر معاونت ہے"

اور یہ رسالہ ۱۶ صفحات پر مشتمل ہے۔

اور مسائل مختلفہ و متنوعہ پر مملو و مشتمل یہ جلد جہازی سائز کے ۳۴۳ صفحات پر مبسوط ہے اور اس میں مع جملہ رسائل و مسائل کے ۱۸۱ احدیثیں حوالہ قرطاس و قلم ہیں۔

marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلدیازدہم

عبادت و تقویٰ کے لئے علم ضروری ہے

۱۔ حدیث شریف میں ہے المتعبد بغیر فقه کالحمار فی الطاحون۔

بے علم کے عابد بننے والا ایسا ہے جیسے چکی میں گدھا کہ محنت کرے اور اسے کچھ حاصل نہیں۔ رواہ ابونعیم فی الحلیة عن واثلة بن الاسقع رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔ "فتاوی رضویہ، ج۱۱، ص۲۲" (کنزالعمال ۱۰/ ۸۰)

اولاد فاطمہ پر تنقید سے چشم پوشی کرنی چاہئے کہ اہل بیت کا کوئی فعل ناپسندیدہ تو ہو سکتا ہے مگر ذات ناپسندیدہ نہیں حدیث میں ہے۔

۲۔ اخرج ابوسعید فی شرف النبوة انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال یا فاطمة ان الله یغضب و یرضی لرضاك فمن اذی احد امن ولدها فقد تعرض لهذا الخطر العظیم لانه اغضبها ومن احبهم فقد تعرض لرضاها۔

امام ابو سعید نے کتاب شرف النبوۃ میں یہ روایت نقل کی، اے فاطمہ تیری ناراضی سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اور تیری رضا سے خدا راضی ہوتا ہے تو جو ان کی اولاد میں سے کسی کو اذیت دے تو اس نے بڑی خطرناک بات مول لی کیونکہ ان کی اذیت حضرت فاطمہ کو ضرور دکھ پہنچائے گی، اور جس نے ان سے محبت کی تو جناب زہرا کی رضامندی کا حقدار ہوا۔ "فتاوی رضویہ، ج۱۱، ص ۲۷" (کنزالعمال ۱۳/ ۹۶)

بلاشبہ ہر ولی کعبہ معظمہ سے افضل ہے

۳۔ سنن ابن ماجہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے میں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ کعبہ معظمہ کا طواف کرتے اور فرماتے ما اطیبك و اطیب ریحك ما اعظمك و ما اعظم حرمتك و الذی نفس محمد بیده لحرمة المؤمن اعظم عندالله حرمة منك۔

marfat.com

اے کعبہ تو کتنا پاکیزہ ہے اور تیری خوشبو کتنی پاکیزہ ہے، تو کیسا عظیم ہے اور تیری حرمت کتنی بڑی ہے قسم اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جان ہے بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک مسلمان کی حرمت تیری حرمت سے بہت زیادہ ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۳۰" (ابن ماجہ ۲/ ۲۹۰، باب حرمۃ دم المومن و مالہ)

مذہب حنبلی اسلام کا ربع ہے

۴۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا جعلتك ربع الاسلام۔

ہم نے تمہیں اسلام کا چہارم کیا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۳۳"

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلیل القدر صحابۂ کرام سے ہیں ان کے فضائل و مناقب پر چند حدیثیں۔

۵۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اسلم الناس و آمن عمر و بن العاص۔

بہت لوگ وہ ہیں کہ اسلام لائے مگر عمرو بن عاص ان میں ہیں جو ایمان لائے۔ رواہ الترمذی عن عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه۔ (ترمذی ۲/ ۲۲۴، مناقب عمر و بن العاص)

۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں عمر و بن العاص من صالح قریش۔

عمرو بن عاص صالحین قریش سے ہیں۔ رواہ الامام احمد فی مسندہ عن سیدنا طلحة بن عبیدالله احد العشرة المبشرة رضی الله تعالیٰ عنهم اجمعین۔ (مسند احمد ۱/ ۲۶۰)

۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں نعم اهل البیت عبدالله و ابو عبدالله و ام عبدالله۔

بہت اچھے گھر والے ہیں عبداللہ بن عمرو بن العاص اور عبداللہ کا باپ اور اس کی ماں۔ رواہ البغوی و ابویعلی عن طلحة رضی الله تعالیٰ عنه واخرجه ابن سعد فی الطبقات بسند عن ابن ابی ملیکة و زاد یعنی عبدالله بن عمر و بن العاص۔ (کنز العمال ۱۲/ ۳۰۰)

۸۔ ایک بار اہل مدینہ طیبہ کو کچھ ایسا خوف سا پیدا ہوا کہ متفرق ہو گئے سالم مولی ابی حذیفہ اور عمرو بن العاص دونوں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہما تلوار لے کر مسجد شریف میں حاضر رہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا اور اس میں ارشاد کیا الایکون فزعکم الی

الله و رسوله الا فعلتم کما فعل هذان الرجلان المومنان۔

کیوں نہ ہوا کہ تم خوف میں اللہ ورسول کی طرف التجا لاتے تم نے ایسا کیوں نہ کیا جیسا ان دونوں ایمان والے مردوں نے کیا۔ "فتاوی رضویہ، ج۱۱، ص۴۰"

اپنے آپ کو ذلت پر پیش کرنا منع ہے

۹۔ حدیث میں ہے **من اعطی الدنیة من نفسه طائعا غیر مکرہ فلیس منا۔**

جو بغیر اکراہ کے بخوشی کسی کو اپنی طرف سے رزیل چیز دے بطور عطیہ وہ ہمارے گروہ سے نہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱۱، ص۷۳"

انسانی دانائی و سمجھ کے مدارج و مراتب مختلف ہیں

۱۰۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **رب سامع اوعیٰ من مبلغ۔**

بہت سے سننے والے (حدیث کے) پہنچانے والے سے زیادہ محفوظ رکھنے والے ہوتے ہیں۔ (مولف)

۱۱۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **رب حامل فقه الی من هو افقه منه۔**

بہت سے حاملان فقہ یعنی دینی معلومات رکھنے والے ایسے ہوتے ہیں کہ اپنی معلومات اپنے سے زیادہ دینی سمجھ بوجھ رکھنے والے کو پہنچاتے ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱۱، ص۴۴"۔ (ابن ماجہ اوّل، ص۲۱، باب من بلغ علما)

انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام سب حیات حقیقی دنیاوی جسمانی زندہ ہیں

۱۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **الانبیاء احیاء یصلون فی قبورهم۔**

انبیاء سب زندہ ہیں اپنی قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱۱، ص۴۵"۔ (شرح الصدور، ص۱۶۹)

امور مباحہ و شرعیہ کے لئے سفر کرنا جائز و درست ہے اس حدیث میں اگرچہ صرف تین مقامات کا بیان ہے مگر دوسرے مقام پر سفر کر کے جانے کی ممانعت نہیں ہے

۱۳۔ حدیث **لاتشدوا الرحال الا الی ثلثة مساجد۔**

یعنی کسی مسجد کی زیارت کے لئے کجاوے نہ کسو یعنی سفر اختیار نہ کرو بجز تین مساجد، مسجد حرام و مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱۱، ص۵۳" (نسائی ۱/ ۱۱۴، ماتشدالرحال الیه من المساجد)

marfat.com

بارہ خلفاء بادشاہ اور والیان ملک ہوں گے ان کا زمانہ اچھا ہوگا ان کے والیٔ ملک ہونے پر اجماع امت ہوگا وہ سب دین حق پر عمل کریں گے

۱۴۔ صحیح مسلم میں ہے لایزال امر الناس ماضیا ماولھم اثنی عشر رجلا کلھم من قریش۔

لوگوں کی امارت کا معاملہ برابر جاری رہے گا ان کے والی بارہ مرد ہوں گے جو سب کے سب قریش قبیلہ کے ہوں گے۔ (مولف) (مسلم ۲/ ۱۱۹، کتاب الامارۃ)

۱۵۔ مسند امام احمد و بزار و صحیح مستدرک میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند حسن ہے انہ سئل کم یملك هذه الامة من خلیفة فقال سألنا عنها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اثنا عشر کعدة نقباء بنی اسرائیل۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال ہوا کہ اس امت کے خلفاء کتنے ہوں گے فرمایا کہ ہم نے اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا تھا (ارشاد فرمایا تھا کہ) بنی اسرائیل کے نقیبوں کی تعداد کے مثل بارہ ہوں گے۔ (مولف) (مسند احمد ۱/ ۶۵۷)

۱۶۔ صحیح مسلم میں ہے لایزال الاسلام عزیزا الی اثنی عشر خلیفة کلھم من قریش۔

دین اسلام بارہ خلیفہ ہونے تک برابر معزز رہے گا وہ خلفاء سب قبیلہ قریش سے ہوں گے۔ (مولف) (مسلم ۲/ ۱۱۹، کتاب الامارۃ)

۱۷۔ بزار و طبرانی ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی لایزال امر امتی صالحا۔

میری امت کی امارت ہمیشہ صلاح والی رہے گی۔ (مولف)

۱۸۔ سنن ابی داؤد میں ہے لایزال هذا الدین قائما حتی یکون علیکم اثنا عشر خلیفة کلھم تجتمع علیه الامة۔

یہ دین برابر قائم رہے گا یہاں تک کہ تم پر بارہ خلفاء ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک پر پوری امت کا اتفاق رہے گا۔ (مولف) (ابوداؤد ۲/ ۵۸۸، اول کتاب المھدی)

بارہ خلفاء میں سے دو اہل بیت سے ہوں گے

۱۹۔ استاذ امام بخاری و مسلم مسدد کی مسند کبیر میں ابوالجلد سے ہے انه لاتھلك هذه الامة حتی یکون منها اثنا عشر خلیفة کلھم یعمل بالھدی و دین الحق منھم رجلان من اھل بیت محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

marfat.com

یہ امت ہلاک نہیں ہو گی یہاں تک کہ ان میں بارہ خلفاء ہوں گے سب کے سب ہدایت اور دین حق پر عمل کریں گے ان میں سے دو آدمی اہل بیت کرام سے ہوں گے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۵۸"

درود پاک پڑھنے کے فوائد

۲۰۔ حدیث میں ہے کہ من صلی علی واحدا صلی اللہ علیہ عشرا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت بھیجے گا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۶۷" (الترغیب و الترھیب ۲/ ۴۹۴ الترغیب فی اکثار الصلوٰۃ الخ)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیشک دافع البلاء اور حاجت روا ہیں اس کے ثبوت میں تین حدیث

۲۱۔ بیہقی دلائل النبوۃ اور ابو سعد شرف المصطفیٰ میں راوی خفاف بن نضلہ نے حاضر بارگاہ ہو کر عرض کی حتی وردت الی المدینۃ جاھدا کی اراك فتفرح الکربات۔

میں کوشش کرتا ہوا مدینہ میں حاضر ہوا کہ زیارت اقدس سے مشرف ہوں تو حضور میری سب مشکلیں کھول دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی عرض پسند کی اور تعریف فرمائی۔

۲۲۔ مخ المدح امام ابن سید الناس میں ہے حرب بن ریطہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی

لقد بعث اللہ النبی محمدا
بحق و برھان الھد یکشف الکربا

خدا کی قسم اللہ عزوجل نے اپنے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حق اور قطعی دلیل ہدایت کے ساتھ ایسا بھیجا کہ حضور دفع بلا فرماتے ہیں۔

۲۳۔ عمر بن شیبہ بطریق عامر شعبی راوی اسود بن مسعود ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی۔

انت الرسول الذی یرجی فواضلہ عند القحوط اذا ما اخطأ المطر

یارسول اللہ حضور وہ رسول ہیں جن کے فضل کی امید کی جاتی ہے قحط کے وقت جب مینہ خطا کرے

حضور دافع البلا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کو دافع البلاء فرمایا۔

marfat.com

۲۴۔ابن شاذان عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازے پر فرمایا

یا حمزۃ یا کاشف الکربات یا ذاب عن وجہ رسول اللہ

اے حمزہ اے دفع بلا اے حمزہ اے چہرۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دشمنوں کے دفع کرنے والے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۸۱"

تعظیم و تکریم کے لئے قیام کے جواز پر تین حدیثیں

۲۵۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تکریم حضرت بتول زہرا کے لئے قیام فرماتے اور حضرت بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا تعظیم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے قیام کرتیں۔

۲۶۔ سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس وقت حاضر ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کرام کو ان کے لئے قیام کا حکم فرمایا۔ (بخاری ۲/ ۵۹۱، باب مرجع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من الاحزاب الخ)

۲۷۔انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجلس انور سے اٹھتے قمنا قیاما حتی نراہ دخل بعض بیوت ازواجہ

ہم سب کھڑے ہو جاتے اور کھڑے رہتے جب تک کہ حضور حجرات شریفہ میں سے کسی میں تشریف نہ لے جاتے۔ (بعض حدیث میں قیام کی ممانعت وارد ہوئی ہے تو وہ ممانعت قیام اعاجم سے ہے کہ ان کا بادشاہ تخت پر بیٹھا ہوتا اور درباری تصویر بنے ہوئے سامنے کھڑے رہتے لہذا ایسے ہی قیام کی ممانعت ہے نہ کہ مطلق قیام کی نفی مراد۔ مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۹۲"۔

حسن و حسین جوانان جنت کے سردار ہیں

۲۸۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سرداری حضرات سبطین کریمین کو حفظ تعلیم کے لئے جوانان اہل جنت سے خاص فرمایا الحسن و الحسین سید اشباب اھل الجنۃ۔

کہ خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو شامل نہ ہوا اور متعدد صحیح حدیثوں میں اسی کے تتمہ میں فرمایا ابوھما خیر منھما۔

حسن و حسین جوانان اہل جنت کے سردار ہیں اور ان کا باپ ان سے افضل ہے۔ رواہ ابن ماجۃ و الحاکم عن ابن عمر و الطبرانی فی الکبیر عن قرۃ بن ایاس بسند حسن و عن مالک بن الحویرث و الحاکم و صححہ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔ "فتوی

رضویہ، ج ۱۱، ص ۹۴"(ترمذی ۲/ ۲۱۷، مناقب ابی محمد الحسن و الحسین)

حضرت امیر معویہ کیلئے حضور علیہ السلام نے دعا فرمائی

۲۹۔ حضرت امیر معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجلہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے ہیں۔ صحیح ترمذی شریف میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا فرمائی **اللھم اجعلہ ھادیا مھدیا و اھدی بہ۔**

الٰہی اسے راہ نما راہ یاب کر اور اس کے ذریعہ سے لوگوں کو ہدایت دے۔" فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۹۵"(ترمذی ۲/ ۲۲۴، مناقب معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

صحابہ پر طعن و تشنیع یا ان کے آپسی مشاجرات پر تنقید وانگشت نمائی جائز نہیں

۳۰۔ امیر المومنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابن عساکر کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **تکون لاصحابی زلۃ یغفر ھا اللہ لھم لسابقتھم معی ثم یأتی قوم بعدھم یکبھم اللہ علی مناخرھم فی النار۔**

میرے اصحاب سے لغزش ہوگی جسے اللہ عزوجل معاف فرمائے گا اس سابقہ کے سبب جو ان کو میری بارگاہ میں ہے پھر ان کے بعد کچھ لوگ آئیں گے کہ انہیں اللہ تعالیٰ ان کے منہ کے بل جہنم میں اوندھا کرے گا۔" فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۹۶"(کنز العمال ۱۲/ ۱۵۵)

زیارت قبور سنت ہے

۳۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **الا فزوروھا فانھا تزھد کم فی الدنیا و تذکر کم فی الآخرۃ۔**

سن لو قبور کی زیارت کرو کہ وہ تمہیں دنیا میں بے رغبت کرے گی اور آخرت یاد دلائے گی۔

"فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۹۷"(ابن ماجہ اوّل، ص ۱۱۴، باب ماجأ فی زیارۃ القبور)

صحابہ پر طعن جائز نہیں

۳۲۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **اذا ذکر اصحابی فامسکوا۔**

جب میرے صحابہ کا ذکر آئے تو زبان روکو۔۔(مشاجرات صحابہ میں مداخلت حرام ہے چہ جائیکہ ان کے آپسی معاملات کے باعث ان پر طعن و تشنیع۔ مولف)"فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۰۴" (کنز العمال ۱/ ۱۵۹)

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت وسیادت پر ایک حدیث

۳۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امام حسن کو گود میں لے کر فرمایا تھا ان ابنی

marfat.com

هذا سید لعل الله ان یصلح به بین فئتین عظیمتین من المسلمین۔

بیشک میرا یہ بیٹا سید ہے، میں امید کرتا ہوں کہ اللہ اس کے سبب سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرادے گا۔ (امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلافت سپرد فرمائی اور اس سے صلح و بندش جنگ مقصود تھی اور یہ صلح و تفویض خلافت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے بموجب اللہ و رسول کی پسند سے ہوئی۔ مولف) (بخاری ۱/ ۵۳۰، مناقب الحسن و الحسین)

عوام مومنین بعض ملائکہ سے عند اللہ محبوب ہیں

۳۴۔ حدیث میں ہے رب العزت جل و علا فرماتا ہے عبدی المومن احب الی من بعض ملائکتی۔

میرا مسلمان بندہ مجھے میرے بعض فرشتوں سے زیادہ پیارا ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۰۵" (کنز العمال ۱/ ۱۲۹)

ذکر الٰہی کے وقت بندہ رب کا جلیس و ہم نشیں ہوتا ہے

۳۵۔ حدیث قدسی میں ہے رب عزوجل فرماتا ہے انا جلیس من ذکرنی۔

میں اپنے یاد کرنے والوں کا ہمنشیں ہوں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۱۸"۔ (کنز العمال ۱/ ۳۸۷)

امت کے نیک اعمال سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوش ہوتے ہیں

۳۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من فرح بنا فرحنا به۔

جو ہماری خوشی کرتا ہے ہم اس سے خوش ہوتے ہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۲۸"

کوا کھانا حرام ہے

۳۷۔ سنن ابن ماجہ شریف میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ فرمایا من یاکل الغراب وقد سماه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فاسقا و الله ماهو من الطیبات.

کوا کون کھائے گا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو ان کا نام فاسق رکھا ہے خدا کی قسم وہ پاک چیزوں سے نہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۳۱" (ابن ماجہ ۲/ ۲۴۱، باب الغراب)

انسانی کمال یہ ہے کہ وہ صفت تقویٰ سے متصف ہو

۳۸۔ حدیث میں ہے لو ان اولکم و آخرکم و انسکم و جنکم کانوا علی اتقی

قلب رجل و احدمنکم۔

یعنی کاش تم میں کا سب سے اگلا شخص اور سب سے پچھلا اور سب انسان و جنات، بڑے سے بڑے متقی قلب والے شخص کی صفت پر ہو جاتے۔ (مولف) (کنز العمال ۲۰/ ۳۴۳)

جنت و دوزخ کے مکالمے پر ایک حدیث

۳۹۔ حدیث میں ہے تحاجت الجنة والنار فقالت النار اوثرت بالمتکبرین وقالت الجنة فما لی لایدخلنی الاضعفاء الناس. الحدیث۔

جنت و دوزخ نے حجت کی تو دوزخ نے کہا کہ میں نے تکبر و جبر کرنے والے کو رونق دیا، اور جنت نے کہا کہ اس لئے مجھ میں کمزور لوگ ہی داخل ہوں گے۔ یعنی عاجزی و انکساری کرنے والے مسلمان۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۰۰" (مسلم ۲/ ۳۸۲، باب جھنم)

روز قیامت شان محبوبی کا اظہار ہو گا کہ تمام مخلوق خدا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف رجوع کرے گی

۴۰۔ حدیث صحیح مسلم ہے یرغب الی فیه الخلق حتی خلیل الله ابراهیم۔

مخلوق الٰہی میری طرف رغبت کرتی ہے یہاں تک کہ اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام بھی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۰۵" (مسند احمد ۶/ ۱۵۱)

marfat.com

تعارف

اسماع الاربعین فی شفاعة سید المحبوبین
(چالیس احادیث شفاعت)

۱۳۰۵ھ میں سوال پیش کیا گیا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شفیع ہونا کس حدیث سے ثابت ہے؟

اس کے آغاز جواب میں امام احمد رضا بریلوی نہایت پر جلال انداز میں فرماتے ہیں کہ

سبحان اللہ ایسے سوال سن کر کتنا تعجب آتا ہے کہ مسلمان و مدعیان سنت، اور ایسے واضح عقائد میں تشکیک کی آفت،

یہ بھی قرب قیامت کی ایک علامت ہے، احادیث شفاعت بھی ایسی چیز ہیں جو کسی طرح چھپ سکیں؟ بیسیوں صحابہ، صدہا تابعین، ہزارہا محدثین ان کے راوی، حدیث کی ہر گونہ کتابیں صحاح، سنن، مسانید، معاجیم، جوامع اور مصنفات ان سے مالا مال ہیں، اور اہل سنت کا ہر متنفس یہاں تک کہ زناں واطفال بلکہ دہقانی جہال بھی اس عقیدے سے آگاہ و خبر دار ہے، اور خدا کا دیدار محمد کی شفاعت ایک ایک کی زبان پر جاری ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اس کے بعد امام احمد رضا نے نہ صرف احادیث شریفہ بلکہ آیات قرانیہ سے بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شفیع ہونا، اور شفاعت فرمانا ثابت واخذ فرمایا ہے۔

اور اس رسالہ مبارکہ میں اگرچہ چالیس حدیثوں کا حوالہ ہے مگر مکررات کو چھوڑ کر صرف ۱۹ احدیثیں شامل تحریر ہیں۔

marfat.com

احادیث

اسماع الاربعین فی شفاعة سید المحبوبین

شفاعت مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کے شفیع المذنبین ہونے سے متعلق ۱۹ احادیث جلیلہ۔

۴۱۔ صحیح بخاری شریف میں ہے حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی مقام محمود کیا چیز ہے؟ فرمایا **هو الشفاعة**۔

وہ شفاعت ہے۔ (مسند احمد ۳/ ۲۵۳)

۴۲۔ دیلمی مسند الفردوس میں امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی جب آیت کریمہ **ولسوف یعطیك ربك فترضیٰ** اتری حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **اذن لا ارضی و واحد من امتی فی النار**۔

یعنی جب اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی کر دینے کا وعدہ فرماتا ہے تو میں راضی نہ ہوں گا اگر میرا ایک امتی بھی دوزخ میں رہا۔ **اللھم صل و سلم و بارك علیه**۔

۴۳۔ طبرانی اوسط اور بزار مسند میں اس جناب مولیٰ المسلمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **اشفع لامتی حتی ینادینی ربی ارضیت یا محمد فاقول ای رب رضیت**۔

میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا یہاں تک کہ میرا رب پکارے گا اے محمد تو راضی ہوا؟ میں عرض کروں گا اے رب میرے میں راضی ہوا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۳۴" اسماع الاربعین۔

۴۴۔ شفاعت کبریٰ کی حدیثیں جن میں صاف صریح ارشاد ہوا کہ عرصات محشر میں وہ طویل دن ہوگا کہ کاٹے نہ کٹے، اور سروں پر آفتاب اور دوزخ نزدیک، اس دن سورج میں دس برس کامل کی گرمی جمع کریں گے اور سروں سے کچھ ہی فاصلہ پر لا کر رکھیں گے، پیاس کی وہ شدت کہ خدا نہ دکھائے، گرمی وہ قیامت کی کہ اللہ بچائے بانسوں پسینہ زمین میں جذب ہو کر اوپر چڑھے گا یہاں تک کہ گلے گلے سے بھی اونچا ہوگا، جہاز چھوڑیں تو بہنے لگیں، لوگ اس میں غوطے کھائیں

marfat.com

گے گھبرا گھبرا کر دل حلق تک آجائیں گے لوگ ان عظیم آفتوں میں جان سے تنگ آکر شفیع کی تلاش میں جا بجا پھریں گے، آدم ونوح خلیل وکلیم و مسیح علیھم الصلاۃ والسلام کے پاس حاضر ہو کر جواب صاف سنیں گے سب انبیاء فرمائیں گے ہمارا یہ مرتبہ نہیں، ہم اس لائق نہیں، ہم سے یہ کام نہ نکلے گا، نفسی نفسی تم اور کسی کے پاس جاؤ یہاں تک کہ سب کے بعد حضور پرنور خاتم النبیین سید الاولین والاخرین شفیع المذنبین رحمۃ للمومنین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا لھا انا لھا فرمائیں گے یعنی میں ہوں شفاعت کے لئے، پھر آپ رب کریم جل جلالہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سجدہ کریں گے ان کا رب تبارک و تعالیٰ ارشاد فرمائے گا یا محمد ارفع راسك و قل تسمع و سل تعطه و اشفع تشفع۔ اے محمد اپنا سر اٹھاؤ اور عرض کرو تمہاری بات سنی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں عطا ہوگا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول ہے یہی مقام محمود ہوگا۔ جہاں تمام اولین و آخرین میں حضور کی تعریف و حمد و ثنا کا غل پڑ جائے گا اور موافق و مخالف سب پر کھل جائے گا بارگاہ الٰہی میں جو وجاہت ہمارے آقا کی ہے کسی کی نہیں اور ملک عظیم جل جلالہ کے یہاں جو عظمت ہمارے مولیٰ کے لئے ہے کسی کے لئے نہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۳۵" اسماع الاربعین۔ (بخاری ۲/ ۱۱۱۸، باب کلام الرب یوم القیمۃ الخ)(الترغیب و الترھیب، ۴/ ۴۳۵۔۴۳۷، فصل فی الشفاعۃ وغیرھا)

گنہگاران امت کی حضور شفاعت فرمائیں گے

۴۵۔ امام احمد بسند صحیح اپنی مسند میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور ابن ماجہ حضرت ابو موسیٰ اشعری سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں خیرت بین الشفاعۃ و بین ان یدخل شطر امتی الجنۃ فاخترت الشفاعۃ لانھا اعم و اکفی ترونھا للمومنین المتقین لا ولکنھا للمذنبین الخطائین. علیہ . والحمد للہ رب العالمین۔

اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا کہ یا تو شفاعت لو یا یہ کہ تمہاری آدھی امت جنت میں جائے میں نے شفاعت لی کہ وہ زیادہ تمام اور زیادہ کام آنے والی ہے۔ کیا تم یہ سمجھ لئے ہو کہ میری شفاعت پاکیزہ مسلمان کے لئے ہے نہیں بلکہ ان گناہگاروں کے لئے ہے جو گناہوں میں آلودہ سر اور سخت کار ہیں۔ (ابن ماجہ ۲/ ۳۲۹، باب ذکر الشفاعۃ) (الترغیب و الترھیب ۴/ ۴۴۷، فصل فی الشفاعۃ وغیرھا)

marfat.com

۴۶۔ ابن عدی حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **شفاعتی للهالکین من امتی۔**

میری شفاعت میرے ان امتیوں کے لئے ہے جنہیں گناہوں نے ہلاک کر ڈالا۔ حق ہے اے شفیع میرے۔ میں قربان تیرے۔ **صلی اللہ علیك۔** (کنزالعمال ۱۸/ ۴۵)

۴۷۔ ابوداؤد و ترمذی و ابن حبان و حاکم و بیہقی بافادۂ تصحیح حضرت انس بن مالک۔ اور ترمذی و ابن ماجہ و ابن حبان و حاکم حضرت جابر بن عبداللہ اور طبرانی معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن عباس۔ اور خطیب بغدادی حضرت عبداللہ بن عمر فاروق و حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **شفاعتی لاهل الکبائر من امتی۔**

میری شفاعت میری امت میں ان کے لئے ہے جو کبیرہ گناہ والے ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیك و سلم و الحمد للہ رب العالمین۔ (ترمذی ۲/ ۷۰، باب ماجاء فی الشفاعة باب منه)

۴۸۔ ابو بکر احمد بن علی بغدادی حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **شفاعتی لاهل الذنوب من امتی،**

میری شفاعت میرے گنہگار امتیوں کے لئے ہے۔ ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی **و ان زنی و ان سرق** اگرچہ زانی ہو اگرچہ چور ہو۔ فرمایا **و ان زنیٰ و ان سرق علی رغم انف ابی الدرداء** اگرچہ زانی ہو، اگرچہ چور ہو، برخلاف خواہش ابودرداء کے۔ (کنزالعمال، ۱۸/ ۴۳)

حضور علیہ السلام بے حساب لوگوں کی شفاعت فرمائیں گے

۴۹۔ طبرانی و بیہقی حضرت بریدہ اور طبرانی معجم اوسط میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **انی لاشفع یوم القیمة لاکثر مما علی وجه الارض من شجر و حجر و مدر۔**

یعنی روئے زمین پر جتنے پیڑ پتھر ڈھیلے ہیں میں قیامت میں ان سب سے زیادہ آدمیوں کی شفاعت فرماؤں گا۔ (کنزالعمال ۱۸/ ۴۳)

خلوص دل سے کلمہ پڑھنے والے کو حضور کی شفاعت پہنچے گی

۵۰۔ بزار و ابن عساکر بیہقی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **شفاعتی لمن شهد ان لا الله مخلصا یصدق لسانه قلبه۔**

marfat.com

میری شفاعت ہر کلمہ گو کے لئے ہے جو سچے دل سے کلمہ پڑھے کہ زبان کی تصدیق دل کرتا ہو۔ (مسند احمد ۳/ ۳۲۳)

۵۱۔ احمد طبرانی و بزار حضرت معاذ بن جبل و حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **انها اوسع لهم هی لمن مات و لایشرك بالله شیأ۔**

شفاعت میں امت کے لئے زیادہ وسعت ہے کہ وہ ہر شخص کے واسطے ہے جس کا خاتمہ ایمان پر ہو

۵۲۔ طبرانی معجم اوسط میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی۔ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **اتی جهنم فاضرب بابها فیفتح لی فادخلها فاحمد الله محامد ما حمده احد قبلی مثله و لایحمده احد بعدی مثله ثم اخرج منها من قال لااله الاالله مخلصاً**

میں جہنم کا دروازہ کھلوا کر تشریف لے جاؤں گا وہاں خدا کی تعریفیں کروں گا ایسی کہ نہ مجھ سے پہلے کسی نے کیں، نہ میرے بعد کوئی کرے۔ پھر دوزخ سے ہر اس شخص کو نکال لوں گا جس نے خالص دل سے "لااله الا الله" کہا۔ "فتاوی رضویہ، ج۱۱، ص ۱۳۷، اسماع الاربعین"۔

روز قیامت انبیاء کرام علیہم السلام سونے کے منبر پر جلوہ فگن ہوں گے۔

۵۳۔ حاکم بافادۂ تصحیح اور طبرانی و بیہقی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **یوضع للانبیاء منابر من ذهب فیجلسون علیها و یبقیٰ منبری و لم اجلس لاازال اقیم خشیة ان ادخل الجنة و یبقی امتی بعدی فاقول یا رب امتی امتی فیقول الله یا محمد و ماتریدان اصنع بامتك، فاقول یا رب عجل حسابهم فما ازال حتی اعطیٰ و قد بعثت بهم الی النار و حتی ان مالکا خازن النار یقول یا محمد ماترکت لغضب ربك فی امتك من بقیة۔**

انبیاء کے لئے سونے کے منبر بچھائے جائیں گے وہ ان پر بیٹھیں گے اور میرا منبر باقی رہے گا کہ میں اس پر جلوس نہ فرماؤں گا بلکہ اپنے رب کے حضور سر و قد کھڑا رہوں گا اس ڈر سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے جنت میں بھیج دے اور میری امت میرے بعد رہ جائے۔ پھر عرض کروں گا اے رب میرے میری امت میری امت۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے محمد تیری کیا مرضی ہے میں تیری

امت کے ساتھ کیا کروں؟ عرض کروں گا اے رب میرے ان کا حساب بلد فرمادے پس میں شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ مجھے رہائی کی چٹھیاں ملیں گی جنہیں دوزخ بھیج چکے تھے یہ ال تک کہ مالک داروغہ دوزخ عرض کرے گا۔ اے محمد آپ نے اپنی امت میں رب کا غضب نام کون چھوڑا۔ **اللھم صل و بارك علیه و الحمد لله رب العلمین**۔ (کنزالعمال ۱۸/ ۵۸)(الترغیب و الترھیب ۴/ ۴۴۶، فصل فی الشفاعة و غیرھا)

حضور کو وہ فضیلت عطا کی گئی ہے جو دوسرے نبی کو حاصل نہیں

۵۴۔ بخاری و مسلم و نسائی حضرت جابر بن عبداللہ اور احمد بسند حسن اور بخاری تاریخ میں اور بزار، طبرانی و بیہقی و ابو نعیم حضرت عبداللہ بن عباس اور احمد بسند حسن و بزار بسند جید و داری و ابن شیبہ و ابو یعلی و ابو نعیم و بیہقی حضرت ابوذر اور طبرانی معجم اوسط میں بسند حضرت ابو سعید خدری، اور کبیر میں حضرت سائب بن یزید اور احمد باسناد حسن اور ابن شیبہ و طبرانی حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی و **اللفظ لجابر قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و اعطیت مالم یعطهن احد قبلی الی قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و اعطیت الشفاعة.**

ان چھ حدیثوں میں یہ بیان ہوا ہے کہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں شفیع مقرر کر دیا گیا اور شفاعت خاص مجھی کو عطا ہو گی میرے سوا کسی نبی کو یہ منصب نہ ملا۔

(بخاری ۱/ ۶۲، باب قول النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جعلت لی الارض الخ)

جناب باری تعالیٰ سے ہر نبی کو ایک مخصوص دعا عطا ہوتی ہے

۵۵۔ ابن عباس و ابو سعید و ابو موسیٰ سے انہیں حدیثوں میں وہ مضمون بھی ہے جو احمد و بخاری و مسلم نے انس اور شیخین نے ابو ہریرہ سے روایت کیا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ان لکل نبی دعوة قد دعا به فی امته و استجیب له (وهذا اللفظ لانس و لفظ ابی سعید) لیس من نبی الا وقد اعطی دعوة فتعجلها (ولفظ ابن عباس) لم یبق نبی الا اعطی له (و رجعنا الی لفظ انس و الفاظ الباقین کمثله معنی)قال و انی اختبأت دعوتی شفاعة لامتی یوم القیمة (زاد ابو موسیٰ) جعلتها لمن مات من امتی لایشرك بالله شیأ۔**

یعنی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی۔ اگرچہ ہزاروں دعائیں قبول ہوتی ہیں مگر ایک دعا انہیں

marfat.com

خاص جناب باری تبارک وتعالیٰ سے ملتی ہے کہ جو چاہو مانگ لو۔ بے شک دیا جائے گا تمام انبیاء آدم سے عیسیٰ تک علیہم الصلوٰۃ والسلام سب اپنی اپنی وہ دعا دنیا میں کر چکے ہیں۔ اور میں نے آخرت کے لئے اٹھا رکھی۔ وہ میری شفاعت ہے میری امت کے لئے۔ قیامت کے دن میں نے اسے اپنی ساری امت کے لئے رکھا ہے جو ایمان پر دنیا سے اٹھی۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۳۸، اسماع الاربعین "۔ (مسلم ۱/ ۱۱۳، باب اثبات الشفاعة الخ) (بخاری ۲/ ۱۱۱۳، باب فی المشیة و الارادة الخ)

حضور علیہ السلام نے روز قیامت شفاعت امت کیلئے ایک دعا محفوظ رکھی

۵۶۔ صحیح مسلم میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے تین سوال عطا فرمائے میں نے دو بار تو دنیا میں عرض کر لی اللھم اغفر لامتی اللھم اغفر لا متی۔

الٰہی میری امت کی مغفرت فرما الٰہی میری امت کی مغفرت فرما و اخرت الثالثة ليوم يرغب الى فيه الخلق حتى ابراهيم

اور تیسری عرض اس دنیا کے لئے اٹھا رکھی جس میں تمام مخلوق الٰہی میری طرف نیاز مند ہو گی یہاں تک کہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ و صل و سلم و بارك عليه ۔ (مسند احمد ۶/ ۱۵۱)

۵۷۔ بیہقی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع للمذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب اسریٰ اپنے رب سے عرض کی تو نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو یہ یہ فضائل بخشے رب عزمجدہ نے فرمایا اعطيتك خيرا من ذالك (الى قوله) خبأت شفاعتك و لم اخبأها لنبى غيرك۔

میں نے تجھے عطا فرمایا وہ ان سب سے میں نے تیرے لئے شفاعت چھپا رکھی ہے اور تیرے سوا وہ سرے کو نہ دی۔ (مسند احمد ۳/ ۱۶۰)

روز قیامت حضور علیہ السلام نبیوں کے پیشوا اور صاحب شفاعت ہوں گے

۵۸۔ ابی شیبہ و ترمذی بافادہ تحسین و تصحیح اور ابن ماجہ و حاکم بحکم تصحیح حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع للمذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں و اذا كان يوم القيمة كنت امام النبيين و خطيبهم و صاحب شفاعتهم غير فخر۔

قیامت کے دن میں انبیاء کا پیشوا اور ان کا خطیب اور ان کا شفاعت والا ہوں گا اور کچھ فخر

marfat.com

کی راہ سے نہیں فرمایا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۳۹، اسماع الاربعین"۔ (ترمذی ۲/ ۲۰۲، باب ماجأ فی فضل النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم باب)

جو حضور کی شفاعت پر ایمان نہ رکھے وہ مستحق شفاعت نہ ہوگا

۵۹۔ ابن ربیع حضرت زید بن ارقم وغیرہ چودہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی حضرت شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں شفاعتی یوم القیمة فمن لم یؤمن بها لم یکن من اهلها۔

میری شفاعت روز قیامت حق ہے جو اس پر ایمان نہ لائے گا اس کے قابل نہ ہوگا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۴۰" اسماع الاربعین (کنز العمال ۱۸/ ۴۳)

marfat.com

تعارف

غاية التحقيق فی امامة العلی و الصدیق
(صدیق و علی کی امامت کے بارے میں انتہائے تحقیق)

دو سوالوں پر مشتمل ایک استفتاء آیا جس کا پہلا سوال یہ ہے کہ

رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وقت رحلت یا کسی اور وقت میں اپنے بعد اپنا جانشیں کس کو مقرر کیا؟

اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے اس رسالے میں سب سے پہلے جانشینی و نیابت کی دو قسمیں کی ہیں۔

اول، جزئی مقید، کہ امام کسی خاص کام یا خاص مقام پر عارضی طور پر کسی خاص وقت کے لئے دوسرے کو اپنا نائب کرے جیسے بادشاہ کا لڑائی میں کسی کو سردار بنا کر بھیجنا یا کسی ضلع کی حکومت دینا وغیرہ، ایسی نیابت حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بارہا واقع ہوئی ہے جیسے بعض غزوات میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور بعض میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سپہ سالار بنا کر بھیجا۔

دوم، کلی مطلق، کہ حیات مستخلف سے جمع نہیں ہو سکتی یعنی امام کا اپنے بعد کسی کے لئے امامت کبریٰ کی وصیت فرمانا۔

نام کی صراحت کے ساتھ اس قسم کا صریح اعلان حضور اعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی کے واسطے نہ فرمایا ورنہ صحابۂ کرام ضرور پیش کرتے اور قریش و انصار میں دربارۂ خلافت مباحثے و مشورے نہ ہوتے۔

الحاصل مذکورہ دونوں قسموں کی تعریف و تمثیل اور توضیح و تصریح سے ظاہر ہوا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نیابت و جانشینی کے لئے کسی کو نامزد و متعین نہیں فرمایا۔

اس کے بعد امام احمد رضا نے متعدد احادیث مبارکہ سے اس کی تائید و تصویب کی ہے

marfat.com

اور دوسرا سوال یہ ہے کہ

کیا خلفائے ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل ہیں ؟

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں تحریر کیا ہے کہ

اہل سنت و جماعت کا اجماع ہے کہ مرسلین ملائکہ اور رسل و انبیاء بشر صلوات اللہ تعالیٰ و تسلیماتہ علیھم کے بعد خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تمام مخلوق الٰہی سے بہتر و افضل ہیں، تمام امم عالم اولین و آخرین میں کوئی شخص ان کی بزرگی و عظمت اور عزت و وجاہت کو نہیں پہنچتا۔

پھر ان میں باہم ترتیب اس طرح ہے کہ سب سے افضل صدیق اکبر پھر فاروق اعظم پھر عثمان غنی پھر مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

اس کے بعد آیات قرآنیہ و احادیث کثیرہ پیش کر کے اہل سنت و جماعت کے اس مذہب مہذب کی تائید و توثیق کی گئی ہے۔ اور ۱۳ صفحے کے اس جلیل القدر منصفانہ رسالے میں ۲۴ حدیثیں زینت دلیل و شامل جواب ہیں۔

marfat.com

احادیث

غایة التحقیق فی امامة العلی و الصدیق

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حین حیات اقدس کسی کو اپنا خلیفہ نامزد نہیں فرمایا اس مضمون پر ۵ ا روایتیں

۶۰۔ امیر المومنین امام الاشجعین اسد اللہ الغالب علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے باسانید صحیحہ تو یہ ثابت کہ جب ان سے عرض کی گئی استخلف علینا ہم پر کسی کو خلیفہ کر دیجئے فرمایا لا ولکن کما ترککم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

میں کسی کو خلیفہ نہ کروں گا بلکہ یوں ہی چھوڑ دوں گا جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چھوڑ گئے تھے۔ اخرجہ الامام احمد بسند حسن و البزار بسند قوی و الدار قطنی وغیرھم۔ (کنز العمال ۱۵/ ۱۶۹)(مسند احمد ۱/ ۲۵۲)

۶۱۔ بزار کی روایت میں بسند صحیح ہے حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا ما استخلف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاستخلف علیکم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی کو خلیفہ نہ کیا کہ میں کروں

۶۲۔ دار قطنی کی روایت میں ہے ارشاد فرمایا دخلنا علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقلنا یا رسول اللہ استخلف علینا قال لاان یعلم اللہ فیکم خیر ایول علیکم خیرکم قال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نعلم اللہ فینا خیرا فولی علینا ابابکر۔

ہم نے خدمت اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ ہم پر کسی کو خلیفہ فرما دیجئے۔ ارشاد ہوا نہ۔ اگر اللہ تعالیٰ تم میں بھلائی چاہے گا تو جو تم میں سب میں بہتر ہے اسے تم پر والی فرما دے گا۔ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا رب العزت جل وعلا نے ہم میں بھلائی جانی پس ابو بکر کو ہمارا والی فرمایا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ (کنز العمال ۱۵/ ۱۶۹)

۶۳۔ امام اسحاق بن راہویہ و دار قطنی و ابن عساکر وغیرھم بطرق عدیدہ و اسانید کثیرہ

marfat.com

راوی۔ دو شخصوں نے امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ان کے زمانہ خلافت میں دربارۂ خلافت استفسار کیا۔ **اعهد عهده اليك النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ام رأى رائته۔**

کیا یہ کوئی عہد و قرارداد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے ہے یا آپ کی رائے ہے فرمایا **بل رأى رائته۔** بلکہ ہماری رائے ہے۔ **اما ان يكون عندى عهد من النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عهده الى فى ذلك فلا و الله لئن كنت۔** رہا یہ کہ اس باب میں میرے لئے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی عہد و قرارداد فرمادیا ہو سو خدا کی قسم ایسا نہیں، اگر سب سے پہلے میں نے حضور کی تصدیق کی تو میں سب سے پہلے حضور پر افترا کرنے والا نہ ہوں گا۔ **و لون كان عندى منه عهد فى ذالك ماتركت اخابنى تميم بن مرة و عمر بن الخطاب يثوبان على منبره و لقا تلتهما بيدى و لو لم اجد الا بردتى هذه۔**

اور اگر اس بات میں حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے میرے پاس کوئی عہد ہوتا تو میں ابو بکر و عمر کو منبر اطہر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جست نہ کرنے دیتا۔ اور بیشک اپنے ہاتھ سے ان سے قتال کرتا اگرچہ اپنی اس چادر کے سوا کوئی ساتھی نہ پاتا۔ **و لكن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لم يقتل قتلا و لم يمت فجاء ة مكث فى مرضه اياما وليالى ياتيه الموذن يوذنه بالصلاة فيامر ابابكر فيصلى بالناس وهو يرى مكانى ثم ياتيه الموذن فيؤذن بالصلاة فيامر ابابكر فيصلى بالناس وهو يرى مكانى. و لقد اردت امرأة من نسائه تصرفه عن ابى بكر فابى و غضب و قال انتن صواحب يوسف مروا ابابكر فليصل بالناس۔**

بات یہ ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معاذ اللہ کچھ قتل نہ ہوئے نہ یکایک انتقال فرمایا بلکہ کئی دن رات حضور کو مرض میں گزرے موذن آتا نماز کی اطلاع دیتا حضور ابو بکر کو امامت کا حکم فرماتے حالانکہ میں حضور کے پیش نظر موجود، پھر مؤذن آتا اطلاع دیتا حضور ابو بکر کو ہی امامت دیتے حالانکہ میں کہیں غائب نہ تھا۔ اور خدا کی قسم ازواج مطہرات سے ایک بی بی نے اس معاملہ کو ابو بکر سے پھیرنا چاہا تھا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ مانا اور غضب کیا اور فرمایا تم وہی یوسف والیاں ہو، ابو بکر کو حکم دو کہ امامت کرے، **فلما قبض رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نظرنا فى امورنا فاخترنا لدنيا نامن رضيه رسول الله صلى الله**

marfat.com

تعالیٰ علیه وسلم لدیننا و کانت الصلاة عظم الاسلام و قوام الدین فبایعنا ابابکر رضی الله تعالیٰ عنه و کان لذالك اهلا لم یختلف علیه منا اثنان۔

پس جب کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا ہم نے اپنے کاموں میں نظر کی تو اپنی دنیا یعنی خلافت کے لئے اسے پسند کر لیا جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے دین یعنی نماز کے لئے پسند فرمایا تھا کہ نماز تو اسلام کی بزرگی اور دین کی درستی تھی لہذا ہم نے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت کی اور وہ اس کے لائق تھے ہم میں کسی نے اس بارہ میں اختلاف نہ کیا۔ یہ سب کچھ ارشاد کر کے حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی نے فرمایا۔ فادیت الی ابی بکر حقه و عرفت له طاعته و غزوت معه فی جنوده و کنت اخذ اذا اعطانی و اغزو اذا اغزانی و اضرب بین یدیه الحدود بسوطی۔

پس میں نے ابو بکر کو ان کا حق دیا اور ان کی اطاعت لازم جانی اور ان کے ساتھ ہو کر ان کے لشکروں میں جہاد کیا، جب وہ مجھے بیت المال سے کچھ دیتے میں لے لیتا اور جب مجھے لڑائی پر بھیجتے میں جاتا اور ان کے سامنے تازیانہ سے حد لگاتا۔ (الصواعق المحرقه، ص ۷۴)" فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۴۲، غایة التحقیق"

پھر بعینہ یہی مضمون امیر المومنین فاروق اعظم و امیر المومنین عثمان غنی کی نسبت ارشاد فرمایا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ ہاں البتہ ارشادات جلیلہ واضحہ بارہا فرمائے، مثلاً ایک بار ارشاد ہوا۔

۶۴۔ میں نے خواب دیکھا کہ ایک کنوئیں پر ہوں اس پر ایک ڈول ہے میں اس سے پانی بھرتا رہا جب تک اللہ نے چاہا پھر ابو بکر نے ڈول لیا دو ایک بار کھینچا، پھر وہ ڈول ایک پل ہو گیا جسے چرسہ کہتے ہیں اسے عمر نے لیا تو میں نے کسی سردار زبردست کو اس کام میں ان کے مثل نہ دیکھا یہاں تک کہ تمام لوگوں کو سیراب کر دیا کہ پانی پی پی کر اپنی فرودگاہ کو واپس ہوئے، رواه الشیخان عن ابی هریرة و عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهم۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۴۳، غایة تحقیق" (بخاری ۱/ ۵۱۷، باب قول النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لو کنت متخذا الخ)

۶۵۔ امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں۔ میں نے بارہا بکثرت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ہوا میں اور ابو بکر و عمر، کیا میں نے اور ابو بکر و عمر نے، چلا میں اور ابو بکر و عمر۔ رواه الشیخان عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما۔ (بخاری ۱/ ۵۱۹، باب قول النبی صلی الله تعالیٰ علیه

۶۶۔ایک بار حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آج کی رات ایک مرد صالح (یعنی خود حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے خواب دیکھا کہ ابو بکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متعلق ہیں، اور عمر ابو بکر سے اور عثمان عمر سے، جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جب ہم خدمت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اٹھے آپس میں تذکرہ ہوا کہ وہ مرد صالح تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور بعض کا بعض سے تعلق وامر کا والی ہونا جس کے ساتھ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ہیں۔ رواہ عنہ ابوداؤد و الحاکم۔(ابوداؤد ۲/ ۷ ۶۳، باب فی الخلفاء)

۶۷۔انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ مجھے بنی مصطلق نے خدمت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بھیجا کہ حضور سے دریافت کروں، حضور کے بعد ہم اپنے اموال زکوٰۃ کس کے پاس بھیجیں؟ فرمایا ابو بکر کے پاس، عرض کی اگر انہیں کوئی حادثہ پیش آئے تو کسے دیں؟ فرمایا عمر کو، عرض کی جب ان کا بھی واقعہ ہو؟ فرمایا عثمان کو۔ رواہ عنہ فی المستدرک و قال صحیح۔

۶۸۔ایک بی بی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور کچھ سوال کیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ پھر حاضر ہو، انہوں نے عرض کی، آؤں اور حضور کو نہ پاؤں، فرمایا مجھے نہ پائے تو ابو بکر کے پاس آنا، رواہ الشیخان عن جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسلم ۲/ ۲۷۳، باب من فضائل ابی بکر الصدیق الخ)

۶۹۔یونہی ایک مرد سے ارشاد فرمانا مروی کہ میں نہ ہوں تو ابو بکر کے پاس آنا، عرض کی جب انہیں نہ پاؤں؟ تو فرمایا عمر کے پاس۔ عرض کی جب وہ نہ ملیں؟ فرمایا تو عثمان کے پاس۔ اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ والطبرانی عن سہل ابن ابی حثمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔"فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۴۴، غایۃ التحقیق"

۷۰۔ایک شخص سے کچھ اونٹ قرضوں میں خریدے یہ واپس جاتا تھا کہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ ملے حال پوچھا اس نے بیان کیا، فرمایا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پھر حاضر ہو اور عرض کر، اگر حضور کو کچھ حادثہ پیش آئے تو میری قیمت کون ادا کرے گا؟ فرمایا ابو بکر پھر دریافت کرلیا اور جو ابو بکر کو کچھ حادثہ پیش آئے تو کون دے گا، فرمایا عمر، پھر دریافت کرایا، انہیں بھی کچھ حادثہ درپیش ہو فرمایا **و یحك اذا مات عمر فان استطعت ان تموت فمت**۔ اے نادان جب عمر مرجائے تو اگر مرسکے تو مرجانا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن

عصمة بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه و حسنه الامام جلال الدین السیوطی۔

۷۱۔ انہیں ارشادات جلیلہ سے ہے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایام مرض وفات میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی جگہ امامت مسلمین پر قائم کرنا، اور دوسرے کی امامت پر راضی نہ ہونا غضب فرمانا، جس سے امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے استناد فرمایا کہ رضیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لدیننا افلا نرضاه لدنیانا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں چن لیا ہمارے دین کی پیشوائی کو، کیا انہیں ہم پسند نہ کریں اپنی دنیا کی امامت کو؟

۷۲۔ اور نہایت روشن وصریح قریب نص وتصریح وہ ارشاد اقدس ہے کہ امام احمد وترمذی نے بافادۂ تحسین اور ابن ماجہ وابن حبان وحاکم نے بافادۂ تصحیح اور ابوالمحاسن رویانی نے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ترمذی وحاکم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور طبرانی نے حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن عدی نے کامل میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ بارک وسلم نے فرمایا۔ انی لا ادری مابقائی فیکم فاقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و فی لفظ اقتدوا بالذین من بعدی من اصحابی ابی بکر و عمر۔

میں نہیں جانتا میرا رہنا تم میں کب تک ہو لہذا تمہیں حکم فرماتا ہوں کہ میرے ان دو صحابیوں کی پیروی کرو جو میرے بعد ہوں گے ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (ترمذی ۲/۲۰۷، مناقب ابی بکر الصدیق باب)(الصواعق المحرقه، ص ۲۱)

۷۲۔ ایک بار آخر حیات اقدس میں نص صریح بھی فرمادینا چاہا تھا پھر خدا اور مسلمانوں کو چھوڑ کر حاجت نہ سمجھی، امام احمد وامام بخاری وامام مسلم ام المومنین صدیقہ محبوبہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وعلیہا وسلم۔ سے راوی کہ وہ ارشاد فرماتی ہیں۔ قال لی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی مرضه الذی مات فیه ادعی لی اباك و اخاك حتی اکتب کتابا فانی اخاف ان یتمنی متمن و یقول قائل انا اولیٰ و یابی الله و المومنون الا ابابکر۔

حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس مرض میں انتقال فرمانے کو ہیں اس میں مجھ سے فرمایا اپنے باپ اور بھائی کو بلالے کہ میں ایک نوشتہ تحریر فرمادوں کہ مجھے خوف ہے۔ کوئی تمنا کرنے والا تمنا کرے اور کوئی کہنے والا کہہ اٹھے کہ میں زیادہ مستحق ہوں اور اللہ نہ مانے گا اور

marfat.com

مسلمان نہ مانیں گے مگر ابو بکر کو۔(مسلم ۲/ ۲۷۳، باب من فضائل ابی بکر الصدیق)"فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۴۵، غایۃ التحقیق"

۷۳۔امام احمد کے ایک لفظ یہ ہیں کہ فرمایا۔ **ادعی لی عبدالرحمن بن ابی بکر اکتب لابی بکر کتابا لا یختلف علیه احد ثم قال دعیه معاذ الله ان یختلف المومنون فی ابی بکر۔**

عبدالرحمٰن بن ابی بکر کو بلالو کہ میں ابو بکر کے لئے نوشتہ لکھ دوں کہ ان پر کوئی اختلاف نہ کرے پھر فرمایا رہنے دو خدا کی پناہ کہ مسلمان اختلاف کریں ابو بکر کے بارے میں۔ **صلی اللہ تعالیٰ علی الحبیب و آله و صحبه و بارك و سلم و الله سبحانه و تعالیٰ اعلم و علمه احکم۔**"فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۴۶، غایۃ التحقیق"(مسند احمد ۷/ ۱۵۴)(الصواعق المحرقه، ص ۲۲۔ ۲۳)

اہل سنت کا اجماع ہے کہ مرسلین ملائکہ ورسل بشر کے بعد حضرات خلفائے اربعہ تمام مخلوق الٰہی سے افضل ہیں پھر ان میں سب سے افضل صدیق اکبر پھر فاروق اعظم پھر عثمان غنی پھر علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم، اس مضمون پر چند حدیثیں۔

۷۴۔ صحیح بخاری شریف میں سیدنا وابن سیدنا امام محمد بن حنفیہ صاحبزادہ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجوہہما سے مروی۔ **قلت لابی ای الناس خیر بعد النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال ابوبکر قال قلت ثم من قال عمر۔**

میں نے اپنے والد ماجد کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے عرض کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب آدمیوں میں بہتر کون ہیں، فرمایا ابو بکر، میں نے عرض کی پھر کون؟ فرمایا عمر، **رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔**(بخاری ۱/ ۵۱۸، باب قول النبی لو کنت متخذا الخ)

۷۵۔امام بخاری اپنی صحیح اور ابن ماجہ سنن میں بطریق عبداللہ بن سلمہ امیر المومنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی کہ فرماتے۔ **خیر الناس بعد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ابوبکر و خیر الناس بعد ابی بکر عمر۔**

بہترین مردم بعد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ابو بکر ہیں اور بہترین مردم بعد ابو بکر عمر، **رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔**(ابن ماجہ ۱/ ۱۱، باب فضل عمر)

۷۶۔امام ابوالقاسم اسماعیل بن محمد بن الفضل بلخی کتاب السنۃ میں راوی۔ اخبرنا ابوبکر

marfat.com

بن مردوية ثنا سليمن بن احمد ثنا حسن بن المنصور الرمانى ثنا داؤد بن معاذ ثنا ابوسلمة العتكى عبدالله بن عبدالرحمن عن سعيد بن ابى عروبة عن منصور بن المعتمر عن ابراهيم عن علقمة قال بلغ عليا ان اقواما يفضلونه على ابى بكر و عمر فصعد المنبر فحمد الله و اثنى عليه ثم قال يا ايها الناس انه بلغنى ان اقواما يفضلوننى على ابى بكر و عمر و لو كنت تقدمت فيه لعاقبت فيه فمن سمعته بعد هذا اليوم يقول هذا فهو مفتر عليه حد المفترى ثم قال ان خير هذه الامة بعد نبيها ابوبكر ثم عمر ثم الله اعلم بالخير بعد قال و فى المجلس الحسن بن على فقال والله لو سمى الثالث لسمى عثمان۔

یعنی حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں امیر المومنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو خبر پہنچی کہ کچھ لوگ انہیں حضرات صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے افضل بتاتے ہیں، یہ سن کر ممبر پر جلوہ فرما ہوئے، حمد و ثنائے الٰہی بجالائے پھر فرمایا، اے لوگو! مجھے خبر پہونچی کہ کچھ لوگ مجھے ابو بکر و عمر سے افضل بتاتے ہیں، اس بارے میں اگر میں نے پہلے سے حکم سنا دیا ہوتا تو بے شک سزا دیتا، آج سے جسے ایسا کہتے سنوں گا وہ مفتری ہے اس پر مفتری کی حد یعنی اسّی کوڑے لازم ہیں پھر فرمایا۔ بے شک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد افضل امت ابو بکر ہیں پھر عمر پھر خدا خوب جانتا ہے کہ ان کے بعد سب سے بہتر کون ہے۔ علقمہ فرماتے ہیں مجلس میں سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تشریف فرما تھے انہوں نے فرمایا خدا کی قسم اگر تیسرے کا نام لیتے تو عثمان کا نام لیتے رضی اللہ تعالیٰ عنهم اجمعين۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۴۸، غاية التحقيق" (الصواعق المحرقه، ص ۶۰)

۷۷۔ امام دار قطنی "سنن" میں اور ابو عمرو بن عبدالبر "استیعاب" میں حکم بن حجل سے راوی حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں لااجد احد افضلنى على ابى بكر و عمر الا جلدته حد المفترى۔

میں جسے پاؤں گا کہ مجھے ابو بکر و عمر سے افضل کہتا ہے اسے مفتری کی حد لگاؤں گا۔ امام ذہبی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

۷۸۔ سنن دار قطنی میں حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی اور امیر المومنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے مقرب بارگاہ تھے۔

marfat.com

جناب امیر انہیں "وھب الخیر" فرمایا کرتے تھے، مروی۔انه کان یری ان علیا افضل الامة فسمع اقواما یخالفونه فحزن حزنا شدیدا فقال له علی بعد ان اخذ یده و ادخله بیته ما احزنك یا ابا جحیفة فذکر له الخبرفقال الااخبرك بخیر الامة خیرها ابوبکر ثم عمر قال ابو جحیفة فاعطیت الله عهدا ان لا اکتم هذا الحدیث بعد ان شافهنی به علی ما بقیت۔

یعنی ان کے خیال میں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ، تمام امت کے افضل تھے انہوں نے کچھ لوگوں کو اس کے خلاف کہتے سنا سخت رنج ہوا، حضرت مولیٰ ان کا ہاتھ پکڑ کر کاشانہ ولایت میں لے گئے غم کی وجہ پوچھی، گزارش کی فرمایا کہ میں تمہیں نہ بتاؤں کہ امت میں سب سے بہتر کون ہے، ابو بکر ہیں پھر عمر حضرت ابوجحیفه رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے اللہ عزوجل سے عہد کیا کہ جب تک جیوں گا اس حدیث کو نہ چھپاؤں گا۔ بعد اس کے کہ خود حضرت مولیٰ نے بالمشافہ مجھ سے ایسا فرمایا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۴۹، غایۃ التحقیق"

۷۹۔ امام احمد مسند ذی الیدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ابو حازم سے راوی۔ قال جاء رجل الی علی بن الحسین رضی الله تعالیٰ عنهما فقال ما کان منزلة ابی بکر و عمر من النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال منزلتهما الساعة وهما ضجیعاه۔

یعنی ایک شخص نے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ابو بکر و عمر کا مرتبہ کیا تھا فرمایا جو مرتبہ ان کا اب ہے کہ حضور کے پہلو میں آرام کر رہے ہیں۔ (مسند احمد ۵/۳۰)

۸۰۔ دار قطنی حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ ارشاد فرماتے۔ اجمع بنو فاطمة رضی الله تعالیٰ عنهم علی ان یقولوا فی الشیخین احسن مایکون من القول

یعنی اولاد امجاد حضرت بتول زہرا صلی اللہ تعالیٰ علیٰ ابیہا الکریم وعلیہما علیہم وبارک وسلم کا اجماع واتفاق ہے کہ ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حق میں وہ بات کہیں جو سب سے بہتر ہو۔ ظاہر ہے کہ سب سے بہتر بات اسی کے حق میں کہی جائے گی جو سب سے بہتر ہو۔

۸۱۔ امام ابن عساکر وغیرہ سالم بن ابی الجعد سے راوی۔ قلت لمحمد بن الحنفیة هل کان ابوبکر اول القوم اسلاما قال لا قلت فبم علا ابوبکر و سبق حتی لایذکر احد غیر ابی بکر قال لانه کان افضلهم اسلاما حین اسلم حتی لحق بربه۔

marfat.com

یعنی میں نے امام محمد بن حنفیہ سے عرض کی کیا ابو بکر سب سے پہلے اسلام لائے تھے، فرمایا نہ، میں نے کہا پھر کیا بات ہے کہ ابو بکر سب سے بالا رہے اور پیشی لے گئے یہاں تک کہ لوگ ان کے سوا کسی کا ذکر ہی نہیں کرتے فرمایا یہ اس لئے کہ وہ اسلام میں سب سے افضل تھے جب سے اسلام لائے یہاں تک کہ اپنے رب عزوجل سے ملے۔

۸۲۔ امام ابوالحسن دار قطنی، جندب اسدی سے راوی، کہا کہ امام محمد بن عبداللہ محض بن حسن مثنی بن حسن مجتبیٰ بن علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجوہہم کے پاس کچھ اہل کوفہ و جزیرہ نے حاضر ہوکر، ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں سوال کیا، امام ممدوح نے میری طرف ملتفت ہوکر فرمایا۔ **انظر الی اهل بلادك يسألوننى عن ابى بكر و عمر لهما افضل عندى من على۔**

اپنے شہر والوں کو دیکھو مجھ سے ابو بکر و عمر کے بارے میں سوال کرتے ہیں وہ دونوں میرے نزدیک بلا شبہ مولیٰ علی سے افضل ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ یہ امام اجل حضرت امام حسن مجتبیٰ کے پوتے اور حضرت امام حسن شہید کربلا کے نواسے ہیں۔ ان کا لقب مبارک "نفس زکیہ" ہے۔ ان کے والد حضرت عبداللہ محض کہ سب میں پہلے حسنی حسینی دونوں شرف کے جامع ہوئے۔ لہذا محض کہلائے، اپنے زمانہ میں سردار بنی ہاشم تھے ان کے والد ماجد امام حسن مثنی اور والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ صغریٰ بنت امام حسین **صلى الله تعالىٰ على ابيهم و عليهم و بارك و سلم** ہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۵۰، غایۃ التحقیق"

خارجیوں کی تبری کے بارے میں ایک روایت

۸۳۔ امام حافظ عمرو بن ابی شیبہ حضرت امام اجل سید زید شہید ابن امام علی سجاد زین العابدین ابن امام حسین سعید شہید صلوات تعالیٰ، تسلیماتہ علی جدہم الکریم و علیھم سے روایت کرتے ہیں **انطلقت الخوارج فبرأت ممن دون ابى بكر و عمر و لم يستطيعوا ان يقولوا فيهما شيأً و انطلقتم فتبرتم فوق ذلك فبرأتم منهما فمن بقى فوالله مابقى احد الا برئتم منه۔**

یعنی خارجیوں نے اٹھ کر ان سے تبری کی جو ابو بکر و عمر سے کم تھے (یعنی عثمان و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم) مگر ابو بکر و عمر کی شان میں کچھ کہنے کی گنجائش نہ پائی اور تم نے اے کوفیو! اوپر جست کی کہ ابو بکر و عمر سے تبری کی تو اب کون رہ گیا خدا کی قسم اب کوئی نہ رہا جس پر تم نے تبرا نہ کیا ہو۔

فائدہ: (اکثر صحابہ کو چھوڑ دینے، امامت شیخین اور مسح علی الخفین سے انکار کرنے اور

حضرت امیر معویہ کی شان میں گستاخی کرنے والے کو رافضی کہتے ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے طریقے سے پھرنے اور ان سے محاربہ کرنے اور حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں نازیبا کلمات کہنے والے کو خارجی کہتے ہیں۔ یعنی حضرت علی کی محبت میں افراط وزیادتی سبب رفض ہے اور ان کی محبت میں تفریط وکمی سبب خروج۔

اہل سنت وجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ تمام صحابہ عادل اور خیار امت ہیں اور ان کے آپسی مشاجرات میں کف لسان ضروری مولف)" فتاوی رضویہ، ج۱۱، ص۱۵۱" غایۃ التحقیق

marfat.com

تعارف

شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام

(سرکار کے آباء وامہات کا اسلام وایمان)

۲۱ شوال ۱۳۱۵ھ کو سوال پیش ہوا کہ سرور کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ماں باپ حضرت آدم علیہ السلام تک مومن وموحد تھے یا نہیں ؟

اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی نے اس محققانہ رسالے میں جو دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ پیش فرمائے ہیں وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ابوین کریمین کے ثبوت ایمان واسلام پر روشن وتابناک آفتاب وماہتاب ہیں، چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ

سرور عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سلسلۂ نسب کریم میں جتنے انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام ہیں وہ تو انبیاء ہی ہیں، ان کے سوا حضور کے جس قدر آباء وامہات، آدم وحوا علیہما الصلاۃ والسلام تک ہیں ان میں کوئی کافر ومشرک نہ تھا، کہ کافر کو پسندیدہ یا کریم یا پاک نہیں کہا جاتا، اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آباء وامہات کی نسبت حدیثوں میں صراحت کی گئی ہے کہ وہ سب پسندیدہ بارگاہ الٰہی ہیں، آباء سب کرام ہیں، مائیں سب پاکیزہ ہیں۔ اور آیہ کریمہ و تقلبك فی الساجدین، کی بھی ایک تفسیر یہی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور ایک ساجد (یعنی ایمان والا) سے دوسرے ساجد کی طرف منتقل ہوتا آیا، تو ثابت ہوا کہ حضور کے والدین حضرت آمنہ وحضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اہل جنت ہیں کہ وہ تو ان بندوں میں ہیں جنہیں اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے چنا تھا سب سے قریب تر ہیں۔

پھر متعدد احادیث کریمہ ان کے ثبوت ایمان کے لئے پیش کی گئی ہیں اور ۳۵ ائمہ وعلماء کے اقوال صادقہ سے بھی ان کا اسلام ثابت کیا گیا ہے۔

اور امام احمد رضا نے کچھ احادیث اسماء پیش کر کے جس حسین ولطیف انداز سے ایمان ابوین پر روشنی ڈالی ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نسبی ورضاعی خاندان والوں کے ناموں کی خوبیاں بیان کی ہیں وہ یقیناً انہیں کے رشحات قلم کی نکتہ آفرینیاں اور گوہر فشانیاں ہیں۔

marfat.com

غرضیکہ اس جلیل القدر رسالے میں دس دلائل اور متعدد وجوہات سے ایمان ابوین کریمین ثابت کیا گیا ہے اور اخیر میں حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کچھ اشعار نقل کئے گئے ہیں جو انہوں نے وقت وفات اپنے ابن کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نظر کر کے کہے تھے تو ان اشعار سے بھی ان کا اسلام وایمان ثابت ہوتا ہے، اور ان اشعار میں ان نشانیوں کی طرف بھی اشارہ ہے جو انہوں نے وقت ولادت حضور ملاحظہ کی تھیں جن میں حضور کی بشارت نبوت و رسالت موجود تھی، گویا کہ حضرت آمنہ نے ان اشعار میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت ونبوت کا اعتراف واقرار کیا ہے۔ (یہ اشعار ترجمہ کے ساتھ اس رسالے میں شامل ہیں وہاں ملاحظہ کریں)

ثبوت ایمان ابوین کریمین میں یہ عظیم وجلیل رسالہ بڑے سائز کے ۱۸ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں ۴۱ حدیثیں ثبوت مسئلہ پر جلوہ ریز ونوا سنج ہیں۔

marfat.com

احادیث

شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام

سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ماں باپ آدم علیہ السلام تک مومن و موحد تھے اور یہ کہ روئے زمین کبھی سات ایمان والوں سے خالی نہیں ہوئی اس مضمون پر چند حدیثیں۔

۸۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت فی القرن الذی کنت فیہ۔**

میں ہر قرن و طبقہ میں تمام قرون بنی آدم کے بہتر سے بھیجا گیا یہاں تک کہ اس قرن میں ہوا جس میں پیدا ہوا۔ رواہ البخاری فی صحیحہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (بخاری ۱/ ۵۰۳، باب صفۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

۸۵۔ امیر المومنین مولیٰ المسلمین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی حدیث میں ہے **لم یزل علی وجہ الدھر سبعۃ مسلمون فصاعدا فلو لا ذلک ھلکت الارض و من علیھا۔**

روئے زمین پر ہر زمانے میں کم سے کم سات مسلمان ضرور رہے ہیں ایسا نہ ہوتا تو زمین و اہل زمین سب ہلاک ہو جاتے۔ اخرجہ عبدالرزاق و ابن المنذر بسند صحیح علی شرط الشیخین۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۵۴" شمول الاسلام

۸۶۔ حضرت عالم القرآن حبر الامۃ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث صحیح میں ہے **ما خلت الارض من بعد نوحٍ من سبعۃ یدفع اللہ بھم عن اھل الارض۔**

نوح علیہ الصلاۃ والسلام کے بعد زمین کبھی سات بندگان خدا سے خالی نہ ہوئی جن کے سبب اللہ تعالیٰ اہل زمین سے عذاب دفع فرماتا ہے۔

۸۷۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لم یزل اللہ ینقلنی من الاصلاب الطیبۃ الطاھرۃ مصفی مھذبا لا تنشعب شعبتان الا کنت فی خیرھما۔**

ہمیشہ اللہ تعالیٰ مجھے پاک ستھری پشتوں میں نقل فرماتا رہا۔ صاف ستھرا آراستہ، جب دو شاخیں پیدا ہوئیں میں ان میں بہتر شاخ میں تھا۔ (دلائل النبوۃ، ص ۶۳)

marfat.com

۸۸۔اور ایک لفظ میں ہے فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم ازل انقل من اصلاب الطاھرین الی ارحام الطاھرات۔

میں ہمیشہ پاک مردوں کی پشتوں سے پاک بی بیوں کے پیٹوں میں منتقل ہوتا رہا۔ رواھما ابو نعیم فی دلائل النبوۃ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔(دلائل النبوۃ، ص ۶۵)

۸۹۔دوسری حدیث میں ہے فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یزل اللہ ینقلنی من الاصلاب الکریمۃ و الارحام الطاھرۃ حتی اخرجنی من بین ابوی۔

ہمیشہ اللہ عزوجل مجھے کرم والی پشتوں اور طہارت والے شکموں میں نقل فرماتا رہا یہاں تک کہ مجھے میرے ماں باپ سے پیدا کیا۔ رواہ ابن عمر و العدنی فی مسندہ عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔"فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۵۵"شمول الاسلام۔(شفا شریف ج ۱، ص ۴۸، فصل شرف نسبہ)

حضور علیہ السلام کی رضا امت کی مغفرت میں ہے

۹۰۔ حدیث بارگاہ عزت میں مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و وجاہت و محبوبیت کہ امت کے حق میں رب العزت جل وعلا نے فرمایا سنرضیك فی امتك و لا نسؤك بہ۔

قریب ہے کہ ہم تجھے تیری امت کے باب میں راضی کردیں گے اور تیرا دل برا نہ کریں گے۔ رواہ مسلم فی صحیحہ۔(مسلم ۱/۱۱۳، باب دعاء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لامتہ الخ)

رشتہ ابوت کے سبب ابو طالب سے عذاب میں تخفیف کی جائے گی

۹۱۔ صحیح حدیث میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابو طالب کی نسبت فرمایا وجدتہ فی غمرات من النار فاخرجتہ الی ضحضاح۔

میں نے اسے سراپا آگ میں ڈوبا پایا تو کھینچ کر ٹخنوں تک کی آگ میں کردیا۔ رواہ البخاری و مسلم عن العباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔(مسلم ۱/ ۱۱۵، باب شفاعۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لابی طالب الخ)

و لو لاانا لکان فی الدرك الاسفل من النار۔

۹۲۔دوسری روایت میں فرمایا اگر میں نہ ہوتا تو ابو طالب جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں ہوتا۔ رویاہ ایضا عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(مسلم ۱/ ۱۱۵، باب شفاعۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لابی طالب الخ)

۹۳۔ دوسری حدیث صحیح میں فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اھون اھل النار

marfat.com

دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب ابوطالب پر ہے۔ رویاہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۵۶" شمول الاسلام۔ (مسلم ۱/ ۱۱۵، باب شفاعة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لابی طالب الخ)

۹۴۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں عم الرجل صنو ابیہ۔

آدمی کا چچا اس کے باپ کی بجائے ہوتا ہے۔ رواہ الترمذی بسند حسن عن ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عن علی و الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (کنز العمال ۲۲/ ۷۵)

عورت کو میت کے ساتھ قبرستان جانا جائز نہیں

۹۵۔ حدیث میں ہے حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اولاد امجاد حضرت عبدالمطلب سے ایک طیبہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آتے دیکھا جب پاس آئیں فرمایا ماأخرجك من بيتك۔

اپنے گھر سے باہر کہاں گئی تھیں عرض کی اتیت اھل ھذا المیت فترحمت علیھم و عزیتھم بمیتھم یہ جو ایک موت ہوگئی تھی میں ان کے یہاں تعزیت و دعائے رحمت کرنے گئی تھی فرمایا لعلك بلغت معھم الکدیٰ۔ شاید تو ان کے ساتھ قبرستان تک گئی عرض کی معاذ اللہ ان اکون بلغتھا وقد سمعتك تذکرنی لك ماتذکر۔ خدا کی پناہ کہ میں وہاں تک جاتی حالانکہ حضور سے سن چکی جو کچھ اس باب میں ارشاد ہوا تھا، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لو بلغتھا مارأیت الجنة حتی یراھا جد ابیك۔ اگر تو ان کے ساتھ وہاں تک جاتی تو جنت نہ دیکھتی جب تک عبدالمطلب نہ دیکھیں۔ رواہ ابوداؤد و النسائی و اللفظ لہ عن عبداللہ بن عمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما اما ابوداؤد فتادب و کنی و قال فذکر تشدیدا فی ذلك و اما ابوعبدالرحمن فادی و روی تبلیغ العلم و اداء الحدیث علی وجھہ۔ (اس حدیث سے عبدالمطلب کا صاحب ایمان ہونا ثابت ہوتا ہے۔ مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۵۷" شمول الاسلام (ابوداؤد ۲/ ۴۴۵، باب التعزیة)

کافر باپ دادا وں کے انتساب سے فخر کرنا حرام ہے

۹۶۔ صحیح حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من انتسب الی تسعة اباء کفار یریدبھم عزا و کرامة کان عاشرھم فی النار۔

جو شخص عزت و کرامت چاہنے کو اپنی نو پشت کافر کا ذکر کرے کہ میں فلاں بن فلاں ابن فلاں کا بیٹا ہوں ان کا دسواں جہنم میں یہ شخص ہو۔ رواہ الامام احمد عن ابی ریحانۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۵۸" شمول الاسلام۔ (مسند احمد ۵/ ۱۲۲)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبد المطلب پر فخر فرمایا اگر وہ غیر مومن و موحد ہوتے تو حضور فخر نہ فرماتے کیونکہ کافر باپ دادا پر فخر و مباہات جائز نہیں۔

۹۷۔ روز حنین جب حسب ارادۂ الٰہیہ تھوڑی دیر کے لئے کفار نے غلبہ پایا معدود بندے رکاب رسالت میں باقی رہے اللہ الغالب کے رسول غالب پر شان جلال طاری تھی ارشاد فرماتے ہیں

انا النبی لا کذب انا ابن عبدالمطلب

میں نبی ہوں کچھ جھوٹ نہیں، میں ہوں بیٹا عبد المطلب کا۔ رواہ احمد و البخاری و مسلم و النسائی عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (بخاری ۲/ ۶۱۷، باب قول اللہ تعالیٰ و یوم حنین الخ)

۹۸۔ حضور قصد فرما رہے ہیں کہ تنہا ان ہزاروں کے مجمع پر حملہ فرمائیں حضرت عباس بن عبد المطلب و حضرت ابو سفین بن حارث بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما بغلہ شریفہ کی لگام مضبوط کھینچے ہوئے ہیں کہ بڑھ نہ جائے اور حضور فرما رہے ہیں۔ انا النبی لا کذب. انا ابن عبدالمطلب۔

میں سچا نبی ہوں اللہ کا پیارا، میں ہوں عبد المطلب کی آنکھ کا تارا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

رواہ ابوبکر بن ابی شیبۃ و ابونعیم عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنز العمال ۱۲/ ۳۹)

۹۹۔ امیر المومنین عمر لگام روکے ہیں اور حضرت عباس دہی تھامے اور حضور فرما رہے ہیں

قدماها انا النبی لا کذب . انا ابن عبدالمطلب۔

اسے بڑھنے دو میں ہوں نبی صریح حق پر، میں ہوں عبد المطلب کا پسر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ رواہ ابن عساکر عن مصعب بن ابی شیبۃ عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۱۰۰۔ جب کافر نہایت قریب آگئے بغلۂ طیبہ سے نزول اجلال فرمایا اس وقت بھی یہی فرماتے تھے۔ **انا النبی لا کذب. انا ابن عبدالمطلب اللھم انصر نصرك۔**

میں ہوں نبی برحق سچا میں ہوں، عبد المطلب کا بیٹا الٰہی اپنی مدد نازل فرما۔ رواہ ابن ابی شیبۃ و ابن جریر عن البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

marfat.com

۱۰۱۔اسی غزوہ کے رجز میں ارشاد فرمایا انا ابن العواتك من بنی سلیم۔
میں بنی سلیم سے ان چند خاتونوں کا بیٹا ہوں جن کا نام عاتکہ تھا۔ رواہ سعید بن منصور فی سننه و الطبرانی فی الکبیر عن سبابة بن عاصم رضی الله تعالیٰ عنه۔

۱۰۲۔ ایک حدیث میں ہے بعض غزوات میں فرمایا انا النبی لاکذب. انا ابن عبدالمطلب. انا ابن العواتك من سلیم۔
میں نبی ہوں کچھ جھوٹ نہیں، میں ہوں عبدالمطلب کا بیٹا، میں ہوں ان بی بیوں کا بیٹا جن کا نام عاتکہ تھا۔ رواہ ابن عساکر عن قتادة۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۵۹" شمول الاسلام۔
(کنزالعمال ۱۲/۳۹)

مومن کی اولاد کافر ہو جائے تو اس کا نسب منقطع ہو جاتا ہے، حضور کا یہ فرمانا کہ ہم اپنا نسب جدا نہیں کرتے، بتا رہا ہے کہ سرکار کے آباء کرام مومن گزرے ہیں۔

۱۰۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں نحن بنو النضر بن کنانة لا نقفوا امنا و لا تنتفی من ابینا۔
ہم نضر بن کنانہ کے بیٹے ہیں ہم اپنے باپ سے اپنا نسب جدا نہیں کرتے۔ رواہ ابوداؤد الطیالسی و ابن سعد و الامام احمد و ابن ماجة و الحارث و الباوردی و سمویه و ابن قانع و الطبرانی فی الکبیر و ابونعیم و الضیا المقدسی فی المختارة عن الاشعث بن قیس الکندی رضی الله تعالیٰ عنه۔

زید بن عمرو کے لئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعائے مغفرت فرمائی اگر یہ صاحب ایمان نہ ہوتے تو ہرگز حضور دعا نہ فرماتے۔

۱۰۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں غفر الله عزوجل لزید بن عمرو رحمه فانه مات علی دین ابراهیم۔
اللہ عزوجل نے زید بن عمرو کو بخش دیا اور ان پر رحم فرمایا کہ وہ دین ابراہیم علیہ الصلاۃ و السلام پر تھے۔ رواہ البزار و الطبرانی عن سعید بن زید بن عمرو بن فضیل رضی الله تعالیٰ عنهما۔ (کنزالعمال ۱۳/۶۷)

۱۰۵۔ اور ایک حدیث میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی نسبت فرمایا رأیته فی الجنة یسحب ذیولا۔

marfat.com

میں نے اسے جنت میں ناز کے ساتھ دامن کشاں دیکھا۔رواہ ابن سعدو الفاکھی عن عامر بن ربیعة رضی الله تعالیٰ عنه۔

اکیس پشت تک حضور علیہ السلام کا نسب نامہ

۱۰۶۔ بیہقی وابن عساکر کی حدیث میں بطریق مالک عن الزہری عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں و هذه رواية البيهقى انا محمد بن عبدالله بن عبدالمطلب بن هاشم بن عبد مناف بن قصى بن كلاب بن مرة بن كعب بن لوى بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن مدركة بن الياس بن نزار بن معد بن عدنان ما افترق الناس فرقتين الا جعلنى الله فى خيرهما فاخرجت من بين ابوى فلم يصبنى شئ من عهد الجاهلية و خرجت من نكاح و لم اخرج من سفاح من لدن آدم حتى انتهيت الى ابى وامى فانا خيركم نفسا و خيركم ابا، و فى لفظ فانا خيركم نسبا و خيركم ابا۔

میں ہوں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم یوہیں اکیس پشت تک نسب نامہ مبارک بیان کر کے فرمایا کبھی لوگ دو گروہ نہ ہوئے مگر یہ کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بہتر گروہ میں کیا تو میں اپنے ماں باپ سے ایسا پیدا ہوا کہ زمانۂ جاہلیت کی کوئی بات نہ پہنچی اور میں خالص نکاح صحیح سے پیدا ہوا آدم سے لے کر اپنے والدین تک تو میرا نفس کریم سب سے افضل اور میرے باپ تم سب کے آباء سے بہتر۔(اس حدیث میں ابوین کریمین کے ایمان کی صراحت موجود ہے۔ مولف)"فتاوی رضویہ ج۱۱، ص۱۶۰"شمول الاسلام۔(کنزالعمال ۱۲/ ۳۸)

نبی کی بیویاں پارسائیں ہوتی ہیں

۱۰۷۔ حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر ایک بار خوف و خشیت کا غلبہ تھا گریہ وزاری فرمارہی تھیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کی یاام المومنین کیا آپ یہ گمان رکھتی ہیں کہ رب العزت جل وعلا نے جہنم کی ایک چنگاری کو مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جوڑا بنایا ام المومنین نے فرمایا فرجت عنى فرج الله عنك۔

تم نے میرا غم دور کیا اللہ تعالیٰ تمہارا غم دور کرے

۱۰۸۔ حضور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الله ابى لى ان اتزوج او ازوج الا من اهل الجنة۔

marfat.com

بیشک اللہ عزوجل نے میرے لئے نہ مانا کہ میں نکاح میں لانے یا نکاح میں دینے کا معاملہ کروں مگر اہل جنت سے۔ رواہ ابن عساکر عن ھند بن ابی ھالۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج۱۱، ص۱۶۱" شمول الاسلام

ایک حدیث شفاعت

۱۰۹۔ حدیث صحیح میں ہے جب حضور سید الشافعین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بار بار شفاعت فرمائیں گے اور اہل ایمان کو اپنے کرم سے داخل جناں فرماتے جائیں گے اخیر میں صرف وہ لوگ رہیں گے جن کے پاس سوا توحید کے کوئی حسنہ نہیں شفیع مشفع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر سجدے میں گریں گے حکم ہوگا یا محمد ارفع رأسك و قل تسمع و سل تعطه و اشفع تشفع۔

اے حبیب اپنا سر اٹھاؤ اور عرض کرو کہ تمہاری شفاعت قبول ہوگی، سید الشافعین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرض کریں گے یا رب ائذن لی فیمن قال لا اله الا الله۔ اے رب میرے مجھے ان کی بھی پروانگی دیدے جنہوں نے صرف لا اله الا الله کہا ہے، رب العزت عزوجل ارشاد فرمائے گا۔ لیس ذلك لك و لكن و عزتي و جلالي و كبريائي و عظمتي لاخرجن منها من قال لا اله الا الله۔ یہ تمہارے لئے نہیں مگر مجھے اپنی عزت و جلال و کبریاء عظمت کی قسم میں ضرور ان سب کو نار سے نکال لوں گا۔ جنہوں نے لا اله الا الله کہا ہے۔ (یعنی موحدین کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل فرمائے گا۔ مولف) رواہ الشیخان عن انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج۱۱، ص۱۶۲" شمول الاسلام۔ (مسلم ۱/۱۱۰، باب اثبات الشفاعة و اخراج الخ) (بخاری ۲/۱۱۱۹، باب كلام الرب يوم القيمة الخ)

اگر جانب ادب میں آدمی خطا کرے تو یہ اس کے لئے گستاخی میں خطا کرنے سے بہتر ہے۔

۱۱۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ادرؤ الحدود مااستطعتم ان الامام لان يخطئ في العفو خير من ان يخطئ في العقوبة۔

جہاں تک بن پڑے حدود کو ٹالو کہ بیشک امام کا معافی میں خطا کرنا عقوبت میں خطا کرنے سے بہتر ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة و الترمذی و الحاکم و صححه و البیهقی عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ (ترمذی ۱/۲۶۳، باب ماجاء في درء الحدود)

حضور علیہ السلام اچھے ناموں کو پسند فرماتے تھے

۱۱۱۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا بعثتم الی رجلا فابعثوه حسن

الوجه حسن الاسم۔

جب میری بارگاہ میں کوئی قاصد بھیجو تو اچھی صورت اچھے نام کا بھیجو۔ رواہ البزار فی مسندہ و الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن علی الاصح۔(کنزالعمال،۶/ ۲۴)

۱۱۲۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعتبروا الارض باسمائھا۔

زمین کو ان کے نام پر قیاس کرو۔ رواہ ابن عدی عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھو حسن لشواھدہ۔(کنزالعمال ۱۱/ ۸۵)

۱۱۳۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یتفاؤل ولا یتطیرہ و کان یحب الاسم الحسن۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیک فال لیتے اور بدشگونی نہ مانتے اور اچھے نام کو دوست رکھتے۔ رواہ الامام احمد و الطبرانی و البغوی فی شرح السنۃ۔(مسند احمد ۱/ ۳۲۶)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے برے ناموں کو بدل دیا ہے

۱۱۴۔ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا سمع بالاسم القبیح حولہ الی ما ھو احسن منہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی کا برا نام سنتے اس سے بہتر بدلتے۔ رواہ الطبرانی بسند صحیح وھو عند ابن سعد عن عروۃ مرسلا۔(کنزالعمال ۷/ ۸۶)

۱۱۵۔ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یغیر الاسم القبیح۔

مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برے ناموں کو بدل دیتے۔ رواہ الترمذی۔ "فتاوی رضویہ، ج۱۱، ص ۱۶۴" شمول الاسلام (ترمذی ۲/ ۱۱۱، باب ماجأ فی تغییر الاسماء)

اچھے اور برے ناموں کا اثر

۱۱۶۔ بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان لایتطیر من شئ فاذا بعث عاملا سأل عن اسمہ فاذا اعجبہ اسمہ فرح بہ ورؤی بشر ذلک فی وجھہ و ان کرہ اسمہ رؤی کراھۃ ذلک فی وجھہ و اذا دخل قریۃ سأل عن اسمھا فان (فاذا) اعجبہ اسمھا فرح بہ (بھا) و روئ بشر ذلک فی وجھہ و ان

marfat.com

کرہ اسمھا روی کراھۃ ذلک فی وجھہ۔

مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی چیز سے بدشگونی نہ لیتے جب کسی عہدے پر کسی کو مقرر فرماتے اس کا نام پوچھتے اگر پسند آتا خوش ہوتے اور اس کی خوشی چہرۂ انور میں نظر آتی اور اگر ناپسند آتا ناگواری کا اثر چہرہ اقدس پر ظاہر ہوتا اور جب کسی شہر میں تشریف لے جاتے اس کا نام دریافت فرماتے اگر خوش آتا مسرور ہوتے اور اس کا سرور روئے پرنور میں دکھائی دیتا اور اگر ناخوش آتا ناخوشی کا اثر روئے اطہر میں نظر آتا۔ **صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔** رواہ ابوداؤد۔ (ابوداؤد ۲/ ۵۴۷ باب فی الطیرۃ و الحفر)

پسندیدہ نام

۱۱۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **احب اسمائکم الی اللہ عبداللہ و عبدالرحمن۔**

تمہارے ناموں میں سب سے زیادہ پیارے نام اللہ کو عبداللہ و عبدالرحمٰن ہیں۔ رواہ مسلم و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجۃ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (ابوداؤد ۲/ ۶۷۶، باب فی تغییر الاسماء)

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نام کی وجہ تسمیہ

۱۱۸۔ حدیث میں حضرت بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وجہ تسمیہ یوں آئی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **انما سماھا فاطمۃ لان اللہ تعالیٰ فطمھا و محبھا علی النار۔**

اللہ عزوجل نے اس کا نام فاطمہ اس لئے رکھا کہ اسے اور اس سے عقیدت رکھنے والوں کو نار دوزخ سے آزاد فرمایا۔ رواہ الخطیب عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۶۵" شمول الاسلام۔ (کنزالعمال ۱۳/ ۹۴)

لشج عبدالقیس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت

۱۱۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لشج عبدالقیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا **ان فیک لخصلتین یحبھما اللہ و رسولہ الحلم و الاناۃ۔**

تجھ میں دو خصلتیں ہیں خدا اور رسول کو پیاری وہ تحمل اور بردباری۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۶۵" شمول الاسلام۔ (کنزالعمال ۱۵/ ۲۵۵)

marfat.com

حلیمہ سعدیہ اور حارث سعدی کی بارگاہ رسالت میں حاضری اور قریش کی ان سے شکایت پر ایک روایت۔

۱۲۰۔ حضرت حلیمہ سعدیہ جب روز حنین حاضر بارگاہ ہوئی ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے قیام فرمایا اور اپنی چادر انور بچھایا۔ کما فی الاستیعاب عن عطاء بن یسار۔

ان کے شوہر جن کا شیر حضور نے نوش فرمایا، حارث سعدی یہ بھی شرف اسلام و صحبت سے مشرف ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قدم بوسی کو حاضر ہوئے تھے راہ میں قریش نے کہا اے حارث تم اپنے بیٹے کی تو سنو وہ کہتے ہیں مردے جئیں گے اور اللہ نے دو گھر جنت و نار بنا رکھے ہیں انہوں نے حاضر ہو کر عرض کی کہ اے میرے بیٹے حضور کی قوم حضور کی شاکی ہیں فرمایا ہاں میں ایسا فرماتا ہوں اور اے میرے باپ جب وہ دن آئے گا تو میں تمہارا ہاتھ پکڑ کر بتا دوں گا کہ دیکھو یہ وہی دن ہے یا نہیں جس کی میں خبر دیتا تھا یعنی روز قیامت، حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد اسلام اس ارشاد کو یاد کر کے کہا کرتے اگر میرے بیٹے میرا ہاتھ پکڑیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ نہ چھوڑیں گے جب تک مجھے جنت میں داخل نہ فرمالیں۔ رواہ یونس بن بکیر۔

بہترین نام

۱۲۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اصدقها حارث وهمام۔

سب ناموں میں زیادہ سچے نام حارث و ہمام۔ رواہ البخاری فی الادب المفرد و ابوداؤد والنسائی عن ابی الحیثمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۶۶" شمول الاسلام۔

(ابوداؤد ۲/ ۶۷۶، باب فی تغییر الاسماء)

حضور علیہ السلام کی رضائی ماں کے بارے میں ایک روایت

۱۲۲۔ جن خاتون نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دودھ پلایا وہ اجلۂ صحابیات سے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہن، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں فرماتے انت امی بعد امی۔ تم میری ماں کے بعد میری ماں ہو۔ راہ ہجرت میں انہیں پیاس لگی آسمان سے نورانی رسی میں ایک ڈول اترا پی کر سیراب ہوئیں پھر کبھی پیاس نہ معلوم ہوئی سخت گرمی میں روزے رکھتیں اور پیاس نہ ہوتی۔ رواہ ابن سعد عن عثمن بن القاسم۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۶۷" شمول الاسلام۔

marfat.com

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وقت وفات حضور کی مدح سرائی میں چند اشعار۔

۱۲۳۔ امام ابو نعیم دلائل النبوۃ میں بطریق محمد بن شہاب الزہری ام سماعہ اسماء بنت ابی رحم وہ اپنی والدہ سے راوی میں حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے انتقال کے وقت حاضر تھی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کمسن بچے کوئی پانچ برس کی عمر شریف ان کے سرہانے تشریف فرما تھے حضرت خاتون نے اپنے ابن کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نظر کی پھر کہا۔

بارك فيك الله من غلام يابن الذى من حومة الحمام
نجابعون الملك المنعام فودى غداة الضرب بالسهام
بمائة من الابل السوام و ان صح ماابصرت فى المنام
فانت مبعوث الى الانام تبعث فى الحل و فى الحرام
تبعث فى التحقيق و الاسلام دين ابيك البر ابراهام
فالله انهاك عن الاصنام ان لا تواليها مع الاقوام

اے ستھرے لڑکے اللہ تجھ میں برکت رکھے اے بیٹے ان کے جنہوں نے مرگ کے گھیرے سے نجات پائی، بڑے انعام والے بادشاہ اللہ عزوجل کی مدد سے جس صبح کو قرعہ ڈالا گیا سو بلند اونٹ ان کے فدیہ میں قربان کیے گئے اگر وہ ٹھیک اترا جو میں نے خواب دیکھا ہے تو تو سارے جہان کی طرف پیغمبر بنایا جائے گا۔ جو تیرے نیکوکار باپ ابراہیم کا دین ہے، میں اللہ کی قسم دے کر تجھے بتوں سے منع کرتی ہوں کہ قوموں کے ساتھ ان کی دوستی نہ کرنا۔ اس کے بعد فرمایا کل حی میت و کل جدید بال ر کل کبیر یفنی و انا میة و ذکری باق و قد ترکت خیرا وولدت طهرا۔

ہر زندے کو مرنا ہے اور ہر نئے کو پرانا ہونا ہے اور کوئی کیسا ہی بڑا ہو ایک دن فنا ہونا ہے میں مرتی ہوں اور میرا ذکر خیر ہمیشہ رہے گا میں کیسی خیر عظیم چھوڑ چلی ہوں اور کیسا ستھرا پاکیزہ مجھ سے پیدا ہوا یہ کہا اور انتقال فرمایا۔ صلی اللہ تعالیٰ علی ابنها الکریم و ذویه و بارك و سلم۔

"فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۶۹" "نعمان لاہور"

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بشارت ہوئی حدیث پاک میں ہے۔

۱۲۴۔ قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لام المومنين رضى الله تعالىٰ عنها

marfat.com

رأيتك في المنام ثلث ليال يجي بك الملك في سرقة من حرير فقال لي هذه امرأتك فكشف عن وجهك الثوب فاذا انت هي فقلت ان يكن هذا من عندالله يمضه۔ رواه الشيخان عنها رضی الله تعالیٰ عنها۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ میں نے تجھے تین راتیں مسلسل خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ نے ریشم کے کپڑے میں لپیٹ کر میرے حضور پیش کیا پھر فرشتے نے عرض کی کہ یہ آپ کی زوجہ مقدسہ ہے اور میں نے تمہارے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو وہ تم تھی میں نے کہا اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو ایسا ضرور ہوگا۔

(مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱۱، ص ۱۷۰" شمول الاسلام (بخاری ۲/ ۱۰۳۸، باب الحریر فی المنام)

marfat.com

تعارف

التحبیر بباب التدبیر

(مسئلہ تدبیر پر آراستہ ومزین اور متحقق کلام)

۲۰ ذی الحجہ ۱۳۱۵ھ میں سوال کیا گیا کہ یہ عقیدہ رکھنا کہ اچھا یا برا کام جو کچھ بھی ہوتا ہے سب خدا کی تقدیر سے ہوتا ہے، اور تدبیرات بھی دنیا وعقبی میں مستحسن وبہتر ہیں درست ہے یا نہیں؟ بخلاف اس کے جو تقدیر کا تو قائل ہو مگر تدبیر کا یکسر انکار کرے اس پر شرعاً کیا حکم ہے۔

اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی نے اس رسالہ جلیلہ میں جو آیات واحادیث اور نصوص وجزئیات ذکر کئے ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ

فی الواقع عالم میں جو کچھ ہوتا ہے سب اللہ جل جلالہ کی تقدیر سے ہے مگر تدبیر ہرگز معطل و بیکار نہیں، دنیا عالم اسباب ہے رب کریم نے اپنی حکمت بالغہ کے مطابق اس میں مسببات کو اسباب ووسائل سے مربوط کیا اور سنت الٰہیہ جاری ہوئی کہ سبب کے بعد مسبب پیدا ہو جس طرح تقدیر کو بھول کر تدبیر پر پھولنا کفار ومشرکین کی خصلت وعادت ہے، یوہیں تدبیر کو محض عبث وبیکار اور فضول ومردود بتانا کسی کھلے گمراہ یا سچے مجنون وبیگانہ دین ومذہب کا کام ہے۔

اگر تدبیر مطلقاً مہمل وبیکار ہو تو دین وشرائع اور انزال کتب وارسال رسل وانبیاء اور اتیان فرائض واجتناب محرمات معاذ اللہ سب لغو وفضول اور عبث ٹھہریں، مگر ایسا ہرگز نہیں بلکہ تدبیر مستحسن وبہتر ہے۔

اور تدبیر کی بہت صورتیں مندوب ومسنون ہیں جیسے دعا کرنا اور مرض لاحق ہو تو دوا کرنا وغیرہ۔ اور بہت صورتیں فرض قطعی ہیں جیسے فرائض کا بجالانا محرمات سے بچنا وغیرہ۔

اسی طرح منجملہ تدابیر میں سے جان بچانے کی کل تدبیریں اور رزق حلال ومعاش کی تلاش وجستجو جس میں اپنے اور متعلقین کے تن اور پیٹ کی پرورش ہو ضروری ہیں، اور احادیث سے ثابت ہے کہ تلاش حلال وفکر معاش اور تعاطی اسباب ہرگز منافی توکل ورضا نہیں بلکہ عین مرضی الٰہی ہے کہ آدمی تدبیر کرے اور تقدیر پر وثوق واعتماد رکھے، اسی لئے ترک کسب معاش سے حدیث میں

marfat.com

ممانعت آئی ہے اور خود خالق تقدیر نے قرآن عظیم میں تلاش و تدبیر اور اللہ کی طرف وسیلہ ڈھونڈنے کی ترغیب و ہدایت فرمائی ہے بلکہ اگر بنظر انصاف دیکھا جائے تو تدبیر بجائے خود ایک تقدیر ہے کہ کوئی تدبیر تقدیر سے باہر و خارج نہیں۔

ہاں یہ بیشک ممنوع و مذموم ہے کہ آدمی تقدیر پر اعتماد نہ رکھے اور ہمہ تن تدبیر میں مشغول و منہمک ہو جائے اور اس کی درستی میں نیک و بد اور حلال و حرام کا خیال نہ رکھے، اور تقدیر کو یکسر بھولنا یا حق و درست نہ ماننا یا تدبیر کو اصلا مہمل و معطل جاننا ہر ایک معاذ اللہ گمراہی و ضلالت یا جنون و سفاہت ہے، اور جو تدبیر کا مطلقا انکار کرے وہ بدمذہب و بد عقیدہ ہے اور اس پر توبہ فرض ہے۔

اس کے بعد امام احمد رضا اس رسالے کے اخیر میں فرماتے ہیں کہ۔

"باب تدبیر میں آیات و احادیث اتنی تھوڑی نہیں جنہیں کوئی حصر کر سکے، فقیر غفرلہ دعویٰ کرتا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اگر محنت کی جائے تو دس ہزار سے زائد آیات و احادیث اس پر ہو سکتی ہیں مگر کیا حاجت کہ ؎ آفتاب آمد دلیل آفتاب۔

جس مسئلہ کے تسلیم پر تمام جہاں کے کاروبار کا دارومدار، اس میں زیادہ تطویل عبث و بیکار، اسی تحریر میں کہ فقیر نے پندرہ آیتیں اور ۳۵ حدیثیں جملہ پچاس نصوص ذکر کئے اور صدہا بلکہ ہزارہا کے پتے دیئے، یہ کیا تھوڑے ہیں؟

انہیں سے ثابت کہ انکار تدبیر کس قدر اعلیٰ درجہ کی حماقت و خباثت ہے۔

مسئلہ تدبیر کی تحقیق و تفصیل پر مشتمل یہ رسالہ نافعہ ۱۵ صفحات پر مبسوط ہے اور مکررات کو چھوڑ کر اس میں ۲۴ حدیثیں رونق تحریر و شامل تحقیق ہیں۔

marfat.com

احادیث

التحبیر بباب التدبیر

اللہ سے دعا مانگنے کی تاکید اور نہ مانگنے پر غضب رب کی وعید

۱۲۵۔ حدیث میں ہے من لم یدع اللہ غضب علیہ۔

جو اللہ سے دعا نہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر غضب فرمائے گا۔ رواہ الائمة فی المسند وابوبکر بن ابی شیبة و اللفظ له فی المصنف و البخاری فی الادب المفرد و الترمذی فی الجامع و ابن ماجة فی السنن و الحاکم فی المستدرك عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۷۵" التحبیر۔ (کنز العمال ۲/ ۴۲)

جس کے مقدر میں جو لکھا ہے اس کیلئے وہی راہ آسان ہو جاتی ہے اور اسی کے اسباب مہیا ہو جاتے ہیں حدیث شریف میں ہے

۱۲۶۔ اخرج الائمة احمد و البخاری و مسلم وغیرهم عن امیر المومنین علی کرم الله تعالیٰ وجهه قال کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی جنازة فاخذ شیأ فجعل ینکت به الارض فقال ما منکم من احد الا وقد کتب مقعده من النار و مقعده من الجنة قالوا یا رسول الله افلا نتکل علی کتابنا و ندع العمل، زاد فی روایة فمن کان من اهل السعادة فسیصیر الی اهل السعادة و من کان من اهل الشقاء فسیصیر الی عمل اهل الشقاوة قال اعملوا فکل میسر لما خلق له اما من کان من اهل السعادة فییسر لعمل اهل السعادة و اما من کان من اهل الشقاء فییسر لعمل اهل الشقاوة ثم قرأ فاما من اعطی و اتقی و صدق بالحسنیٰ الایة۔

یعنی حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دوزخی جنتی سب لکھے ہوئے ہیں، صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ پھر ہم عمل کاہے کو کریں ہاتھ پاؤں چھوڑ بیٹھیں کہ جو سعید ہیں آپ ہی سعید ہوں گے اور جو شقی ہیں ناچار شقاوت پائیں گے فرمایا نہیں بلکہ عمل کئے جاؤ کہ ہر ایک جس گھر کے لئے بنا ہے اسی کا راستہ اسے سہل کر دیتے ہیں سعید کو اعمال سعادت کا اور

marfat.com

شقی کو افعال شقاوت کا پھر حضور نے یہ آیت تلاوت فرمائی فاما من اعطی الخ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۷۷" التحبیر۔ (بخاری ۲/ ۹۷۷، باب قوله و كان امر الله قدرا الخ) (مسلم ۲/ ۳۳۳، باب كيفية خلق الادمی الخ) (ترمذی ۲/ ۳۵، ابواب القدر باب ماجا فی الشقاو السعادة)

دعا کی تاثیر کے بارے میں دو حدیثیں

۱۲۷۔ حدیث، لایرد القضاء الا الدعاء۔

تقدیر کسی چیز سے نہیں ٹلتی مگر دعا سے یعنی قضا معلق۔ رواه الترمذی و ابن ماجة و الحاكم بسند حسن عن سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه۔ (الترغیب و الترهیب ۲/ ۴۸۲، الترغیب فی كثرة الدعاء)

۱۲۸۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا يغنی حذر من قدر و الدعاء ينفع مما نزل و مما لم ينزل ان البلاء ينزل فيتلقاه الدعاء فيعتلجان الی يوم القيمة۔

تقدیر کے آگے احتیاط کی کچھ نہیں چلتی اور دعا اس بلا سے جو اتر آئی اور جو ابھی نہیں اتری دونوں سے نفع دیتی ہے اور بیشک بلا اترتی ہے دعا اس سے جا ملتی ہے دونوں قیامت تک کشتی لڑتی رہتی ہیں۔ یعنی بلا کتنا ہی اترنا چاہے دعا اسے اترنے نہیں دیتی۔ رواه الحاكم و البزار و الطبرانی فی الاوسط عن ام المومنين الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قال الحاكم صحيح الاسناد كذا قال۔ (الترغیب و الترهیب ۲/ ۴۸۲، الترغیب فی كثرة الدعاء)

دعا کے ساتھ ساتھ بطور تدبیر دوا کرنے کی تاکید پر ایک حدیث

۱۲۹۔ ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تداووا عباد الله فان الله يضع داء الا وضع له دواء غير داء واحد الهرم۔

خدا کے بندو دوا کرو کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہ رکھی جس کی دوا نہ بنائی ہو مگر ایک مرض یعنی بڑھاپا۔ اخرجه احمد و ابوداؤد و الترمذی والنسائی و ابن ماجة و ابن حبان و الحاكم عن اسامة بن شريك رضی الله تعالیٰ عنه بسند صحيح۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۷۸"۔ التحبیر۔ (کنز العمال ۱۰/ ۲) (مسند احمد ۵/ ۳۵۰)

رزق حلال اور تلاش معاش کی تاکید و ترغیب پر دو حدیثیں

۱۳۰۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں طلب كسب الحلال فريضة بعد الفريضة۔

marfat.com

آدمی پر فرض کے بعد دوسرا فرض یہ ہے کہ کسب حلال کی تلاش کرے۔ اخرجه الطبرانی فی الکبیر و البیهقی فی شعب الایمان والدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه۔(کنزالعمال ۴/ ۴)

۱۳۱۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **طلب الحلال واجب علی کل مسلم۔**

طلب حلال ہر مسلمان پر واجب ہے۔ اخرجه الدیلمی بسند حسن عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه۔(کنزالعمال ۴/ ۲)

صنعت و حرفت اور دستکاری کے ذریعہ حلال روزی حاصل کرنے والے کی وقعت و عظمت پر چند احادیث

۱۳۲۔ مسند احمد و صحیح بخاری میں ہے حضور پرنور سید الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ما اکل احد طعاما قط خیرا من ان یاکل من عمل یده و ان نبی الله داؤد کان یاکل من عمل یده۔**

کبھی کسی شخص نے کوئی کھانا اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر نہیں کھایا اور بیشک نبی اللہ داؤد علیہ الصلاۃ والسلام اپنی دست کاری کی اجرت سے کھاتے۔ و اخرجاه عن مقدام بن معدیکرب رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۷۹" التحبیر۔(بخاری ۱/ ۲۷۸، باب کسب الرجل و عمله بیده)

۱۳۳۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **ان اطیب ما اکلتم من کسبکم۔**

سب سے زیادہ پاکیزہ کھانا وہ ہے جو اپنی کمائی سے کھاؤ۔ اخرجه البخاری فی التاریخ و الدارمی و ابو داؤد و الترمذی و النسائی عن ام المومنین الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها بسند صحیح۔(نسائی ۲/ ۲۱۰، باب الحث علی الکسب)(کنزالعمال ۴/ ۴)

۱۳۴۔ کسی نے عرض کی **یا رسول الله ای الکسب افضل۔**

سب سے بہتر کسب کونسا ہے؟ فرمایا **عمل الرجل بیده و کل بیع مبرور۔**

اپنے ہاتھ کی مزدوری اور مقبول تجارت کہ مفاسد شرعیہ سے خالی ہو۔ اخرجه الطبرانی فی الاوسط و الکبیر بسند الثقات عن عبدالله بن عمر و هو فی الکبیر و احمد و البزار عن ابی بردة بن خیار و ایضا هذان عن رافع بن خدیج و البیهقی عن سعید بن عمیر مرسلا و الحاکم عنه عن امیر المومنین عمر الفاروق رضی الله تعالیٰ عنهم اجمعین۔ "فتاوی رضویہ،

marfat.com

ج۱۱، ص۱۷۹"التحبیر۔(مسند احمد ۵/ ۱۳۲)

۱۳۵۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ یحب المومن المحترف۔

بیشک اللہ تعالیٰ مسلمان پیشہ ور کو دوست رکھتا ہے۔ اخرجه الطبرانی فی الکبیر و البیهقی فی الشعب و سیدی محمد الترمذی فی النوادر عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما۔(کنزالعمال ۴/ ۱)

۱۳۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من امسی کآلا من عمل یده امسیٰ مغفورا له۔

جسے مزدوری سے تھک کر شام آئے اس کی وہ شام مغفرت ہو۔ اخرجه الطبرانی فی الاوسط عن ام المومنین الصدیقة۔ و مثل ابی القاسم الاصبهانی عن ابن عباس و ابن عساکر عنه و عن انس رضی الله تعالیٰ عنهم۔(کنزالعمال ۴/ ۳)

۱۳۷۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طوبی لمن طاب کسبه. الحدیث۔

پاک کمائی والے کے لئے جنت ہے۔ اخرجه البخاری فی التاریخ و الطبرانی فی الکبیر و البیهقی فی السنن و البغوی و الباوردی و ابناً قانع و شاهین و منده کلهم عن رکب المصری رضی الله تعالیٰ عنه فی حدیث طویل قال ابن عبدالبر حدیث حسن قلت ای لغیره۔

حلال روزی جنت میں لے جائے گی

۱۳۸۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الدنیا حلوة خضرة من اکتسب منها مالا فی حله و انفقه فی حقه اثابه الله علیه واورده جنته. الحدیث۔

دنیا دیکھنے میں ہری چکھنے میں میٹھی ہے یعنی بظاہر بہت خوشنما و خوش ذائقہ معلوم ہوتی ہے جو اسے حلال وجہ سے کمائے اور حق جگہ پر اٹھائے اللہ تعالیٰ اسے ثواب دے اور اپنی جنت میں لے جائے۔ اخرجه البیهقی فی الشعب عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قلت و المتن عندالترمذی عن خولة بنت قیس امرأة سیدنا حمزة بن عبدالمطلب رضی الله تعالیٰ عنهم بلفظ ان هذا المال خضرة حلوة فمن اصابه بحقه بورك له فیه۔ الحدیث قال الترمذی حسن صحیح قلت واصله عن خولة عندالبخاری مختصرا۔(کنزالعمال ۳/ ۱۰۶)(ترمذی ۲/ ۶۲، باب ماجاً فی اخذ المال)

marfat.com

تلاش رزق کی صعوبتیں کفارۂ سئیات ہیں

۱۳۹۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **ان من الذنوب ذنوبا لایکفرھا الصلوٰۃ و لاالصیام و لاالحج و لاالعمرۃ یکفرھا الھموم فی طلب المعیشۃ۔**

کچھ گناہیں ایسے ہیں جن کا کفارہ نہ نماز ہو نہ روزے نہ حج نہ عمرہ، ان کا کفارہ وہ پریشانیاں ہوتی ہیں جو آدمی کو تلاش معاش کے حال میں پہنچتی ہیں۔ رواہ ابن عساکر و ابونعیم فی الحلیۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۸۰" التحبیر۔

اہل و عیال کیلئے رزق حلال کی تلاش و جستجو جہاد فی سبیل اللہ کے مترادف ہے

۱۴۰۔ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے ایک شخص کو دیکھا کہ تیز و چست کسی کام کو جارہا ہے عرض کی یارسول اللہ کیا خوب ہوتا اگر اس کی یہ تیزی و چستی خدا کی راہ میں ہوتی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **ان کان خرج یسعیٰ علی نفسہ یعفھا فھو فی سبیل اللہ و ان کان خرج یسعی علی ولدہ صغارا فھو فی سبیل اللہ و ان کا خرج یسعیٰ علی ابوین شیخین کبیرین فھو فی سبیل اللہ و ان کا خرج یسعی ریأً و مفاخرۃ فھو فی سبیل الشیطان۔**

اگر یہ شخص اپنے لئے کمائی کو نکلا ہے کہ سوال وغیرہ کی ذلت سے بچے تو اس کی یہ کوشش اللہ کی راہ میں ہے اور اگر اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کے خیال سے نکلا ہے جب بھی خدا کی راہ میں ہے اور اگر اپنے بوڑھے ماں باپ کے لئے نکلا ہے جب بھی خدا کی راہ میں ہے ہاں اگر ریا و تفاخر کے لئے نکلا ہے تو شیطان کی راہ میں ہے۔ اخرجہ الطبرانی عن کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و رجالہ رجال الصحیح۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۸۱" التحبیر۔ (کنز العمال ۴/ ۲)

ترک کسب کی ممانعت و مذمت پر ایک حدیث

۱۴۱۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لیس بخیرکم من ترک دنیاہ لاخرتہ و لا آخرتہ لدنیاہ حتی یصیب منھما جمیعا فان الدنیا بلاغ الی الاخرۃ و لاتکونوا کلا علی الناس۔**

تمہارا بہتر وہ نہیں ہے جو اپنی دنیا آخرت کے لئے چھوڑ دے اور نہ وہ جو اپنی آخرت دنیا کے لئے ترک کردے بہتر وہ ہے جو دونوں سے حصہ لے کہ دنیا آخرت کا وسیلہ ہے اپنا بوجھ اوروں پر ڈال کر نہ بیٹھ رہو۔ رواہ ابن عساکر عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ،

marfat.com

ج۱۱، ص ۱۸۱ "التحبیر۔ (کنزالعمال ۳/ ۱۳۸)

توکل علی اللہ سے متعلق ایک حدیث

۱۴۲۔ ایک صحابی نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی اپنی اونٹنی یوہیں چھوڑ دوں اور خدا پر بھروسہ رکھوں یا اسے باندھوں اور خدا پر توکل کروں؟ ارشاد فرمایا قید و توکل۔ باندھ دے اور تکیہ خدا پر رکھ۔ بر توکل زانوے اشتر ببند۔ اخرجه البیهقی فی الشعب بسند جید عن عمرو بن امیة الضمری و الترمذی فی الجامع عن انس رضی الله تعالیٰ عنهما و اللفظ عنده اعقلها و توکل۔ "فتاوی رضویہ، ج۱۱، ص ۱۸۲" التحبیر۔ (کنزالعمال ۳/ ۶۱)

مرض لاحق ہونے پر دوا کرنا اگرچہ تدبیر ہے مگر وہ بھی حقیقۃً ایک تقدیر ہے حدیث میں ہے

۱۴۳۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی دوا تقدیر سے کیا نافع ہوگی فرمایا الدواء من القدر ینفع من یشأ بما شأ۔

دوا خود بھی تقدیر سے ہے اللہ تعالیٰ جسے چاہے جس دوا سے چاہے نفع پہنچا دیتا ہے۔ رواه ابن السنی فی الطب و الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما و صدره عنه عند ابی نعیم و الطبرانی فی المعجم الکبیر۔ (کنزالعمال ۱۰/ ۲)

۱۴۴۔ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بقصد شام وادی تبوک میں قریہ سرغ تک پہنچے سرداران لشکر ابو عبیدہ بن الجراح و خالد بن الولید و عمرو بن العاص وغیرہم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم انہیں ملے اور خبر دی کہ شام میں وبا ہے امیر المومنین نے مہاجرین و انصار وغیرہم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بلا کر مشورہ لیا اکثر کی رائے رجوع پر قرار پائی امیر المومنین نے بازگشت کی منادی فرمائی حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا افرارا من قدر الله کیا اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے بھاگنا؟ فرمایا لو غیرك قالها یا اباعبیدة نعم نفر من قدر الله الی قدر الله ارأیت لو کان لك ابل هبطت وادیا له عدوتان احدهما خصبة و الاخری جدبة الیس ان رعیت الخصبة رعیتها بقدر الله و ان رعیت الجدبة رعیتها بقدر الله۔

کاش اے ابو عبیدہ یہ بات تمہارے سوا کسی اور نے کہی ہوتی (یعنی تمہارے علم و فضل سے بعید تھی) ہاں ہم اللہ کی تقدیر ہی کی طرف بھاگتے ہیں بھلا بتاؤ تو اگر تمہارے کچھ اونٹ ہوں انہیں لے کر کسی وادی میں اترو جس کے دو کنارے ہوں ایک سرسبز دوسرا خشک تو کیا یہ بات نہیں ہے کہ تم شاداب میں چراؤ گے تو خدا کی تقدیر سے اور خشک میں چراؤ گے تو خدا کی تقدیر سے۔ اخرجه

marfat.com

الائمة مالك و احمد و البخاری و مسلم و ابوداؤد و النسائی عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما۔ "فتاوی رضویہ، ج۱۱، ص ۱۸۳" التحبیر۔ (بخاری ۲/ ۸۵۳، باب مایذکر فی الطاعون)

دنیا کی طلب میں حلال و حرام کا خیال رکھے حدیث میں ہے

۱۴۵۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **اجملوا فی الدنیا فان کلا میسر لما کتب له منها۔**

دنیا کی طلب میں اچھی روش سے عدول نہ کرو کہ جس کے مقدر میں جتنی لکھی ہے ضرور اس کے سامان مہیا پائے گا۔ رواه ابن ماجة و الحاکم و الطبرانی فی الکبیر و البیهقی فی السنن و ابو الشیخ فی الثواب عن ابی حمید الساعدی رضی الله تعالیٰ عنه باسناد صحیح و اللفظ للحاکم۔ (کنز العمال ۴/ ۱۱)

آدمی کے مرنے سے پہلے اس کا رزق اسے مل جاتا ہے اس لئے اس کی تلاش و جستجو میں نیک و بد کا خیال رکھے

۱۴۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **یا ایها الناس اتقوا الله و اجملوا فی الطلب فان نفسا لن تموت حتی تستوفی رزقها فان ابطأ منها فاتقوا الله و اجملوا فی الطلب خذو ما حل ودعوا ما حرم۔**

اے لوگو اللہ سے ڈرو اور طلب رزق نیک طور پر کرو کہ کوئی جان دنیا سے نہ جائے گی جب تک اپنا رزق پورا نہ کرلے تو اگر روزی میں دیر دیکھو تو خدا سے ڈرو اور روش محمود پر چلو حلال کو لو اور حرام کو چھوڑو۔ رواه ابن ماجة و اللفظ له و الحاکم و قال صحیح علی شرطهما و بسند آخر صحیح علی شرط مسلم و ابن حبان فی صحیحه کلهم عن جابر بن عبدالله و بمعناه عند ابی یعلی بسند حسن عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنهم۔ "فتاوی رضویہ، ج۱۱، ص ۱۸۴" التحبیر۔ (کنز العمال ۴/ ۱۱)

۱۴۷۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **ان روح القدس نفث فی روعی ان نفسا لن تموت حتی تستکمل اجلها و تستوعب رزقها فاتقوا الله و اجملوا فی الطلب و لایحملن احدکم استبطأ الرزق ان یطلبه بمعصیة الله فان الله تعالیٰ لاینال ماعنده الا بطاعته۔**

بیشک روح القدس جبریل نے میرے دل میں ڈالا کہ کوئی جان نہ مرے گی جب تک اپنی

عمر اور اپنا رزق پورا نہ کرلے تو خدا سے ڈرو اور نیک طریقے سے تلاش کرو اور خبردار رزق کی درنگی تم میں کسی کو اس پر نہ لائے کہ نافرمانی خدا سے اسے طلب کرے کہ اللہ کا فضل تو اس کی طاعت ہی سے ملتا ہے۔ اخرجه ابونعيم فى الحلية و اللفظ له عن ابى امامة الباهلى و البغوى فى شرح السنة و البيهقى فى الشعب و الحاكم فى المستدرك عن ابن مسعود و البزار عن حذيفة بن اليمان و نحوه للطبرانى فى الكبير عن الحسن بن على امير المومنين رضى الله تعالىٰ عنهم اجمعين غير ان الطبرانى لم يذكر جبريل عليه الصلاة و السلام۔ "فتاوی رضویہ، ج۱۱، ص ۱۸۴" تخریج۔ (کنزالعمال ۴/ ۱۱)

طلب رزق میں شریعت و عزت کا پاس رکھو کہ حدیث میں ہے

۱۴۸۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اطلبوا الحوائج بعزة الانفس فان الامور تجرى بالمقادير۔

حاجتیں عزت نفس کے ساتھ طلب کرو کہ سب کام تقدیر پر چلتے ہیں۔ رواه تمام فى فوائده و ابن عساكر فى تاريخه عن عبدالله بن بسر رضى الله تعالىٰ عنه۔ "فتاوی رضویہ، ج۱۱، ص ۱۸۵" تخریج۔ (کنزالعمال ۶/ ۳۲۵)

marfat.com

تعارف

ثلج الصد ر لایمان القدر

(مسئلہ تقدیر کا روح افزا بیان)

۲۸ محرم ۱۳۲۵ھ کو سوال ہوا کہ مشیت الٰہی کے بغیر جب کوئی امر ظہور پذیر نہیں ہوتا تو افعال عباد پر مواخذہ کیوں ؟جب کہ بندوں کے افعال کا بھی خالق وہی ہے۔

اس رسالہ نافعہ میں امام احمد رضا نے جو نصوص قرآنیہ اور ارشادات و فرمودات نبویہ علی صاحبھا التحیۃ والثناء پیش فرما کر جواب منقح وماخوذ کیا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ

مسئلہ تقدیر میں عقیدۂ اہل سنت و جماعت یہ ہے کہ انسان پتھر کی طرح مجبور محض ہے نہ خود مختار، بلکہ ان دونوں کے بیچ میں ایک حالت ہے جس کی کنہ راز خدا و سر نہاں اور ایک نہایت عمیق دریا ہے۔

بلا شبہ بندہ کے افعال کا خالق بھی خدا ہی ہے اور بندہ بے ارادۂ الٰہیہ کچھ نہیں کر سکتا یعنی کوئی فعل انسان کے ارادے سے نہیں ہو سکتا بلکہ انسان کے ارادہ پر اللہ کے ارادہ و مشیت سے ہوتا ہے۔ انسان نیکی کا ارادہ کرے اور اپنے اعضاو جوارح کو پھیرے تو اللہ تعالیٰ رحمت سے نیکی پیدا کر دے گا، اور اگر یہ برے کا ارادہ کرے اور جوارح کو اس طرف پھیرے تو اللہ تعالیٰ اپنی بے نیازی سے بدی کو موجود فرمادے گا لہذا بندہ اپنی ہی بداعمالیوں کے سبب مستحق سزا ہے اور خوش اعمالیوں کی بناء پر مستحق ثواب و جزاء۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو عالم اسباب بنایا ہے اور ہر چیز میں اپنی حکمت بالغہ کے مطابق مختلف حصہ رکھا ہے اور انسان کو انبیاء و مرسلین اور صحائف و کتب بھیج کر ہر ہر بات کا حسن و قبح خوب جتا کر اپنی نعمت تمام و کمال فرمادی اور کسی عذر کی کوئی جگہ باقی نہ چھوڑی۔

اس کے باوجود اگر انسان شامت نفس کا شکار ہو کر بداعمالیوں میں مبتلا ہو جائے تو یہ اس کا

فعل ہے اگرچہ اس کا بھی خالق اللہ ہی ہے مگر مستحق سزا و عقاب وہی بندہ ہوگا اگرچہ یہ اس کی تقدیر کا نوشتہ ہے، کیونکہ کاتب تقدیر کے علم و خبر میں وہ ایسا کرنے والا تھا تب تقدیر میں لکھا گیا نہ کہ نوشتہ تقدیر کا پابند ہو کر اس نے ایسا کیا۔

الغرض امام احمد رضا نے تمثیلات کثیرہ و نظائر وافرہ سے اس مسئلہ کی وضاحت کی ہے اور جس نفیس و لطیف انداز میں تدبیر و تقدیر کی گتھی کو سلجھایا ہے وہ اپنی نظیر آپ ہے اور حضرت مصنف ہی کا حصہ مخصوصہ ہے۔ اور ۱۳ صفحے پر مشتمل اس وقیع و گرانقدر رسالے میں چار حدیثیں بطور دلیل پیش کی گئی ہیں۔

marfat.com

احادیث

ثلج الصدر لایمان القدر

بعثت انبیاء کا مقصد حجت الٰہیہ قائم کرنا ہے تاکہ ظاہر ہو جائے کہ کون ہدایت قبول کرتا ہے اور کون ضلالت و گمرہی۔

۱۴۹۔ حدیث میں ہے ابن جریر عن انس رضی الله تعالیٰ عنه قال لما بعث الله تعالیٰ موسیٰ علیه الصلاة و السلام الی فرعون نودی لن یفعل فلم افعل قال فناداه اثنا عشر ملکا من علماء الملئکة. امض لما امرت به فانا جهدنا ان نعلم فلم نعلمه۔

یعنی جب سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو مولیٰ عزوجل نے رسول کر کے فرعون کی طرف بھیجا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام چلے تو ندا ہوئی مگر اے موسیٰ، فرعون ایمان نہ لائے گا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے دل میں کہا پھر میرے جانے سے کیا فائدہ ہے ؟اس پر بارہ علماء ملائکہ عظام علیہم الصلاۃ والسلام نے کہا اے موسیٰ آپ کو جہاں کا حکم ہے جائیے یہ وہ راز ہے کہ باوصف کوشش آج تک ہم پر بھی نہ کھلا۔ "فتاوی رضویہ، ج۱۱، ص ۱۹۳" ثلج الصدر

مسئلہ تقدیر پر بحث و تمحیص منع ہے کہ وہ ایک بحر عمیق ہے حدیث میں ہے

۱۵۰۔ ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں بطریق امام شافعی عن یحییٰ بن سلیم امام جعفر صادق سے وہ حضرت امام باقر وہ حضرت عبداللہ بن جعفر طیار وہ امیر المومنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی انه خطب الناس یوما (فذکر خطبته ثم قال) فقام الیه رجل ممن کان شهد معه الجمل فقال یا امیرالمومنین اخبرنا عن القدر فقال بحر عمیق فلا تلجه قال یا امیرالمومنین اخبرنا عن القدر قال سرالله فلا تتکلفه قال یا امیرالمومنین اخبرنا عن القدر قال اما اذا ابیت فانه امر بین امرین لاجبر و لاتفویض ، قال یا امیرالمومنین ان فلانا یقول بالاستطاعة وهو حاضرك فقال علیٌ به فاقاموه فلما رأه سل سیفه قدر اربع اصابع فقال الاستطاعة تملکها مع الله او من دون الله و ایاك ان تقول احدهما فترتد فاضرب عنقك قال فما اقول یا امیرالمومنین قال قل

marfat.com

املکھا باللہ الذی ان شأ ملکنیھا.

یعنی ایک دن امیر المومنین خطبہ فرمارہے تھے ایک شخص نے کہ واقعہ جمل میں امیر المومنین کے ساتھ تھے کھڑے ہو کر عرض کی یاامیر المومنین ہمیں مسئلہ تقدیر سے خبر دیجئے فرمایا گہرا دریا ہے اس میں قدم نہ رکھ، عرض کی یاامیر المومنین ہمیں خبر دیجئے فرمایا اللہ کا راز ہے زبردستی اس کا بوجھ نہ اٹھا عرض کی یاامیر المومنین ہمیں خبر دیجئے فرمایا اگر نہیں مانتا تو ایک امر ہے دو امروں کے درمیان آدمی مجبور ہے نہ اختیار اسے سپرد ہے عرض کی یاامیر المومنین فلاں شخص کہتا ہے کہ آدمی اپنی قدر سے کام کرتا ہے اور وہ حضور میں حاضر ہے مولیٰ علی نے فرمایا میرے سامنے لاؤ لوگوں نے اسے کھڑا کیا جب امیر المومنین نے اسے دیکھا تیغ مبارک چار انگل کے قدر نیام سے نکال لی اور فرمایا کام کی قدرت کا تو خدا کے ساتھ مالک ہے یا خدا سے جدا مالک ہے اور سنتا ہے خبردار ان دونوں میں سے کوئی بات نہ کہنا کہ کافر ہو جائے گا اور میں تیری گردن مار دوں گا اس نے کہا یاامیر المومنین پھر میں کیا کہوں فرمایا یوں کہہ کہ اس خدا کے دیئے سے اختیار رکھتا ہوں کہ اگر وہ چاہے تو مجھے اختیار دے بے اس کی مشیت کے مجھے کچھ اختیار نہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۹۶" ثلج الصدر

مشیت الٰہی اور نوشتہ تقدیر کے مطابق ہر چیز نظام پذیر ہوتی ہے حدیث میں ہے

۱۵۱۔ ابن ابی حاتم واصبہانی ولالکائی وخلعی حضرت امام جعفر صادق وہ اپنے والد ماجد حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں **قال قیل لعلی بن ابی طالب ان ھھنا رجلا یتکلم فی المشیئة فقال یا عبداللہ خلقك اللہ لما شأ قال فیمرضك اذاشأ او اذاشئت قال بل اذا شأ قال فیمیتك اذا شأ او اذا شئت قال اذا شأ قال فیدخلك حیث شأ او حیث شئت قال حیث شأ قال واللہ لو قلت غیر ھذا لضربت الذی فیه عیناك بالسیف ثم تلا علی و ماتشاؤن الا ان یشاء اللہ ھو اھل التقوی و اھل المغفرة۔**

مولی علی سے عرض کی گئی کہ یہاں ایک شخص مشیت میں گفتگو کرتا ہے مولیٰ علی نے اس سے فرمایا اے خدا کے بندے خدا نے تجھے اس لئے پیدا کیا جس لئے اس نے چاہا یا اس لئے جس لئے تو نے چاہا کہا جس لئے اس نے چاہا فرمایا تجھے جب وہ چاہے بیمار کرتا ہے یا جب تو چاہے کہا بلکہ جب وہ چاہے، فرمایا تجھے اس وقت وفات دے گا جب وہ چاہے یا جب تو چاہے کہا جب وہ چاہے فرمایا تو تجھے وہاں بھیجے گا جہاں وہ چاہے یا جہاں تو چاہے کہا جہاں وہ چاہے فرمایا خدا کی قسم تو اس کے سوا کچھ اور کہتا

marfat.com

تو یہ جس میں تیری آنکھیں ہیں یعنی تیرا سر، تلوار سے مار دیتا، پھر مولیٰ علی نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی، اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ اللہ چاہے وہ تقویٰ کا مستحق اور گناہ عفو فرمانے والا ہے۔" فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۹۸ "تلخیص

مسئلہ تقدیر پر حضرت مولیٰ علی کی ایک سائل سے گفتگو

۱۵۲۔ ابن عساکر نے حارث ہمدانی سے روایت کی ایک شخص آکر امیر المومنین مولیٰ علی سے عرض کی یا امیر المومنین مجھے مسئلہ تقدیر سے خبر دیجئے فرمایا تاریک راستہ ہے اس میں نہ چل عرض کی یا امیر المومنین خبر دیجئے فرمایا گہرا سمندر ہے اس میں قدم نہ رکھ عرض کی یا امیر المومنین مجھے خبر دیجئے فرمایا اللہ کا راز ہے تجھ پر پوشیدہ ہے اسے نہ کھول عرض کی یا امیر المومنین مجھے خبر دیجئے فرمایا ان اللہ خالقك كما شأ او كما شئت۔ اللہ نے تجھے جیسا اس نے چاہا بنایا یا جیسا تو نے چاہا عرض کی جیسا اس نے چاہا فرمایا فيستعملك كما شأ او كما شئت۔ تو تجھ سے کام ویسا لے گا جیسا کہ وہ چاہے یا جیسا تو چاہے کہا جس طرح وہ چاہے فرمایا فيبعثك يوم القيمة كما شاء او كما شئت تجھے قیامت کے دن جس طرح وہ چاہے اٹھائے گا یا جس طرح تو چاہے کہا جس طرح وہ چاہے فرمایا ايها السائل تقول لاحول و لاقوة الابمن۔ اے سائل تو کہتا ہے کہ نہ طاقت ہے نہ قوت ہے مگر کس کی ذات سے؟ کہا اللہ علی عظیم کی ذات سے فرمایا تو اس کی تفسیر جانتا ہے، عرض کہ امیر المومنین کو جو علم اللہ نے دیا ہے اس سے مجھے تعلیم فرمائیں۔ فرمایا ان تفسيرها لايقدر على طاعة الله و لايكون قوة فى معصية الله فى الامرين جميعا الا بالله۔ اس کی تفسیر یہ ہے کہ طاعت کی طاقت نہ معصیت کی قوت دونوں اللہ ہی کے دیئے سے ہیں۔ پھر فرمایا ايها السائل الك مع الله مشية او دون الله مشية فان قلت ان لك دون الله مشية فقد اكتفيت بها عن مشية الله و ان زعمت ان لك فوق الله مشية فقد ادعيت مع الله شركا فى مشيته۔

اے سائل تجھے خدا کے ساتھ اپنے کام کا اختیار ہے یا بے خدا کے اگر تو کہے کہ بے خدا کے تجھے اختیار حاصل ہے تو تو نے ارادہ الہیہ کی کچھ حاجت نہ رکھی جو چاہے خود اپنے ارادے سے کر لے گا خدا چاہے یا نہ چاہے اور یہ سمجھے کہ خدا سے اوپر تجھے اختیار حاصل ہے تو تو نے اللہ کے ارادے میں اپنے شریک ہونے کا دعویٰ کیا۔ پھر فرمایا ايها السائل الله يشج و يداوى فمنه الداء و منه الدواء اعقلت عن الله امره۔

marfat.com

اے سائل بیشک اللہ زخم پہنچاتا ہے اور اللہ ہی دوا دیتا ہے تو اسی سے مرض ہے اور اسی سے دوا کیوں تو نے اب تو اللہ کا حکم سمجھ لیا، اس نے عرض کی ہاں حاضرین سے فرمایا الآن اسلم اخو کم فقوموا فصافحوہ۔ اب تمہارا یہ بھائی مسلمان ہوا کھڑے ہو اس سے مصافحہ کرو۔

پھر فرمایا لو ان رجلا عندی من القدریة لاخذت برقبته ثم ازال اجوئها حتی اقطعها فانهم یهود هذه الامة و نصاراها و مجوسها۔

اگر میرے پاس کوئی شخص ہو جو انسان کو اپنے افعال کا خالق جانتا اور تقدیر الٰہی سے وقوع طاعت و معصیت کا انکار کرتا ہو تو میں اس کی گردن پکڑ کر دبوچتا رہوں گا یہاں تک کہ الگ کاٹ دوں، اس لئے کہ وہ اس امت کے یہودی و نصرانی و مجوسی ہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۹۸۔۱۹۹"

تلخ المصدر

marfat.com

تعارف

قوارع القهار علی المجسمة الفجار

(فرقہ مجسمہ پر خداوند قہار کی قیامتیں اور رب کی تنزیہات کا بیان)

۱۳۱۸ھ کا تصنیف کردہ یہ رسالہ قاہرہ در اصل مکمل جواب اور کامل رد ہے ایک بدعتی گمراہ نجدی کی اس تحریر کا کہ اس نے لکھا ہے "الرحمن علی العرش استوی" اللہ تعالیٰ عرش پر بیٹھا یا چڑھا یا ٹھہرا، ان تین معنی کے سوا اس آیت میں جو کوئی اور معنی کہے گا وہ بدعتی ہے "اس پر اس نے چند کتابوں کے غلط حوالے بھی درج کئے ہیں۔

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں فرمایا کہ

اللہ عزوجل مکان، جہت اور جلوس و قعود وغیرہا تمام عوارض جسم و جسمانیات اور عیوب و نقائص سے پاک و منزہ ہے۔

پھر اس نجدی تحریر کا رد و ابطال کرتے ہوئے امام احمد رضا نے خدا کی تنزیہہ سے متعلق مفصل و مدلل اور سیر حاصل کلام کیا ہے اور لکھا ہے کہ

تنزیہات باری تعالیٰ میں عقیدہ اہل سنت و جماعت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر عیب و نقصان، احتیاج، تشبہ و تعطل، تغیر و تبدل، جسم و جسمانیات، شکل و صورت، حدود و طرف، جہت و مکان، طول و عرض و عمق، جلوس و قعود وغیرہا تمام عوارض جسم و جسمانیات سے پاک و منزہ اور مبرا ہے۔

اس کے بعد آیات متشابہات کے بارے میں عقیدہ حقہ اہل سنت کیا ہے اس کی توضیح و تشریح فرمائی کہ قرآن کی آیتیں دو قسم کی ہیں۔

۱:- **محکمات**، جن کے معنی صاف و صریح ہوں اور بے دقت سمجھ میں آئیں جیسے اللہ تعالیٰ کی پاکی و بے نیازی و بے مثلی کی آیتیں وغیرھا۔

۲:- **متشابہات**، جن کے معنی واضح المراد نہ ہوں بلکہ ان کے معنی میں دقت و اشکال ہوں، یا تو ان کے ظاہر الفاظ سے کچھ سمجھ میں نہیں آتا جیسے حروف مقطعات الم وغیرھا۔ یا اگر معنی سمجھ میں آئے تو وہ اللہ عزوجل پر محال و ممنوع ہو جیسے الرحمن علی العرش استوی

وید اللہ وغیرھا۔

لہذا جن آیات کے معنی سمجھ میں آئیں ان پر اور جن کے معنی و مراد سمجھ میں نہ آئیں ان پر بھی یہ ایمان و ایقان رکھنا کہ ان سے اللہ تعالیٰ کی جو مراد ہے وہ حق و درست ہے۔

اور ان آیات کے غیر معلوم المراد معنی کی تلاش و تفتیش ناجائز و حرام ہے جو متشابہات میں سے ہیں، یہی عقیدۂ اہلسنت و جماعت ہے۔

چونکہ اسی وہابی تحریر کی تردید و تفضیح میں "بنام" پانچہ "سات عنوانات قائم کئے گئے ہیں اور ہر پانچہ کے تحت تردید کی ضربیں شمار کی گئی ہیں اس طرح ساتوں پانچوں میں ۲۵۰ ضربیں ہیں لہذا اس مناسبت سے رسالہ متذکرہ کا دوسرا نام "ضرب قہاری" بھی رکھا گیا ہے۔

یہ امام احمد رضا کا نرالا اور انوکھا انداز تردید ہے کہ عنوان ہی سے جلالت علمی اور تیور تحریر کا پتہ چل جاتا ہے یہ ان کے عقیدۂ حقہ و راسخہ اور تصلب فی الدین کی واضح و بین دلیل ہے۔

اور یہ رسالہ حقہ جہازی سائز کے ۴۴ صفحات پر مبسوط و محیط ہے اور اس میں ۲۳ وہابی کش حدیثیں شریک تحریر ہیں۔

marfat.com

احادیث

قوارع القهار علی المجسمة الفجار

اللہ عزوجل مکان سے پاک ہے اور یہ کہ بندہ کہیں ہو اللہ عزوجل سے قرب و بعد میں یکساں ہے حدیث میں ہے

۱۵۳۔ امام بیہقی کتاب الاسماء والصفات میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طبقات آسمان پھر ان کے اوپر عرش پھر طبقات زمین کا بیان کرکے فرمایا والذی نفس محمد بیدہ لو انکم دلیتم احدکم بحبل الی السابعة لهبط علی الله تبارك و تعالیٰ ثم قراء رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم هو الاول و الاخر و الظاهر و الباطن۔

قسم اس کی جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جان ہے اگر تم کسی کو رسّی کے ذریعہ سے ساتویں زمین تک لٹکاؤ وہاں بھی وہ اللہ عزوجل ہی تک پہنچے گا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہی ہے اول و آخر و ظاہر باطن۔ (فی مسند احمد و جامع ترمذی ایضاً) "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۲۳۸" قوارع القهار (ترمذی ۲/ ۱۶۵، سورة الحدید)

۱۵۴۔ حدیث۔ یقول النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انت الظاهر فلیس فوقك شیٔ و انت الباطن فلیس دُونك شیٔ و اذا لم یکن فوقه شیٔ و لا دونه شیٔ لم یکن فی مکان۔

یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رب عزوجل سے عرض کرتے ہیں تو ہی ظاہر ہے تو کوئی تجھ سے اوپر نہیں اور تو ہی باطن ہے تو کوئی تیرے نیچے نہیں جب اللہ عزوجل سے نہ کوئی اوپر ہو نہ کوئی نیچے تو اللہ تعالیٰ کسی مکان میں نہ ہوا۔ یہ حدیث صحیح مسلم شریف و سنن ابی داؤد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ ورواه البیهقی فی الاسم الاول و الاخر۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۲۳۹" قوارع القبر۔ (ابوداؤد ۲/ ۶۸۸، باب مایقول عند نومه) (مسلم

marfat.com

۲/ ۳۴۸، باب الدعاء عند النوم)

اللہ تعالیٰ کے ازلی وابدی ہونے پر ایک حدیث

۱۵۵۔ صحیح بخاری شریف میں عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کان اللہ تعالیٰ و لم یکن شئ غیرہ۔

اللہ تعالیٰ تھا اور اس کے سوا کچھ نہ تھا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۲۴۱" فواتح الغفار۔ (بخاری ۱/ ۴۵۳، کتاب بدء الخلق باب ماجاء الخ)

اللہ عزوجل سے جانب و طرف کی نفی عقیدہ حقہ ہے اس حدیث میں جہت کا ذکر بطور تفہیم ہے۔

۱۵۶۔ صحیح بخاری میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان احدکم اذا کان فی الصلاۃ فان اللہ وجھہ فلا یتخمن احدکم قبل وجھہ فی الصلاۃ۔

جب تم میں کوئی شخص نماز میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے منہ کے سامنے ہے تو ہرگز کوئی شخص نماز میں سامنے کو کھکار نہ ڈالے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۲۴۲" فواتح الغفار (بخاری ۱/ ۵۸، باب حک البزاق بالید من المسجد)

نزول واجلال باری تعالیٰ اور دعائے شب کے قبول ہونے کا یقین

۱۵۷۔ صحیحین میں ابوہریرہ اور صحیح مسلم میں ابوہریرہ وابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ینزل ربنا کل لیلۃ الی السماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الآخر فیقول من یدعونی فاستجیب لہ. الحدیث۔

ہمارا رب عزوجل ہر رات تہائی رات رہے اس آسمان زیریں تک نزول کرتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے ہے کوئی دعا کرنے والا کہ میں اس کی دعا قبول کروں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۲۴۳" فواتح القہار۔ (بخاری ۱/ ۱۵۳، باب الدعاء و الصلوٰۃ من آخر اللیل)

فرضیت نماز اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مکان ترقی کا ذکر

۱۵۸۔ صحیح بخاری میں ہے فقال وھو مکانہ یا رب خفف عنا فان امتی لاتستطیع ھذا.

یعنی جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پچاس نمازیں فرض ہوئیں اور حضور سدرہ سے واپس آئے آسمان ہفتم پر موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے تخفیف چاہنے کے لئے گزارش کی حضور

marfat.com

بمشورۂ جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام پھر عازم سدرہ ہوئے اور اپنے اسی مکان سابق پر پہنچ کر جہاں تک پہلے پہنچے تھے اپنے رب سے عرض کی الٰہی ہم سے تخفیف فرمادیا جائے کہ میری امت سے اتنی نہ ہو سکیں گی۔ "فتاوی رضویہ، ج۱۱، ص ۲۴۴" قوارع القہار۔ (بخاری اول، ص ۵۱ باب کیف فرضت الصلوٰۃ الخ وص ۵۴۸، باب المعراج)

اذن شفاعت کے بعد حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امت عاصی کی شفاعت فرمائیں گے

۱۵۹۔ صحیح بخاری حدیث شفاعت میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے فاستاذن علی ربی فی دارہ فیوذن لی علیہ۔

میں اپنے رب پر اذن طلب کروں گا اس کی حویلی میں تو مجھے اس کے پاس حاضر ہونے کا اذن ملے گا۔ "فتاوی رضویہ، ج۱۱، ص ۲۵۴" قوارع القہار۔ (بخاری ۲/ ۱۱۰۸، باب قول اللہ وجوہ یومئذ ناضرۃ الخ)

جنت کے برتن اور جنت عدن میں دیدار رب عزوجل کا بیان

۱۶۰۔ صحیحین میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنتان من فضۃ آنیتھما و ما فیھما و جنتان من ذھب آنیتان و مافیھما و ما بین القوم و بین ان ینظروا الی ربھم عزوجل الا رداء الکبریاء علی وجھہ فی جنۃ عدن۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو جنتیں چاندی کی ہیں ان کے برتن اور جو کچھ ان میں ہیں سب چاندی کے ہیں، اور دو جنتیں سونے کی ہیں ان کے برتن اور جو کچھ ان میں ہیں سب سونے کے ہیں اور جنت عدن میں دیدار رب عزوجل کے اور ان لوگوں کے درمیان سوائے ردائے کبریا کے کوئی چیز حائل نہیں ہوگی۔ (مولف) (بخاری ۲/ ۱۱۰۹، باب قول اللہ وجوہ یومئذ ناضرۃ الخ)

رب عزوجل کا دیدار حلقہ انبیاء و صدیقین اور حلقۂ شہدا کے مابین منبر نور پر ہوگا

۱۶۱۔ بزار و ابن ابی الدنیا اور طبرانی بسند جید قوی اوسط میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث دیدار اہل جنت ہر روز جمعہ میں مرفوعاً راوی فاذا کان یوم الجمعۃ نزل تبارک و تعالیٰ من علیین علی کرسیہ ثم صف الکرسی بمنابر من نور و جاء النبیون حتی

يحلقوا عليها . الحديث.

جب جمعہ کا دن ہوتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ (اپنی شان کے مطابق) علیین سے کرسی پر نزول فرماتا ہے پھر کرسی پر نور کے منبر ہوتے ہیں اور انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام حلقہ لگاتے ہیں یہاں تک کہ اللہ عزوجل ان پر تجلی فرماتا ہے۔ (مولف) (کنز العمال ۷ / ۴۶۲)

اللہ عزوجل سے مکان کی نفی عقیدۂ اہلسنت ہے ان احادیث میں مکان و آسمان کا ذکر بطور تفہیم و تذکرہ ہے

۱۶۲۔ احمد وابن ماجہ وحاکم بسند صحیح ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث قبض روح میں مرفوعاً راوی فلایزال یقال لها ذلك حتى تنتهى الى السماء التى فيها الله تبارك و تعالىٰ۔

برابر اس (یعنی روح) سے یہ کہا جاتا رہے گا یہاں تک کہ اس آسمان میں پہنچ جائیگی جس میں اللہ تبارک و تعالیٰ یعنی اس کی تجلی ہے۔ (مولف)

۱۶۳۔ مسلم وابوداؤد ونسائی معویہ بن حکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث جاریہ میں راوی قال لها اين الله قالت فى السماء قال من انا قالت انت رسول الله قال اعتقها فانها مومنة۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جاریہ سے فرمایا کہ اللہ عزوجل یعنی اس کا نور یا اس کی تجلی تیرے عقیدہ میں کہاں ہے؟ بولی آسمان میں فرمایا میں کون ہوں عرض کی آپ اللہ کے رسول ہیں حضور نے فرمایا اسے آزاد کردو کہ وہ ایمان والی ہے۔ (مولف) (مسلم ۱ / ۲۰۴، باب تحریم الکلام فی الصلوٰۃ)

۱۶۴۔ ابوداؤد وترمذی بافادۂ تصحیح عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ارحموا من فى الارض يرحمكم من فى السماء۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم زمین والوں پر رحم کرو تم پر آسمان والا رحم کرے گا۔ یعنی جس کی حکومت و قدرت آسمان تک میں ہے۔ (مولف) (ترمذی ۲ / ۱۴، باب ماجأ فى رحمة الناس)

بیوی کا شوہر کو ناراض رکھنا رب کی ناراضی کا سبب ہے

۱۶۵۔ صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم والذى نفسى بيده ما من رجل يدعو امرأته الى فراشها فتابى عليه الا كان الذى فى السماء ساخطا عليها حتى يرضى عنها۔

marfat.com

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ جب کوئی آدمی اپنی عورت کو اپنے بچھونے میں بلائے اور عورت انکار کرے تو اس سے وہ ناراض ہوتا ہے جس کی حکومت آسمان میں جاری ہے یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ یہاں تک کہ شوہر اس سے راضی ہو جائے۔ یعنی بلاوجہ شرعی شوہر کو ناراض رکھنے میں اللہ عزوجل کی ناراضی ہے۔ (مولف)

(مسلم ار ۴۶۴ باب تحریم امتناعہ من فراش زوجہ)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صبر و رضا پر ایک حدیث

۱۶۶۔ ابو یعلی و بزار و ابو نعیم بسند حسن ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لما القی ابراھیم فی النار قال اللھم انت فی السماء واحد و انی فی الارض واحد عبدك۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کو آگ میں ڈالا گیا تو عرض کی الٰہی تو آسمان میں تنہا ایک معبود ہے اور میں زمین میں تنہا تیرا ایک بندہ ہوں۔

(مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱۱ ص ۲۵۴" فتوی رفع تشہیر۔ (کنز العمال ۱۲ر ۱۰۹)

لا الہ الا اللہ کی عظمت و جلالت یہ ہے کہ وہ کونین سے زیادہ معظم ہے حدیث میں ہے۔

۱۶۷۔ ابو یعلی و حکیم و حاکم و سعید بن منصور و ابن حبان اور بیہقی کتاب الاسماء میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً راوی اللہ عزوجل نے فرمایا یا موسیٰ لو ان السموات السبع و عامرھن غیری و الارضین السبع فی کفۃ و لا الہ الا اللہ فی کفۃ مالت بھم لا الہ الا اللہ۔

اے موسیٰ اگر ساتوں آسمان و زمین اور میرے علاوہ ان کے باشندے ترازو کے ایک پلڑے میں ہوں اور لا الہ الا اللہ ایک پلڑے میں تو لا الہ الا اللہ والا پلڑا جھک جائے گا۔ (مولف)

بندے کی دعا اللہ تبارک و تعالیٰ سنتا ہے کہ وہ شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے

۱۶۸۔ صحیحین میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یا ایھا الناس اربعوا علی انفسکم فانکم لاتدعون اصم و لا غائبا انکم تدعون سمیعا قریبا و ھو معکم۔

اے لوگو اپنے نفس پر نرمی کرو کیونکہ تم کسی بہرے اور غائب سے دعا نہیں کر رہے ہو بلکہ تم تو اس رب کریم سے دعا کر رہے ہو جو سنتا ہے قریب ہے۔ اور وہ تمہارے ساتھ ہے (مولف)

maarfat.com

(بخاری ۲/ ۹۴۴،باب الدعاء اذا علا عقبة)

۱۶۹۔ اسی حدیث کی ایک روایت میں ہے ان الذین تدعون اقرب الی احدکم من عنق راحلتہ

یعنی جس سے تم دعا کرتے ہو وہ تمہاری سواری کی گردن سے بھی زیادہ قریب ہے۔ (مولف)

حالت سجدہ میں کثرت دعا کے حکم میں ایک حدیث

۱۷۰۔ مسلم وابوداؤد ونسائی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اقرب مایکون العبد من ربہ وھو ساجد فاکثروا الدعاء۔

سب سے زیادہ قرب بندے کو اپنے رب سے حالت سجود میں ہوتا ہے تو اس میں دعا کی کثرت کرو۔ (مولف) (مسلم ۱/ ۱۹۱، باب مایقال فی الرکوع والسجود)

بندے کے ذکر ودعا کے وقت اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوتا ہے

۱۷۱۔ دیلمی ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قال اللہ تعالیٰ انا خلفك و امامك و عن یمینك و عن شمالك یا موسیٰ انا جلیس عبدی حین یذکرنی و انا معہ اذ دعانی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تیرے آگے پیچھے، دائیں اور بائیں ہوں، اے موسیٰ میں اپنے بندے کا ہمنشیں ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرے۔ (مولف) (کنزالعمال ۱/ ۳۸۸)

اللہ تعالیٰ بندے سے ویسا ہی معاملہ فرماتا ہے جیسا وہ اس سے گمان رکھتا ہے

۱۷۲۔ صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ عزوجل فرماتا ہے انا عند ظن عبدی بی و انا معہ اذ ذکرنی۔

میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوتا ہوں جو مجھ سے رکھے اور میں اس کے ساتھ ہوں جب وہ میرا ذکر کرے۔ (مولف) (کنزالعمال، ۳/ ۸۱)

۱۷۳۔ مستدرک میں بروایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث قدسی ہے عبدی انا عند ظنك بی و انا معك اذا ذکرتنی۔

اے میرے بندے میں تیرے گمان کے پاس ہوں جو تجھے مجھ سے ہو اور میں تیرے ساتھ ہوں جب تو میرا ذکر کرے۔ (مولف) (کنزالعمال ۳/ ۸۰)

marfat.com

خدا کی بارگاہ میں بندے کی سجدہ ریزی پر ایک حدیث

۱۷۴۔ سعید بن منصور ابو عمارہ سے مرفوعاً راوی الساجد یسجد علی قدمی اللہ تعالیٰ۔ سجدہ کرنے والا اللہ کے قدموں پر سجدہ کرتا ہے۔ جو اس کی شان کے لائق ہے۔ (مولف)

"فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۲۵۵" فورڈ غفور

مقرب بارگاہ ظاہر و باطن میں ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں اس کے متعلق ایک حدیث

۱۷۵۔ طبرانی کبیر میں سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انی اجد نفس الرحمن من ھھنا و اشار الی الیمن

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یمن کی طرف اشارہ کر کے فرمایا بیشک میں رحمٰن کی خوشبو یہاں سے پاتا ہوں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۲۵۶" فورڈ غفور

marfat.com

تعارف

مقامع الحدید علی خد المنطق الجدید

(''منطق جدید'' کے رخسار پر لوہے کا گرز اس کی تردید کا بیان)

رجب ۱۳۰۴ھ میں ایک کتاب منطق مسمی ''المنطق الجدید لناطق الناله الحدید'' جس میں قدم اشیاء، عقول عشرہ اور دیگر مزعومات و مزخرفات فلاسفہ مذکور و مسطور ہیں اس کے کچھ اقتباسات کے متعلق سوال کیا گیا اور سائل نے ان اقتباسات کو آٹھ اقوال پر منقسم کر کے ان کے مندرجات پر حکم شرعی طلب کیا (یہاں ان اقوال کی نقل طوالت سے خالی نہیں کیونکہ وہ اصل کتاب میں موجود ہیں اس لئے وہاں ملاحظہ ہوں)

امام احمد رضا بریلوی نے دلائل نقلیہ وعقلیہ اور متعدد طرق ووجوہات سے اس منطقی اور اس کی ''منطق جدید'' اور اس کے خرافات وہذیانات غرضیکہ وہ تمام مندرجات ومشتملات جو کسی بھی اعتبار سے دائرہ شریعت واسلام میں شامل وداخل نہیں، کا جس فاضلانہ ومحققانہ انداز سے رد بلیغ کیا ہے وہ ان کی جلالت علمیہ اور شان تجدید کا واضح وبین ثبوت ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ

''فی الواقع عامہ اقوال مذکورہ سخت شنیع وفظیع ہیں اور شرع مطہر میں ان کے قائل کا حکم نہایت شدید ووجیع ہے''

سائل کے پیش کردہ تمام اقوال شنیعہ کا الگ الگ مدلل ومفصل جواب باصواب رقم کرنے کے بعد ''حکم اخیر'' کے تحت فرماتے ہیں کہ

اقوال مذکورہ بعض حرام وگناہ اور بعض بدعت وضلالت اور اکثر وبیشتر خاص کلمات کفر ہیں۔

اور اخیر میں اس کتاب مذکور کے نام پر بحث کرتے ہوئے اسے بارہ وجوہات سے غلط وباطل قرار دیا ہے

اور خاتمہ کتاب میں چند تنبیہات کے ذریعہ علمائے ناس خصوصاً علم منطق کے طلبہ کو آگاہ وخبردار کیا ہے کہ علوم نقلیہ کا حصول علوم عقلیہ سے بہتر واحسن ہے بلکہ علوم دینیہ ہی کی تحصیل مقصود بالذات ہے۔

تحقیقات انیقہ پر مشتمل یہ رسالہ ۷۴ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں ۴ حدیثیں شامل

جواب ہیں۔

marfat.com

احادیث

مقامع الحدید علی خد المنطق الجدید

وقت ضرورت اہل بدعت وہوا کی تردید اہم فرائض سے ہے

۱۷۶۔ فی حدیث عند الخطیب وغیرہ انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال اذا ظھرت الفتن او قال البدع و سب اصحابی فلیظھر العالم علمہ فمن لم یفعل ذلک فعلیہ لعنۃ اللہ و الملئکۃ و الناس اجمعین لایقبل اللہ منہ صرفا و لاعدلا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب فتنے یا بدعتیں ظاہر ہوں اور میرے صحابہ کو گالی دی جائے تو عالم دین کو چاہئے کہ وہ اپنا علم ظاہر کرے یعنی لوگوں کو شریعت بتائے، پھر جو ایسا نہ کرے تو اس پر اللہ اور فرشتے اور تمام لوگوں کی لعنت اللہ تعالیٰ نہ اس کا فرض قبول فرمائے گا نہ نفل۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۶ ۔ ۲" مقامع الحدید

اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات میں غور وفکر سے ممانعت کے بارے میں دو حدیثیں

۱۷۷۔ اخرج الطبرانی فی الاوسط و ابن عدی و البیھقی وغیرھم عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تفکروا فی الآء اللہ و لاتفکر وافی اللہ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ کی نعمتوں میں غور وفکر کرو اور ذات باری میں غور نہ کرو۔ (مولف) (کنز العمال ۳/ ۶۵)

۱۷۸۔ واخرج ابونعیم فی الحلیۃ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تفکروا فی خلق اللہ و لاتفکروا فی کل شی ولاتفکروا فی ذات اللہ فان بین السماء السابعۃ الی کرسیہ سبعۃ الآف نور وھو فوق ذلک۔ و اخرج ایضا عن ابی ذر عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کلفظ الحلیۃ و زاد فتھلکوا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں خلق خدا میں فکر کرو اور ہر چیز میں فکر نہ کرو۔ اور نہ ذات باری میں فکر کرو کیونکہ ساتویں آسمان اور کرسی کے درمیان سات ہزار نور ہیں اور وہ اس کے اوپر ہے۔ جو اس کی شان کے

marfat.com

لائق ہے۔(مولف)"فتاوی رضویہ ج۱۱، ص۲۸۹"مقامع الحدید

دوسری قوم سے تشبہ کی ممانعت پر ایک حدیث

۱۷۹۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من تشبہ بقوم فھو منھم۔

جو کسی قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ انہیں میں سے ہے۔ اخرجه احمد و ابوداؤد و ابویعلی و الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر باسناد حسن و علقه خ و اخرجه الطبرانی فی الاوسط بسند حسن عن حذیفة رضی الله تعالیٰ عنهم۔ "فتاوی رضویہ، ج۱۱، ص۲۹۳"مقامع الحدید۔(ابوداؤد ۲/ ۵۵۹،باب فی لبس الشهرة)

marfat.com

تعارف

اطائب الصیب علی ارض الطیب
(امام احمد رضا کی مولوی طیب مکی سے مراسلت)

یہ رسالہ دراصل امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چند مکتوبات گرامی کا مجموعہ ہے جو ایک غیر مقلد مولوی طیب مکی کی طرف سے آئے ہوئے خطوط کے جوابات کی شکل میں لکھے گئے تھے۔ مولوی طیب مکی پرنسپل مدرسہ عالیہ رام پور نے سب سے پہلا خط امام احمد رضا کی بارگاہ علم وادب میں ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۱۹ھ کو لکھا جس میں انہوں نے امام احمد رضا سے یہ پوچھا کہ تقلید اگر فرض قطعی ہے تو اس کی کونسی قسم فرض قطعی ہے وغیرہ۔

اس کے جواب میں امام احمد رضا نے ۲۰ جمادی الاخری ۱۳۱۹ھ میں اس کے خط کا جواب دیا اور نہایت تفصیل سے مسئلہ تقلید کو واضح و آشکار کیا اور دلائل و براہین سے تقلید کا فرض قطعی ہونا ثابت کیا۔

پھر جواب الجواب کے طور پر مولوی طیب مکی صاحب نے لکھا کہ "مسئلہ تقلید واضح ہوا اور حق بات قبول کی گئی" لیکن ساتھ ساتھ تصرفات اولیاء کا مسئلہ بھی چھیڑ دیا۔

اس کے بعد امام احمد رضا نے مسلسل دو خط لکھے ایک ۲ شعبان ۱۳۱۹ھ کو اور دوسرا ۵ ذیقعدہ ۱۳۱۹ھ کو لیکن مولوی طیب صاحب خاموش تماشائی بنے رہے گویا کہ امام احمد رضا کے سوالات ان پر پہاڑ سے زیادہ وزنی و گراں تھے مگر جب انہوں نے امام احمد رضا کے دو خطوط کے جواب میں اپنا تیسرا خط لکھا تو تہذیب و تمدن اور علم و اخلاق کے دائرے سے ہٹ کر بالکل عامیانہ و غیر شائستہ طرز اختیار کیا۔

پھر اس کے جواب میں امام احمد رضا نے اتمام حجت کے لئے مسلسل تین خطوط ارسال کئے، مگر مکتوب الیہ کا باب ہدایت چونکہ مسدود ہو چکا تھا اس لئے اس نے اس کے بعد پھر کوئی جواب نہیں دیا اور امام موصوف علیہ الرحمہ سے مراسلت بند کر دی۔ یہ تمام مکتوبات و مراسلات عربی زبان میں ہوئے تھے مگر افادۂ عام کے لئے ان کا اردو ترجمہ بھی رسالہ مذکورہ میں مطبوع ہے۔

مجموعۂ مراسلت و مسئلہ تقلید پر مشتمل یہ رسالہ ۳۳ صفحات پر مبسوط ہے اور اس میں صرف ایک حدیث پاک آئی ہے۔

marfat.com

حدیث

اطائب الصیب علی ارض الطیب

کسی بات کے نہ جاننے سے سوال کر کے معلومات کرنا چاہئے کہ حدیث میں ہے۔

۱۸۰۔ هذا سیدنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الا سئلوا ان لم یعلموا فانما شفاء العی السوال۔

سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیوں نہ پوچھا جب خود نہ جانتے تھے کہ عجز کا علاج تو سوال ہی ہے۔ یعنی جہالت عذر نہیں ہے کہ سوال کرنے کی تاکید قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱۱، ص ۳۱۵ اطائب الصیب" (مشکوٰۃ ۱/ ۵۵، باب التیمم الفصل الثانی)

marfat.com

تعارف

فتاوی رضویہ جلد دوازدہم

حقائق و معلومات علمہ سے مملو و مشحون مسائل شرعیہ کا نابغہ روزگار مجموعہ "فتاوی رضویہ جلد دوازدہم" اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علوم متعددہ و فنون عدیدہ پر دسترس و مہارت تامہ اور جامعیت کاملہ کی ناطق و واضح تصویر ہے۔

اس جلد میں کسی عنوان مسلسل یا ابواب مرتبہ پر کلام نہیں کیا گیا ہے البتہ جن مسائل و مباحث پر بطور مستقل گفتگو و بحث کی گئی ہے ان کے عنوانات و شہ سرخیاں یہ ہیں۔

تاریخ، تفسیر، تجوید، رسم القرآن، فوائد فقہیہ، دینیات، تصوف و سلوک، اوراد و وظائف، فوائد حدیثیہ، شرح کلام علماء، تشریح افلاک، علم توقیت، اقتصادیات و معاشیات، علم عروض، زبان و بیان، طبعیات، علم الحیوان، تشریح الابدان، اور نجوم و کواکب وغیرہ۔

اس کے علاوہ جن مسائل و مضامین پر ضمنا بحث کی گئی ہے وہ یہ ہیں۔

فضیلۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اسماء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضور کی ولادت مبارکہ، حقیقت محمدیہ اور جلوہ محمدیہ کی تشریح، مسئلہ شفاعت، معراج، ندائے یارسول اللہ، حیات انبیاء، اسماء باری تعالیٰ، فضائل قرآن، علم غیب، نسب، فضیلت سادات و اہل بیت اطہار، فضیلت فاطمہ، مناقب امام اعظم، فضائل و کرامات غوثیہ، یا شیخ عبدالقادر جیلانی کہنے کا جواز، ناد علی کے فوائد، استمداد بالغیر کا جواز، بیعت و ارشاد، فضیلت العلم والعلماء، سماع موتی، زیارت قبور للنساء، خطبہ، بیان اسماء، بارہ خلفاء کی حقیقت، حقوق زوجین، رویت ہلال، ردو ابطال، ردو بد مذہباں، سجدہ تحیت کی تحریم، سکون زمین و آسمان کا بیان، میلاد و قیام، ایصال ثواب، اور نماز و روزہ وغیرہ۔

مذکورہ عنوانات و مباحث کے علاوہ دیگر کثیر مسائل فقہ پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے اس طرح اس جلد میں کل ۲۶۴ سوالات کے تحقیقی جوابات شامل ہیں۔

اور اس جلد میں تحقیقات عالیہ پر مشتمل ۸ وقیع و گرانقدر رسائل بھی شامل ہیں ان میں سے ہر ایک اپنے موضوع و مبحث پر نہایت اہم اور معلومات افزا ہے۔

marfat.com

ان میں سے ایک رسالہ مسمی "سبل الاصفیاء فی حکم الذبح للاولیاء" فتاوی رضویہ جلد ہشتم میں طبع ہو چکا ہے مگر شعبہ نشرواشاعت کی بے توجہی سے زیر نظر جلد میں بھی شریک اشاعت ہو گیا ہے۔

اور میں نے پانچ رسائل سے احادیث کا استخراج کیا ہے جن کا تعاف و تبصرہ ان کے اپنے مقام پر تحریر کیا جائے گا۔ اور ان میں سے دو رسالوں میں حدیث کا استعمال نہیں ہوا ہے وہ یہ ہیں۔

ا:-الصمصام علی مشکك فی آیة علوم الارحام۔ (علوم ارحام کی آیات سے ازالہ تشکیک کا بیان)

اس رسالہ میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اگر کوئی کسی آلہ دوربین وغیرہ کے ذریعہ سے ماں کے پیٹ میں موجود بچہ کے مذکر و مونث ہونے کا پتہ لگالے تو یہ نص قرآن کے ہرگز خلاف و منافی نہ ہوگا، کیونکہ جن آیات میں "رحم مادر میں کیا ہے" یا "کل کیا ہوگا" "اور "کون کہاں مرے گا" وغیرہ علوم خمسہ کا ذکر ہے ان سے عالم الغیب اللہ تعالیٰ کے علوم ذاتیہ مراد ہیں اس لئے اگر کوئی شخص کسی آلہ یا دیگر ذرائع سے شکم مادر میں مخفی بچہ کے نر و مادہ ہونے کا پتہ لگالے تو یہ اسی ذات کریم کا عطا کردہ علم عطائی کا کمال ہوگا۔

ہاں اگر کوئی ذاتی طور پر ادعائے علم غیب کرے تو وہ یقیناً کافر و مشرک اور گمراہ و بددین ہوگا۔

پھر امام احمد رضا نے اس رسالے میں اسی بحث کی تکمیل و تتمیم کیلئے علم کی آٹھ قسم کی ہیں، ان میں سے سات قسموں کا تعلق علوم الٰہیہ ذاتیہ سے ہے، ان میں کوئی اس کا ہمسر و شریک نہیں ہو سکتا۔

اور آٹھویں قسم میں وہ علم عام کا بیان ہے جو مخلوق و غیر مخلوق سب کو شامل ہے، اسی علم عام یا کسی آلہ و مشین کی بدولت صرف ذکورت و انوثت کا جان لینا علم ارحام کے تمام و کمال مضمرات کو شامل نہیں کہ اس جنین کے جو مختلف احوال و عوارض یعنی اس کے جسم پر کتنے بال ہیں ہر بال کے طول و عرض و عمق کیا ہیں، اس کے جسم میں کتنے رگ و ریشے وغیرہ ہیں انہیں سوائے خالق مطلق کے کوئی نہیں بتا سکتا الا بتعلیمہ۔

غرضیکہ امام احمد رضا نے اس رسالے میں نو ایجاد چیزوں پر فخر اور گھمنڈ کرنے والوں کے غرور و تکبر کو خاک میں ملا دیا ہے اور انہیں یکسر عاجز و ناکارہ ثابت کیا ہے کہ اس آلہ سے چیونٹی کے پیٹ میں کیا ہے لگا کر بتاؤ یا چیونٹی سے اور جو چھوٹا جانور ہے اس کا حال بتاؤ ہرگز نہ بتا سکو گے تو

marfat.com

معلوم ہوا کہ انسان بس وہی عاجز و محتاج ہے۔

اور امام احمد رضا نے اس رسالے میں نصاریٰ کی خود ساختہ مذہبی کتاب بائبل و انجیل سے کچھ ایسے حوالے پیش کئے ہیں جن سے ان کا بے عقل وسفیہ ہونا واضح ہوتا ہے، یعنی ان حوالوں کے پیش کرنے کا مقصد و منشا صرف یہ ہے کہ وہ علوم الٰہیہ سے برابر دہمسری کا دعویٰ کر رہے ہیں جنہیں خود اپنی بے عقلی وسفاہت کا احساس نہیں کہ وہ ایک اور تین میں فرق نہیں جانتے اور ایک خدا کو تین مانتے ہیں وغیر ذلك من الخرافات و اللغوبات۔

مسئلہ علوم ارحام اور مدعی کے بطلان دعویٰ کی تحقیق و تفصیل پر مشتمل یہ رسالہ ۱۴ صفحات پر محیط ہے۔

۲:-طرد الافاعی عن حمی هاد رفع الرفاعی۔ (غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی افضلیت کا بیان)

بعض لوگوں نے یہ کہا ہے کہ حضرت سیدنا احمد کبیر رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چند اولیاء کرام کے ہمراہ مدینہ منورہ میں بیعت کی ہے، لہذا سید احمد کبیر رفاعی، غوث اعظم دستگیر سے افضل ہیں۔

امام احمد رضا بریلوی نے اس رسالہ میں اسی بات کا جواب دیا ہے کہ اولیاء اللہ میں سے کسی کو اپنی طرف سے دوسرے پر فوقیت و برتری دینی نہیں چاہئے اور یہ کہ حضرت سیدنا احمد کبیر رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکابر اولیاء و اعاظم محبوبان خدا سے ہیں مگر جو عظمت و بزرگی محبوب سبحانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل ہے وہ معاصرین و متاخرین میں کسی اور کو حاصل نہیں ہوئی وہ قطب الاقطاب ہیں اور غوثیت کبریٰ کے مقام رفیع پر فائز ہیں۔

پھر امام احمد رضا نے "بهجة الاسرار" کی گیارہ مستند عبارتوں اور دیگر گیارہ اقوال ائمہ و علماء سے ثابت کیا ہے کہ غوث پاک قطب الاقطاب ہیں، ان کا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے وہ بے مثل و بے مثال سلطان الاولیاء ہیں وہ صاحب کرامات کثیرہ ہیں۔

الغرض فضائل و مناقب اور کرامات غوثیت مآب پر مشتمل یہ رسالہ جلیلہ ۲۳ صفحات پر مبسوط ہے۔

مسائل شتی کا یہ عظیم و جلیل تحقیقی مجموعۂ فتاویٰ جہازی سائز کے ۳۰۰ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں مع جملہ مسائل و رسائل کے کل ۷۶ حدیثیں شریک مبحث ہیں۔

تعارف

نطقُ الھلال بارخ ولاد الحبیب و الوصال

(حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت طیبہ اور وصال اقدس کی صحیح تاریخ کا بیان)

۱۳۱۲ھ کا تصنیف کردہ یہ رسالہ مقدسہ دو فصلوں پر مشتمل ہے، فصل اول میں چھ سوالوں پر مشتمل ایک استفتاء کا جواب ہے۔

امام احمد رضا بریلوی نے اس رسالہ میں ہر ایک سوال کا وقیع جواب تحریر کیا ہے۔ اقوال مختلفہ واردہ کے اظہار کے بعد قول راجح و معتمد علیہ کی تصریح فرمائی ہے۔ ذیل میں بالترتیب سوال و جواب اس طرح ہیں۔

۱:- **سوال**، استقرار نطفہ زکیہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس ماہ اور کس تاریخ میں ہوا؟

جواب، بعض یکم رجب کہتے ہیں اور بعض دسویں محرم، اور صحیح یہ ہے کہ ماہ حج کی بارہویں تاریخ کو نطفۂ مطہرہ قرار پایا۔

۲:-**سوال**، دن کیا تھا؟

جواب، کہا گیا ہے کہ روز دوشنبہ تھا اور اصح یہ ہے کہ شب جمعہ تھی۔

۳:-**سوال**، مدت حمل شریف کس قدر تھی؟

جواب، دس و نو اور سات و چھ مہینے سب کچھ کہا گیا ہے اور صحیح یہ ہے کہ مدت حمل شریف نو مہینے ہے۔

۴:-**سوال**، ولادت شریفہ کا دن کیا ہے؟

جواب، ولادت طیبہ بالاتفاق روز دوشنبہ کو ہوئی۔

۵:-**سوال**، مہینہ کیا تھا؟

marfat.com

جواب، رجب، صفر، ربیع الاخر، محرم اور رمضان سب کچھ کہا گیا ہے اور صحیح و مشہور اور قول جمہور ربیع الاول شریف ہے اور تاریخ ولادت مبارکہ میں بھی اقوال بہت مختلف ہیں یعنی ۲۔۸۔۱۰۔۱۲۔۱۷۔۱۸۔۲۲۔ یہ سات اقوال ہیں مگر مشہور و معتبر بارہویں ربیع الاول شریف ہے۔ مکہ معظمہ میں ہمیشہ اسی تاریخ میں مکان مولد اقدس کی زیارت کرتے ہیں اور خاص اس مکان جنت نشان میں اسی تاریخ کو مجلس میلاد منعقد ہوتی ہے۔

۶ :- **سوال**، شمسی تاریخ کیا تھی؟

جواب، ولادت اقدس ہجرت مقدسہ سے ۵۳ برس پہلے ہے، یعنی ۲۰ اپریل ۵۷۱ء میں۔

اور **فصل دوم**، میں صرف یہ ایک سوال ہے کہ

وصال شریف کی تاریخ کیا ہے؟

جواب، قول مشہور و معتمد جمہور بارہویں ربیع الاول شریف ہے۔

لیکن امام احمد رضا نے علم توقیت و علم ہیئت سے اس بات کی تحقیق فرمائی ہے کہ وصال اقدس ۱۳ ربیع الاول بروز دوشنبہ مطابق ۸ جون ۶۳۲ء کو ہوا۔

امام احمد رضا بریلوی نے اپنے مذکورہ تمام جوابات کو احادیث مبارکہ اور اقوال ائمہ و علماء سے مؤید و موثق و محقق کیا ہے اور نو صفحے پر مبسوط اس رسالہ جلیلہ میں ۵ حدیثیں باعث ازدیاد زینت ہیں۔

marfat.com

احادیث

نطق الهلال بارخ ولاد الحبیب و الوصال

استقرار نطفۂ زکیہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دسویں محرم یا ماہ حج کی بارہویں تاریخ کو ہوا

۱۔ اخرج ابونعیم و ابن عساکر عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال حمل برسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی عاشورأ المحرم ولد یوم الاثنین ثنتی عشرة من رمضان۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دس محرم کو شکم مادر میں تشریف فرما ہوئے اور بارہویں رمضان روز دوشنبہ کو ولادت طیبہ ہوئی۔ یہ ایک روایت ہے جو غیر مشہور ہے۔ (مولف)

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیشانی پر نور بنی دیکھ کر عورتوں نے خواہش ظاہر کی اس سلسلے کا ایک واقعہ۔

۲۔ قال ابن سعد اخبرنا وهب بن جریر ابن حازم ثنا ابی سمعت ابا یزید المدینی قال نبئت ان عبدالله دعته خثعمیه فقالت هل لك فی قال نعم حتی ارمی الجمرة. الحدیث۔

حاصل یہ کہ ایک زن خثعمیہ نے حضرت عبداللہ کو اپنی طرف بلایا رمی جمار کا عذر فرمایا بعد رمی حضرت آمنہ سے مقاربت کی اور حمل اقدس مستقر ہوا پھر خثعمیہ نے دیکھ کر کہا کیا ہم بستری کی؟ فرمایا ہاں کہا وہ نور کہ میں نے آپ کی پیشانی سے آسمان تک بلند دیکھا نہ رہا آمنہ کو مژدہ دیجئے کہ ان کے حمل میں افضل اہل زمین ہے۔ رواہ ابن سعد و ابن عساکر "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۲۴" نطق الهلال۔ (دلائل النبوة، ص ۱۲۲)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیر کے روز دنیا میں تشریف فرما ہوئے۔

۳۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیر کے دن کو فرماتے ہیں ذاك یوم ولدت فیه۔

یہ وہی دن ہے جس میں میں پیدا ہوا ہوں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۲۵، نطق

marfat.com

الهلال "(مسلم ار ۳۶۸، باب استحباب صیام ثلاثه ایام الخ)

حضور علیہ السلام کی تاریخ وصال کے بارے میں ایک روایت

۴۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال شریف کی تاریخ کے بارے میں قول مشہور و معتمد دوازدہم ربیع الاول شریف ہے۔ ابن سعد نے طبقات میں بواسطۂ عمرو بن علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت کی قال مات رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوم الاثنین لاثنتی عشرة مضت من ربیع الاول۔

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات شریف روز دوشنبہ بارہویں تاریخ ربیع الاول شریف کو ہوئی۔" فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۲۷" نطق الهلال

گردش زمانہ سے متعلق ایک حدیث

۵۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان الزمان قد استدار کهیأته یوم خلق السموات و الارض. الحدیث۔ رواه الشیخان۔

یعنی زمانہ دورہ کر کے اسی حالت پر آگیا جس پر روز تخلیق زمین و آسمان تھا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۲۵" نطق الهلال

یعنی اس سے مراد سال ہے کہ اختتام کے بعد وہ بعد میں نہیں بلکہ اسی حساب سے آتا ہے جس پر روز تخلیق زمین و آسمان تھا اور اس میں عرب کے دور جاہلیت کا رد بھی ہے کہ وہ لوگ محرم کو ماہ صفر تک مؤخر کرتے تھے تاکہ اس میں جنگ و جدال کرتے رہیں۔ (مولف) (بخاری ار ۴۵۴ باب ماجاء فی سبع ارضین)

marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد دوازدھم

مرتد کی سزا قتل ہے

۶۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من بدل دینہ فاقتلوہ۔ رواہ احمد و الستۃ الا مسلما عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

جو اپنا دین بدل دے اسے قتل کرو۔(ترمذی ۱/ ۲۷۰، باب ماجاء فی المرتد)

انبیاء کرام علیہم السلام کے آپس میں رشتے سے متعلق ایک حدیث

۷۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الانبیاء بنو علات۔

تمام انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام آپس میں علاتی بھائی ہیں۔(مولف)"فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۲۲"(بخاری ۱/ ۴۸۹، باب قول اللہ عزوجل و اذکر فی الکتاب مریم الخ)

ثعلبہ بن ابی حاطب نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تو اس کی مذمت میں یہ آیت اتری جس کا بیان ان دونوں حدیثوں میں ہے

۸۔ تفسیر امام ابن جریر میں ہے حدثنی محمد بن کبد حدثنی ابی حدثنی عمی حدثنی ابی عن ابیہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رجلا یقال لہ ثعلبۃ بن ابی حاطب اخلف اللہ ماوعدہ فقص، اللہ تعالیٰ شانہ فی القرآن ومنھم من عاھد اللہ الی قولہ یکذبون۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ ایک آدمی کو ثعلبہ بن ابی حاطب کہا جاتا اس نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کر کے اس کا خلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کا قصہ قرآن عظیم میں اس طرح بیان فرمایا کہ اور ان میں کوئی وہ ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر ہمیں اپنے فضل سے دے گا تو ہم ضرور خیرات کریں گے اور ہم ضرور بھلے آدمی ہو جائیں گے۔(مولف)"فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۳۳"

۹۔ تفسیر ابن جریر و ثعلبی وغیرہم حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

marfat.com

فانزل الله فیه من عاهدالله و عند رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رجل من اقارب ثعلبة فسمع ذلك فخرج حتی اتاه فقال و یحك یا ثعلبة قد انزل الله فیك كذا و كذا فخرج ثعلبة حتی اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فسأله ان یقبل صدقته فقال ان الله منعنی ان اقبل منك صدقتك ثم اتی ابا بكر حین استخلف فقال اقبل صدقتی فقال لم یقبلها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و انا اقبلها فلما ولی عمر اتاه فقال یا امیر المومنین اقبل صدقتی فقال لم یقبلها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و لاابوبكر و لا انا اقبلها ثم ولی عثمان فاتاه فسأله فقال لم یقبلها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ولاابوبكر ولاعمر رضی الله تعالیٰ عنهما و انا لا اقبلها فلم یقبلها منه و هلك ثعلبة فی خلافة عثمان رضی الله تعالیٰ عنه۔ اه مختصرا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ثعلبہ کے بارے میں آیت نازل فرمائی ومنھم من عاھد اللہ الخ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور ثعلبہ کے رشتہ دار کا ایک آدمی تھا اس نے جب یہ آیت سنی تو ثعلبہ کے پاس آکر کہا کہ تمہارے لئے خرابی ہے اے ثعلبہ بیشک اللہ تعالیٰ نے تیرے بارے میں ایسی ایسی آیت نازل فرمائی ہے تو ثعلبہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت مبارکہ میں آکر صدقہ قبول کرنے کی درخواست کی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا صدقہ قبول کرنے سے اللہ تعالیٰ نے ممانعت کردی ہے۔ ثعلبہ پھر وہی صدقہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں لایا اور کہا کہ میرا صدقہ قبول کیجئے حضرت ابو بکر صدیق نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تیری زکوٰۃ قبول نہ فرمائی اور میں قبول کرلوں ہرگز نہ ہوگا، پھر خلافت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حاضر لایا عرض کی امیر المومنین میرا صدقہ قبول کرلیجئے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وابو بکر صدیق قبول نہ فرمائیں اور میں لے لوں یہ کبھی نہ ہوگا، پھر خلافت ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں لایا پھر قبول کرنے کی گزارش کی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصدیق وفاروق نے قبول نہ فرمائی میں بھی نہ لوں گا، پھر ثعلبہ انہیں کی خلافت میں ہلاک ہوگیا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱۲، ص ۳۴"

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی رسول یا نبی نہیں آئے

۱۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا اولی بعیسی

و الاخرة لیس بینی و بینه نبی۔

دنیاو آخرت میں سب سے زیادہ عیسٰی بن مریم کاولی میں ہوں میرے اوران کے درمیان کوئی نبی نہیں۔ رواہ احمد و الشیخان و ابوداؤد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(بخاری ار ۴۸۹،باب قول اللہ عزوجل واذکر فی الکتاب مریم الخ)

دعائے ابراہیم اور نوید عیسٰی

۱۱۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا دعوۃ ابراھیم و کان آخر من بشربی عیسیٰ بن مریم۔

میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا ہوں اور سب میں پچھلے میری بشارت دینے والے عیسٰی تھے علیھم الصلاۃ و السلام۔ رواہ الطیالسی و ابن عساکر وغیرھما عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔"فتاوی رضویہ،ج ۱۲،ص ۳۷"(کنزالعمال ۱۲/ ۴۱)

marfat.com

تعارف

اقامة القيامة على طاعن القيام لنبى تهامة

(میلاد قیام کا تحقیقی و تفصیلی بیان)

۱۲۹۸ھ کو سوال ہوا کہ مجلس میلاد میں وقت ذکر ولادت حضور خیر الانام علیہ افضل الصلاۃ و السلام قیام کرنا کیا ہے؟

بعض لوگ اس قیام سے انکار کرتے اور اسے بدعت سئیہ کہتے ہیں۔

اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی نے سو سے زائد ائمہ و علماء کی تحقیق و تصدیق سے روشن و ظاہر کیا کہ

ذکر ولادت شریف کے وقت قیام مستحب و مستحسن ہے کہ اس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت طیبہ پر مسرت و شادمانی اور حضور کی تعظیم و تکریم کا اظہار ہے اور اہل اسلام میں یہ مشہور و معروف ہے بلکہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت عرب و مصر و شام و روم و اندلس اور تمام بلاد اسلام میں اس کے استحباب و استحسان پر اجماع و اتفاق کئے ہوئے ہے۔

اور اسے بدعت سئیہ و ناجائز نہ کہے گا مگر بدعتی اور تعظیم نبی کا منکر، ہاں یہ بدعت ضرور ہے مگر بدعت حسنہ ہے۔

پھر امام احمد رضا نے بدعت کے ہمہ اقسام پر روشنی ڈالی ہے اور متعدد امثال و نظائر سے واضح کیا ہے کہ ہر بدعت، سئیہ نہیں ہوتی بلکہ بعض مستحبہ و مباحہ اور بعض واجبہ بھی ہوتی ہے۔

الحاصل مجالس میلاد منعقد کرنا اور احوال ولادت و معجزات اور حلیہ شریفہ وغیرہا کا ذکر کرنا اور اس کے سننے یا سنانے کو حاضر ہونا اور مکان آراستہ و مزین کرنا، گلاب و خوشبو چھڑکنا اور دن یا وقت مقرر کرنا، کھانا کھلانا، شیرینی وغیرہ تقسیم کرنا، آیات قرآنیہ پڑھنا اور ذکر ولادت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وقت اظہار تعظیم و احترام کے لئے قیام کرنا سب بلاشبہ مستحب و جائز ہے۔

امام احمد رضا نے اس رسالہ جلیلہ کو دو مقام پر منقسم کیا ہے۔

marfat.com

مقام اول :-میں عبارت ائمہ وعلماء سے میلادوقیام کا استحباب وجواز ثابت کیا گیا ہے۔

مقام دوم :-میں قواعد شرعیہ کی روشنی میں جواز قیام کا استدلال اور ۱۴ انکاتی تجاویز پیش کی گئی ہیں، جن سے مسئلہ میلاد وقیام اور دیگر مسائل نزاعیہ واضح و آشکار ہو گئے ہیں۔

چنانچہ امام احمد رضا اختتام رسالہ میں تحریر کرتے ہیں کہ

فقیر اپنے رب کریم کے فضل عمیم سے امید رکھتا ہے کہ یہ فتوی نہ صرف قیام ہی میں بیان کافی و برہان شافی ہو بلکہ بحول اللہ تعالیٰ اکثر مسائل نزاعیہ میں قول فیصل پر مشعل ہدایت ہو جائے۔

اور یہ اہم فتویٰ گیارہ علمائے بدایوں ورامپور کی تصدیقات و توثیقات سے بھی آراستہ ومزین ہے۔ مسئلہ میلادو قیام کی تحقیق وتوضیح پر مشتمل یہ رسالہ جہازی سائز کے ۳۹ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں ۱۴ احدیثیں شریک مضمون ومبحث ہیں۔

marfat.com

احادیث

اقامة القیامة علی طاعن القیام لنبی تهامة

امت محمدیہ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام کے فضائل میں سے ایک فضیلت

۱۲۔قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تجتمع امتی علی الضلالۃ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوتی۔

"فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۶۳" قامة القیامہ۔ (کنزالعمال ۱۳/ ۱۳۷)

عامہ مومنین و مسلمین کے نیک عمل کی پیروی کرنے میں حرج نہیں

۱۳۔ روی ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعا وموقوفا ماراہ المسلمون حسنا فهو عند اللہ حسن۔

اہل اسلام جس چیز کو نیک جانیں وہ خدا کے نزدیک بھی نیک ہے۔(الاشباہ والنظائر، ص ۱۳۹)

انسان کی تعظیم و تکریم کے بارے میں ایک حدیث

۱۴۔قولہ علیہ الصلاۃ و السلام خالقوا الناس باخلاقهم۔ رواہ الحاکم و قال صحیح علی شرط الشیخین۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں سے ان کی عادتوں کے موافق برتاؤ کرو۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۶۶" اقامة القیامہ۔ (کنزالعمال ۳/ ۱۰)(کیمیائے سعادت مترجم، ص ۴۲۱، آداب سماع)

سولواعظم کااتباع کرودورنہ بہکنے کااندیشہ ہے

۱۵۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انما یاکل الذئب القاصیۃ۔

بھیڑیا اسی بکری کو کھاتا ہے جو گلہ سے دور ہوتی ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۷۲" اقامة القیامة۔

حلال و حرام اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا بیان کتابوں اور پیغمبروں کے ذریعہ

۱۶۔ نصر کتاب الحجۃ میں امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رلوی قال اللہ

marfat.com

عزوجل خلقكم وهو اعلم فبضعكم فبعث اليكم رسول من انفسكم و انزل عليكم كتابا وحدلكم فيه حدود امركم ان لاتعتدوها و فرض فرائض امركم ان تتبعوها و حرم حرمات نهاكم ان تنتهوها و ترك اشياء لم يدعها نسياً فلا تكلفوها و انما تركها رحمة لكم۔

بیشک اللہ عزوجل نے تمہیں پیدا کیا اور وہ تمہاری ناتوانی جانتا تھا تو تم میں تمہیں میں سے ایک رسول بھیجا اور تم پر ایک کتاب اتاری اور اس میں تمہارے لئے کچھ حدیں باندھیں اور تمہیں حکم دیا کہ ان سے نہ بڑھو اور کچھ فرض کئے اور تمہیں حکم کیا ان کی پیروی کرو اور کچھ چیزیں حرام فرمائیں اور تمہیں ان کی بے حرمتی سے منع فرمایا اور کچھ چیزیں اس نے چھوڑ دیں کہ بھول کر نہ چھوڑیں ان میں تکلف نہ کرو اور اس نے تم پر رحمت ہی کے لئے انہیں چھوڑیں ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۷۵، اقامة القيامة"

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے بعد زکوٰۃ و صدقات صدیق و فاروق اور عثمن رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس لانے کا حکم دیا

۱۷۔ اخرج الحاكم و صححه عن انس رضى الله تعالىٰ عنه قال بعثنى بنو المصطلق الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقالوا سل برسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الى من ندفع صدقاتنا بعدك فقال الى ابى بكر قال فان حدث حدث فالى من فقال الى عمر قالوا فان حدث بعمر حدث فقال لى الى عثمن قالوا فان حدث بعثمن حدث فتبالكم الدهر فتبا۔ آه ملخصاً۔

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے بنی مصطلق نے حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھیجا کہ حضور سے پوچھوں، حضور کے بعد ہم اپنے اموال کی زکوٰۃ کسے دیں فرمایا ابو بکر کو عرض کی اگر ابو بکر کو کوئی حادثہ پیش آئے فرمایا عمر کو عرض کی اگر عمر کو کوئی حادثہ پیش آئے فرمایا عثمن کو عرض کی اگر عثمن کو کوئی حادثہ منہ دکھائے فرمایا اگر عثمن کا بھی واقعہ ہو تو فرمایا خرابی ہو تمہارے لئے ہمیشہ پھر خرابی ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۸۰" اقامة القيامة۔

(کنز العمال، ۱۵/ ۸۵)

۱۸۔ اخرج ابونعيم فى الحلية و الطبرانى عن مهل بن ابى حثمة رضى الله تعالىٰ عنه فى حديث طويل قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا اتى على ابى بكر اجله

marfat.com

و عمر اجله و عثمن اجله فان استطعت ان تموت فمت۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب انتقال کریں ابو بکر و عمر عثمن تو اگر تجھ سے ہو سکے کہ مر جائے تو مر جانا

۱۹۔ اخرج الطبرانی فی الکبیر عن عصمة بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و یحك اذا مات عمر فان استطعت ان تموت فمت۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ پر افسوس جب عمر مر جائیں تو اگر ہو سکے تو مر جانا۔ حسنه الامام جلال الدین و فی الحدیث قصة۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۸۱" اقامة القیامة

بدعت حسنہ کے ذکر پر مشتمل دو حدیثیں

۲۰۔ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تراویح کی نسبت ارشاد فرماتے ہیں نعمت هذه البدعة۔

کیا اچھی بدعت ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۸۲" اقامة القیامة

۲۱۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز چاشت کی نسبت فرماتے ہیں انها لبدعة و نعمت البدعة و انها لمن احسن ما احدث الناس۔

بیشک وہ بدعت ہے اور کیا ہی عمدہ بدعت ہے اور بیشک وہ ان بہتر چیزوں میں سے ہے جو لوگوں نے نئی نکالیں۔

قیام رمضان سے متعلق ایک حدیث

۲۲۔ سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں احدثتم قیام رمضان فدوموا علی مافعلتم و لاتترکوا۔

تم لوگوں نے قیام رمضان نیا نکالا تو اب جو نکالا ہے تو ہمیشہ کئے جاؤ اور کبھی نہ چھوڑنا۔

تثویب مستحب ہے

۲۳۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مسجد میں ایک شخص کو تثویب کہتے سن کر اپنے غلام سے فرمایا اخرج بنا من عند هذا المبتدع۔

نکل چل ہمارے ساتھ اس بدعتی کے پاس سے۔ (ابن عمر کی ممانعت مصلحت

marfat.com

منحصر ہے ورنہ یہ بدعت حسنہ ہے۔ مولف)

بسم اللہ نماز میں بلند آواز سے پڑھنا منع ہے

۲۴۔ سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادے کو نماز میں بسم ا
باواز پڑھتے سنا فرمایا ای بنی محدث ایاك و الحدث

اے میرے بیٹے یہ نو پیدا بات ہے بچ نئی باتوں سے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۸۳
اقامة القيامة

تدوین قرآن کے بارے میں ایک حدیث جلیل

۲۵۔ صحیح بخاری شریف میں ہے عن زید بن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه قال ارس
الی ابوبکر مقتل اهل الیمامة فاذا عمر بن الخطاب عندہٗ قال ابوبکر ان عمر اتان
فقال ان القتل قد استحر یوم الیمامة بقراء القرآن و انی اخشی ان استحر القت
بالقراء بالمواطن فیذهب کثیرا من القرآن وانی اری ان تامر بجمع القرآن قلت لعم
کیف تفعل شیأ لم یفعله رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال عمر هذا و الل
خیر فلم یزل عمر یراجعنی حتی شرح الله صدری لذلك و رأیت فی ذلك الذی رأی
عمر قال زید قال ابوبکر انك رجل شاب عاقل لانتهمك وقدکنت تکتب الوحی
لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فتتبع القرآن و اجمعه فوالله لو کلفونی نقل
جبل من الجبال ما کان اثقل علی مما امرنی به من جمع القرآن قال قلت کیف
تفعلون شیأ لم یفعله رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال هو والله خیر فلم یزل
ابوبکر یراجعنی حتی شرح الله صدری للذی شرح له صدر ابی بکر و عمر فتتبعت
القرآن اجمعه. الحدیث۔

جب جنگ یمامہ میں بہت صحابہ حاملان قرآن شہید ہوئے امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی یمامہ میں بہت حفاظ قرآن شہید ہوئے اور میں ڈرتا ہوں کہ اگر حاملان قرآن تیزی سے شہید ہوتے گئے تو قرآن کا ایک بڑا حصہ ختم ہو جائے گا۔ میری رائے یہ ہے کہ آپ قرآن مجید کے جمع کرنے اور ایک جگہ لکھنے کا حکم دیں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو یہ کام کیا ہی نہیں تم کیونکر کروگے فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگرچہ

حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ کیا مگر خدا کی قسم کام تو خیر ہے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس معاملہ میں مجھ سے بحث کرتے رہے یہاں تک کہ خدائے تعالیٰ نے میرا سینہ اس امر کیلئے کھول دیا اور میری رائے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے سے موافق ہو گئی، پھر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جناب زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تو جوان و عقل مند مرد ہے ہم تم پر کذب یا نسیان کی تہمت نہیں لگا سکتے اور بیشک تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وحی لکھا کرتے تھے تو تم قرآن تلاش کر کے جمع کرو، زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بخدا اگر مجھے ایک پہاڑ کو دوسرے پہاڑ سے جدا کرنے کی تکلیف دیتے تو جمع قرآن سے زیادہ مجھ پر گراں نہ ہوتا، پھر انہیں وہی شبہ گزرا اور عرض کی بھلا آپ ایسی بات کیونکر کرتے ہیں جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ کی صدیق اکبر نے وہی جواب دیا کہ خدا کی قسم بات تو بھلائی کی ہے پھر دونوں صاحبوں میں بحث ہوتی رہی یہاں تک کہ ان کی رائے بھی شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی رائے کے ساتھ موافق ہوئی اور انہوں نے قرآن عظیم جمع کیا۔ (تدوین قرآن بھی بدعت حسنہ ہے کہ حضور علیہ السلام کے زمانہ میں قرآن کی تدوین نہ ہوئی۔ مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۸۳" اقامۃ القیامہ۔ (بخاری ۲/ ۷۴۵، باب جمع القرآن)

marfat.com

تعارف

انوار الانتباہ فی حل نداء یا رسول اللہ

(ندائے یارسول اللہ کے جواز کا بیان)

۱۳۰۵ھ کو سوال پیش کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بکلمۂ یا ندا کرنا یعنی الصلاۃ والسلام علیک یارسول اللہ وغیرہ کہنا جائز ہے نہیں؟

اس کے جواب میں امام احمد رضا نے حدیث و آثار اور متعدد اقوال علماء عظام سے یہ ثابت کیا ہے کہ

کلمات مذکورہ اور حرف یا کے ذریعہ سے ندا کرنا بیشک حلال و جائز ہیں اور جو انہیں ناجائز و حرام بتائے وہ گمراہ و گمراہ گر ہے۔

اس کے بعد نادعلی اور یا شیخ عبدالقادر اور دیگر اولیاء کرام کی تعلیمات و معمولات بالخصوص التحیات کے ذریعہ ندا کرنے کا ثبوت و جواز فراہم کیا گیا ہے۔

اور اس مسئلہ کی توضیح و تشریح میں امام احمد رضا نے جو اقوال سلف و خلف جمع فرمائے ہیں وہ ان کی وسعت مطالعہ اور قوت استحضار و استدلال پر شاہد عدل ہیں۔

پھر رسالے کے اخیر میں فرماتے ہیں کہ

فقیر غفرلہ بتوفیق اللہ عزوجل اس مسئلے میں ایک کتاب مبسوط لکھ سکتا ہے مگر منصف کے لئے اسی قدر وافی، اور خدا ہدایت دے تو ایک حرف کافی۔

مسئلہ استمداد و استعانت بالغیر کے ثبوت میں یہ رسالہ ۱۴ صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں ۳ حدیثیں شریک جواب ہیں۔

marfat.com

احادیث

انوار الانتباہ فی حل نداء یا رسول اللہ

استمداد بالغیر اور ندائے یارسول اللہ کے جواز و ثبوت میں تین حدیثیں

۲۶۔ حدیث صحیح جسے امام نسائی و امام ترمذی و ابن ماجہ و حاکم و بیہقی و امام الائمہ ابن خزیمہ و امام ابوالقاسم طبرانی نے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور ترمذی نے حسن غریب صحیح اور طبرانی و بیہقی نے صحیح اور حاکم نے بر شرط بخاری و مسلم جس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک نابینا کو دعا تعلیم فرمائی کہ بعد نمازیوں کہے **اللھم انی اسئلك و اتوجه الیك بنبیك محمد نبی الرحمة یا محمد انی اتوجه بك الی ربی فی حاجتی هذه لتقضی لی اللھم فشفعه فی۔**

الٰہی میں تجھ سے مانگتا اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں بوسیلہ تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کہ مہربانی کے نبی ہیں یارسول اللہ میں حضور کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف اس حاجت میں توجہ کرتا ہوں کہ میری حاجت روا ہو الٰہی ان کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔

"فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۰۰" انوار الانتباہ۔ (ترمذی ۲/ ۱۹۸، باب ماجاء فی جامع الدعوات ۔ باب منه)

حضور انیس بیکساں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے دعاء کرنے پر ایک نابینا کی حیرت انگیز شفایابی اور حضرت عثمان غنی کی بارگاہ سے ایک شخص کی حاجت روائی

۲۷۔ امام طبرانی کی معجم میں یوں ہے **ان رجلا کان یختلف الی عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنه فی حاجة له و کان عثمان لایلتفت الیه و لاینظر فی حاجته فلقی عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنه فشکی ذلك الیه فقال له عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنه ایت المیضاة فتوضأ ثم ایت المسجد فصل فیه رکعتین ثم قل اللھم انی اسئلك واتوجه الیك بنبینا نبی الرحمة یا محمد انی اتوجه بك الی ربی فیقضی حاجتی وتذکر حاجتك ورُوح الی حتی اروح معك فانطلق الرجل فصنع ما قال له ثم اتی باب عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنه فجاء ه البواب حتی اخذه بیده فادخله علی**

عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه فاجلسه معه علی الطنفسة و قال حاجتك فذكر حاجته فقضاها ثم قال ماذكرت حاجتك حتی كانت هذه الساعة و قال ما كان لك من حاجة فائتنا ثم الرجل خرج من عنده فلقی عثمان بن حنیف رضی الله تعالیٰ عنه فقال له جزاك الله خیرا ما كان ینظر فی حاجتی و لا یلتفت الی حتی كلمته فی فقال عثمن بن حنیف رضی الله تعالیٰ عنه و الله ما كلمته و لكن شهدت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و اتاه رجل ضریر فشكا الیه ذهاب بصره فقال له النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم أیت المیضاة فتوضا ثم صل ركعتین ثم ادع بهذه الدعوات فقال عثمان بن حنیف رضی الله تعالیٰ عنه فوالله ماتفرقنا وطال بنا الحدیث حتی دخل علینا الرجل كانه لم یكن به ضر قط۔

یعنی ایک حاجت مند اپنی حاجت کے لئے امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آتا جاتا امیر المومنین نہ اس کی طرف التفات کرتے نہ اس کی حاجت پر نظر فرماتے اس نے عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس امر کی شکایت کی انہوں نے فرمایا وضو کر کے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھ پھر دعا مانگ الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف اپنے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے توجہ کرتا ہوں یا رسول اللہ میں حضور کے توسل سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ میری حاجت روا فرمائے اور اپنی حاجت ذکر کر پھر شام کو میرے پاس آنا کہ میں بھی تیرے ساتھ چلوں، حاجت مند نے (کہ وہ بھی صحابی یا لااقل کبار تابعین سے تھے) یوہیں کیا، پھر آستان خلافت پر حاضر ہوئے، دربان آیا اور ہاتھ پکڑ کر امیر المومنین کے حضور لے گیا، امیر المومنین نے اپنے ساتھ مسند پر بٹھالیا مطلب پوچھا عرض کیا فوراً روا فرمایا اور ارشاد کیا اتنے دنوں میں اس وقت تم نے اپنا مطلب بیان کیا پھر فرمایا جو حاجت تمہیں پیش آیا کرے ہمارے پاس چلے آیا کرو، یہ صاحب وہاں سے نکل کر عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے اور کہا اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے، امیر المومنین میری حاجت پر نظر اور میری طرف توجہ نہ فرماتے تھے یہاں تک کہ آپ نے ان سے میری سفارش کی عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم میں نے تو تمہارے معاملہ میں امیر المومنین سے کچھ بھی نہ کہا مگر ہوا یہ کہ میں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا حضور کی خدمت اقدس میں ایک نابینا حاضر ہوا اور اپنی شکایت کی حضور نے یونہی اس سے ارشاد فرمایا کہ وضو کر کے دو رکعت پڑھے پھر یہ دعا

marfat.com

کرے خدا کی قسم ہم اٹھنے بھی نہ پائے تھے باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس. آیا گویا کبھی اندھا نہ تھا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۰۰" انوار الانتباہ (کتاب الادب المفرد امام بخاری ۲۵۰)

حضور کو پکارنے سے پاؤں کھل گیا

۲۸۔ امام بخاری کتاب الادب المفرد میں اور امام ابن السنی و امام ابن بشکوال روایت کرتے ہیں ان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خدرت رجلہ فقیل لہ اذکر احب الناس الیک فصاح یا محمداہ فانتشرت۔

یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا پاؤں سو گیا کسی نے کہا انہیں یاد کیجئے جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں حضرت نے بآواز بلند کہا یا محمداہ فوراً پاؤں کھل گیا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۰۱۔ انوار الانتباہ" (عمل الیوم و اللیلۃ، ص ۴۷)

marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد دوازدہم

قرأت قرآن سے پہلے اعوذ باللہ پڑھنے کی تاکید پر دو حدیثیں

۲۹۔ شرح علامہ ابن قاصح میں ہے قول ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرأت علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقلت اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطن الرجیم فقال لی قل یا ابن ام عبد اعوذ باللہ من الشیطن الرحیم۔

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور تلاوت کی تو اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطن الرجیم کہا تو مجھ سے آپ نے فرمایا اے ام عبد کے لڑکے صرف اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم کہو۔

۳۰۔ و روی نافع عن جبیر بن مطعم عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ کان یقول قبل القرأۃ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم. و کلا الحدیثین ضعیف۔

اور نافع نے جبیر بن مطعم سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تلاوت سے قبل اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھتے تھے۔ اور یہ دونوں حدیثیں ضعیف ہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۲۱"

حضرت آدم علیہ السلام کا پتلا ساٹھ گز کا بنایا گیا

۳۱۔ حدیث میں ہے ان اللہ خلق آدم علی صورتہ طولہ ستون ذراعا۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے آدم کو ان کی کامل صورت پر بنایا ان کا قد ساٹھ ہاتھ کا۔

بدھ کے دن کے بارے میں ایک روایت

۳۲۔ حدیث میں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما من شیٔ بداء یوم الاربعاء الاتم۔

جو چیز بدھ کے دن شروع کی جاتی ہے وہ اتمام کو پہنچتی ہے۔ "فتاوی رضویہ ج ۱۲، ص ۱۶۰"

کسی وارث کو میراث سے محروم کرنے کی وعید پر دو حدیثیں

۳۳۔ دیلمی نے مسند الفردوس میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی من زوی

marfat.com

میراثا عن وارثه زوی الله عنه میراثه من الجنة۔
جو اپنے وارث کی میراث سمیٹے تو اللہ جنت سے اس کی میراث سمیٹ لے گا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۶۱"

۳۴۔ قال علیه افضل الصلاة و السلام من قطع میراثا فرضه الله قطع الله میراثه من الجنة۔
حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ حصہ کو قطع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا حصہ جنت سے قطع کردے گا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۶۲" (کنزالعمال ۱۱/ ۵)

زمین و آسمان کے عدم حرکت سے متعلق دو حدیثیں

۳۵۔ سعید بن منصور اپنی سنن اور عبد بن حمید اور ابن جریر اور ابن منذر اپنی تفاسیر میں شقیق سے راوی قال قیل لابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنهما ان کعبا یقول ان السماء تدور فی قطبة مثل قطبة الرحا فی عمود علی منکب ملك قال کذب کعب ان الله یمسك السموات و الارض ان تزولا و کفی بها زوالا ان تدورا۔
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بتایا گیا کہ حضرت کعب کا کہنا ہے کہ آسمان چکی کے پاٹ کی طرح ایک کیل میں جو ایک فرشتہ کے کندھے پر ہے گھوم رہا ہے، آپ نے فرمایا کعب غلط کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نے آسمان و زمین کے ٹلنے سے روک رکھا ہے اور حرکت کے لئے ٹلنا ضروری۔

۳۶۔ عبد بن حمید قتادہ سے راوی ان کعبا یقول ان السماء تدور علی نصب مثل نصب الرحا فقال حذیفة بن الیمان رضی الله تعالیٰ عنهما کذب کعب ان الله یمسك السموات و الارض ان تزولا۔
حضرت کعب احبار فرماتے تھے کہ آسمان چکی کی طرح کیلے پر گھوم رہا ہے، حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا وہ غلط کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ہم نے آسمان و زمین کو ٹلنے سے روک رکھا ہے۔

ان دونوں حدیثوں کا حاصل یہ ہے کہ حضرت افقہ الصحابہ بعد الخلفاء الاربعہ سیدنا عبداللہ بن مسعود صاحب سرر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے عرض کی گئی، کعب کہتے ہیں آسمان گھومتا ہے، دونوں صاحبوں نے کہا کعب غلط کہتے ہیں، اور وہی آیت کریمہ اس کے رد میں تلاوت فرمائی۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۶۹"

marfat.com

تعارف

رسالہ، تدبیر فلاح و نجات و اصلاح
(اصلاح عوام کے لئے تحریری ضابطے)

۱۳۳۱ھ میں یہ رسالہ اس وقت تحریر کیا گیا جب کہ ترکوں کے متعلق ہر طرف حریت و آزادی اور وہاں کے مسلمان و کفار میں مساوات و برابری کے تذکرے ہو رہے تھے اور ترکوں نے نصرانیوں کی تقلید کرتے ہوئے پارلیمنٹ قائم کرلی تھی یعنی یہود و نصاریٰ اور مسلمان سب کو برابر ٹھہرانے کا نام مساوات و برابری رکھا گیا تھا اور شریعت مطہرہ سے آزادی کا نام حریت۔

اس لئے پارلیمانی نظام سے لوگوں کو بچانے کے لئے امام احمد رضا نے حکومت اسلامیہ ترکی کے خلاف ہونے والے تمام اقدامات کی سختی سے مخالفت کی اور مختلف تدابیر سے قیام پارلیمنٹ کے مہلک اثرات سے قوم کو آگاہ و خبردار کیا۔

کیونکہ امام احمد رضا بریلوی امت مسلمہ کا دیدہ بینا تھے انہوں نے افراتفری کے دور میں وہ کچھ دیکھا جو دوسرے نہ دیکھ سکے نہ صرف دیکھا بلکہ ببانگ دہل اپنی قوم کو بتایا اور اسے تباہی و بربادی کے عمیق گڑھے میں گرنے سے بچانے کی کوشش کی اور تادم زیست ان کی یہی سعی و کوشش جاری رہی۔

زیر نظر رسالہ میں امام احمد رضا نے مسلمانوں کی فکری و عملی حالات کا جائزہ لے کر انہیں استوار کرنے کی ترغیب دی ہے، اور انہوں نے مسلمانوں کی معاشی و اقتصادی حالت کو بہتر سے بہتر اور مضبوط سے مضبوط تر بنانے اور بحال رکھنے کے چند اہم نکات و تجاویز بھی اس رسالے میں تحریر کئے ہیں۔

۱:۔ مسلمان اپنے تمام معاملات اپنے ہاتھ میں لیں اور آپسی تمام مقدمات کے فیصلے آپس ہی میں کریں تاکہ مقدمہ بازیوں میں جو لاکھوں کروڑوں روپے خرچ ہوتے ہیں وہ محفوظ رہیں۔

۲:۔ اپنی قوم کے سوا کسی سے کچھ نہ خریدیں تاکہ گھر کا نفع گھر ہی میں رہے۔

۳:۔ مسلمان تاجر کم منافع پر اپنا مال فروخت کریں۔

marfat.com

۴ :- اپنی صنعت و حرفت اور تجارت و کاروبار کو فروغ و ترقی دیں تاکہ کسی چیز میں کسی دوسری قوم کے محتاج و دست نگر نہ رہیں۔

۵ :- بمبئی، کلکتہ، رنگون، مدراس اور حیدر آباد وغیرہ کے مالدار و تونگر مسلمان اپنے دوسرے بھائیوں کے لئے بینک کھولیں، غیر سودی اور جائز طریقوں سے منافع بھی لیں کہ انہیں خود بھی نفع پہنچیں اور دوسرے مسلمان بھائیوں کی بھی حاجت و ضرورت پوری ہو۔

۶ :- مسلمان امراء دینی و ملی فلاح و بہبودی اور غریبوں کی امداد و اعانت کے لئے اپنے مال کا کچھ حصہ خرچ کریں۔

۷ :- سب سے اہم یہ ہے کہ حصول علم دین کو مقدم رکھیں اور دین متین پر عمل کریں اور اسی کو سعادت دارین تصور کریں۔

الغرض امام احمد رضا قوم مسلم کی صلاح و فلاح اور ترقی چاہتے تھے وہ ہر پل ہر لمحہ مسلمان کو مسلمان اور پابند شرع دیکھنا چاہتے تھے۔ یہی ان کا مقصد حیات تھا اور اس سے ان کی دینی و مذہبی اور سیاسی و فکری بصیرت و بصارت کا اندازہ ہوتا ہے۔

یہ رسالۂ نافعہ اگرچہ مختصر ہے مگر افادیت کے اعتبار سے نہایت جامع و وقیع ہے اور اس میں صرف ایک حدیث پاک ہے۔

marfat.com

حدیث

رسالہ تدبیر فلاح و نجات و اصلاح

امت مرحومہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گی جو اس سے روگردانی کرے گا وہ ذلیل ورسوا ہو جائے گا

۳۷۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لاتزال طائفة من امتی ظاهرين على الحق لايضرهم من خذلهم و لا من خالفهم حتى ياتى امر الله وهم على ذلك۔**

میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ خدا کے حکم پر قائم رہے گا انہیں نقصان نہ پہنچائے گا جو انہیں چھوڑے گا یا ان کا خلاف کرے گا یہاں تک کہ خدا کا وعدہ آئے گا اس حال میں کہ وہ اسی پر رہیں گے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۶۷۱۔ تدبیر فلاح و نجات" (مسلم ۲/ ۱۴۳، باب قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لاتزال طائفة الخ)

marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد دوازدھم

دو حدیثوں سے زلزلہ اور اس کے اسباب و علل کا ثبوت

۳۸۔ عبدالرزاق و فریابی و سعید بن منصور اپنی اپنی سنن اور عبد بن حمید و ابن جریر و ابن المنذر و ابن مردویہ و ابن ابی حاتم اپنی تفاسیر اور ابوالشیخ کتاب العظمۃ اور حاکم بافادۂ تصحیح صحیح مستدرک اور بیہقی کتاب الاسماء اور خطیب تاریخ بغداد اور ضیاء مقدسی صحیح مختارہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی قال ان اول شئ خلق اللہ القلم و کان عرشہ علی الماء فارتفع بخار الماء ففتقت منہ السموات ثم خلق النون فبسطت الارض علیہ و الارض علی ظھر النون فاضطرب النون فما دامت الارض فاثبتت بالجبال۔

اللہ عزوجل نے ان مخلوقات میں سب سے پہلے قلم پیدا کیا اور اس سے قیامت تک کے تمام مقادیر لکھوائے اور عرش الٰہی پانی پر تھا پانی کے بخارات اٹھے ان سے آسمان جدا جدا بنائے گئے پھر مولٰی عزوجل نے مچھلی پیدا کی اس پر زمین بچھائی زمین پشت ماہی پر ہے مچھلی تڑپی زمین جھونکے لینے لگی اس پر پہاڑ جما کر بوجھل کردی گئی۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۹۰"

۳۹۔ امام ابو بکر بن ابی الدنیا کتاب العقوبات اور ابوالشیخ کتاب العظمۃ میں حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی قال خلق اللہ جبلا یقال لہ ق محیط بالعالم و عروقہ الی الصخرۃ التی علیھا الارض فاذا اراد اللہ ان یزلزل قریۃ امر بذلک الجبل فحرک العرق الذی یلی تلک القریۃ فیزلزلھا و یحرکھا فمن ثم تحرک القریۃ دون القریۃ۔

اللہ عزوجل نے ایک پہاڑ پیدا کیا جس کا نام قاف ہے وہ تمام زمین کو محیط ہے اور اس کے ریشے اس چٹان تک پھیلے ہوئے ہیں جس پر زمین ہے جب کسی جگہ اللہ عزوجل زلزلہ لانا چاہتا ہے اس پہاڑ کو حکم دیتا ہے وہ اپنے اس جگہ کے متصل ریشے کو لرزش و جنبش دیتا ہے یہی باعث ہے کہ زلزلہ ایک بستی میں آتا ہے دوسری میں نہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۹۱"

marfat.com

قلب انسان، اقلیم بدن کا سلطان ہے اس کے بگڑنے سے پورا وجود تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔

۴۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **الا ان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد کله و اذا فسدت فسد الجسد کله الاوهی القلب۔**

سنتے ہو بدن میں ایک پارۂ گوشت ہے کہ وہ ٹھیک ہے تو سارا بدن ٹھیک رہتا ہے اور وہ بگڑ جائے تو سارا بدن بگڑ جاتا ہے سنتے ہو وہ دل ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۹۴" (ابن ماجہ ۲/ ۲۹۶، باب الوقوف عند الشبهات)

جھوٹ و فریب سے اپنی برتری ثابت کرنے والے کے متعلق ایک حدیث

۴۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **المتشبع بما لم یعط کلابس ثوبی زور۔**

نعمت نایافتہ کا اظہار کرنے والا اسی طرح ہے۔ جو سر سے پاؤں تک جھوٹ کا جامہ پہنے ہوئے ہے۔ رواه الشیخان عن اسماء و مسلم عن الصدیقة بنتی الصدیق رضی الله تعالیٰ عنهم "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۲۰۲" (مسلم ۲/ ۲۰۶، باب النهی عن التزویر فی اللباس الخ)

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت پر چند حدیثیں

۴۲۔ حدیث میں ہے **انما سمیت فاطمة لان الله تعالیٰ حرمها و ذریتها علی النار.**

ان کا فاطمہ اس لئے نام ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اور ان کی تمام ذریت کو نار پر حرام فرمادیا۔

رواه ابن عساکر عن ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه۔ (کنز العمال ۱۳/ ۹۴)

۴۳۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے **فرمایا ان الله غیر معذبك و لااحد من ولدك او کما قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔**

اے فاطمہ اللہ نہ تجھے عذاب کرے گا نہ تیری اولاد میں کسی کو۔ (کنز العمال ۱۳/ ۹۶)

۴۴۔ حدیث میں ہے **فاطمة بضعة منی۔**

فاطمہ میرا ٹکڑا ہے۔ (مسلم ۲/ ۲۹۰، باب من فضائل فاطمة)

۴۵۔ حدیث۔ **کل بنی اب ینتمون الی عصبتهم و ابیهم الا بنی فاطمة فانا ابوهم۔**

سب کی اولادیں اپنے باپ کی طرف نسبت کی جاتی ہیں سوا اولاد فاطمہ کے کہ میں ان کا باپ ہوں۔ (یعنی اولاد فاطمہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہو کر سید و سادات کہلاتی ہیں) "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۲۰۷" (کنز العمال ۱۳/ ۱۰۱)

marfat.com

باعث تخلیق کائنات ہی خلق اول ہیں حدیث شریف میں ہے

۴۶۔ عبدالرزاق نے اپنی مصنف میں جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یا جابر ان اللہ خلق قبل الا شیاء نور نبیك من نورہ۔

اے جابر بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام عالم سے پہلے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا کیا۔

"فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۲۰۸"

بیعت رضوان اور حضرت عثمن غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت پر ایک حدیث جلیل

۴۷۔ (امیر المومنین عثمن غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیعت رضوان میں شریک نہیں تھے کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں مکہ کے حالات کا جائزہ لینے کیلئے قریش مکہ کے پاس بھیجا تھا۔ بیعت رضوان سے غائب رہنے کی وجہ حدیث پاک میں یہ ہے کہ) صحیح بخاری شریف میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے و اما تغیبه عن بیعة الرضوان فلو کان احد اعز ببطن مکة من عثمن لبعثه (مکانه) فبعث رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عثمن و کانت بیعة الرضوان بعد ماذهب عثمن الی مکة فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بیده الیمنیٰ هذه ید عثمن فضرب بها علی یده و قال هذه لعثمان۔

حضرت عثمن غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیعت رضوان سے غائب رہنے کی وجہ یہ ہے کہ اگر مکہ میں عثمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ کوئی اور عزیز ہوتا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عثمن کی بجائے ان کو بھیجتے اس لئے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا اور حضرت عثمن کے مکہ جانے کے بعد بیعت رضوان ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے داہنے ہاتھ کو فرمایا یہ عثمن کا ہاتھ ہے پھر اسے اپنے دوسرے دست مبارک پر مار کر ان کی طرف سے بیعت فرمائی اور فرمایا یہ عثمان کی بیعت ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۵۴" (بخاری ار ۵۲۳، باب مناقب عثمان بن عفان)

اللہ کے علم میں جو سید ہیں ان سے کسی گناہ پر مواخذہ نہ ہوگا حدیث میں ہے

۴۸۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان فاطمة احصنت فرجها فحرمها الله و ذریتها علی النار۔ رواه البزار و ابویعلی و الطبرانی فی الکبیر و الحاکم و

صح و تمام فی فوائدہ کلھم عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

بیشک فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی حرمت نگاہ رکھی تو اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے اور اس کی تمام ذریت کو آتش دوزخ پر حرام فرمادیا۔ (مولف) (کنزالعمال ۱۳/ ۹۳)

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عارضہ نسواں سے منزہ ہیں

۴۹۔ حدیث میں آیا ہے ان ابنتی فاطمۃ حوراء آدمیۃ لم تحض و لم تطمث۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری صاحبزادی فاطمہ آدمیوں میں حور ہے کہ نجاستوں کے عارضے جو عورت کو ہوتے ہیں ان سے پاک و منزہ ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۲۱۶"۔ (کنزالعمال ۱۳/ ۹۳)

زیارت قبور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ حضور شہداء کی زیارت کو ہر سال آتے تھے

۵۰۔ تفسیر کبیر ج ۵، ص ۲۹۵، عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ کان یاتی قبور الشھداء راس کل حول فیقول السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار و الخلفاء الاربعۃ ھکذا کان یفعلون رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔

سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال قبور شہدا پر تشریف لاتے اور فرماتے تھے سلام علیکم الایۃ یعنی تم پر سلام ہو تمہارے صبر کرنے پر تو آخرت کا گھر کیا ہی اچھا گھر ہے اور خلفاء اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۲۲۴"

سواد اعظم اور اولی الامر کی اطاعت و فرمانبرداری سے متعلق چند احادیث

۵۱۔ صحیح مسلم میں ہے من فارق الجماعۃ شبرا فمات میتۃ الجاھلیۃ۔

جو جماعت سے ایک بالشت بھر جدا ہو وہ جاہلیت کی موت مرے۔ (مولف) (مسلم ۲/ ۱۲۸، باب وجوب ملازمۃ جماعۃ المسلمین الخ)

۵۲۔ صحیح مسلم میں ہے سیکون ھنات و ھنات فمن اراد ان یفرق امر ھذہ الامۃ و ھی جمیع فاضربوہ بالسیف کائنا من کان۔

عنقریب مصیبتیں ہی مصیبتیں ہوں گی جو اس امت کے معاملہ کو درہم برہم کرنا چاہے اور وہ مجتمع ہو تو اسے تلوار سے مار دو کوئی ہو۔ (مولف) (مسلم ۲/ ۱۲۸، باب حکم من فرق امر المسلمین الخ)

۵۳۔ صحیح مسلم میں ہے من اتاکم و امرکم جمیع علی رجل واحد یرید ان یشق

marfat.com

عصاکم او یفرق جماعتکم فاقتلوہ۔
جب تمہارا معاملہ ایک آدمی پر مجتمع ہو اور کوئی جماعت کو منتشر کرنا چاہے تو اسے قتل کردو۔ (مولف) (مسلم ۲/ ۱۲۸، باب حکم من فرق امر المسلمین)

۵۴۔ حدیث ،ان امر علیکم عبد مجدع یقرکم بکتاب اللہ فاسمعوا لہ و اطیعوا۔
اگر تم پر کوئی ایسا، بھیڈی ناک والا غلام بھی امیر بنادیا جائے جو تمہیں کتاب اللہ پر قائم رکھے تو اسے قبول کرو اور اس کی اطاعت کرو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۲۵۷" (ترمذی ۱/ ۳۰۰، باب ما جاء فی طاعۃ الامام) (ابن ماجہ ۲/ ۲۱۱، باب طاعۃ الامام)

قریش کی امارت واطاعت پر ایک حدیث

۵۵۔ حاکم صحیح مستدرک اور بیہقی سنن میں امیر المومنین مولی علی سے راوی الائمۃ من قریش وان امرت علیکم قریش عبدا جشیا مجدعا فاسمعوا واطیعوا
خلفاء قریش سے ہوں گے اور قریش تم پر کسی چپٹی ناک والے حبشی غلام کو امیر بنادیں تو قبول کرو اور اطاعت کرو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱۲، ص ۲۵۸" (کنز العمال ۱۳/ ۲۰)

سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام اور خاتم المرسلین حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں

۵۶۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسند امام احمد میں ہے قلت یارسول اللہ ای الانبیاء کان اوّل قال آدم قلت یا رسول اللہ ونبی کان قال نعم نبی مکلم.
حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ سب سے پہلے نبی کون ہوئے فرمایا حضرت آدم علیہ السلام میں نے عرض کی کہ حضرت آدم علیہ السلام نبی بھی تھے فرمایا ہاں نبی مکلم۔ (مولف) (مسند احمد ۶/ ۲۲۶)

۵۷۔ نور الاصول تصنیف امام حکیم الامۃ ترمذی ان سے مرفوعاً یوں ہے اول الرسل آدم وآخرھم محمد علیہ وعلیہم وافضل الصلاۃ والسلام
سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام اور آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱۲، ص ۲۶۳" (کنز العمال ۱۲/ ۱۰۶)

ذکر اللہ کی فضیلت پر ایک حدیث

۵۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تعرف الی اللہ فی الرخا یعرفك

فی الشدة

یعنی آرام کی حالت میں تم خدا کو یاد کرو وہ تجھے سختی میں یاد کرے گا۔ (مولف)" فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۲۹۱" (کنز العمال ۲، ۴۸)

صحابہ سے محبت و عداوت حضور سے محبت و عداوت کے مترادف ہے

۵۹۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی نسبت فرمایا من احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فبغضبی ابغضھم

جس نے میری محبت کے سبب میرے صحابہ سے محبت کی تو میں اسے محبوب رکھتا ہوں اور جس نے میرے بغض کے باعث میرے صحابہ سے عداوت کی تو میں اسے مبغوض رکھتا ہوں۔ (مولف)" فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۲۹۴"

حضور علیہ السلام نے امام باقر کو سلام کہا اور صراحۃً بشارت دی

۶۰۔ امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بشارت بتصریح نام گرامی صحیح حدیث میں ہے، جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا ذکر فرمایا کہ ان سے ہمارا سلام کہنا سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ طلب علم کے لئے سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے انہوں نے ان کی غایت تکریم کی اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یسلم علیکم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کو سلام فرماتے ہیں۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۲۱۹"

دنیاداری لوگوں میں اس درجہ بڑھ جائے گی جیسا کہ

۶۱۔ حدیث کا ارشاد ہے کہ وہ زمانہ آنے والا ہے کہ دین کا کام بھی بے روپیہ کے نہ چلے گا۔ (غالباً وہ یہی زمانہ ہے جس میں ہم ہیں۔ مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۳۳"

کلمہ گو جنت میں جائے گا

(حدیث میں ہے کہ جس وقت حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے صدق دل سے لا الہ الا اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہوگا تو اس وقت)

۶۴۔ حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگوں کو چھوڑ دیجئے کہ عمل کریں فرمایا چھوڑ دو۔ "فتاوی رضویہ ج ۱۲، ص ۱۶۵" (مسلم ۱/ ۴۶ باب الدلیل علی ان من مات الخ)

marfat.com

ابو بکر و عمر کی افضلیت مطلقہ پر ایک حدیث جلیل

(حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ حدیث میں ہے)

۶۳۔ ابوبکر وعمر خیر الاولین والاخرین وخیر اهل السموات واهل الارضین الا الانبیاء والمرسلین لاتخبرهما یا علی.

ابو بکر و عمر سب اگلوں پچھلوں سے افضل ہیں اور تمام آسمان والوں اور سب زمین والوں سے بہتر ہیں سوا انبیاء و مرسلین کے اے علی تم ان دونوں کو اس کی خبر نہ دینا۔

فرماتے ہیں یہ دونوں ہیں سردار دو جہاں اے مرتضٰی عتیق و عمر کو خبر نہ ہو

"فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص: ۲۶۸" (ترمذی ۲/ ۲۰۷ مناقب ابی بکر الصدق) (کنز العمال ۱۲/ ۱۷۰-۱۷۲)

حسنین کریمین کی ولادت اور ان کے اسماء سے متعلق ایک روایت

۶۴۔ حدیث میں ہے سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا ارونی ابنی ماذا سمیتوہ

مجھے میرا بٹیا دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا، مولی علی نے عرض کی حرب فرمایا نہیں بلکہ وہ حسن ہے، پھر سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت پر تشریف لے گئے اور فرمایا مجھے میرا بٹیا دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا۔ مولی علی نے عرض کی حرب فرمایا نہیں بلکہ وہ حسین ہے، پھر امام محسن کی ولادت پر وہی فرمایا مولی علی نے وہی عرض کی فرمایا نہیں بلکہ وہ محسن ہے پھر فرمایا میں نے اپنے ان بیٹوں کے نام ولود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیٹوں پر رکھے۔ شبر شبیر مشبر حسن حسین محسن ان سے ہم وزن و ہم معنی ہیں۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۲۷۱" (کنز العمال ج ۱۶، ص ۲۷۲)

marfat.com

تعارف

نزول آیات فرقان بسکون زمین و آسمان
(آسمان وزمین کے ساکن وغیر متحرک ہونے پر قرآنی آیات)

۱۴ر جمادی الاول ۱۳۲۹ھ کو سوال پیش ہوا کہ زمین و آسمان کے متحرک یا ساکن ہونے میں شرعی نظریہ کیا ہے؟ سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ زمین و آسمان دونوں متحرک ہیں اور گھومتے ہیں۔

اس کے جواب میں امام احمد رضا نے اس بے مثال رسالے میں قرآن وحدیث اور اقوال صحابہ وتابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے جو مفصل ومدلل اور جامع کلام کیا ہے اس کا ماحصل کچھ اس طرح ہے۔

اسلامی نظریہ یہ ہے کہ زمین و آسمان دونوں ساکن ہیں البتہ سورج متحرک ہے اور کواکب وستارے چل رہے ہیں۔ اس لئے مسلمان پر فرض ہے کہ سائنس کے نظریہ مذکورہ بالا پر ایمان نہ لائیں۔

سائنس کا نظریہ حرکت زمین ۱۵۳۰ء کے بعد فروغ پانا شروع ہوا جب کہ کوپرنیکس نے حرکت زمین کی بدعت ضالہ کا احیاء کیا جو دو ہزار برس سے مردہ بے گور وکفن پڑی ہوئی تھی ورنہ اس سے پہلے یہود و نصاریٰ حرکت آسمان اور سکون زمین کے قائل تھے۔

مگر امام احمد رضا نے ان تمام نظریات باطلہ کا جس شان سے رد وابطال کیا ہے وہ بڑے سے بڑے مفکر اور سائنسداں کے لئے باعث حیرت واستعجاب ہے، اور امام احمد رضا کے استدلال کے سامنے سائنسدانوں کی دلیلیں تار عنکبوت کی مانند نظر آتی ہیں۔

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

یورپ والوں کو طریقہ استدلال ہرگز نہیں آتا انہیں اثبات دعویٰ کی تمیز نہیں، ان کو دلیل وعلت کی تفریق معلوم نہیں، ان کے اوہام وخیالات جن کو بنام دلیل پیش کرتے ہیں وہ دراصل علتیں ہوتی ہیں۔

marfat.com

مزید براں امام احمد رضا نے آیات و نصوص اور اجماع امت کے حوالوں سے یہ ثابت کیا کہ زمین و آسمان نہ کسی محور و محاط پر حرکت کرتے ہیں نہ کسی دائرہ میں یعنی زمین کی حرکت محوری و مداری دونوں باطل ہیں۔

اور اس رسالے کے اخیر میں ہدایت و نصیحت کے آئینے میں امام احمد رضا اپنا نظریہ حمایت اسلام اس طرح پیش کرتے ہیں کہ

جتنے اسلامی مسائل سے اسے خلاف ہے ان سب میں مسئلہ اسلامی کو روشن کیا جائے، سائنس کے دلائل کو مردود و پامال کر دیا جائے جابجا سائنس ہی کے اقوال سے اسلامی مسئلہ کا اثبات ہو۔

اور اس کے علاوہ حرکت زمین کے خلاف امام احمد رضا نے اور بہت کچھ لکھا ہے جس سے ان کے انقلاب آفریں شخصیت ہونے کا اندازہ ہوتا ہے۔

زمین و آسمان کے عدم حرکت میں دلائل قاہرہ و براہین ناطقہ پر مشتمل یہ محققانہ رسالہ جہازی سائز کے ۱۷ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں ۱۲ حدیثیں سائنسی نظریہ حرکت زمین و آسمان کے رد و ابطال میں بطور استدلال پیش کی گئی ہیں۔

marfat.com

احادیث

نزول آیات فرقان بسکون زمین و آسمان

چار صحابہ کرام علم قرآن میں مہارت تامہ رکھتے تھے حضور نے دوسروں کو ان کے پاس قرآن سیکھنے اور پڑھنے کی تاکید فرمائی حدیث میں ہے کہ

۶۵۔استقروا القرآن من اربعة من عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه الحدیث.

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن چار شخصوں سے پڑھو از انجملہ ایک حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔(دوسرے حضرات سالم مولی ابی حذیفہ وابی بن کعب اور معاذ بن جبل ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ مولف) یہ حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم میں بروایت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما حضرت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔(بخاری ۱/ ۵۳۱ مناقب عبداللہ بن مسعود)

حضرت عبداللہ بن مسعود کی فضیلت پر ایک روایت

۶۶۔جامع ترمذی شریف کی حدیث ہے ماحدثکم ابن مسعود فصدقوه

ابن مسعود جو بات تم سے بیان کریں اس کی تصدیق کرو۔ (مولف)

حضرت حذیفہ کی فضیلت پر ایک حدیث

۶۷۔حدیث، ماحدثکم حذیفة فصدقوه

حذیفہ تم سے جو بات بیان کریں اس کی تصدیق کرو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱۲، ص ۲۷۶ نزول آیات فرقان" (ترمذی ۲/ ۲۲۱ مناقب حذیفة بن الیمان)

جوامع الکلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی نسبت فرمایا کہ

۶۸۔حدیث میں ہے لافتی الاعلی لا سیف الاذوالفقار

یعنی جوان نہیں مگر حضرت علی تلوار نہیں مگر ذوالفقار (مولف)

مرض و قرض سے متعلق حضور کا ارشاد گرامی

۶۹۔حدیث میں ہے لاوجع الاوجع العین ولاهم الاهم الدین

marfat.com

درد نہیں مگر آنکھ کا درد اور پریشانی نہیں مگر قرض کی پریشانی۔ "فتاوی رضویہ ج ۱۲، ص: ۲۷۷

نزول آیات فرقان"

اوقات نماز کی تعیین سے متعلق دو حدیثیں

۷۰۔ ابن جریر نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اتانی جبریل **لدلوك الشمس حين زالتا فصلى بى الظهر** جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام نے میرے پاس زوال شمس کے وقت آکر ظہر پڑھائی۔ (مولف)

۷۱۔ نیز ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے **كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يصلى الظهر اذا زالت الشمس ثم تلا اقم الصلوٰة لدلوك الشمس.**

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سورج ڈھلنے کے بعد نماز ادا فرماتے تھے پھر راوی نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی **اقم الصلوٰة لدلوك الشمس**

یعنی سورج ڈھلنے کے وقت نماز قائم کرو۔ (مولف)" فتاوی رضویہ ج ۱۲، ص ۲۸۴ نزول آیات فرقان"

غروب کے بعد سورج کہاں رہتا ہے اس کے متعلق ایک روایت

۷۲۔ حدیث صحیح بخاری ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے **قال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لابى ذر حين غربت الشمس اتدرى اين تذهب قلت الله ورسوله اعلم قال فانها تذهب حتى تسجد تحت العرش فتستاذن فيوذن بها (لها) ويوشك ان تسجد فلا يستقبل منها وتستاذن فلا يوذن لها يقال لها ارجعى من حيث جئت فتطلع من مغربها فذلك قوله تعالىٰ والشمس تجرى لمستقر لها ذالك تقدير العزيز العليم.**

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کیا تم کو معلوم ہے کہ جب سورج غروب ہو جاتا ہے تو کہاں جاتا ہے عرض کی اللہ اور رسول زیادہ جانتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ عرش کے نیچے جاکر سجدہ کرتا ہے اور اجازت طلب کرتا ہے پھر اسے اجازت ملتی ہے (تو طلوع ہوتا ہے) لیکن عنقریب سجدہ کرے گا تو قبول نہیں ہوگا اور اجازت مانگے گا تو اجازت نہیں ملے گی اس سے کہا جائے گا کہ واپس جا جہاں سے آیا ہے وہ پھر مغرب سے طلوع ہوگا یہی ہے اللہ تعالیٰ کا وہ فرمان کہ اور سورج چلتا ہے اپنے ٹھہرنے کی

یہ حکم ہے زبردست علم والے کا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱۲، ص ۲۸۶ نزول آیات فرقان" (بخاری ۱/ ۴۵۴ باب صفة الشمس والقمر بحسبان)

آفتاب کے طلوع وغروب کے بارے میں ایک روایت

۷۳۔۔ حدیث میں ہے لکل حدمطلع

ہر حد کے لئے مطلع ہے۔ یعنی اس مقام معین سے ادھر ادھر زائل نہ ہوگا۔ "فتاوی رضویہ ج ۱۲ ص ۲۸۷، نزول آیات فرقان" (کنزالعمال ۱۲/ ۸۷)

اسلام کا نظریہ یہ ہے کہ زمین وآسمان دونوں ساکن ہیں اس کے بارے میں تین حدیثیں

۷۴۔ ابن جریر بسند صحیح برجال صحیحین بخاری ومسلم حدثنا ابن بشارثنا عبد الرحمن ثنا سفین عن الاعمش عن ابی وائل قال جاء رجل الیٰ ابی عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه فقال من این جئت قال من الشام فقال من لقیت قال لقیت کعبا فقال ماحدثك کعب قال حدثنی ان السموات تدار علی منکب ملك فقال صدقته او کذبته قال ماصدقته ولاکذبته قال لوددت انك افتدیت من رحلتك الیه براحلتك ارحلها کذب کعب ان الله یقول ان الله یمسك السمٰوات والارض ان تزولان ولئن زالتاان امسکهما من احد من بعده زادغیر ابن جریر وکفی بها زوالا ان تدورا

ایک صاحب حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور حاضر ہوئے فرمایا کہاں سے آئے عرض کی شام سے فرمایا وہاں کس سے ملے عرض کی کعب سے فرمایا کعب نے تم سے کیا بات کی عرض کی یہ کہا کہ آسمان ایک فرشتے کے شانے پر گھومتے ہیں۔ فرمایا تم نے اس میں کعب کی تصدیق کی یا تکذیب عرض کی کچھ نہیں (یعنی جس طرح حکم ہے کہ جب تک اپنی کتاب کریم کا حکم نہ معلوم ہو اہل کتاب کی باتوں کو نہ سچ جانو نہ جھوٹ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کاش تم اپنا اونٹ اور اس کا کجاوہ سب اپنے اس سفر سے چھٹکارے کو دے دیتے کعب نے جھوٹ کہا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کو روکے ہوئے ہے کہ سرک نہ پائیں اور اگر وہ ہٹیں تو اللہ کے سوا انہیں کون تھامے گھومنا ان کے سرک جانے کو بہت ہے۔

۷۵۔ نیز محمد طبری بسند صحیح براصول حنفیہ برجال بخاری و مسلم حضرت سیدنا امام اعظم

marfat.com

قال ذهب جندب البجلی الیٰ کعب الاحبار ثم رجع فقال له عبد الله حدثنا ماحدثك فقال حدثنی ان السماء فی قطب کقطب الرحا قال عبد الله لوددت انك افتدیت رحلتك بمثل راحلتك ثم قال ماتنکب الیهودیة فی قلب عبد فکادت ان تفارقه ثم قال ان الله یمسك السموات والارض ان تزولا وکفی بها زوالا ان تدورا

جندب بجلی کعب احبار کے پاس جاکر واپس آئے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہو کعب نے تم سے کیا کہا عرض کی یہ کہا کہ آسمان چکی کی طرح ایک کیلی میں ہے، حضرت عبد اللہ نے فرمایا مجھے تمنا ہوئی کہ تم اپنے ناقہ کے برابر مال دے کر اس سفر سے چھٹ گئے ہوتے، یہودیت کی خراش جس دل میں لگتی ہے پھر شکل ہی سے چھوٹتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ نہ سرکیں ان کے سرکنے کو گھومنا ہی کافی ہے۔

۷۶۔ عبد بن حمید نے قتادہ شاگرد حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ان کعبا یقول ان السماء تدرو علی نصب مثل نصب الرحا فقال حذیفة بن الیمان رضی الله تعالیٰ عنهما کذب کعب ان الله یمسك السموات والارض ان تزولا

کعب کہا کرتے کہ آسمان ایک کیلی پر دورہ کرتا ہے جیسے چکی کی کیلی اس پر حذیفۃ الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کعب نے جھوٹ کہا بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کو روکے ہوئے ہے کہ جنبش نہ کریں۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۲۸۲ نزول آیات فرقان"

marfat.com

احادیث بضمن ابواب

باب الایمان

حدیث نمبر		صفحہ نمبر
۳۴۸	لیس المومن بالطعان و لا اللعان و لا الفاحش و لا البذی	۱۰۴
۴۴۹	الحیاء من الایمان و الایمان فی الجنة و البذاء من الجفاء و الجفاء فی النار	۱۴۵
۴۵۰	الحیاء و العی شعبتان من الایمان و البذاء و البیان شعبتان من النفاق	۱۴۵
۴۵۱	مان کان الفحش فی شئ قط الاشانه و ما کان الحیاء فی شئ قط الازانه۔	۱۴۵
۴۵۲	البذاء شؤم	۱۴۵
۶۰۱	من حسن اسلام المرء ترکه مالا یعنیه	۲۰۱
۶۱۵	من مات علی شئ بعثه الله علیه	۲۰۵
۶۴۱	من احب لله و ابغض لله و اعطی لله ومنع لله فقد استکمل الایمان	۲۱۹
۶۴۸	لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیه ما یحب لنفسه	۲۲۰
۶۲	(من قال لا اله الا الله دخل الجنة) یہ ارشاد سن کر امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ لوگوں کو چھوڑ دیجئے کہ عمل کریں فرمایا چھوڑ دو۔	۳۳۸

باب الاعمال بالنیات

۱۸۳	لیس الخلف ان یعد الرجل ومن نیته ان یفی و لکن الخلف ان یعد الرجل و من نیته ان لا یفی	۶۲

marfat.com

باب الصلوة

۲۱۲ ۶۲۴ نهی عن الصلاة حین تشرق الشمس و حین تستوی و حین تتدلی للغروب ۲۱۹

۶۴۲ نهی رسول الله عن البتیراء ۳۹۶

۱۵۸ فرضیت نماز کے سلسلے میں ہے فقال وهو مکانه یا رب خفف عنا فان امتی لاتستطیع هذا ۴۲۱

۲۰ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تراویح کی نسبت ارشاد فرماتے ہیں نعمت هذه البدعة ۴۲۱

۲۱ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز چاشت کی نسبت فرماتے ہیں انها لبدعة و نعمت البدعة و انها لمن احسن ما احدث الناس۔ ۴۲۱

۲۲ ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں احدثتم قیام رمضان فدوموا علی ما فعلتم و ترکوا ۴۲۱

۲۴ سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادے کو نماز میں بسم اللہ بآواز پڑھتے سنا فرمایا ای بنی محدث ایاك و الحدث ۴۲۲

۷۰ اتانی جبریل لدلوك الشمس حین زالتا فصلی بی الظهر ۴۴۳

۷۱ کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یصلی الظهر اذا زالت الشمس ثم تلا اقم الصلاة لدلوك الشمس۔ ۴۴۳

باب السترة

۶۲۵ اذا صلی احدکم الی غیر السترة فانه یقطع صلاته الحمار و الخنزیر و الیهودی و المجوسی و المراءة و یجزئ عنه اذا مروا بین یدیه علی قدفة بحجر ۲۱۲

۶۲۶ و للطحاوی یکفیك اذا کانوا منك قدر رمیة ۲۱۳

۶۲۷ ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یعرض راحلته فیصلی الیها ۲۱۳

۶۸۱ التسبیح للرجال و التصفیق للنساء ۲۲۹

marfat.com

باب الجمعة

۷۴۴ خير يوم طلعت عليه الشمس يوم الجمعة فيه خلق آدم۔ الحديث ۲۶۰

۷۴۵ ان يوم الجمعة سيد الايام و اعظمها عندالله تعالىٰ فيه خمس خلال خلق الله فيه آدم ۲۶۱

۷۵۱ من تخطى رقاب الناس يوم الجمعة تخذ جسرا الى جهنم ۲۶۲

باب التعوذ

۲۹ قول ابن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قراءت على رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقلت اعوذ بالله السميع العليم من الشيطن الرجيم فقال لى يا ابن ام عبد اعوذ بالله من الشيطن الرجيم ۴۲۸

۳۰ عن جبير بن مطعم عن ابيه عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انه كان يقول قبل القراءة اعوذ بالله من الشيطن الرجيم ۴۲۸

باب المسجد

۸۶ رمضان کی ایک شب کو امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کہ پوری مسجد کریم روشنی سے منور و مجلی ہو گئی ہے تو انہوں نے عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے دعا کی اور کہا نورت مساجدنا نور الله قبرك يا ابن الخطاب ۳۱

۱۳ لا تشدو الرحال الا الى ثلثة مساجد ۳۳۶

باب تحريم سجود التحية

۲۲۰ ارأيت لو مررت بقبرى اكنت تسجد له قال فلا تفعل ۶۴۹

۲۴۰ جأت امرأة الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقالت يا رسول الله اخبرنى ماحق الزوج على الزوجة قال لو كان ينبغى لبشر ان يسجد لبشر لامرت المرأة ان تسجد لزوجها اذ دخل عليها لما فضله الله عليها هذا لفظ البزار و الحاكم و البيهقى و عند الترمذى المرفوع منه بلفظ لو كنت آمرا احدا ان يسجد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها ۶۹۹

marfat.com

۲۴۰ ۷۰۰ دخل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حائط فجاء بعیر فسجد له فقالوا هذه بهیمة لاتعقل سجدت لك و نحن نعقل فنحن احق ان نسجدلك فقال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا یصلح لبشر ان یسجد لبشر لو صلح لامرت المرأة ان تسجد لزوجها لما له من الحق علیها

۲۴۱ ۷۰۱ کان اهل بیت من الانصار لهم جمل یسنون علیه و انه استصعب علیهم (فذکر القصة الی قوله) فلما نظر الجمل الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خرسا جدا بین یدیه فقال له اصحابه یا رسول الله هذه بهیمة لاتعقل تسجد لك۔ و نحن نعقل فنحن احق ان نسجد لك قال لایصلح لبشران یسجد لبشر و لو صلح ان یسجد بشر لبشر لامرت المرأة ان تسجد لزوجهامن عظم حقه علیها

۲۴۱ ۷۰۲ دخل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حائطا للانصار و معه ابوبکر و عمر فی رجال من الانصار و فی الحائط غنم فسجدن له فقال ابوبکر یا رسول الله کنا نحن احق بالسجود لك من هذه الغنم قال انه لاینبغی فی امتی ان یسجد احد لاحد و لو کان ینبغی ان یسجد احد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها

۲۴۲ ۷۰۳ بینمانحن قعود مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذ اتاه آت فقال یا رسول الله ناضح آل فلان قد ابق علیهم فنهض رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم (فذکر القصة وفیه سجود البعیر له صلی الله تعالیٰ علیه وسلم) قال فقال اصحابه یا رسول الله بهیمة من البهائم تسجد لك لتعظیم حقك فنحن احق ان نسجدلك قال لالو کنت آمرا احدا من امتی ان یسجد بعضهم لبعض لامرت النساء ان یسجدن لازواجهن

۲۴۲ ۷۰۴ خرج النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوما فجاء بعیر یرغوحتی سجدله فقال المسلمون نحن احق ان نسجد للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال لوکنت آمرا احدا ان یسجد لغیر الله تعالی لامرت المرأة ان تسجد لزوجها

marfat.com

۷۰۵ ۲۴۳ ااان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كا ن فى نفرمن المهاجرين والانصار فجاء بعير فسجدله فقال اصحابه يا رسول الله تسجدلك البهائم والشجر فنحن احق ان نسجدلك فقال اعبدو اربكم واكرموا اخاكم ولوكنت آمرا احدا ان يسجد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها

۷۰۶ ۲۴۳ اشترى انسان من بنى سلمة جملا ينضح عليه فادخله فى مربد فجرد كما يحمل فلم يقدر احدان يدخل عليه الاتخبطه فجاء رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فذكر له ذلك فقال افتحوا عنه فقالوا انا نخشى عليك يا رسول الله قال افتحوا عنه ففتحوا فلما رأه الجمل خرسا جدا فسبح القوم وقالوا يا رسول الله كنا احق بالسجود من هذه البهيمة قال لوينبغى لشئى من الخلق ان يسجد لشئى دون الله لينبغى للمرأة ان تسجد لزوجها

۷۰۷ ۲۴۴ ابو نعیم غیلان بن سلمہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال خرجنا مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى بعض اسفار فرأينا منه عجبامن ذالك انا مضينا فنزلنا منزلا فجاء رجل فقال يا نبى الله انه كان لى حائط فيه عيشى وعيش عيالى ولى فيه ناضحان فاعتلما على فمنعانى انفسهما وحائطى ومافيه لا يقدر احد ان يدنو منهما فنهض نبى الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم باصحابه حتى اتى الحائط فقال بصاحبه افتح فقال يانبى الله امرهما اعظم من ذالك قال افتح فلما حرك الباب اقبلا نهما جلبة كحفيف الريح فلماانفرج الباب ونظرا الى نبى الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بركاثم سجدا فاخذ نبى الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم براسهما ثم دفعهما الى صاحبهما فقال استعملهما واحسن علفهما فقال القوم يا نبى الله تسجدلك البهائم فالناء الله عندنا بك احسن حين هدانا الله من الضلالة واستنقذنا بك من المهالك افلانأذن لنا فى السجود لك فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان السجود ليس لى الالنحى الذى لايموت ولوانى آمرا حدا من هذه الا مة بالسجود لامرت المرأة ان تسجد لزوجها

marfat.com

٢٤٥ ٧٠٨ ان رجلا من الانصار كان له فحلان فاغتلما فادخلهما حائطا فسد عليهما الباب ثم جاء رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فاراد ان يدعوله والنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قاعد معه نفر من الانصار (فساق الحديث وفيه) فقال افتح ففتح فاذا احدا لفحلين قريبا من الباب فلما رأى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم سجد له فشد رأسه وامكنه منه ثم مشى الى اقصى الحائط الى الفحل الآخر فلما رأه وقع له ساجدا فشد رأسه وامكنه منه وقال اذهب فانهما لايعصيانك وفيه قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لاآمراحدا ان يسجد لاحد ولوامرت احدا ان يسجد لاحد امرت المرأة ان تسجد لزوجها

٢٤٦ ٧٠٩ قال خرجت مع النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى سفر (فذكر معجزتين الى ان قال) ثم سرنا و رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بيننا كاد علينا الطبر تظلنا فاذا جمل فارحتى اذا كان بين سماطين خرساجد (ثم ساق الحديث الى ان قال)قال المسلمون عند ذلك يا رسول الله نحن احق بالسجود لك من البهائم قال لاينبغى لشئى ان يسجد لشئى ولو كان ذلك كان النساء لازواجهن

٢٤٧ ٧١٠ جاء اعرابى الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال يا رسول الله قد اسلمت فارنى شيأ ازدد به يقينا فقال ما الذى تريد قال ادع تلك الشجرة ان تأتيك قال اذهب فادعها فاتاها الاعرابى فقال اجيبى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فما لت على جانب من جوانبها فقطعت عروقها ثم مالت على الجانب الاخر فقطعت عروقها حتى اتت النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فقالت السلام عليك يا رسول الله فقال الاعرابى حسبى حسبى فقال لها النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ارجعى فرجعت فجلست على عروقها وفروعها فقال الاعرابى ائذن لى يا رسول الله ان اقبل رأسك ورجليك ففعل ثم قال ائذن لى ان اسجدلك قال لا يسجد احد لاحد ولوامرت احدا ان يسجد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها لعظم حقه عليها ولفظ الفقيه قال ائذن لى ان اسجدلك قال لا فسجدلى ولا يسجد احد لاحد من الخلق ولو كنت امر احدا ان يسجد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها لعظيم حقه

۷۱۱ لما قدم معاذ من الشام سجد للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ۲۴۷
ماھذا یا معاذ قال اتیت الشام فوافقتھم یسجدون لا ساقفتھم
وبطارقھم فوردت فی نفسی ان نفعل ذالك بك فقال رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلا تفعلوا فانی لو کنت آمرا احدا ان
یسجد لغیر اللہ تعالیٰ لامرت المرأۃ ان تسجد لزوجھا

۷۱۲ حاکم صحیح مستدرک میں معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ۲۴۸
راوی انہ اتی الشام فرأی النصاری یسجدون لاسا قفتھم
ورھبا نھم ورأی الیھود یسجدون لاحبارھم ورھبانھم
فقال لای شئی تفعلون ھذا قالوا ھذا تحیۃ الانبیاء قلت
فنحن احق ان نصنع بنبینا فقال نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم انھم کذبوا علی انبیائھم کما حرفوا کتابھم
لو امرت احدا ان یسجدلاحد لامرت المرأۃ ان تسجد
لزوجھا من عظم حقہ علیھا

۷۱۳ انہ لما رجع من الیمن قال یارسول اللہ رأیت رجلا بالیمن ۲۴۸
یسجد،بعضھم لبعض افلا نسجدلك قال لو کنت آمرابشرا
یسجد لبشرلامرت المرأۃ ان تسجد لزوجھا

۷۱۴ بیہقی قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قال اتیت الحیرۃ ۲۴۹
فرأیتھم یسجدون لمرزبان لھم فقلت رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم احق ان یسجد لہ قال فاتیت النبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم فقلت انی اتیت الحیرۃ فرأیتھم یسجدون
لمرزبان لھم فانت یا رسول اللہ احق ان نسجدلك قال ارأیت
لو مررت بقبری اکنت تسجدلہ قلت لا قال فلا تفعلوا لو کنت
آمرا احدا ان یسجد لاحد لامرت النساء ان یسجدن
لازواجھن لما جعل اللہ لھم علیھن من الحق

۷۱۵ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لو کنت امرا احدا ان ۲۴۹
یسجد لاحد لامرت المرأۃ ان تسجد لزوجھا

marfat.com

۲۵۰ مدارک شریف میں سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے انہوں
۷۱۶ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کرنا چاہا حضور نے
فرمایا لا ینبغی لمخلوق ان یسجد لا حد الا للہ تعالیٰ
۲۵۰ دخل الجاثلیق علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاراد ان
۷۱۷ یسجد لہ فقال لہ علی اسجد للہ ولا تسجدلی
۲۵۰ قال رجل یا رسول اللہ الرجل منا یلقی اخاہ اوصدیقہ اینحنی
۷۱۸ لہ قال لا
امام طحاوی کے لفظ یہ ہیں انہم قالوا یا رسول اللہ اینحنی بعضنا
لبعض اذاالتقینا قال لا
۲۵۱ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تصلوا الی القبور
۷۱۹ ولاتجلسوا علیہا
۲۵۱ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لاتصلوا الی قبر و
۷۲۰ لاتصلوا علی قبر
۲۵۱ نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الصلاۃ الی
۷۲۱ القبور
۲۵۱ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الا لایصلین احد الی
۷۲۲ احد و لا الی قبر
۲۵۱ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رأنی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و
۷۲۳ انا اصلی الی قبر فقال القبر امامك فنهانی و فی روایۃ للوکیع
قال لی القبر لاتصل الیہ و فی روایۃ الفضل بن دکین فناداہ عمر
القبر القبر فتقدم و صلی و جاز القبر
۲۵۲ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال فی مرضہ الذی
۷۲۴ لم یقم منہ لعن اللہ الیہود و النصاریٰ اتخذوا قبور انبیائہم
مساجد قالت و لولا ذلك لا برز قبرہ غیر انہ خشی ان یتخذ
مسجدا وفی روایۃ لہم عنہا عنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اولئك شرار الخلق عنداللہ عزوجل یوم القیمۃ

marfat.com

۷۲۵ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قاتل الله اليهود و ۲۵۲
النصاریٰ اتخذوا قبور انبیائهم مساجد

۷۲۶ ام المومنین و عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی قالا لما ۲۵۲
نزلت برسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم طفق يطرح
خميصة له على وجهه فاذا اغتم كشفها عن وجهه فقال وهو
كذلك لعنة الله على اليهود و النصاریٰ اتخذوا قبورانبیائهم
مساجد يحذر مثل ماصنعوا

۷۲۷ بزار مسند میں امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی قال لي ۲۵۳
رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى مرضه الذى مات فيه
ائذن للناس على فاذنت للناس عليه فقال لعن الله قوما اتخذوا
قبورانبیائهم مسجدا ثم اغمى عليه فلما افاق قال يا على ائذن
للناس فاذنت لهم فقال لعن الله قوما اتخذوا قبور انبیائهم
مسجدا ثلثا فى مرض موته

۷۲۸ ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال فى مرضه الذى ۲۵۳
مات فيه ادخلوا على اصحابى فدخلوا عليه وهو متقنع ببرد
معافرى فكشف القناع ثم قال لعن الله اليهود و النصاریٰ
اتخذوا قبور انبیائهم مساجد

۷۲۹ ان من شرار الناس من تدركهم الساعة وهم احياء و من يتخذ ۲۵۳
القبور مساجد

۷۳۰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من شرار الناس من ۲۵۳
يتخذ القبور مساجد

۷۳۱ کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قال سمعت النبى صلى ۲۵۴
الله تعالىٰ عليه وسلم قبل ان يموت بخمس وهو يقول الا ان
من كان قبلكم كانوا يتخذون قبور انبیائهم و صالحيهم
مساجد الا فلا تتخذوا القبور مساجدا نى انهاكم عن ذلك

۷۳۲ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اللهم لاتجعل قبرى ۲۵۴
وثنا لعن الله قوما اتخذوا قبور انبیائهم مساجد

marfat.com

۲۵۴ اشتد غضب الله تعالیٰ علی قوم اتخذوا قبور انبیائهم مساجد ۷۳۳

۲۵۴ کانت بنواسرائیل اتخذوا قبور انبیائهم مساجد فلعنهم الله تعالی ۷۳۴

۲۵۶ ان رجلا قال یا رسول الله نسلم علیك کما یسلم بعضنا ۷۳۵
علی بعض افلا نسجد لك قال لا ولکن اکرموا نبیکم و
اعرفوا الحق لاهله فانه لاینبغی ان یسجد لاحد من دون
الله تعالیٰ فانزل الله تعالیٰ ما کان لبشر الی قوله بعد اذ انتم
مسلمون

باب التسلیم

۲۰ حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت انس ۱۷۵
سے فرمایا یا بنی اذا دخلت علی اهلك فسلم یکون برکة علیك
و علی اهل بیتك

۲۰ اذا دخلتم بیوتکم فسلموا علی اهلها فان الشیطان اذا سلم ۱۷۶
احدکم لم یدخل بیته

۲۱ کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا دخلی بیته بداء ۱۷۷
بالسواك۔ (یہ مسواک اپنے اہل پاک پر سلام فرمانے کیلئے تھی)

۲۱ فجعل یمر علی نسائه فیسلم علی کل واحدة منهن سلام ۱۷۸
علیکم کیف انتم یا اهل البیت

۲۱ فی روایة، فخرج رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و اتبعته ۱۷۹
فجعل حجر نسائه یسلم علیهن

۵۱۲ ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مر فی المسجد یوما ۱۶۵
و عصبة من النساء قعود فالوی بیده

۲۱۴ عبداللہ بن عمر کی خدمت میں کسی نے ایک شخص کا سلام پہنچایا فرمایا لا ۶۳۰
تقرأه منی السلام فانی سمعت انه احدث

۶۹۳ من سلم صاحب بدعة او لقیه بالبشر او استقبله بما یسره فقد ۲۳۵
استخف بما انزل علی محمد

marfat.com

باب المصافحة والمعانقة

١٣ قدم زيد بن حارثة المدينة و رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه ٩
وسلم فى بيتى فقرع الباب فقام اليه رسول الله صلى الله تعالىٰ
عليه وسلم عريانا يجر ثوبه و الله ما رأيته قبله و لا بعده فاعتنقه
و قبله۔

١٤ ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم تلقى جعفر بن ابى طالب ٩
فالتزمه و قبله بين عينيه

١٥ عن امراءة يقال لها بهية عن ابيها قالت استاذن الى النبى صلى ٩
الله تعالىٰ عليه وسلم فدخل بينه وبين قميصه فجعل يقبل و
يلتزم ثم قال يا نبى الله ما الشئ الذى لا يحل منعه قال الماء

١٦ عن هالة بن ابى هالة انه دخل على النبى صلى الله تعالىٰ عليه ٩
وسلم وهو راقد فاستيقظ فضم هالة الى صدره و قال هالة
هالة هالة

١٧ دخل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و اصحابه غديرا ١٠
فقال يسبح كل رجل الى صاحبه فسبح كل رجل منهم الى
صاحبه حتى بقى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و
ابوبكر فسبح رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الى ابى
بكر حتى اعتنقه فقال لو كنت متخذا خليلا لا تخذت ابابكر
خليلا و لكنه صاحبى۔

١٨ ان حسنا و حسينا استقبلا الى رسول الله فضمهما اليه ١٠

٥١ عن تميم الدارى، انه قال سئلت رسول الله صلى الله تعالىٰ ٢٠
عليه وسلم عن المعانقة فقال تحية الامم و صالح ودهم و ان
اول من عانق خليل الله ابراهيم

marfat.com

۲۰

۵۲ خرج النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بفناء بیت فاطمة رضی الله تعالیٰ عنها فقال ادع الحسن بن علی فحبسته شیأ فظننت انها تلبسه سخابا او تغسله فجاء یشتد و فی عنقه السخاب فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بیده هکذا فقال الحسن بیده هکذا حتی اعتنق کلو احد منهما صاحبه فقال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اللهم انی احبه فاحبه و احب من یحبه۔

۲۱ ۵۳ کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یأخذ بیدی فیقعدنی علی فخذه و یقعد الحسین علی فخذه الاخری و یضمنا ثم یقول رب انی ارحهما فارحمهما۔

۲۱ ۵۴ عن ابن عباس، ضمنی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الی صدره فقال اللهم علمه الکتاب۔

۲۱ ۵۵ ان حسنا و حسینا استبقا الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فضمهما الیه

۲۱ ۵۶ سئل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ای اهل بیتك احب الیك قال الحسن و الحسین و کان یقول لفاطمة ادعی لی ابنی فیشمهما (ویضمهما) الیه۔

۲۱ ۵۷ عن اسید بن حضیر، بینما هو یحدث القوم و کان فیه مزاح بیننا یضحکهم فطعنه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی خاصرته بعود فقال اصبرنی قال اصطبر قال ان علیك قمیصا و لیس علی قمیص فرفع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن قمیصه فاحتضنه و جعل یقبل کشحه قال انما اردت هذا یا رسول الله۔

۵۸ عن ابی ذر، ما لقیته صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الا صافحنی و

۲۲ بعث الی ذات یوم و لم اکن فی اهلی فلما جئت اخبرت فاتیته وهو علی سریر فالتزمنی فکنت تلك اجود و اجود

۵۹ عن عائشة، قالت ما رأيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ۲۲
التزم عليا و قبله وهو يقول بابى الوحيد الشهيد۔

۶۰ عن جابر بن عبدالله ، قال كنا عندالنبى صلى الله تعالىٰ عليه ۲۲
وسلم فقال يطلع عليكم رجل لم يخلق الله بعدى احدا خيرا منه لا افضل و له شفاعة مثل شفاعة النبيين فما برحنا حتى طلع ابوبكر فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقبله و التزمه۔

۶۱ عن ابن عباس، قال رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه ۲۳
وسلم واقفا مع على بن ابى طالب اذ اقبل ابوبكر فصافحه النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و عانقه و قبل فاه فقال على اتقبل فابى بكر فقال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يا ابا الحسن منزلة ابى بكر عندى كمنزلتى عند ربى۔

۶۲ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ابتدائے اسلام میں اظہار اسلام اور کفار ۲۳
سے ضرب و قتال فرمانا (الی ان قال) حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دارارقم میں تشریف فرماتے اپنی ماں سے خدمت اقدس میں لے چلنے کی درخواست کی حتى اذا هداء ت الرجل و سكن الناس خرجتا به يتكئ عليها حتى ادخلتاه على النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قالت فانكب عليه فقبله و انكب عليه المسلمون ورق له رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رقة شديدا۔ الحديث۔

۶۳ صعد رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم المنبر ثم قال اين ۲۴
عثمان بن عفان فوثب و قال ها انا اذا يا رسول الله فقال ادن منى فدنا منه فضمه الى صلره و قبل بين عينيه۔

۶۴ عن جابر بن عبدالله، قال بينما نحن مع رسول الله صلى الله ۲۴
تعالىٰ عليه وسلم فى نفر من المهاجرين منهم ابوبكر و عمر و عثمان و على و طلحة و الزبير و عبدالرحمن بن عوف و سعد بن ابى وقاص فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ينهض كل رجل الى كفوه و نهض النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الى عثمن فاعتنقه و قال انت و لى فى الدنيا و الاخرة۔

marfat.com

۲۵ ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عانق عثمان بن عفان ۲۵

و قال قد عانقت اخی عثمن فمن کان له فلیعانقه۔

۲۵ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بتول زہرا سے فرمایا ۲۵

عورت کے حق میں سب سے بہتر کیا ہے عرض کی کہ نامحرم شخص

اسے نہ دیکھے حضور نے گلے سے لگایا اور فرمایا ذریة بعضها من بعض۔

۵۰ حدیث انس قال اینحنی له (عند المصافحة) قال لا۔ ۱۴۱

۶۶ تصافحوا یذهب الغل عنکم۔ ۱۹۹

باب فی سماع الاموات

۱۸۳ وقالت (عائشة) فی حدیثهما اعنی امیر المومنین و ابنه عبدالله ۵۶۰

ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال فی نتنی بدر والذی نفسی بیده ما انتم باسمع لما اقول منهم، انما قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انهم لیعلمون الآن ما کنت اقول لهم حق وقد قال الله انك لا تسمع الموتیٰ۔ (هذه طریقة معروفة لعائشة)

باب زیارة القبور

۳۱ الا فزوروها فانها تزهدکم فی الدنیا و تذکرکم فی الآخرة ۳۴۰

۹۵ حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اولاد امجاد ۳۶۷

حضرت عبدالمطلب سے ایک طیبہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آتے دیکھا جب پاس آئیں فرمایا ما اخرجك من بیتك، عرض کی اتیت اهل هذا المیت فترحمت علیهم و عزیتهم بمیتهم، فرمایا لعلك بلغت معهم الکدی، عرض کی معاذ الله ان اکون بلغتها و قد سمعتك تذکرنی لك ما تذکر، فرمایا لو بلغتها ما رأیت الجنة حتی یراها جد ابیك۔

۵۰ عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه کان یأتی قبورا ۳۳۶

الشهداء راس کل حول فیقول السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار و الخلفاء الاربعة هکذا یفعلون۔

marfat.com

باب ماجأ فی ثواب من اصیب بولده

۳۵۵ ما مسلم یموت له ثلثة لم یبلغوا الحنث الا ادخله الله الجنة ۱۰۵
بفضل ارحمه ایاهم

۳۵۶ ما من مسلم یموت له ثلثة من ولد لم یبلغوا الحنث الا تلقوه ۱۰۶
من ابواب الجنة من ایها شأ دخل۔

۳۵۷ ایک بار حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہی حدیث بیان فرمائی ۱۰۶
صحابہ نے عرض کی یا رسول الله و اثنان یا رسول الله، فرمایا و
اثنان عرض کی او واحد، فرمایا او واحد، پھر فرمایا والذی نفسی
بیده ان السقط لیجر امه بسرره الی الجنة اذا احتسبته۔

۳۵۸ اذا مات ولد العبد قال الله لملئکة قبضتم ولد عبدی فیقولون ۱۰۶
نعم فیقول قبضتم ثمرة فوأده فیقولون نعم فیقول ماذا قال
عبدی فیقولون حمدك و استرجع فیقول ابنو العبدی بیتا فی
الجنة و سموه بیت الحمد۔

باب النوحة

۱۷۴ نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن المراثی ۶۰
۱۰۶

۳۵۹ لا توذوا امواتکم بعویل ۱۰۷

۳۶۰ اثنتان هما فی الناس کفر الطعن فی النسب و النیاحة علی ۱۰۷
المیت

۳۶۱ صوتان ملعونان فی الدنیا و الاخرة مز مار عند نعمة ورنة عند ۱۰۷
مصیبة

۳۶۲ النائحة اذا لم تتب قبل موتها تقام یوم القیٰمة و علیها سربال من ۱۰۷
قطران و درع من جرب۔

۳۶۳ و فی روایة، قطع الله لها ثیابا من قطران و درعا من لهب النار ۱۰۷

marfat.com

۱۰۷ ۳۶۴ ان هذه النوائح يجعلن يوم القيمة صفين فى جهنم صف عن يمينهم و صف عن يسارهم فينبحن على اهل النار كما تنبح الكلاب۔

۱۰۸ ۳۶۵ انا برئ ممن حلق و صلق۔ (سلق) و خرق۔

۱۰۸ ۳۶۶ الا تسمعون ان الله لا يعذب بدمع العين و لا بحزن القلب و لكن يعذب بهذا و اشار الى لسانه او يرحم و ان الميت ليعذب ببكاء اهله عليه۔

۱۸۲ ۵۵۷ قالت (عائشة) فى حديث امير المومنين عمر عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان الميت ليعذب ببعض بكاء اهله عليه، يرحم الله عمر لا والله ماحدث رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان الميت ليعذب ببكاء اهله و لكن ان الله تعالىٰ يزيد الكافر عذابا ببكاء اهله عليه و قالت حسبكم القرآن لاتزر وازرة وزر اخرىٰ۔ (هذه طريقة معروفة لعائشة)۔

۱۸۲ ۵۵۸ و قالت يغفرالله لابى عبدالرحمن تريد ابن عمر فانه ايضا روى الحديث كابيه اما انه لم يكذب و لكنه نسى امامر رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على يهودية يبكى عليها فقال انهم ليبكون عليها وانها لتعذب فى قبرها۔ (هذه ايضاً)

۱۸۳ ۵۵۹ و فى لفظ اَمَ والله ما تحدثون هذا الحديث عن الكاذبين و لكن السمع يخطى و ان لم يكن فى القرآن ما يشفيكم ان لا تزر وازرة وزر اخرىٰ ولكن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال ان الله عزوجل ليزيد الكافر عذابا ببعض بكاء اهله عليه (هذه ايضاً)

باب الزكوٰة

۸ ان رجلا يقال له ثعلبة بن ابى حاطب اخلف الله ما وعده فقص ۴۱۴ الله تعالىٰ شانه فى القرآن و منهم من عاهد الله الى قوله يكذبون۔

marfat.com

۹ فانزل الله فيه من عاهد الله و عند رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه ۴۱۴
وسلم رجل من اقارب ثعلبة فسمع ذلك فخرج حتى اتاه فقال و
يحك يا ثعلبة قد انزل الله فيك كذا و كذا فخرج ثعلبة حتى اتى
النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فسأله ان يقبل صدقته فقال ان
الله منعنى ان اقبل منك صدقتك ثم اتى ابابكر حين استخلف
فقال اقبل صدقتى فقال لم يقبلها رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه
وسلم و ان اقبلها فلما ولى عمر اتاه فقال يا اميرالمومنين اقبل
صدقتى فقال لم يقبلها رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و
لا ابوبكر و لا انا اقبلها ثم ولى عثمان فاتاه فسأله فقال لم يقبلها
رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و لا ابوبكر و لا عمر
رضى الله تعالىٰ عنهما و انا لا اقبلها فلك يقبلها منه و هلك ثعلبة
فى خلافة عثمان رضى الله تعالىٰ عنه۔

۱۷ عن انس قال بعثنى بنو المصطلق الى رسول الله صلى الله ۴۲۰
تعالىٰ عليه وسلم فقالوا سل برسول الله صلى الله تعالىٰ عليه
وسلم الى من ندفع صدقاتنا بعدك فقال الى ابى بكر قال فان
حدث فالى من قال الى عمر قالوا فان حدث بعمر حدث فقال
لى الى عثمن قالوا فان حدث بعثمن حدث فتبا لكم الدهر فتبا۔

۱۸ فى حديث طويل قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا اتى على ابى ۴۲۰
بكر اجله و عمر اجله و عثمن اجله فان استطعت ان تموت فمت۔

۱۹ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ويحك اذا مات ۴۲۱
عمر فان استطعت ان تموت فمت۔

باب الصدقة

۱۲ اليد العليا خير من اليد السفلى و اليد العليا هى المنفقة و اليد ۸
السفلى هى السائلة۔

۲۴ من تصدق بعدل تمرة من كسب طيب و لا يقبل الله الا الطيب ۱۲
ان الله يقبلها الا بيمينه

marfat.com

۱۲ ۲۵ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا یکسب عبد مالا حراما فیتصدق به فیقبل منه ولا ینفق منه فیبارك له فیه و لا یترکه خلف ظهره الا کان زاد علی النار ان الله لا یمحوا السئ بالشئ و لکن یمحو الشئ ان الخبیث لا یمحو الخبیث۔

۱۲ ۲۶ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا یغبطن جامع المال من غیر حله او قال من غیر حقه فانه ان تصدق به لم یقبل منه و ما بقی کان زاده الی النار۔

۱۳ ۲۸ لا تحقرن من المعروف شیأ و لو ان تلقی اخاك بوجه طلیق

۱۳ ۲۹ یا نساء المعلمات لا تحقرن جارة لجارتها و لو فرسن شاة

۱۹ ۴۸ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من جمع مالا حراما ثم تصدق به لم یکن له فیه اجر و کان اصره علیه۔

۱۳۲ ۴۰۷ زانیہ اور چور کو صدقہ دینے کے بارے میں حدیث میں ہے، اللهم لك الحمد علی زانیة اللهم لك الحمد علی سارق۔

۱۳۸ ۴۲۷ ان الصدقة و صلة الرحم یزید الله بهما فی العمر و یدفع بهما میتة السوء و یدفع بهما المکروه و المحذور۔

۱۴۶ ۴۵۷ کچھ محتاج لوگوں کو دیکھ کر حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعد نماز خطبہ فرمایا، تصدق رجل من دینارہ من درهمه من ثوبه من صاع بره من صاع تمره حتی قال ولو بشق تمرة۔ یہ دیکھ کر رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرہ انور خوشی کے باعث چمکنے لگا اور ارشاد فرمایا من سن فی الاسلام سنة حسنة فله اجرها و اجر من عمل بها بعده من غیر ان ینقص من اجورهم شئی۔

۱۶۷ ۵۲۰ ان الصدقة یبتغی بها وجهه الله تعالیٰ و الهدیة یبتغی بها وجه الرسول و قضاء الحاجة۔

باب الهدیة

۱۸۶ ان کسری اهدیٰ للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بغلة فرکبها

۶۳ یحمل من شعرهم اردفنی خلفه۔

marfat.com

۱۸۷ بادشاہ فدک نے چار اونٹنیاں پر بار نذر کیں قبول فرمائیں اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بخش دیں۔ ۶۳

۱۸۸ یوہیں قیصر روم وغیرہ سلاطین کفار کے ہدایا قبول فرمائے۔ اھدیٰ کسریٰ لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقبل منہ و اھدیٰ قیصر فقبل منہ و اھدت لہ الملوك فقبل منھا۔ ۶۳

۱۸۹ قتیلہ بنت عبدالعزیٰ بن سعد اپنی بیٹی حضرت سیدتنا اسماء بنت ابی بکر صدیق کے پاس آئی اور کچھ گوشت کے زندہ جانور پنیر، گھی ہدیہ لائی بنت الصدیق نے نہ ہدیہ لیا نہ ماں کو گھر میں آنے دیا کہ تو کافرہ ہے۔ ام المومنین نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا آیت اتری لا ینھکم اللہ عن الذین لم یقاتلو کم فی الدین۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہدیہ اور گھر میں آنے دو۔ ۶۴

۱۹۰ عیاض نے پیش از اسلام کوئی ہدیہ یا ناقہ نذر کیا فرمایا تو مسلمان ہے؟ عرض کی نہ فرمایا انی نھیت عن زبد المشرکین۔ ۶۴

۱۹۱ ملاعب الاسنہ نے کچھ ہدیہ نذر کیا فرمایا اسلام لا انکار کیا فرمایا انی لا اقبل ھدیۃ مشرك ۶۴

۱۹۲ انا لا یقبل شیأ من المشرکین ۶۴

۱۹۳ الھدیۃ تذھب بالسمع و القلب و البصر ۶۴

۱۹۴ الھدیۃ تعورعین الحکیم ۶۵

۱۹۸ تھادوا تحابوا ۶۵

۲۰۰ تھادوا تزدادوا حبا۔ ۶۶

۹ من اعطی الدنیۃ من نفسہ طائعا غیر مکروہ فلیس منا ۳۳۶

باب الحج

۴۵۹ جو مال حرام لے کر حج کو جاتا ہے جب لبیك کہتا ہے ھاتف غیب سے جواب دیتا ہے لا لبیك و لا سعدیك و حجك مردود علیك حتی تردما فی یدیك۔ ۱۴۸

marfat.com

باب فضيلة المدينة

۴۶ ۱۲۴ من سمى المدينة يثرب فليستغفر الله هى طابة هى طابة

۴۶ ۱۲۵ يقولون يثرب و هى المدينة

۴۷ ۱۲۶ ان الله تعالىٰ سمى المدينة طابة

باب الصوم

۲۰۳ ۶۰۶ لئن عشت الى قابل لاصومن التاسع

۲۲۶ ۶۷۰ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز جاں افروز دوشنبہ کو روزۂ شکر کیلئے خاص فرماتے اور اس کی وجہ یوں ارشاد فرماتے ہیں کہ فیه ولدت و فيه انزل علی۔

باب الدين يسر

۴۳۸ ۶۱ حدیث کا ارشاد ہے کہ وہ زمانہ آنے والا ہے کہ دین کا کام بھی بے روپیہ کے نہ چلے گا۔

باب احياء السنة

۱۰۱ ۳۳۷ ليس منا من عمل بسنة غيرنا

۱۰۲ ۳۳۹ من لم يعمل بسنتى فليس منى

۱۰۲ ۳۴۰ من رغب عن سنتى فليس منى

۱۰۲ ۳۴۱ من خالف سنتى فليس منى

۱۰۲ ۳۴۲ من اخذ بسنتى فهو منى و من رغب عن سنتى فليس منى

۱۰۲ ۳۴۳ ان لكل عمل شرة و لكل شرة فترة فمن كانت فترته الى سنتى فقد اهتدىٰ و من كانت الى غير ذلك فقد هلك

۵۲۳ اربع من سنن المرسلين الختان و التعطر و النكاح و السواك ۱۶۸

باب الضلالة والبدعة

30 ۱۰۵ لو ان صاحب بدعة مكذبا لقدر قتل مظلوما صابرا محتسبا بين الركن و المقام لم ينظر الله فى شئ من امر حتى يدخله جهنم ۴۰

۴۱۳ لعن الله من آوى محدثا۔

۱۳۳

marfat.com

۶۰۰ من سن فی الاسلام سنته سیئة فعلیه وزرها ووزر من عمل بها ۲۰۱
الی یوم القیمة من دون ان ینقص من اوزارهم شیأ

۶۴۷ حدیث میں مجوس کی نسبت فرمایا سنوا بهم سنة اهل الکتاب غیر ۲۲۰
ناکحی نسائهم و لا آکلی ذبائحهم۔

۱۷۶ اذا ظهرت الفتن او قال البدع و سب اصحابی فلیظهر العالم ۴۰۳
علمه فمن لم یفعل ذلك فعلیه لعنة الله و الملئکة و الناس
اجمعین لا یقبل الله منه صرفا و لا عدلا۔

۱۷۹ من تشبه بقوم فهو منهم ۴۰۴

۱۲ قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا تجتمع امتی علی الضلالة ۴۱۹

۱۳ ما راه المسلمون حسنا فهو عندالله حسن ۴۱۹

باب الدَین

۱۰۶ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من ادان دینا ینوی ۴۱
قضاء ه اداه الله عنه یوم القیمة

۱۰۷ من تداین بدین و فی نفسه وفاء ه ثم مات تجاوز الله عنه و ۴۱
ارضی غریمه بما شاء

۱۰۸ ان الله تعالیٰ مع الدائن حتی یقضی دینه ما لم یکن دینه فیما ۴۱
یکره الله۔

۱۰۹ رب العزت جلِ وعلا روز قیامت مدیون سے پوچھے گا تو نے کاہے میں ۴۲
یہ دین لیا اور لوگوں کا حق ضائع کیا عرض کرے گا اے رب میرے تو
جانتا ہے کہ میرے اپنے کھانے پینے پہننے ضائع کر دینے کے سبب وہ
دین نہ رہ گیا بلکہ اتی علی اماحرق و اما سرق و اما وضیعة۔
مولی عزوجل فرمائے صدق عبدی فانا احق من قضی عنك۔ پھر
مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ کوئی چیز منگا کر اس کے پلہ میزان میں رکھ دے گا کہ
نیکیاں برائیوں پر غالب آجائے گی اور وہ بندہ رحمت الٰہی کے فضل
سے داخل جنت ہوگا۔

marfat.com

۲۷۰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لی الواجد یحل عرضه ۲۷۰

۲ مطل الغنی ظلم ۲۷۰

۳ آیة المنافق ثلث اذا حدث کذب و اذا وعدا خلف و اذا اؤتمن خان ۴۴۲

۶۹ حدیث میں ہے لاوجع الا وجع العین ولاهم الاهم الدین

باب المیراث

۳۱۸ ۹۲ قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان الله تصدق علیکم بثلث اموالکم فی آخر اعمارکم

۳۲۱ ۹۳ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الا لا وصیة لوارث الا ان یجیزها الورثة

۳۲۲ ۹۵ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الاب احق بمال ولده اذا احتاج الیه بالمعروف

۳۲۲ ۹۶ ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی سعد یعوده فقال یا رسول الله ان لی مالا و لا یرثنی الا ابنتی۔

۳۲۲ ۹۷ ان امراءة اتت علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقالت یا رسول الله انی تصدقت علی امی بجاریة فماتت امی و بقیت الجاریة فقال وجب اجرك ارجعت الیك فی المیراث

۳۲۳ ۹۸ فی روایة فقال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لك اجرك و ردها علیك المیراث

۳۲۳ ۹۹ لما دخل صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی سعد بن ابی وقاص یعوده قال سعدا ما انه لا یرثنی الا ابنة لی افاوصی بجمیع مالی قال لا فاوصی بنصفه قال لا، الحدیث الی ان قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الثلث خیر و الثلث کثیر۔

۳۲۳ ۱۰۰ فی حدیث عمر و بن شعیب عن ابیه عن جده انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ورث الملاعنة الی جمیع المال عن ولدها۔

marfat.com

۱۰۱ فی حدیث وائلة بن الاسقع انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال ۳۲۳
تحرز المراءة میراث لقیطها و عتیقها والابن الذی لوعنت به۔

۱۰۲ کان علی کرم الله تعالیٰ وجهه یرد علی ذی سهم سهمه الا ۳۲۴
الزوج و المراءة۔

۱۰۳ ان علیا رضی الله تعالیٰ عنه قال فی ابن الملاعنة ترك اخاه و امه ۳۲۴
لامه الثلث ولاخیه السدس و ما بقی فهو رد علیهما بحساب
ما ورثا۔

۱۰۴ ان رجلا مات و ترك ابنته و امراءة و مولاة قال سوید انی ۳۲۴
جالس عند علی کرم الله تعالیٰ وجهه اذ جأته مثل هذه القصة
فاعطی ابنته النصف و امراءته الثمن ثم رد ما بقی علی ابنته و
لم یعط المولیٰ شیأ۔

۱۰۵ کان علی رضی الله تعالیٰ عنه یعطی الابنة النصف و المراءة ۳۲۴
الثمن و یرد ما بقی علی الابنة۔

۱۰۶ و فی روایة للشعبی انه قیل له ان ابا عبیدة ورث اختا المال کله ۳۲۵
فقال الشعبی من هو خیر من ابی عبیدة قد فعل ذلك کان
عبدالله بن مسعود یفعل ذلك۔

۱۰۷ عن المغیرة عن اصحابه فی قول زید بن ثابت و علی بن ابی ۳۲۵
طالب و عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنهم اذا ترك
المتوفی اباه و لم یترك احدا غیره فله المال۔

۱۰۸ عن ابن مسعود انه قضی فی ام و اخ من ام لاخیه السدس و ما ۳۲۵
بقی لامه۔

۱۰۹ ان ابابکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه قال فی خطبة الا ان الایة ۳۲۸
التی ختم بها سورة الانفال انزلها فی اولی الارحام بعض اولی
ببعض فی کتاب الله ما حرث به الرحم من العصبة، هذا
مختصر۔

marfat.com

۳۲۸
الحقوا الفرائض باهلها فما بقی فهو لاولی رجل ذکر ۳۲۸ ۱۱۰
ما من الا و انا اولی به فی الدنیا و الاخرة فاقرواء ان شئتم النبی ۱۱۱
اولی بالمومنین من انفسهم فایما مومن مات و ترك مالا فلو
رثته و عصبة من کانوا و من ترك دنیا اوضیاعا فلیائتنی
فانامولاه۔ ۳۲۹
ما احترز الولد او الوالد فهو لعصبة من کان۔ ۱۱۲
فاروق اعظم رضی الله تعالیٰ عنه فرماتے هیں کل نسب توصل ۳۲۹ ۱۱۳
علیه فی الاسلام فهو وارث موروث۔
عن المغیرة عن اصحابه قال کان علی رضی الله تعالیٰ عنه ۳۲۹ ۱۱۴
اصحابه اذا لم یجدوا ذاسهم اعطوا القرابة و ما قرب او بعد اذا
کان رحما فله المال اذا لم یوجد غیره۔
لا یرث المسلم الکافر و لا الکافر المسلم ۳۲۹ ۱۱۵
انه (ای عمر) کان طاعون بالشام فکانت القبیلة تموت باسرها ۳۲۹ ۱۱۶
حتی ترثها القبیلة الاخریٰ۔
ان مولی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مات و ترك شیأ و لم ۳۲۹ ۱۱۷
یدع ولدا ولا حمیما فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه
وسلم اعطوا میراثه من اهل قریته۔
ان وردان مولی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وقع من ۳۳۰ ۱۱۸
عذق نخلة فمات فاتی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم
بمیراثه فقال انظروا له ذا قرابة قالوا ماله ذو قرابة قال فانظروا
هم شهریاله فاعطوه میراثه یعنی بلدیا له
تعلموا الفرائض و علموه الناس فانه نصف العلم وهو ینسیٰ ۳۳۰ ۱۱۹
وهو اول علم ینزع من امتی
ان الله اعطی کل ذی حقه الا لا وصیة لوارث الا ان یشاء ۳۳۱ ۱۲۰
الورثة

marfat.com

۱۲۱ العمریٰ میراث اهلها ۳۳۱

۱۲۲ العمریٰ لمن وهبت له ۳۳۱

۱۲۳ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فرماتے هیں اجعلوا الاخوات مع البنات عصبة ۳۳۱

۳۳ من زوی میراثا عن وارثه زوی الله عنه میراثه من الجنة ۴۲۸

۳۴ قال علیه افضل الصلوة و السلام من قطع میراثا فرضه الله قطع الله میراثه من الجنة ۴۲۹

باب التوکل

۱۴۲ ایک صحابی نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی اپنی اونٹنی یوہیں چھوڑ دوں اور خدا پر بھروسہ رکھوں یا اسے باندھوں اور خدا پر توکل کروں ؟ارشاد فرمایا قیدو توکل۔ ۳۸۴

باب الکسب

۴۹ من کسب مالاحراما فاعتق منه و وصل منه رحمه کان ذلك اصرا علیه ۱۹

۵۰ من اکتسب مالا من مأثم فوصل به رحمه او تصدق به او انفقه فی سبیل الله جمع ذلك کله فقذف به فی جهنم ۱۹

۹۱ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ثمن الخبیث و مهر البغی خبیث و کسب الحجام خبیث۔ ۳۲

۱۳۳ عن صفوان بن امیة قال کنا عند رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فجاء عمر و بن قرة فقال یا رسول الله ان الله کتب علی الشقوة و ما رانی ارزق الا من دنی یکتفی فاذن لی فی الفنأ من غیر فاحشة فقال لا اذن لك و لا کرامة و لا نعمة ابتغ علی نفسك و عیالك حلالا فان ذلك جهاد فی سبیل الله و اعلم ان عون الله تعالیٰ مع صیالحی التجار۔ ۴۸

marfat.com

۴۸

۱۳۴ طلب الحلال واجب علی کل مسلم ۴۹

۱۳۵ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و الذی نفسی بیده لان یأخذ احدکم حبله فیذهب به الی الجبل فیحتطب ثم یأتی به فیحمله علی ظهره فیأکله خیر له من ان یسأل الناس ولان یأخذ ترابا فیجعله فی فیه خیر له من ان یجعل فی فیه ما حرم الله علیه۔

۱۶۵

۵۱۵ کسب الحجام خبیث

۱۶۶

۵۱۶ قد ثبت ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم احتجم و اعطی الحجام

۳۸۰

۱۳۰ طلب کسب الحلال فریضة بعد الفریضة

۳۸۱

۱۳۱ طلب الحلال واجب علی کل مسلم

۳۸۱

۱۳۲ ما اکل احد طعاما قط خیرا من ان یاکل من عمل یده و ان نبی الله داؤد کان یاکل من عمل یده۔

۳۸۱

۱۳۳ ان اطیب ما اکلتم من کسبکم

۳۸۱

۱۳۴ کسی نے عرض کی یارسول الله ای الکسب افضل، فرمایا عمل الرجل بیده و کل بیع مبرور،

۳۸۲

۱۳۵ ان الله یحب المومن المحترف

۳۸۲

۱۳۶ من امسی کآلا من عمل یده امسی مغفورا

۳۸۲

۱۳۷ طوبی لمن طاب کسبه

۳۸۲

۱۳۸ الدنیا حلوة خضرة من اکتسب منها مالا فی حله و انفقه فی حقه اثابه الله علیه واورده جنته۔

۳۸۳

۱۳۹ ان من الذنوب ذنوبا لا یکفرها الصلوة و لا الصیام ولا الحج ولا العمرة یکفرها الهموم فی طلب المعیشة۔

marfat.com

۱۴۰ صحابہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ تیز و چست کسی کام کو جارہا ہے عرض ۳۸۳
کی یارسول اللہ کیا خوب ہوتا اگر اس کی یہ تیزی و چستی خدا کی راہ میں
ہوتی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان کان خرج
یسعی علی نفسه یعفها فهو فی سبیل الله و ان کان خرج
یسعی علی ولده صغارا فهو فی سبیل الله و ان کان خرج
یسعی علی ابوین شیخین کبیرین فهو فی سبیل الله و ان کا
خرج یسعی ریأ و مفاخرة فهو فی سبیل الشیطان۔

۱۴۱ لیس بخیرکم من ترك دنیاه لاخرته و لا آخرته لدنیاه حتی ۳۸۳
یصیب منهما جمیعا فان الدنیا بلاغ الی الاخرة و لا تکونوا
کلا علی الناس۔

۱۴۵ اجملوا فی الدنیا فان کلا میسر لما کتب له منها۔ ۳۸۵

۱۴۶ یا ایها الناس اتقوا الله و اجملوا فی الطلب فان نفسا لن تموت ۳۸۵
حتی تستوفی رزقها فان ابطاء منها فاتقوا الله و اجملوا فی
الطلب خذوا ما حل و دعوا ماحرم۔

۱۴۷ ان روح القدس نفث فی روعی ان نفسا لن تموت حتی ۳۸۵
تستکمل اجلها و تستوعب رزقها فاتقوا الله و اجملوا فی
الطلب و لا یحملن احدکم استبطأ الرزق ان یطلبه بمعصیة الله
فان الله تعالیٰ لا ینال ما عنده الا بطاعته۔

۱۴۸ اطلبوا الحوائج بعزة الا نفس فان الامور تجری بالمقادیر۔ ۳۸۶

باب الحلال والحرام

۷ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الحلال بین و الحرام بین و ما ۷
بینهما مشتبهات لا یعلمهن کثیر من الناس

۸۵ الا انی اوتیت القرآن و مثله معه لا یوشك رجل شبعان علی ۲۶۵
اریکته یقول علیکم بهذا القرآن فما وجدتم فیه من حلال
فاحلوه و ما وجدتم فیه من حرام فحرموه و ان ماحرم رسول
الله کما حرم الله

marfat.com

۸۵	لا الفين احدكم متكئا على اريكته يأتيه الامر مما امرت به او	۲۶۶
	نهيت عنه فيقول لا ادرى ما وجدنا فى كتاب الله اتبعناه۔	
۸۶	ايحسب احدكم متكئا على اريكته يظن ان الله لم يحرم شيأ	۲۶۷
	الاما فى هذا القرآن الا و انى والله قد امرت ووعظت و امرت	
	و نهيت عن اشياء انها كمثل القرآن او اكثر۔	
۱۶۰	ليكونن فى امتى اقوام يستحلون الحر و الحرير و الخمر و	۴۹۲
	المعازف	
۲۰۳	قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و الفرج يصدق ذلك او يكذب	۶۰۸
	به۔	
۲۰۳	من قعد الى قينة يستمع منها صب الله فى اذنيه الآنك يوم	۶۰۹
	القيٰمة۔	
۲۰۳	نهيت عن صوتين احمقين فاجرين	۶۱۰
۲۳۳	ترك ذرة مما نهى الله عنه افضل من عبادة الثقلين	۶۸۷
۲۳۳	لا ضرر و لا ضرار	۶۸۸
۲۳۳	الراشى و المرتشى كلاهما فى النار	۶۸۹
۲۵۷	الاوانى اوتيت القرآن و مثله معه الا يوشك رجل شبعان على	۷۳۹
	اريكته يقول عليكم بهذا القرآن فما وجدتم فيه من حلال	
	فاحلوه و ما وجدتم فيه من حرام فحرموه و ان ما حرم رسول	
	الله كما حرم الله الا لا يحل لكم الحمار الاهلى ولاكل ذى	
	ناب من السباع۔	
۲۵۹	قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا تستضيئو بنار	۷۴۰
	المشركين۔	
۲۶۰	الصلح جائز بين المسلمين الاصلحا احل حراما او حرم حلالا۔	۷۴۱
۲۶۰	قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا تغدروا	۷۴۲

marfat.com

۱۶ قال الله عزوجل خلقكم وهو اعلم فبضعكم فبعث اليكم رسول من انفسكم و انزل عليكم كتابا وحد لكم فيه حدود امركم ان لا تعتدوها و فرض فرائض امركم ان تتبعوها و حرم حرمات نهكم ان تنتهوها و ترك اشياء لم يدعها نسياً فلا تكلفوها و انما تركها رحمة لكم۔

باب السوال

۵ ملعون من سئل بوجه الله ثم منع سائله مالم يسئل هجرا ۷

۸۸ ملعون من سأل بوجه الله و ملعون من سأل بوجه الله ثم منع سائله مالم يسئل هجرا ۳۱۸

۸۹ من سئل بالله فاعطى كتب له سبعون حسنة ۳۱۸

۹۰ من سألكم بالله فاعطوه و ان شئتم فدعوه ۳۱۸

۹۱ لا يسئل بوجه الله الا الجنة ۳۱۸

باب فی الله عزوجل

۱۵۳ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طبقات آسمان پھر ان کے اوپر عرش پھر طبقات زمین کا بیان کر کے فرمایا والذی نفس محمد بيده لو انكم دليتم احدكم بحبل الى السابعة لهبط على الله تبارك و تعالىٰ ثم قراء رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم هو الاول و الاخر و الظاهر و الباطن ۳۹۵

۱۵۴ يقول النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انت الظاهر فليس فوقك شئ و انت الباطن فليس دونك شئ و اذا لم يكن فوقه شئ و لا دونه شئ لم يكن فى مكان۔ ۳۹۵

۱۵۵ كان الله تعالىٰ و لم يكن شئ غيره ۳۹۶

۱۵۶ ان احدكم اذا كان فى الصلوة فان الله وجهه فلا يتخمن احدكم قبل وجهه فى الصلاة ۳۹۶

۱۶۱ فلذا كان يوم الجمعة نزل تبارك و تعالىٰ من عليين على كرسيه ثم صف الكرسى بمنابر من نور و جاء النبيون حتى يحلقوا عليها۔ ۳۹۷

marfat.com

۱۶۲ حدیث قبض روح میں ہے فلا یزال یقال لهاذلك حتی تنتهی الی ۳۹۸
السمأ التی فیها الله تبارك و تعالیٰ۔

۱۶۳ حدیث جاریہ میں ہے قال لها این الله قالت فی السماء قال من ۳۹۸
انا قالت انت رسول الله قال اعتقها فانها مومنة

۱۶۴ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ارحموا من فی ۳۹۸
الارض یرحمکم من فی السماء۔

۱۶۵ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم والذی نفسی بیده ۳۹۸
ما من رجل یدعوا مراء ته الی فراشها فتابی علیه الا کان الذی
فی السماء ساخطا علیها حتیٰ یرضی عنها۔

۱۶۶ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لما القی ابراهیم فی ۳۹۹
النار قال اللهم انت فی السماء واحد و انی فی الارض واحد ،
عبدك۔

۱۶۷ اللہ عزوجل نے فرمایا یا موسیٰ لو ان السموات السبع و عامرهن ۳۹۹
غیری و الارضین السبع فی کفة ولا اله الا الله فی کفة مالت
بهم لا اله الا الله۔

۱۷۴ الساجد یسجد علی قدمی الله تعالیٰ۔ ۴۰۱

۱۷۵ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انی اجد نفس ۴۰۱
الرحمن من ههنا و اشار الی الیمن .

۱۷۷ تفکروا فی آلاء الله و لا تفکروا فی الله۔ ۴۰۳

۱۷۸ تفکروا فی خلق الله و لا تفکروا فی کل شئ و لا تفکروا فی ۴۰۳
ذات الله فان بین السماء السابعة الی کرسیه سبعة آلاف نور
وهو فوق ذلك۔

باب صفة النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

۸۴ حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبہ پہنا جس کے گریبان اور آستینوں اور چاکوں پر ریشم کی خیاطت تھی۔ ۳۱

۸۷	عن اسماء انها اخرجت جبة طيالسية عليها لبنة شبر من ديباج	۳۱
	كسروانى و فرجا مكفو فان به فقالت هذه جبة رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يلبسها۔	
۱۴۲	(وفد عبدالقیس کی حدیث میں ہے) فجعلنا نتبادر يد رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و رجله	۵۱
۲۵۸	فضلت على الانبياء بست	۸۴
۲۵۹	اعطيت خمسا لم يعطهن احد من قبلى	۸۴
۲۶۰	فضلت على الانبياء بخصلتين	۸۴
۲۶۱	ان جبريل بشرنى بعشر لم يوتهن نبى قبلى	۸۴
۲۷۲	كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كثير شعر اللحية	۸۸
۲۷۳	كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فخما مخما يتلالؤ وجهه تلالؤ القمر ليلة البدر ازهر اللون واسع الجبين كث اللحية۔	۸۸
۲۷۴	عن على، بابى و امى كان ربعة ابيض مشربا بحمرة كث اللحية	۸۸
۲۷۵	كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ضخم الهامة عظيم اللحية	۸۸
۲۷۶	كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بيض اللون مشربا حمرة او حج العينين كث اللحية	۸۹
۲۷۷	كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم احسن الناس قواما و احسن الناس وجها و اطيب الناس ريحا و الين الناس كفا و كانت له جمة الى شحمة اذنيه و كانت لحية قد ملاءت من	۸۹
	ههنا امر يديه على عارضيه۔	۸۹
۲۷۸	كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ابيض الوجه كث اللحية احمر الماء فى اهداب الاشفار۔	۱۳۲
۴۰۸	ان لى خمسة اسماء، الحديث۔	

marfat.com

۱۳۸ ۴۲۶ عن انس قال لما ثقل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جعل یتغشاه الکرب فقالت فاطمة و اکرب اباه فقال لها لیس علی ابیك کرب بعد الیوم فلما مات قالت یا ابتاه اجاب ربا دعاه یا ابتاه من جنة الفردوس ماواه ابتاه الی جبرئیل ننواه فلما دفن قالت فاطمة یا انس اطابت انفسکم ان تحثوا علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم التراب۔

۱۴۱ ۴۳۶ عن عائشة، انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لما دخل بیتی و اشتد وجعه قال اهریقوا علی من سبع قرب لم تحلل او کیتهن لعلی اعهد الی الناس۔

۲۲۳ ۶۶۲ حدیث میں ہے آیہ کریمہ ورفعنا لك ذکرك کے نزول کے بعد جبریل حاضر ہوئے اور عرض کی حضور کا رب فرماتا ہے اتدری کیف رفعت لك ذکرك حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرض کی الله اعلم ، ارشاد ہوا جعلنك ذکرا من ذکری فمن ذکرك فقد ذکرنی۔

۲۳۵ ۶۹۶ ما منکم من احد الا و معه قرینه من الجن و قرینه من الملئکة قالوا ایاك یا رسول الله قال وایای و لکن الله اعاننی علیه فاسلم فلا یأمرنی الا بخیر۔

۲۳۶ ۶۹۷ فضلت علی الانبیاء بخصلتین کان شیطانی کافرا فاعاننی الله علیه حتی اسلم۔

۲۳۶ ۶۹۸ فضلت علی آدم بخصلتین کان شیطانی کافرا فاعاننی الله علیه حتی اسلم و کن ازواجی عونالی و کان شیطان آدم کافرا و زوجته عونا علی خطیئة۔

۲۷ عن انس، جب حضور اقدس صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۳۳۹ مجلس انور سے اٹھتے، قمنا قیاما حتی نراه دخل بعض بیوت ازواجه۔

۳۶ من فرح بنا فرحنا به

۳۴۱

marfat.com

۴۰	یرغب الی فیه الخلق حتی خلیل الله ابراهیم	۳۴۲
۸۴	بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت فی القرن الذی کنت فیه	۳۶۵
۸۷	لم یزل الله ینقلنی من الاصلاب الطیبة الطاهرة مصفی مهذبا لا تنشعب شعبتان الا کنت فی خیرهما۔	۳۶۵
۸۸	لم ازل انقل من اصلاب الطاهرین الی ارحام الطاهرات	۳۶۶
۸۹	لم یزل الله ینقلنی من الاصلاب الکریمة و الارحام الطاهرة حتی اخرجنی من بین ابوی	۳۶۶
۹۷	روز حنین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شان جلال میں فرمایا انا النبی لا کذب انا ابن عبدالمطلب	۳۶۸
۹۹	فی روایة، قدماها انا النبی لا کذب۔ انا ابن عبدالمطلب	۳۶۸
۱۰۰	فی روایة، انا النبی لا کذب انا ابن عبدالمطلب اللهم انصر نصرك	۳۶۸
۱۰۱	اسی غزوہ کے رجز میں ارشاد فرمایا۔ انا ابن العواتك من سلیم	۳۶۹
۱۰۲	بعض غزوات میں فرمایا انا النبی لا کذب۔ انا ابن عبدالمطلب۔ انا ابن العواتك من سلیم	۳۶۹
۱۰۳	نحن بنوا النضر بن کنانة۔ لا نفقوا امنا و لا ننتفی من ابینا	۳۶۹
۱۰۶	انا محمد بن عبدالله بن عبدالمطلب بن هاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مره بن کعب بن لوی بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن کنانة بن مدرکة بن الیاس بن نزار بن معد بن عدنان ما افترق الناس فرقتین الا جعلنی الله فی خیرهما فاخرجت من بین لوی فلم یصبنی شئ من عهد الجاهلیة و خرجت من نکاح و لم اخرج من سفاح من لدن آدم حتی انتهیت الی ابی و امی فانا خیرکم نفسا وخیرکم ابا، و فی لفظ فانا خیرکم نسبا و خیرکم ابا۔	۳۷۰

marfat.com

۱۰۷ حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر ایک بار خوف و ۳۷۰
خشیت کا غلبہ تھا گریہ وزاری فرمارہی تھیں حضرت عبداللہ بن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کی یاام المومنین کیا آپ یہ گمان رکھتی
ہیں کہ رب العزت جل وعلا نے جہنم کی ایک چنگاری کو مصطفی صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جوڑا بنایا ام المومنین نے فرمایا فرجت عنی فرج
الله عنك۔

۱۰۸ ان الله ابی لی ان اتزوج او ازوج الامن اهل الجنة ۳۷۰

۱۲۳ حضرت آمنہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وقت وفات اپنے ابن ۳۷۵
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نظر کر کے کہا تھا

بارك الله فيك من غلام يا ابن الذى من حومة الحمام
نجابعون الملك المنعام فودى غداة الضرب بالسهام
بمائة من الابل السوام و ان صح ما ابصرت فى المنام
فانت مبعوث الى الانام تبعث فى الحل و فى الحرام
تبعث فى التحقيق والاسلام دين ابيك البر ابراهام
فالله انهاك عن الاصنام ان لا تواليها مع الاقوام

اس کے بعد فرمایا كل حى ميت و كل جديد بال و كل كبير يفنى
و انا مية و ذكرى باق و قد تركت خيرا و لدت طهرا

ا حمل برسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى عاشوراء ۴۱۲
المحرم ولد يوم الاثنين ثنتى عشرة من رمضان

۲ قال ابويزيد المدينى نبئت ان عبدالله دعته خثعمية فقالت هل ۴۱۲
لك فى قال نعم حتى ارمى الجمرة

۳ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیر کے دن کو فرماتے ذاك ۴۱۲
يوم ولدت فيه

۴ مات رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يوم الاثنين لاثنتى ۴۱۳
عشرة مضت من ربيع الاول

marfat.com

۷	الانبیاء بنو علات	۴۱۴
۱۰	انا اولی بعیسی بن مریم فی الدنیا و الاخرة لیس بینی و بینه نبی	۴۱۵
۱۱	انا دعوة ابراهیم و کان آخر من بشرنی عیسیٰ بن مریم	۴۱۶
۴۶	یا جابر ان الله خلق قبل الاشیاء نور نبیك من نوره	۴۳۵
۴۸	ان فاطمة احصنت فرجها فحرمها الله و ذریتها علی النار	۴۳۵
۴۹	ان ابنتی فاطمة حوراء آدمیة لم تحض و لم تطمث	۴۳۶
۵۶	عن ابی ذر قلت یا رسول الله ای الانبیاء کان اول قال آدم قلت یا رسول الله و نبی کان قال نعم نبی مکلم	۴۳۷
۵۷	اول الرسل آدم و آخرهم محمد علیه و علیهم و افضل الصلاة و السلام	۴۳۷

باب حیات النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

۱۲	رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فرماتے هیں الانبیاء احیاء یصلون فی قبورهم	۳۳۶

باب الصلاة علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

۲۰	من صلی علی واحد صلی الله علیه عشرا	۳۳۸

باب المعجزات

۱۴۴	ان رجلا اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال یا رسول الله ارنی شیأ ازداد به یقیناً فقال اذهب الی تلك الشجرة فادعها فذهب الیها فقال ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یدعوك فجاء ت حتی سلمت علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال لها ارجعی فرجعت قال ثم اذن فقبل رأسه و رجلیه و قال لو کنت آمرا احدا ان یسجد لاحد لامرت المراء ة ان تسجد لزوجها۔	۵۲

marfat.com

۱۴۳ ۴۴۳ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنگل میں تشریف رکھتے تھے کہ کسی کے پکارنے کی آواز آئی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا کسی کو نہ پایا پھر نظر فرمایا تو ایک ہرنی بندھی ہوئی پائی اور اس نے عرض کی انی منی یا رسول اللہ۔ فرمایا تیری کیا حاجت ہے عرض کی ان لی ولدین فی هذا الجبل فتحلنی حتی ارضعهما ثم ارجع الیك، حضور نے فرمایا تو اپنا وعدہ سچا کرے گی عرض کی عذبنی اللہ عذاب العشار ان لم افعل۔ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے کھول دیا وہ گئی۔ بچوں کو دودھ پلا کر واپس آئی۔ وہ بادیہ نشیں جس نے یہ ہرنی باندھی تھی ہوشیار ہوا اور عرض کی حضور کا کوئی کام ہے کہ میں بجالاؤں فرمایا کہ تو اس ہرنی کو چھوڑ دے اس نے چھوڑ دی۔ وہ یہ کہتی ہوئی چلی گئی اشهد ان لا اله الله و انك رسول الله۔

۲۱۵ ۶۳۳ عن جابر، میرے والد عبداللہ بہت قرض اور تھوڑے خرمے چھوڑ کر شہید ہوئے میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی حضور کو معلوم ہے کہ میرے باپ احد میں شہید ہوئے اور بہت قرض چھوڑ گئے ہیں میں چاہتا ہوں کہ حضور قدم رنجہ فرمائیں (یہاں تک کہا کہ) فطاف حول اعظمها بیدر أ ثلث مرات ثم جلس علیه، پھر ناپ ناپ کر انہیں دینا شروع فرمایا حتی ادی الله عن والد امانة و سلم الله السیار کلها۔

۲۲۲ ۶۵۷ جابر بن عبداللہ نے غزوۂ خندق میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صدیق اکبر کی دعوت کی اور دو صاحبوں کے قابل کھانا پکایا جب یہ دعوت کو عرض کرنے گئے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بآواز بلند ارشاد فرمایا کہ اہل خندق جابر تمہاری ضیافت کرتا ہے وہ ایک ہزار صحابہ کرام تھے (یہاں تک فرمایا) ایک ہزار صحابہ کو پیٹ بھر کر کھلا دیا اور ہانڈی ویسا ہی جوش مارتی رہی اور آٹا ذرا کم نہ ہوا۔

marfat.com

باب الشفاعة

۴۱ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی مقام ۳۴۳
محمود کیا چیز ہے ؟فرمایا هو الشفاعة۔

۴۲ جب آیت کریمہ و لسوف یعطیك ربك فترضی اتری حضور شفیع ۳۴۴
المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذن لا ارضی و واحد من
امتی فی النار

۴۳ اشفع لامتی حتی ینادینی ربی ارضیت یا محمد فاقول ای رب ۳۴۴
رضیت۔

۴۴ لوگ عرصات محشر میں شفاعت کیلئے انبیاء کی بارگاہ میں عرض کریں ۳۴۴
گے سب کہیں گے نفسی نفسی یہاں تک کہ سب کے بعد حضور
پرنور خاتم النبیین سید الاولین والاخرین شفیع المذنبین رحمۃ اللعلمین صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے حضور اقدس صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا لها انا لها فرمائیں گے، پھر آپ رب کریم
جل جلالہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سجدہ کریں گے ان کا رب تبارک و
تعالیٰ ارشاد فرمائے گا یا محمد ارفع راسك و قل تسمع و سل
تعطه و اشفع تشفع۔

۳۴۵ ۴۵ خیرت بین الشفاعة وبین ان یدخل شطر امتی الجنة فاخترت
الشفاعة لانها اعم و اکفی ترونها للمومنین المتقین لا و لکنها
للمذنبین الخطائین۔ ۳۴۶

۴۶ شفاعتی للها لکبین من امتی ۳۴۶

۴۷ شفاعتی لاهل الکبائر من امتی ۳۴۶

۴۸ شفاعتی لاهل الذنوب من امتی ۳۴۶

۴۹ انی لا شفع یوم القیٰمة لاکثر مما علی وجه الارض من شجر و
حجر و مدر ۳۴۶

۵۰ شفاعتی لمن شهد لا اله الا الله مخلصا یصدق لسانه قلبه

marfat.com

۳۴۷ انها اوسع لهم هی لمن مات و لا یشرك بالله شیأ

۵۱ ۳۴۷ انی جهنم فاضرب بابها فیفتح لی فادخلها فاحمد الله بمحامد

۵۲ ما حمده احد قبلی مثله و لا یحمده احد بعدی مثله ثم اخرج منها من قال لا اله الا الله مخلصا۔

۳۴۷ یوضع للانبیاء منابر من ذهب فیجلسون علیها و یبقی منبری و

۵۳ لم اجلس لا ازال اتیم خشیة ان ادخل الجنة و یبقی امتی بعدی فاقول یا رب امتی امتی فیقول یا محمد و ما ترید ان اصنع بامتك فاقول یا رب عجل حسابهم فما ازال حتی اعطی و قد بعثت بهم الی النار و حتی ان مالکا خازن النار یقول یا محمد ما ترکت لغضب ربك فی امتك من بقیة۔

۳۴۸ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و اعطیت مالم

۵۴ یعطهن احد قبلی الی قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و اعطیت الشفاعة۔

۳۴۸ ان لکل نبی دعوة قد دعا به فی امته و استجیب له، و لفظ ابی

۵۵ سعید لیس من نبی الا وقد اعطی دعوة فتعجلها، و لفظ ابن عباس لم یبق نبی الا اعطی له، قال و انی اختبأت دعوتی شفاعة لامتی یوم القیٰمة، زاد ابو موسیٰ جعلتها لمن مات من امتی لا یشرك بالله شیأ۔

۵۶ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ۳۴۹

مجھے تین سوال عطا فرمائے میں نے دوبار تو دنیا میں عرض کرلی اللھم اغفر لامتی اللھم اغفر لامتی، و اخرت الثالثة لیوم یرغب الی فیه الخلق حتی ابراهیم۔

۵۷ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب اسریٰ اپنے رب ۳۴۹

سے عرض کی تو نے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو یہ یہ فضائل بخشے رب عزمجدہ نے فرمایا اعطیتك خیرا من ذلك (الی قوله) خبأت شفاعتك و لم اخبأها لنبی غیرك۔

marfat.com

۵۸ اذا كان يوم القيٰمة كنت امام النبيين و خطيبهم و صاحب شفاعتهم غير فخر۔ ۳۴۹

۵۹ شفاعتی يوم القيٰمة فمن لم يؤمن بها لم يكن من اهلها ۳۵۰

۹۰ رب العزت جل وعلا نے فرمایا سنرضيك فی امتك و لانسؤك به ۳۶۶

۱۰۹ حدیث شفاعت میں ہے کہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدے میں گریں گے حکم ہوگا یا محمد ارفع راسك و قل تسمع و سل تعطه و اشفع تشفع، عرض کریں گے یا رب ائذن لی فيمن قال لا اله الا الله ، رب العزت ارشاد فرمائے گا ليس ذلك لك و لكن و عزتی و جلالی و كبريائی و عظمتی لا خرجن منها من قال لا الا اله الله۔ ۳۷۱

۱۲۰ حارث سعدی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قدم بوسی کو حاضر ہوئے تھے راہ میں قریش نے کہا اے حارث تم اپنے بیٹے کی تو سنو وہ کہتے ہیں مردے جئیں گے اور اللہ نے دو گھر جنت و نار بنا رکھے ہیں انہوں نے حاضر ہو کر عرض کی کہ اے میرے بیٹے حضور کی قوم حضور کی شاکی ہیں فرمایا ہاں میں ایسا فرماتا ہوں اور اے میرے باپ جب وہ دن آئے گا تو میں تمہارا ہاتھ پکڑ کر بتادوں گا کہ دیکھو یہ وہی دن ہے یا نہیں جس کی میں خبر دیتا تھا یعنی روز قیامت، حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد اسلام اس ارشاد کو یاد کر کے کہا کرتے اگر میرے بیٹے میرا ہاتھ پکڑیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ نہ چھوڑیں گے جب تک مجھے جنت میں داخل نہ فرمالیں۔ ۳۷۴

۱۵۹ حدیث شفاعت میں ہے فاستاذن علی ربی فی داره فيوذن لی عليه۔ ۳۹۷

باب اثم الكذب على النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم

۱۸۱ من يقل على ما لم اقل فليتبوء مقعده من النار

باب فضيلة القرآن

۱۳۷ ان هذا القرآن مأدبة الله فاقبلوا مأدبته ما استطعتم ۴۹

marfat.com

۴۹		
۶۵	کل مودب یحب ان یؤتی ادبه و ادب القرآن فلا تهجروه	۱۳۸
۶۵	یجئ صاحب القرآن یوم القیٰمة فیقول یا رب حله۔ الحدیث	۱۹۵
۶۵	یقال لصاحب القرآن و اقراء و ارق و رتل، الحدیث	۱۹۶
۷۴	مثل القرآن و من تعلمه، الحدیث	۱۹۷
۷۴	خیرکم من تعلم القرآن و علمه	۲۳۱
۷۴	لما سمعت الملئکة القرآن ، الحدیث	۲۳۲
۷۴	تعاهدوا القرآن فوالذی نفسی بیده لهو اشد تفصیا من الابل فی عقلها۔	۲۳۳
۷۴	ان الذین لیس فی جوفه شئ من القرآن کالبیت الخراب	۲۳۴
۷۴	یا اهل القرآن لا توسدوا القرآن و اتلوه حق تلاوته آناء اللیل و النهار و افشوه	۲۳۵
۷۵	الماهر بالقرآن مع السفرة الکرام البررة، الحدیث	۲۳۶
۷۵	ما من امراء یقراء القرآن ثم ینسها، الحدیث	۲۳۷
۷۵	عرضت علی ذنوب امتی، الحدیث	۲۳۸
۸۴	کتاب الله فیه نبأ ما قبلکم و خبر ما بعد کم و حکم ما بینکم	۲۶۲
۸۵	عن ابن عباس، لو ضاع لی عقال بعیر لوجدته فی کتاب الله	۲۶۳
۸۵	عن علی، لوشئت لا وقرت من تفسیر الفاتحة سبعین بعیرا	۲۶۴
۸۷	ایک بار عالم قریش سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ معظمہ میں فرمایا مجھ سے جو چاہو پوچھو قرآن سے جواب دوں گا کسی نے سوال کیا احرام میں زنبور کو قتل کرنے کا کیا حکم ہے فرمایا بسم الله الرحمن الرحیم ما اتکم الرسول فخذوه و ما نهکم عنه فانتهوا، و حدثنا (الی ان قال) اقتدوا باللذین من بعدی ابی بکر و عمر، و حدثنا (الی ان قال) عن عمر بن الخطاب انه امر بقتل المحرم الزنبور۔	۲۷۱
۱۳۴	ما اذن الله بشئ ماذن لنبی حسن الصوت یتغنی بالقرآن یجهر به۔	۴۱۴
۱۳۴	لله اشدا ذنا الی الرجل الحسن الصوت بالقرآن یجهر به من صاحب القینة الی قینة۔	۴۱۵

marfat.com

۴۱۶ تعلموا کتاب الله و تعاهدوه و تغنوا به۔ ۱۳۴

۴۱۷ زینوا القرآن باصواتکم فان الصوت الحسن یزید القرآن حسنا ۱۳۴

۴۱۸ لیس منا من لم یتغن بالقرآن ۱۳۴

۴۱۹ ان هذا القرآن نزل بحزن و کابة فاذا قرأتموه فابکوا فان لم ۱۳۵
تبکوا فتباکوا و تغنوا به فمن لم یتغن فلیس منا۔

۴۲۰ اقرؤا القرآن بلحون العرب و اصواتها و ایاکم و لحون اهل ۱۳۵
الکتابین و اهل الفسق فانه سیجئ بعدی قوم یرجعون بالقرآن
ترجیع الغنأ و الرهبانیة والنوح لا یجاوز حناجرهم مفتونة
قلوبهم و قلوب من یعجبهم شانهم۔

۶۳۶ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کلامی لا ینسخ
کلام الله

باب جمع القرآن

۲۵ عن زید بن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه قال ارسل الی ابوبکر ۴۲۲
مقتل اهل الیمامة فاذا عمر بن الخطاب عنده قال ابوبکر ان
عمر اتانی فقال ان القتل قد استحر یوم الیمامة بقراء القرآن و
انی اخشی ان استحر القتل بالقراء بالمواطن فیذهب کثیرا من
القرآن و انی اری ان تامر بجمیع القرآن قلت لعمر کیف تفعل
شیأ لم یفعله رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال عمر
هذا و الله خیر فلم یزل عمر یراجعنی حتی شرح الله صدری
لذلك و رأیت فی ذلك الذی رأی عمر قال زید قال ابوبکر انك
رجل شاب عاقل لا نتهمك و قد کنت تکتب الوحی لرسول
الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فتتبع القرآن و اجمعه فوالله لو
کلفونی نقل جبل من الجبال ما کان اثقل علی مما امرنی به
من جمع القرآن قال قلت کیف تفعلون شیأ لم یفعله رسول
الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال هو والله خیر فلم یزل
ابوبکر یراجعنی حتی شرح الله صدری للذی شرح له صدر ابی
بکر و عمر فتتبعت القرآن و اجمعه۔

marfat.com

باب فضیلة العلم والعلماء

۷ ۸ ان العلماء ورثة الانبياء ان الانبياء لم يورثوا دينارا و لا درهما و انما ورثوا العلم فمن اخذه اخذ بحظ وافر۔

۱۱ ۲۳ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم العلم ثلثة آية محكمة او سنة قائمة او فريضة عادلة و ما كان سوا ذلك فهو فضل

۱۴ ۳۱ من علم عبدا آية من كتاب الله تعالىٰ فهو مولاه۔

۱۴ ۳۲ عن على، من علمنى حرفا فقد صيرنى عبدا ان شاء باع و ان شاء اعتق

۱۶ ۴۲ من اكل بالعلم طمس الله على وجهه ورده على عقبيه و كانت النار اولى به۔

۱۷ ۴۳ من ازداد علما و لم يزدد فى الدنيا زهدا لم يزدد من الله الا بعدا

۶۲ ۱۸۵ عن سعيد بن جبير قال كنت اجلس الى ابن عباس فاكتب فى الصحيفة حتى تمتلى ثم اقلب نعلى فاكتب فى ظهورهما۔

۷۳ ۲۲۸ لا يحل تعليم المغنيات و لا بيعهن و اثمانهن حرام

۷۶ ۲۴۲ دربارۂ رمل سوال ہوا ارشاد فرمایا كان نبى من الانبياء يخط فمن وافق خطه فذاك۔

۱۰۳ ۳۴۷ قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لمرداس المعلم اياك ان تضرب فوق الثلث فانك اذا ضربت فوق الثلث اقتص الله منك۔

۳۵۴ ليس من امتى من لم يعرف لعالمنا حقه۔

۱۰۵ ۳۹۹ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا تسكنوهن الغرف ولا تعلموهن الكتابة و علموهن الغزل و سورة النور۔

۱۳۳ ۴۰۰ لا تسكنوا نساءكم الغرف و لا تعلمون الكتاب

۱۳۳ ۴۰۱ لا تعلموا نساءكم الكتابة و لا تسكنوهن العلالى

۱۲۴

marfat.com

۴۰۲ حدیث الشفاء قالت دخل علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه ۱۲۹
وسلم و انا عند حفصة فقال لی الا تعلمین هذه رقیة النملة کما
علمتیها الکتابة۔

۴۰۳ انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال مر لقمن علی جاریة فی ۱۳۱
الکتاب فقال لمن یصقل هذا السیف۔

۴۵۳ العلم افضل من العبادة ۱۴۶

۴۵۴ العلم خیر من العبادة ۱۴۶

۴۵۵ العلم افضل من العمل ۱۴۶

۴۵۶ العلم خیر من العمل ۱۴۶

۱ المتعبد بغیر فقه کالحمار فی الطاحون

۴ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سیدنا امام احمد بن ۳۳۵
حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا جعلتك ربع الاسلام
۳۳۶

۱۰ رب سامع اوعی من مبلغ ۳۳۶

۱۱ رب حامل فقه الی من هو افقه منه

۱۸۰ هذا سیدنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الا سئلوا ان ۴۰۶
لم یعلموا فانما شفاء العی السوال

باب الامر بالمعروف والنهی عن المنکر

۴۴۶ ان اول ما دخل النقص علی بنی اسرائیل انه کان الرجل یلقی
الرجل فیقول یا هذا اتق الله ودع ما تصنع فانه لا تحل لك ثم
یلقاه من الغد و هی علی حاله فلا یمنعه ذلك ان یکون اکیله و
شریبه و قعیده فلما فعلوا ذلك ضرب الله قلوب بعض ببعض
ثم قال لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد و
عیسیٰ بن مریم دلك بما عصوا و کانوا یعتدون کانوا لا
یتناهون عن منکر فعلوه لبئس ما کانوا یفعلون۔

marfat.com

۱۴۴ مروی ہوا کہ اللہ عزوجل نے یوشع علیہ السلام کو وحی بھیجی میں تیری
۴۴۷ بستی سے چالیس ہزار اچھے اور ساٹھ ہزار برے لوگ ہلاک کروں گا
عرض کی الٰہی برے تو برے ہیں اچھے کیوں ہلاک ہوں گے فرمایا
انهم لم يغضبوا بغضبى و آكلوهم و شاربوهم۔
۱۶۰ من دعا الى هدى، كان له من الاجر مثل اجور من تبعه لا ينقص
۴۹۱ ذلك من اجورهم شيأ و من دعا الى ضلالة كان عليه من الاثم
مثل آثام من تبعه لا ينقص ذلك من آثامهم شيأ
۱۶۷ كلا والله لتامرن بالمعروف و تنهون عن المنكر او ليضربن الله
۵۲۱ بقلوب بعضكم على بعض ثم ليلعنكم كما لعنهم
۲۲۷ ایک جوان حاضر خدمت اقدس ہوا اور آکر بے دھڑک عرض کی یا
۶۷۷ رسول اللہ میرے لئے زنا حلال فرما دیجئے۔ صحابہ نے اس کا قتل چاہا
حضور نے منع فرمادیا اور قریب بلا کر فرمایا کیا تو یہ پسند کرتا ہے کہ کوئی
شخص تیری ماں سے زنا کرے۔ (یہاں تک فرمایا) جب اپنے لئے پسند
نہیں کرتا اوروں کیلئے کیوں پسند کرتا ہے پھر دست اقدس اس کے
سینہ پر ملا اور دعاء کی، وہ صاحب فرماتے ہیں اس وقت زنا سے زیادہ
مجھے کوئی چیز دشمن نہ تھی، پھر صحابہ سے ارشاد فرمایا کہ اس وقت اگر تم
اسے قتل کر دیتے تو جہنم میں جاتا۔ الحدیث

باب فضيلة امة محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم

۴ اعمار امتى ما بين الستين الى السبعين ۲۷۰
۳ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ معظمہ کا طواف کرتے اور فرماتے ۳۳۴
ما اطيبك و اطيب ريحك ما اعظمك و ما اعظم حرمتك و الذى
نفس محمد بيده لحرمة المومن اعظم عندالله حرمة منك۔
۳۴ عبدى المومن احب الى من بعض ملائكتى ۳۴۱
۳۸ لو ان اولكم و آخركم و انسكم و جنكم كانوا على اتقى قلب ۳۴۱
رجل واحد منكم۔

marfat.com

۲۷ لاتزال طائفة من امتی ظاهرین علی الحق لا یضرهم من خذلهم ۴۳۲
و لا من خالفهم حتی یاتی امر الله و هم علی ذلك۔

باب من یدفع البلاء

۲۱ خفاف بن نضلہ نے حاضر بارگاہ ہو کر عرض کی حتی وردت الی ۳۳۸
المدینة جاهدا کی اراك فتفرح الکربات
۲۲ حرب بن ریطہ صحابی نے عرض کی، ۳۳۸
لقد بعث الله النبی محمدا بحق و برهان الهد یکشف الکربا
۲۳ اسود بن مسعود ثقفی نے عرض کی، ۳۳۸
انت الرسول الذی یرجی فواضله عندالقحوط اذا ما اخطاء المطر
۲۴ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کے جنازے پر ۳۳۹
فرمایا یا حمزة یا کاشف الکربات۔ یا ذاب عن وجه رسول الله
۸۵ لم یزل علی وجه الدهر سبعة مسلمون فصاعدا فلو لا ذلك ۳۶۵
هلکت الارض و من علیها
۸۶ ما خلت الارض من بعد نوح من سبعة یدفع الله بهم عن اهل ۳۶۵
الارض۔

باب الاولیاء

۱۱۰ قد اعطیتکم من قبل ان تسألونی و قد اجبتکم من قبل ان ۴۲
تدعونی و قد غفرت لکم من قبل ان تعصونی
۱۱۴ اللہ عزوجل فرماتا ہے، لایزال العبد یتقرب الی بالنوافل حتی احبه ۴۴
فاذا احببته کنت سمعه الذی یسمع به و بصره الذی یبصر به و
یده التی یبطش بها و رجله التی یمشی بها۔

باب فی الشعر

۴۲۱ عن انس انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم دخل مکة فی عمرة ۱۳۵
القضیة، ابن رواحة یمشی بین یدیه و یقول
خلوا بنی الکفار عن سبیله الیوم نضربکم علی تنزیله
ضربا یزیل الهام عن مقیله یذهل الخلیل عن خلیله

marfat.com

فقال عمر یا ابن رواحة بین یدی رسول الله صلی الله تعالیٰ
علیه وسلم و فی حرم الله تقول الشعر فقال صلی الله تعالیٰ
علیه وسلم خل عنه یا عمر فلهی فیهم اسرع من نضح النبل ۱۳۶ ۴۲۲
و فی روایة انه لما انکر عمر علیه قال صلی الله تعالیٰ علیه
وسلم یا عمر انی اسمع فاسکت یا عمر ۱۳۷ ۴۲۵
عن انس ان انجشة حدا بالنساء فی حجة الوداع فاسرعت
الابل فقال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یا انجشة رفقا بالقواریر- ۱۳۹ ۴۳۱
عن عمر ان غلاما دخل علیه فوجده یترنم او نحو ذلك معجب
منه فقال اذا خلونا قلنا کما تقول الناس- ۱۸۴ ۵۶۲
و روی انه قیل لعائشة ان ابا هریرة یقول لان یمتلی جوف احدکم
قیحا خیر له من ان یمتلی شعرا، فقالت یرحم الله ابا هریرة حفظ اول
الحدیث و لم یحفظ آخره ان المشرکین کانوا یهاجون رسول الله
صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال لان یمتلی جوف احدکم قیحا خیر
له من ان یمتلی شعرا من مها جاة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه
وسلم ۔ (هذه طریقة معرفة لعائشة)
الشعر بمنزله الکلام فحسنه کحسن الکلام و قبیحة کقبیح ۲۰۰ ۵۹۶
الکلام
ان من الشعر لحکمة ۲۰۰ ۵۹۷
ایک تقریب شادی میں انصار کی کمسن لڑکیوں نے گانے میں مصرع ۲۰۰ ۵۹۸
پڑھا و فینا نبی یعلم ما فی غد۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے ان کو منع فرمادیا کہ دعی هذه و قولی کنت تقولین۔
جب مرد عاقل مالک بن عوف ہوازنی نے اپنا قصیدۂ نعتیہ حضور میں ۲۰۱ ۵۹۹
عرض کیا جس میں فرمایا۔ و متیٰ تشأ یخبرك عما فی غد۔ تو حضور
پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس قصیدہ کے صلہ میں ان کے لئے
کلمۂ خیر فرمایا اور انہیں خلعت پہنایا۔

marfat.com

باب فی الخلافة

۶۰ مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب عرض کی گئی استخلف علینا ۳۵۳
فرمایا لا ولکن کما ترککم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۶۱ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا ما استخلف رسول اللہ صلی اللہ ۳۵۳
تعالیٰ علیہ وسلم فاستخلف علیکم

۶۲ عن علی، دخلنا علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۳۵۳
فقلنا یا رسول اللہ استخلف علینا قال لا ان یعلم اللہ فیکم خیرا
یولی علیکم خیرکم قال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فعلم اللہ فینا
خیرا فولی علینا ابابکر۔

۶۳ دو شخصوں نے امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ان ۳۵۳
کے زمانہ خلافت میں دربارۂ خلافت استفسار کیا اعھد عھدہ الیك
النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام رأی رائتہ، فرمایا بل رأی رائتہ
اما ان یکون عھد اخابنی تمیم بن مرۃ و عمر بن الخطاب یثوبان
علی منبرہ و لقاتلتھما بیدی و لو لم اجد الا بردتی ھذہ و لکن
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یقتل قتلا و لم یمت
فجاء ۃ مکث فی مرضہ ایاما و لیالی یاتیہ الموذن یوذنہ بالصلاۃ
فیامر ابابکر فیصلی بالناس و ھو یری مکانی ثم یأتیہ الموذن
فیوذن بالصلاۃ فیامر ابابکر فیصلی بالناس وھو یری مکانی ولقد
اردت امراء ۃ من نسائہ تصرفہ عن ابی بکر فابی و غضب و قال
انتن صواحب یوسف مروا ابابکر فیلصل بالناس، فلما قبض
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نظرنا فی امورنا فاخترنا
لدنیا نامن رضیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لدیننا و
کانت الصلاۃ عظم الاسلام و قوام الدین فبایعنا ابابکر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ و کان لذلك اھلا لم یختلف علیہ منا اثنان۔

یہ سب کچھ ارشاد کرکے حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی
نے فرمایا فادیت الی ابی بکر حقہ و عرفت لہ طاعتہ و غزوت
معہ فی جنودہ و کنت اخذ اذا اعطانی و اغزوا اذا اغزانی و
اضرب بین یدیہ الحدود بسوطی۔

marfat.com

۳۵۵ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میں نے خواب ۶۴
دیکھا کہ ایک کنوئیں پر ہوں اس پر ڈول ہے میں اس سے پانی بھر رہا
جب تک اللہ نے چاہا پھر ابو بکر نے ڈول لیا دو ایک بار کھینچا، پھر وہ ڈول
ایک پل ہو گیا جسے چرسہ کہتے ہیں اسے عمر نے لیا تو میں نے کسی سردار
زبردست کو ان کے مثل نہ دیکھا یہاں تک کہ تمام لوگوں کو سیراب
کر دیا کہ پانی پی پیکر اپنی فرودگاہ کو واپس ہوئے۔

۳۵۵ امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں، میں نے بارہا ۶۵
بکثرت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ہوا میں
اور ابو بکر و عمر، کیا میں نے اور ابو بکر و عمر نے، چلا میں اور ابو بکر و عمر۔

۳۵۶ ایک بار حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آج کی رات ۶۶
ایک مرد صالح (یعنی خود حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے
خواب دیکھا کہ ابو بکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متعلق ہیں
اور عمر ابو بکر سے اور عثمان عمر سے، جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ
تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جب ہم خدمت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے اٹھے آپس میں تذکرہ ہوا کہ وہ مرد صالح تو حضور اقدس صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور بعض کا بعض سے تعلق وامر کا والی ہونا جس کے
ساتھ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ہیں۔

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، مجھے بنی مصطلق نے خدمت ۶۷
۳۵۶ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بھیجا کہ حضور سے دریافت کروں
حضور کے بعد ہم اپنے اموال زکوٰۃ کس کے پاس بھیجیں؟ فرمایا ابو بکر
کے پاس عرض کی اگر انہیں کوئی حادثہ پیش آئے تو کسے دیں؟ فرمایا
عمر کو، عرض کی جب ان کا بھی واقعہ ہو فرمایا عثمان کو۔

۳۵۶ ایک بی بی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور کچھ سوال کیا حضور ۶۸
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ پھر حاضر ہو انہوں نے
عرض کی آؤں اور حضور کو نہ پاؤں فرمایا مجھے نہ پائے تو ابو بکر کے پاس آنا

۶۹ یونہی ایک مرد سے ارشاد فرمانا مروی کہ میں نہ ہوں تو ابو بکر کے پاس آنا عرض کی جب انہیں نہ پاؤں؟ تو فرمایا عمر کے پاس، عرض کی جب وہ نہ ملیں؟ فرمایا تو عثمان کے پاس۔ ۳۵۶

۷۰ ایک شخص سے کچھ اونٹ قرضوں میں خریدے یہ واپس جاتا تھا کہ مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ ملے حال پوچھا اس نے بیان کیا، فرمایا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پھر حاضر ہو اور عرض کر، اگر حضور کو کچھ حادثہ پیش آئے تو میری قیمت کون ادا کرے گا؟ فرمایا ابو بکر پھر دریافت کرایا اور جو ابو بکر کچھ حادثہ آئے تو کون دے گا، فرمایا عمر، پھر دریافت کرایا انہیں بھی کچھ حادثہ در پیش ہو فرمایا ویحك اذا مات عمر فان استطعت ان تموت فمت۔ ۳۵۶

۷۱ انہیں ارشادات جلیلہ سے امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے استناد فرمایا رضیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لدیننا فلا نرضاه لدنیانا۔ ۳۵۷

۷۲ انی لا ادری ما بقائی فیکم فاقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر، و فی لفظ اقتدوا بالذین من بعدی من اصحابی ابی بکر و عمر۔ ۳۵۷

۷۲ عن عائشة قال لی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی مرضه الذی مات فیه ادعی لی اباك و اخاك حتی اکتب کتابا فانی اخاف ان یتمنی متمن و یقول قائل انا اولی و یابی الله و المومنون الا ابابکر۔ ۳۵۷

۷۳ فی لفظ، ادعی لی عبدالرحمن بن ابی بکر اکتب لابی بکر کتابا لا یختلف علیه احد ثم قال دعیه معاذ الله ان یختلف المومنون فی ابی بکر۔ ۳۵۸

۸۳ انطلقت الخوارج فبراء ت ممن دون ابی بکر و عمر و لم یستطیعوا ان یقولوا فیهما شیأ و انطلقتم فتفرقتم فوق ذلك ۳۶۱

marfat.com

باب الامارة

۱۸ ۴۶ ایما رجل استعمل رجلا علی عشرة انفس و علم ان فی العشرة افضل ممن استعمل فقد غش الله و غش رسوله و غش جماعة المسلمین

۳۳۷ ۱۴ لا یزال امر الناس ماضیا ما ولهم اثنی عشر رجلا کلهم من قریش

۳۳۷ ۱۵ عن ابن مسعود انه سئل کم یملك هذه الامة من خلیفة فقال سألنا عنها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اثنا عشر کعدة نقباء بنی اسرائیل

۳۳۷ ۱۶ لا یزال الاسلام عزیزا الی اثنی عشر خلیفة کلهم من قریش

۳۳۷ ۱۷ لا یزال امر امتی صالحا

۳۳۷ ۱۸ لا یزال هذا الدین قائما حتی یکون علیکم اثنا عشر خلیفة کلهم تجتمع علیه الامة

۳۳۷ ۱۹ انه لا تهلك هذه الامة حتی یکون منها اثنا عشر خلیفة کلهم یعمل بالهدی و دین الحق منهم رجلان من اهل بیت محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

۳۷۱ ۱۱۰ ادرؤ الحدود ما استطعتم ان الامام لان یخطی فی العفو خیر من ان یخطی فی العقوبة

۴۳۶ ۵۱ من فارق الجماعة شبرا فمات میتة الجاهلیة

۴۳۶ ۵۲ سیکون هنات هنات فمن اراد ان یفرق امر هذه الامة وهی جمیع فاضربوه بالسیف کائنا من کان۔

۴۳۶ ۵۳ من اتاکم و امرکم جمیع علی رجل واحد یریدان یشق عصاکم او یفرق جماعتکم فاقتلوه

۴۳۷ ۵۴ ان امر علیکم عبد مجدع یقرکم بکتاب الله فاسمعوا واطیعوا

۴۳۷ ۵۵ الائمة من قریش و ان امرت علیکم قریش عبدا حبشیا مجدعا فاسمعوا و اطیعوا۔

marfat.com

باب حقوق الزوجين

۱۴۳ عن ابن عمر ان امراء ة شكت زوجها النبى صلى الله تعالىٰ عليه
۵۱ وسلم فقال اتبغضنيه قالت نعم قال ادنيا رؤسكما فوضع
جبهتها على جبهة زوجها ثم قال اللهم الف بينهما وحبب
احدهما الى صاحبه ثم لقيته المراء ة بعد ذلك فقبلت رجليه
فقال كيف انت زوجك قالت ما طارف ولا تالد و لا ولد
باحب الى منه فقال اشهد انى رسول الله قال عمرو و انا اشهد
انك رسول الله۔

۳۵۲ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وقت جماع مرد وزن کو کپڑا ۱۰۵
اوڑھ لینے کا حکم دیا اور فرمایا و لا يتجردان تجرد العير۔

۴۸۵ ثلثة لا يقبل الله لهم صلاة و لا تصعد لهم الى السماء حسنة ۱۵۸
العبد الآبق حتى يرجع الى موالیه فيضع يده فى ايديهم و المراء
ة الساخط عليها زوجها حتى يرضى و السكران حتى يصحو

۴۸۶ اذا باتت المراءة هاجرة فراش زوجها لعنتها الملئكة حتى تصبح ۱۵۸

۴۸۷ ان المراء ة اذا خرجت من بيتها و زوجها كاره لعنها كل ۱۵۹
ملك فى السماء و كل شئ مرت عليه غير الجن و الانس
حتى يرجع

۴۹۰ من خبب على امراء زوجته او مملوكه فليس منا ۱۵۹

۲۳۱ لقد طاف بآل محمد نساء كثير يشكون ازواجهن ليس اولئك ۲۱۴
بخياركم

۲۳۵ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قال سليمان لاطوفن ۲۱۶
الليلة على تسعين امراء ة و فى رواية بمائة امراء ة كلهن تأتى
بفارس يجاهد فى سبيل الله فطاف عليهن ۔ الحديث

۲۳۶ كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يطوف على نسائه بغسل ۲۱۷
واحد

marfat.com

باب النسب

۹۴ عم الرجل صنو ابیه ۴۳

۹۶ من انتسب الی تسعة آباء کفار یرید بهم عزا و کرامة کان عاشرهم فی النار ۴۳

باب حقوق الوالدین

۳۰ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الا انبئکم باکبر الکبائر ثلثا قلنا بلی یا رسول الله قال الاشراك بالله و عقوق الوالدین۔ ۱۴

۹۷ عن ابن مسعود، قال سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول انه یکون للوالدین علی ولدهما دین فاذا کان یوم القیمة یتعلقان به فیقول انا ولد کما فیودان ویتمنیان لو کان اکثر من ذلك۔ ۳۷

۱۱۵ طاعة الله طاعة الوالد معصیة الله معصیة الوالد ۴۴

۱۱۶ هما جنتك و نارك ۴۴

۱۱۷ الوالد اوسط ابواب الجنة فان شئت فاضع ذلك الباب او احفظه ۴۵

۱۱۸ ایک جوان نزع میں تھا اسے کلمہ تلقین کرتے تھے نہ کہا جاتا تھا یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور فرمایا کہہ لا الہ الا اللہ عرض کی نہیں کہا جاتا معلوم ہوا کہ ماں ناراض ہے اسے راضی کیا تو کلمہ زبان سے نکلا۔ ۴۵

۱۱۹ ان ابر البر صلة الولد اهل ود ابیه ۴۵

۱۲۰ اور یہ بھی شمار فرمایا، و اکرام صدیقهما ۴۵

۱۲۱ عن عائشة ، سألت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ای الناس اعظم حقا علی المراءة قال زوجها قلت فای الناس حقا علی الرجل قال امه ۴۵

marfat.com

۱۲۲ جاء رجل الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال یا ۴۶
رسول الله من احق الناس بحسن صحابتی قال امك قال ثم من
قال امك قال ثم من قال امك قال ثم قال ابوك۔

۱۲۳ اوصی الرجل بامه اوصی الرجل بامه اوصی الرجل بامه اوصی ۴۶
الرجل بابیه

۴۴۰ ان الله تعالیٰ حرم علیکم عقوق الامهات وود ادالبنات و ۱۴۲
منعاوهاة و کره لکم قیل و قال و کثرة السوال و اضاعة المال

۴۶۰ ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدمت اقدس حضور پرنور سید ۱۵۱
عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ ماں
باپ کے انتقال کے بعد کوئی طریقہ ان کے ساتھ نکوئی کا باقی ہے جسے
میں بجالاؤں فرمایا نعم اربعة الصلاة علیهما و الاستغفار لهما و
انفاذ عهدهما من بعدهما و اکرام صدیقهما و صلة الرحم التی
لارحم لك الا من قبلهما فبهذا الذی بقی من برهما بعد
موتهما

۴۶۱ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لایبقی للولد من ۱۵۱
بر الوالد الاربع الصلوة علیه و الدعاء له و انفاذ عهده من بعده
و صلة رحمه و اکرام صدیقه

۱۵۱
۴۶۲ استغفار الولد لابیه بعد الموت من البر

۱۵۲
۴۶۳ اذا ترك العبد الدعاء للوالدین فانه ینقطع عنه الرزق

۴۶۴ اذا تصدق احدکم بصدقة تطوعا فلیجعلها عن ابویه فیکون ۱۵۲
لهما اجرها و لاینقص من اجره شیأ

۴۶۵ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ میں ۱۵۲
اپنے ماں باپ کی زندگی میں ان کے ساتھ نیک سلوک کرتا تھا اب وہ مر
گئے ان کے ساتھ نیک سلوک کی کیا راہ ہے؟ فرمایا ان من البر بعد
الموت ان تصلی لهما مع صلوتك و تصوم لهما مع صیامك

marfat.com

۴۶۶ من حج عن والديه او قضى عنهما مغرما بعثه الله يوم القيمة مع الابرار ۱۵۳

۴۶۷ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اسّی ہزار قرض تھے وقت وفات اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بلا کر فرمایا بع فيها اموالى عمر فان وفت و الافسل بنى عدى فان وفت و الافسل قريشا و لاتعدعنهم ۱۵۳

۴۶۸ قبیلہ جہینہ سے ایک بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ میری ماں نے حج کرنے کی منت مانی تھی وہ ادا نہ کر سکیں اور ان کا انتقال ہو گیا کیا میں ان کی طرف سے حج کر لوں فرمایا نعم حجى عنها ارأيت لو كان على امك دين اكنت قاضيه اقضوا الله فالله احق بالوفاء ۱۵۳

۴۶۹ اذا حج الرجل عن والديه تقبل منه و منهما و تبشر به ارواحها فى السماء و كتب عند الله برا ۱۵۳

۴۷۰ من حج عن ابيه و عن امه فقد قضى عنه حجته و كان له فضل عشر حجج ۱۵۴

۴۷۱ من حج عن والديه بعد وفاتهما كتب الله له عتقا من النار وكان للمحجوج عنها اجرحجة تامة من غير ان ينقص من اجورهما شئ ۱۵۴

۴۷۲ من بر قسمهما وقضى دينهما و لم يستسب لهما كتب بارا و ان كان عاقا فى حياتهما و من لم ير قسمهما و لم يقض دينهما و استسب لهما كتب عاقا و ان كان بارا فى حياتهما ۱۵۴

۴۷۳ من زار قبر ابويه اواحدهما فى كل يوم جمعة مرة غفرالله كتب برا ۱۵۵

۴۷۴ من زار قبر ابويه او احدهما يوم الجمعة فقراء عنده يس غفرله ۱۵۵

marfat.com

۴۷۵ و فی لفظ من زار قبر والدیه او احدهما فی کل جمعة فقراء ۱۵۵
عنده یغفر الله له بعدد کل حرف منها

۴۷۶ من زار قبر ابویه او احدهما احتسابا کان کعدل حجة مبرورة ۱۵۵
و من کان زوارا لهما زارت الملئکة قبره

۴۷۷ من احب ان یصل اباه فی قبره فلیصل اخوان ابیه من بعده ۱۵۶

۴۷۸ من البر ان تصل صدیق ابیك ۱۵۶

۴۷۹ ان ابر البر ان یصل الرجل اهل ذی ابیه بعد ان یولی الاب ۱۵۶

۴۸۰ احفظ ود ابیك لاتقطعه فیطفی الله نورك ۱۵۶

۴۸۱ تعرض الاعمال یوم الاثنین والخمیس علی الله تعالیٰ و تعرض علی ۱۵۶
الانبیاء و علی الاباء والامهات یوم الجمعة فیفرحون بحسناتهم و
تزداد وجوههم بیاضا و اشراقا فاتقوا الله و لاتوذوا موتاکم

۴۸۲ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ ۱۵۷
ایک راہ میں ایسے گرم پتھروں پر کہ اگر گوشت کا ٹکڑا ان پر ڈالا جاتا
کباب ہو جاتا، چھ میل تک اپنی ماں کو اپنی گردن پر سوار کر کے لے گیا
ہوں، کیا اب میں اس کے حق سے ادا ہو گیا ہوں رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لعله ان یکون بطلقة واحدة

۲۳۳ ۶۹۱ لا تعقن والدیك و ان امراك ان تخرج من اهلك و مالك

۲۳۴ ۶۹۲ واطع والدیك و ان اخرجاك من مالك و من کل شئ

باب حقوق العباد

۳۵ ۹۲ الدواین ثلثة فدیوان لا یغفرالله منه شیأ و دیوان لا یعبأ الله به شیأ
و دیوان لا یترك الله منه شیأ فاما الدیوان لا یغفرالله منه شیأ
فالاشراك بالله و اما الدیوان الذی لا یعبأ الله منه شیأ فظلم العبد
نفسه فیما بینه و بین ربه من صوم یوم ترکه او صلاة ترکها فان
الله تعالیٰ یغفر ذلك ان شاء و یتجاوز و اما الدیوان الذی لا یترك
الله منه شیأ فمظالم العباد بینهم القصاص لا محالة۔

۳۵ ۹۳ لتودن الحقوق الی اهلها یوم القیٰمة حتی یقاد للشاة الجلحاء
من الشاة القرناء تنحطها۔

marfat.com

٣٦

في رواية، حتى للذرة من الذرة۔ ٣٦ ٩٤

ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال تدرون من ٩٥
المفلس قالوا المفلس فينا من لا درهم له و لا متاع فقال ان
المفلس من امتي من يأتي يوم القيمة بصلاة و صوم و زكوة و
يأتي قد شتم هذا و قد قذف هذا و اكل مال هذا و سفك دم
هذا و ضرب هذا فيعطى هذا من حسناته و هذا من حسناته
وان فنيت حسناته قبل ان يقضى ما عليه اخذ من خطاياهم
وطرحت عليه ثم طرح في النار۔

العينة اشد من الزنا۔ ٣٦ ٩٦ کسی نے عرض کی یہ کیوں کر فرمایا الرجل يزني
ثم يتوب فيتوب الله عليه و ان صاحب الغيبة لا يغفر له حتى
يغفر له صاحبه

بينما رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم جالس اذا رأيناه ٣٧ ٩٨
ضحك حتى بدت ثناياه فقال له عمر ما اضحكك يا رسول الله
بابي انت و امي، قال، رجلان من امتي جثيا بين يدي رب العزة
فقال احدهما وفاضت عينا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه
وسلم بالبكاء ثم قال ان ذلك ليوم عظيم يحتاج الناس الى ان
يحمل عنهم من اوزارهم فقال الله للطالب ارفع بصرك فانظر
فرفع فقال يا رب ارىٰ مدائن من ذهب و قصورا من ذهب مكللة
باللولؤ لاى نبى هذا او لاى صديق هذا او لاى شهيد هذا قال
لمن اعطىٰ الثمن قال يا رب و من يملك ذلك قال انت تملكه
قال بماذا قال بعفوك عن اخيك قال يا رب فاني قد عفوت عنه
قال الله تعالىٰ فخذ بيد اخيك و ادخل الجنة فقال رسول الله
صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عند ذلك اتقوا الله و اصلحوا ذات
بينكم فان الله يصلح بين المسلمين يوم القيمة۔

اذا التقى الخلائق يوم القيٰمة نادى منادٍ يا اهل الجمع تداركوا ٣٨ ٩٩
المظالم بينكم و ثوابكم علىٰ۔

marfat.com

١٠٠ ان الله يجمع الاولين و الاخرين فى سعيد واجد ثم ينادى مناد ٣٨
من تحت العرش يا اهل التوحيد ان الله عزوجل قد عفا عنكم
فيقوم الناس فيتعلق بعضهم ببعض فى ضلامات فينادى مناد يا
اهل التوحيد ليعف بعضكم عن بعض و على الثواب۔

١٠١ عن انس قال وقف النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بعرفات و ٣٩
قد كادت الشمس ان تؤب فقال يا بلال انصت لى الناس فقال
انصتوا لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فانصت الناس
فقال يا معشر الناس اتانى جبريل آنفا فاقراء نى من ربى السلام
و قال ان الله عزوجل غفر لاهل عرفات و اهل المشعر و ضمن
عنهم التبعات فقام عمر بن الخطاب فقال يا رسول الله هذا لنا
خاصة قال هذا لكم و لمن اتى من بعدكم الى يوم القيمة فقال
عمر بن الخطاب كثر خيرا الله و طاب۔

١٠٢ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يغفر لشهيد البر ٤٠
الذنوب كلها الا الدين و يغفر لشهيد البحر الذنوب و الدين

١٠٣ قتل الصبر لا يمر بذنب الا محاه ٤٠

١٠٤ قتل الرجل صبرا كفارة لما قبله من الذنوب۔ ٤٠

باب الاخوت

٣٣ من اذل عنده مؤمن فلم ينصره وهو يقدر على ان ينصره اذله ١٤
الله على رؤس الاشهاد يوم القيٰمة

٣٧ ليس منا من لم يرحم صغيرنا و يعرف شرف كبيرنا ١٥

٣٨ ليس منا من لم يرحم صغيرنا و لم يوقر كبيرنا ١٥

٣٩ ليس منا من لم يرحمنا صغيرنا و لم يعرف حق كبيرنا و ليس ١٦
منا من غشنا و لايكون المومن مومنا حتى يحب للمومنين ما
يحب لنفسه۔ ٣١

٨٥ راس العقل بعد الايمان بالله تعالىٰ مداراة الناس ٤٩

١٣٦ عن محمد بن على قال القى لعلى كرم الله تعالىٰ وجهه و سادة
فقعد عليها و قال لايابى الكرامة الاحمار

marfat.com

۵۳

ذکر عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها ان تنزل منازلهم ۱۵۱ ۵۳

ان عائشة مر بها رجل علیه ثیاب و هیأة فاقعدته فاکل فقیل لها ۱۵۲ ۵۳
فی ذلك فقالت قال رسول، الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم
انزلوا الناس منازلهم

لا تهاجروا ولا تدابروا و لا تباغضوا و لا تنافسوا و کونوا ۱۸۴ ۶۲
عباد الله اخوانا۔

سباب المسلم کالمشرف علی الهلکة ۳۵۳ ۱۰۵

لا یقولن احدکم عبدی کلکم عبیدالله و لکن لیقل غلامی ۵۱۱ ۱۶۴

اذا قاتل احدکم اخاه فلیجتنب الوجه فان الله خلق آدم علی ۶۲۸ ۲۱۳
صورته

اذا اتاکم کریم قوم فاکرموه ۶۷۴ ۲۲۷

من لم یجب الدعوة فقد عصی اباالقاسم صلی الله تعالیٰ علیه ۶۸۰ ۲۲۸
وسلم

من اذی ذمیا فاناخصمه و من کنت خصمه خصمته یوم القیمة ۷۴۹ ۲۶۱

من فرج عن مسلم کربة فرج الله عنه کربته یوم القیٰمة ۹۹

قوله علیه الصلاة و السلام خالقوا الناس باخلاقهم ۱۴

باب الدعویٰ والشهادة

اذا شهدت امة من الامم وهو اربعون فصاعدا اجاز الله تعالیٰ ۴۳۹ ۱۴۲
شهادتهم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما تھے ایک جنازہ گزرا ۵۶۷ ۱۸۶
حاضرین نے اس کی تعریف کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
وجبت، دوسرا جنازہ گزرا اس کی مذمت کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا وجبت، عمر فاروق نے عرض کی یارسول اللہ کیا چیز
واجب ہوگئی فرمایا هذا اثنیتم علیه خیرا فوجبت له الجنة و هذا
اثنیتم علیه شرا فوجبت له النار، انتم شهداء الله فی الارض

باب الغيبة

٧٤٦ لاغيبة لفاسق ٢٦١

٧٥٠ من اغتيب عنده اخوه المسلم فلم ينصره وهو يستطيع نصره ٢٦٢
ادله الله تعالىٰ فى الدنيا و الاخرة

باب الحسد

٣٤ لا يجتمع فى جوف عبدالايمان و الحسد ١٤

٣٥ الحسد يفسد الايمان كما يفسد الصبر العسل ١٥

٣٦ اياكم و الحسد فان الحسد يأكل الحسنات كما تاكل النار ١٥
الحطب او قال العشب۔

باب التوبة

٥٦٤ رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نے ارشاد فرمايا الندم ١٨٦
توبة

٥٦٥ عليك بتقوى الله عزوجل ما استطعت و اذكر الله عزوجل عند ١٨٦
كل حجر و شجر و اذا عملت سيئة فاحدث عندها توبة السر
بالسر و العلانية بالعلانية

٥٦٦ اذا احدثت ذنبا فاحدث عندها توبة ان سرا فسرو ان علانية ١٨٦
فعلانية ١٨٧

٥٦٨ كل امتى معا فى الا المجاهرين

٥٦٩ لا يزال العذاب مكشوفا عن العباد لما استروا بمعاصى الله ١٨٧
فاذا اعلنوها استوجبوا عذاب النار۔ ١٩٩

٥٩٣ ان العبد اذا اذنب ذنبا تكتب فى قلبه نكتة سوداء فان تاب و
استغفر صقل قلبه و ان عاد زادت حتى تعلو قلبه فذلك الران
الذى ذكر الله تعالىٰ فى القرآن ٢٢١

٦٥٥ المستغفر من الذنب وهو مقيم عليه المستهزى بربه

marfat.com

باب الاکل والشرب

۵۸ اذا کثرت ذنوبك فاسق الماء تنتاثر الورق من الشجر فی الریح ۱۶۶

العاصف

۶۰ ان الله عزوجل یباهی ملئکة، بالذین یطعمون الطعام من عبیده ۱۷۳

۱۰۳ عن ابن عبدالله بن السائب عن ابیه عن جده قال رأیت النبی، ۳۴۴
صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یأکل ثریدا متکئا علی سریر ثم
یشرب من فخاره۔

۱۰۳ کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا اتی بطعام ۳۴۵
وضعه علی الارض

۱۰۳ عن ابی هریرة یرفعه الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صنعها ۳۴۶
علی الحضیض انما انا عبد آکل کما یأکل العبد و اشرب کما
یشرب العبد

۱۳۸ الضیف یأتی برزقه و یرتحل بذنوب القوم یمحص عنهم ۳۴۸
ذنوبهم

۱۳۹ عن علی، لان اجمع نفرا من اخوانی علی صاع، او صاعین من ۳۴۹
طعام احب الی من ان ادخل سوقکم فاشتری رقبة فاعتقها

۱۴۱ من نصبح کل یوم بسبع تمرات عجوة لم یضره ذلك الیوم سم ۳۵۷
و لا سحر

۱۶۸ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، یحسب ابن آدم لقیمات ۵۲۶
یقمن صلبه، الحدیث

۱۸۱ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم إن کان فی شئ من ۵۵۵
ادویتکم خیر ففی شرطة محجم او شربة من عسل

۲۲۲ بلا دعوت جو دعوت میں جائے اسے صحیح حدیث میں فرمایا دخل ۶۵۶
سارقا و خرج مغیرا

۶۷۵ نهی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان یفتش التمر عما فیه

marfat.com

۶۹۵ جب کھانا لاکر رکھا جائے کہو بسم الله و بالله خير الاسماء في الارض ۲۳۵
و في السماء لا يضر مع اسمه داء اجعل فيه رحمة و شفاء
۳۷ من ياكل الغراب و قد سماه رسول الله صلى الله تعالى عليه
وسلم فاسقا والله ماهو من الطيبات

باب الشكر

۹ لايشكر الله من لا يشكر الناس ۸
۱۰ من لم يشكر الناس لم يشكر الله ۸
۱۱ من لم يشكر القليل لم يشكر الكثير ۸
۲۷ من اولى معروفا فلم يجد له جزاء الا الثناء فقد شكره و من ۱۳
كتمه فقد كفر
۵۲۵ ان الله تعالىٰ يحب ان يرى اثر نعمته على عبده ۱۶۸

باب شرب الخمر والمسكرات

۶ نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن كل مسكر و ۲۷۲
مفتر ۲۷۳
۷ لا يشرب الخمر حين يشربها وهو مومن
۸ لعن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في الخمر عشرة ۲۷۳
عاصرها و معتصرها و شاربها و حاملها و المحمولة اليه و
ساقيها و بائعها و آكل ثمنا و المشترى لها و المشتراه
۹ من زنى او شرب الخمر نزع الله منه الايمان كما يخلع ۲۷۳
الانسان القميص من راسه ۲۷۳
۱۰ ثلثة لا يدخلون الجنة مدمن الخمر و قاطع الرحم و مصدق
بالسحر و من مات مد من الخمر سقاه الله جل و علا من نهر
الغوطة قيل و ما نهر الغوطة قال نهر يجرى من فروج
المومسات توذى اهل النار ريح فروجهن ۲۷۴
من الخمر ان مات لقى الله كعابد وثن

marfat.com

٢٧٤ ما من احد يطم بها فتقبل له صلاة اربعين ليلة و لا يموت و فى ١٢
مثانته منه شى الا حرمت بها عليه الجنة فان مات فى اربعين
ليلة مات ميتة جاهلية

٢٧٥ قسم ربى بعزته لا يشرب عبد من عبيدى جرعة من الخمر الا ١٣
سقيته مكانها من حميم جهنم معذبا او مغفورا له و لا يسقيها
صبيا صغيرا الا سقيته مكانها من حميم جهنم معذبا او مغفورا
ولا يدعها عبد من عبيدى من مخافتى الا سقيتها اياه من حظير
القدس ..

باب النبيذ

٢٧٧ عن ابى ليلى قال اشهد على البدريين من اصحاب رسول الله ١٤
صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انهم يشربون النبيذ فى الجرار الخضر

٢٧٧ ان رجلا اتى عمر رضى الله تعالىٰ عنه بمثلث قال عمر رضى ١٥
الله تعالىٰ عنه ماشبه هذا بطلاء الابل كيف تصنعونه قال
الرجل يطبخ العصير حتى يذهب ثلثاه و يبقى ثلثه فصب عمر
رضى الله تعالىٰ عنه عليه المأ و شرب ثم ناول عبادة بن
الصامت رضى الله تعالىٰ عنه ثم قال عمر رضى الله تعالىٰ عنه
ادا رابكم شرابكم فاكسروه بالما

٢٧٨ عن عمر رضى الله تعالىٰ عنه اذا ذهب ثلثا العصير ذهب ١٦
حرامه و ريح جنونه

٢٧٨ ذكر ابن قتيبة فى كتاب الاشربة باسناده عن زيد بن على بن ١٧
الحسين بن على رضى الله تعالىٰ عنهم انه شرب هو واصحابه نبيذا
شديدا فى وليمة فقيل له يا ابن رسول الله حدثنا بحديث سمعته من
آبائك عن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى النبيد فقال
حدثنى ابى عن جدى على بن ابى طالب رضى الله تعالىٰ عنهم عن
النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انه قال ينزل امتى على منازل بنى
اسرائيل حذو القذة بالقذة و النعل بالنعل ان الله تعالىٰ ابتلى بنى
اسرائيل بنهر طالوت و احل لهم منه الغرفة وحرم منه الرىٰ وان الله
يبتليكم بهذه النبيذ احل منه الرى وحرم منه السكر

marfat.com

١٨ اخبرنا ابو حنيفة عن حماد قال كنت اتقى النبيذ فدخلت على ٢٧٨
ابراهيم وهو يطعم فطعمت معه فاوتى قدحا من نبيذ فلما راى
ابطاى عنه قال حدثنى علقمة عن عبدالله بن مسعود انه كان
ربما طعم عنده ثم دعا بنبيذ له نبذته سيرين ام ولد عبدالله
فشرب و سقانى

١٩ ان عمر بن الخطاب حين قدم الشام شكى اليه اهل الشام و باء ٢٧٩
الارض او ثقلها و قالوا لايصلح لنا الا هذا الشراب قال اشربو
العسل قالوا لا يصلحنا العسل قال له رجل من اهل الارض هل
لك ان اجعل لك من هذا الشراب شيأ لايسكر قال نعم
فطبخوه حتى ذهب ثلثاه و بقى ثلثه فاتوا به الى عمر بن
الخطاب فادخل اصبعه فيه ثم رفع يده تبعه يتمطط فقال هذا
الطلاء مثل طلاء الابل فامرهم ان يشربوه فقال عبادة بن
الصامت احللتها والله قال كلا والله ما احللتها اللهم انى
لااحل لهم شيأ حرمته عليهم و لا احرم عليهم شيأ احللته لهم

٢٠ انه افطر عند عبدالله بن عمرر ضى الله تعالىٰ عنهما فسقاه ٢٨٠
شرابا له فكانه اخذ فيه فلما اصبح قال ماهذا الشراب ماكدت
اهتدى الى منزل فقال عبدالله ما زدناك على عجوة و زبيب

٢١ عن عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه قال ان للمسلمين ٢٨٠
جزو را لطعامهم و ان العتق منها لآل عمر و انه لايقطع هذه
الابل فى بطوننا الا النبيذ الشديد

٢٢ عن ابراهيم انه كان يشرب الطلاء قد ذهب ثلثاه و بقى ثلثه و ٢٨١
يجعل له منه نبيذ فيتركه حتى اذا اشتد شربه و لم ير بذلك بأسا

٢٣ عن انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنهما انه كان يشرب ٢٨١
الطلاء على النصف

٢٤ عن حماد بن ابراهيم قال مااسكر كثيره فقليله حرام خطاء من ٢٨١
الناس انما ارادوا السكر حرام من كل شراب

marfat.com

۲۵ ان عمر رضی الله تعالی عنه اتی باعرابی قد سکر فطلب له ۲۸۱
عدرا فلما اصباه الاذهاب عقل قال احبسوه فاذا صحا فاجلدوه
ودعا بفضلة فضلت فی ادواته فذاقها فاذا نبیذ شدید ممتنع
فدعا بماء فسکره و کان عمر رضی الله تعالیٰ عنه یحب
الشراب الشدید فشرب وسقا جلساءه ثم قال هذا اکسروه
بالماء اذا غلبکم شیطانه

۲۶ عن عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال حرمت ۲۸۲
الخمر بعینها و السکر من کل شراب

۲۷ عن عمر رضی الله تعالیٰ عنه انه کان فی سفر فاتی نبیذ فشرب ۲۸۲
منه فقطب ثم قال ان نبیذ الطائف له غرام فذکر شدة لااحفظها
ثم دعا بماء فصب علیه ثم شرب

۲۸ عن عمرو بن میمون قال شهدت عمر حین طعن فجاء ه ۲۸۲
الطبیب فقال ای الشراب احب الیك قال النبیذ فاتی نبیذ
فشرب منه فخرج من احدی طعنتیه۔

۲۹ عن عمرو بن میمون مثله و زاد کان یقول انا نشرب من هذا ۲۸۳
النبیذ شرابا یقطع لحوم الابل فی بطوننا من ان یوذینا قال و
شربت من نبیذه فکان اشد النبیذ

۳۰ قال عمر انا نشرب هذا الشراب الشدید لنقطع به لحوم الابل ۲۸۳
فی بطوننا ان توذینا فمن رابه من شرابه شیء فلیمزجه بالماء

۳۱ عن قیس بن ابی حازم حدثنی عتبة بن فرقد قال قدمت علی ۲۸۳
عمر فدعا بشرب نبیذ قد کاد ان یصیر خلا فقال اشرب
فاخذته فشربته فما کدت ان اسیغه ثم اخذه فشربه ثم قال
یاعتبة انا نشرب هذا النبیذ الشدید لنقطع به لحوم الابل فی
بطوننا ان توذینا۔

۳۲ عن سعید بن ذی لعوة قال اتی عمر برجل سکران فجلده فقال ۲۸۴
انما شربت من شرابك فقال و ان کان

marfat.com

٣٣ جأ رجل قد ظمئ الى خازن عمر فاستسقاه فلم يسقه فاتى ٢٨٤
بسطيحة لعمر فشرب منها فسكر فاتى به عمر فاعتذر اليه و
قال انما شربت من سطيحتك فقال عمر انما اضربك على
السكر فضربه عمر

٣٤ **ان اعرابيا شرب من ادواة عمر نبيذا فسكر فضربه الحد** ٢٨٤
فقال الاعرابى انما شربته من ادواتك فقال عمر رضى الله
تعالىٰ عنه انماجلدناك بالسكر

٣٥ ان عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه ساير رجلا فى سفر و ٢٨٥
كان صائما فلما افطر اهوى الى قربة لعمر معلقة فيها نبيذ
فشربه فسكر فضربه عمر الحد فقال انما شربته من قربتك فقال
له عمر انما جلدناك لسكرك

٣٦ ان رجلا عب فى شراب نبيذ لعمر بن الخطاب بطريق المدينة ٢٨٥
فسكر فتركه عمر حتى افاق ثم حده

٣٧ عن ابن عمر قال اتى (يعنى امير المومنين) نبيذ قد اخلف و ٢٨٥
اشتد فشرب منه ثم قال ان هذالشديد ثم امر بماء فصب عليه
ثم شرب هو و اصحابه۔

٣٨ عن ابن عمر ان عمر انتبذ له فى مزادة فيها خمسة عشر او ستة ٢٨٦
عشر فاتاه فذاقه فوجده حلوا فقال كانكم اقللتم عكره

٣٩ حدثنا ابن ابى داؤد (يبلغه الى) عبدالرحمن بن عثمن قال ٢٨٦
صحبت عمر بن الخطاب الى مكة فاهدى له ركب من ثقيف
سطيحتين من نبيذ فشرب عمر احدهما و لم يشرب الاخرى
حتى اشتد مافيه فذهب عمر فشرب منه فوجده قد اشتد فقال
اكسروه بالماء

٤٠ عن ابن عمر قال، شهدت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ٢٨٦
اتى بشراب فادناه الى فيه فقطب فرده فقال رجل يا رسول الله
احرام هو فرد الشراب ثم دعا بماء فصب عليه دكر مرتين او ثلثا
ثم قال اذا اغتلمت هذه الاسقية عليكم فاكسروا متونها بالماء

marfat.com

٢٨٧ عن عبدالملك بن نافع قال سألت ابن عمر فقلت ان اهلنا ٤١
ينبيذون نبيذا فى سقأ لو انهكته لاخذ فىّ فقال ابن عمر انما
البغى على من اراده البغى شهدت رسول الله صلى الله تعالىٰ
عليه وسلم عند هذا الركن و اتاه رجل بقدح من نبيذ ثم ذكر
مثل حديث ابى امية غير انه قال فاكسروها بالمأ

٢٨٧ عطش النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حول الكعبة فاستسقى ٤٢
فاتى نبيذ من نبيذ السقاية فشمه فقطب فصب عليه من مأ زمزم
ثم شرب فقال رجل احرام هو فقال لا

٢٨٨ عمد النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الى السقاية سقاية زمزم ٤٣
فشرب من النبيذ فشد وجهه ثم امر به فسكر بالمأ ثم شربه
فشد وجهه ثم امر به الثالثة فسكر بالمأ ثم شرب

٢٨٨ عن ابى موسىٰ عن ابيه رضى الله تعالىٰ عنه قال بعثنى رسول ٤٤
الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انا و معاذا الى اليمن فقلنا يا
رسول الله ان بها شرا بين يصنعان من البر و الشعير احدهما
يقال له المزر و الاخر يقال له البتع فما نشرب فقال رسول الله
صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اشربا و لاتسكرا

٢٨٩ عن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كل مسكر حرام ٤٥

٢٨٩ قال عبدالله (يعنى بن مسعود) رضى الله تعالىٰ عنه ان القوم ٤٦
يجلسون على الشراب وهو يحل لهم فما يزالون حتى يحرم عليهم

٢٨٩ عن علقمة بن قيس انه اكل مع عبدالله بن مسعود خبزا ولحما ٤٧
قال فاتينا بنبيذ شديد نبذته سيرين فى جرة خضراء فشربوا منه

٢٨٩ عن قيس بن حبر (حبتر) قالت سألت ابن عباس عن الجر الا ٤٨
خضر و الجر الاحمر فقال ان اول من سأل النبى صلى الله
تعالىٰ عليه وسلم عن ذلك وفد عبدالقيس فقال لاتشربوا فى
الدباء و فى المزفت و فى النقير و اشربوا فى الاسقية فقالوا يا 33
رسول الله فان اشتد فى الاسقية قال صبوا عليه من المأ وقال
لهم فى الثالثة او الرابعة فاهريقوه۔

marfat.com

۴۹ ان الله حرم علیٰ او حرم الخمر و المیسر و الکوبة قال و کل مسکر ۲۹۰
حرام قال سفین فسألت علی بن بذیمة عن الکوبة قال الطبل

۵۰ عن ابی سعید قال کنا جلوسا عندالنبی صلی الله تعالیٰ علیه ۲۹۰
وسلم فقال جاء کم وفد عبدالقیس الحدیث بطوله وفیه فان
رابکم فاکسروه بالمأ۔ آه

۵۱ عن احدوفد القیس او یکون قیس بن النعمان فانی قد نسیت ۲۹۱
اسمه انهم سألوه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الاشربة فقال
لاتشربوا فی الدباء و لا فی النقیر و اشربوا فی السقأ الحلال
الموکاء علیها فان اشتد منه فاکسروا بالماء فان اعیاکم
فاهریقوه

۵۲ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا دخل احدکم ۲۹۱
علی اخیه المسلم فاطعمه طعاما فلیاکل من طعامه و لایسأل
شرب النبیذ

۵۳ عن ابی رافع ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال اذا ۲۹۲
خشیتم من نبیذ شدته فاکسروه بالمأ قال عبدالله من قبل ان
یشتد

۵۴ عن سعید بن المسیب یقول تلقت ثقیف عمر بشراب فدعا به ۲۹۲
فلما قربه الی فیه کرهه فدعا به فکسره بالمأ فقال هکذا
فافعلوا۔

۵۵ عن سوید بن غفلة قال کتب عمر بن الخطاب الی بعض عماله ۲۹۲
ان ارزق المسلمین من الطلاء ذهب ثلثاه و بقی ثلثه

۵۶ عن عامر بن عبدالله انه قال قرأت کتاب عمر بن الخطاب الی ۲۹۲
ابی موسیٰ اما بعد فانها قدمت علی عیر من الشام تحمل شرابا
غلیظا اسود کطلاء الابل و انی سألتهم علی کم یطبخونه
فاخبرونی انهم یطبخونه علی الثلثین ذهب ثلثاه الاخبثان ثلث
بعیه و ثلث بریحه فمر من قبلك یشربونه

marfat.com

٢٩٣ عن عبدالله بن يزيد الخطمى قال كتب الينا عمر بن الخطاب

٥٧ رضى الله تعالىٰ عنه اما بعد فاطبخوا شرابكم حتى يذهب منه

نصيب الشيطان فانه له اثنين و لكم واحد ٢٩٣

٥٨ عن الشعبى قال كان على رضى الله تعالىٰ عنه يرزق الناس

الطلاء يقع فيه الذباب و لايستطيع ان يخرج منه ٢٩٣

٥٩ عن داؤد سألت سعيدا ماالشراب الذى احله عمر رضى الله

تعالىٰ عنه قال الذى يطبخ حتى يذهب ثلثه و يبقى ثلثه ٢٩٤

٦٠ ان ابا الدرداء رضى الله تعالىٰ عنه كان يشرب ماذهب ثلثاه و

بقى ثلثه ٢٩٤

٦١ عن ابى موسىٰ الاشعرى رضى الله تعالىٰ عنه انه كان يشرب

من الطلاء ذهب ثلثاه و بقى ثلثه ٢٩٤

٦٢ عن يعلى بن عطاء قال سمعت سعيد بن المسيب و سأله

اعرابى عن شراب يطبخ على النصف فقال لاحتى يذهب ثلثاه ٢٩٤

و يبقى الثلث

٦٣ عن سعيد بن المسيب قال اذا طبخ الطلاء على الثلث فلا ٢٩٤

بأس به

٦٤ عن بشير بن المهاجر قال سألت الحسن عما يطبخ من العصير ٢٩٤

قال تطبخه حتى يذهب الثلثان و يبقى الثلث

٦٥ ان نوحا عليه الصلاة و السلام نازعه الشيطان فى عودالكرم ٢٩٥

فقال هذا لى وقال هذا لى فاصطلح على ان لنوح ثلثها و

للشيطان ثلثيها۔

٦٦ عن عبدالملك بن طفيل الجزرى قال كتب الينا عمر بن ٢٩٥

عبدالعزيز ان لاتشربوا من الطلاء حتى يذهب ثلثاه و يبقى ثلثه

و كل مسكر حرام

٦٧ عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال حرمت الخمر بعينها ٢٩٥

قليلها و كثيرها و السكر من كل شراب۔

marfat.com

٦٨ عن علقمة قال رأيت عبدالله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه وهو ٢٩٦
ياكل طعاما ثم دعا بنبيذ فشرب فقلت لعمرك تشرب النبيذ و
الإمة تقتدى بك فقال ابن مسعود رأيت رسول الله صلى الله
تعالىٰ عليه وسلم يشرب النبيذولولا انى رأيته يشرب ماشربته

٦٩ عن انس بن مالك انه كان ينزل على ابى بكر بن ابى موسىٰ ٢٩٦
الاشعرى بواسط فبعث برسول الى السوق يشترى له النبيذ من
الخوابى

٧٠ ابوحنيفة عن حماد قال كنت اتقى النبيذ فدخلت على ابراهيم ٢٩٦
فطعمت معه فناولنى قدحا فيه نبيذ فلما رأى اتقائى منه حدثنى
عن عامر بن عبدالله بن مسعود انه كان ربما طعم عنده ثم دعا
تنبذ له بنبيذه له سيرين ام ولده فشرب وسقانى۔

٧١ ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم انه قال كتب عمربن ٢٩٧
الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه الى عمار بن ياسر رضى الله
تعالىٰ عنهما وهو عامل له على الكوفة اما بعد فانه انتهى الى
شراب من الشام من عصير العنب و قد طبخ وهو عصير قبل
ان يغلى حتى ذهب ثلثاه و بقى ثلثه فذهب شيطانه و بقى
حلوه و حلاله فهو شبيه بطلاء الابل فمر به من قبلك
فيتوسعوا به شرابهم۔

٧٢ عن الشعبى قال كتب عمر بن الخطاب الى عمار بن ياسر اما ٢٩٧
بعد فانه جأتنا اشربة من قبل الشام كأنها طلاء الابل قد طبخ
حتى ذهب ثلثاه الذى فيه خبث الشيطان و جنوده وبقى ثلثه
فاصطنعه و آمر من قبلك ان يصطنعوه۔

٧٣ عن حبان الاسدى قال اتانا كتاب عمر فذكره بلفظ ذهب شره ٢٩٧
و بقى خيره فاشربوه۔

marfat.com

۷۴ ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم انه قال (سأل) فى الرجل يشرب النبيذ حتى يسكر قال القدح الاخير الذى سكر منه هو الحرام۔ ۲۹۸

۷۵ عن انس رضى الله تعالىٰ عنه ان ابا عبيدة و معاذ بن جبل و ابا طلحة رضى الله تعالىٰ عنه كانوا يشربون من الطلاء ماذهب ثلثاه و بقى ثلثه۔ ۲۹۸

۷۶ عن ام الدرداء قالت كنت اطبخ لابى الدرداء رضى الله تعالىٰ عنه الطلا ماذهب ثلثاه و بقى ثلثه۔ ۲۹۸

۷۷ عن ابى عبدالرحمن قال كان على رضى الله تعالىٰ عنه يرزقناالطلاء فقلت له ماهيأته قال الا سود و يأخذ احدنا باصبعه۔ ۲۹۸

۷۸ عن انس بن سيرين قال كان انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه سقيم البطن فامرنى ان اطبخ له طلاء حتى ذهب ثلثاه و بقى ثلثه فكان يشرب منه الشربة على اثر الطعام ۲۹۹

۷۹ عن شريح ان خالد بن الوليد رضى الله تعالىٰ عنه كان يشرب الطلاء بالشام۔ ۲۹۹

۸۰ عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال مر رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على قوم بالمدينة قالوا يا رسول الله ان عندنا شرابا لنا افلا نسقيك منه قال بلى فاتى بقعب اوقدح غليظ فيه نبيذ فلما اخذه النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و قربه الى فيه فقطب قال فدعا الذى جأبه فقال خذه فاهرقه فلما ان ذهب به قالوا يا رسول الله هذا شرابنا ان كان حراما لم نشربه فدعا به فاخذه ثم دعا بماء فصب عليه ثم شرب و سقى و قال اذ كان هكذا فاصنعوا به هكذا۔ ۲۹۹

۸۱ عن الشعبى ان رجلا شرب من ادواة على بصفين فسكر فضربه الحد۔ ۳۰۰

marfat.com

٨٢ عن الشعبی عن علی نحوه و قال فضربه ثمانین۔ ٣٠٠

٨٣ ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال استقیموا لقریش ما ٣٠٠
استقاموا لکم فاذا زاغوا عن الحق فضعوا سیوفکم علی
عواتقکم فقال المهدی انت حدثت بهذا قال لاقال ابوامیة
علی المشی الی بیت الله تعالیٰ و کل مالی صدقة ان لم
اکن سمعته منه قال شریك علی مثل ذلك الذی علیه ان
کنت حدثته فکان المهدی رضی فقال ابوامیة یا
امیرالمومنین عبدك ادهی العرب انما عنی الذی علی من
الثیاب قال صدق احلف کما حلف فقال قد حدثته فقال
ویل شارب الخمر یعنی الاعمش و کان یشرب المصنف
لو علمت موضع قبره لاحرقته وقال شریك لم یکن یهودیا
و کان رجلا صالحا الخ۔

٨٤ رای عمر و ابوعبیدة ومعاذبن جبل شرب الطلاء علی الثلث و ٣٠١
شرب البراء و ابوجحیفة رضی الله تعالیٰ عنهما علی النصف۔

٨٥ الطحاوی عن علقمة سألت ابن مسعود عن قول رسول الله ٣٠١
صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی السکرقال الشربة الاخیرة۔

٨٦ عن علی کرم الله تعالیٰ وجهه قال سألت رسول الله صلی الله ٣٠٢
تعالیٰ علیه وسلم عن الاشربة عام حجة الوداع فقال حرم الله
الخمر بعینها و السکر من کل شراب۔

٨٧ عن ابی اسحق البیعی وفیه انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اتی ٣٠٢
بقعب من نبیذ فذاقه فقطب و رده فقام الیه رجل من آل
حاطب فقال یا رسول الله اشراب اهل مکة قال فصب علیه
الماً ثم شرب فقال حرمت الخمر بعینها و السکر من کل
شراب۔

marfat.com

باب الذكر

٢٢٩ الدنيا ملعونة ملعون ما فيها الا ذكر الله و ما والاه و عالما او متعلما ٧٣

٢٣٠ الدنيا ملعونة ملعون ما فيها الا امر بالمعروف او نهيا عن المنكر او ذكر الله ٧٣

٢٤٤ و ان ذكرنى فى ملاء ذكرته فى ملاء خير منهم ٧٧

٢٤٥ لا يذكرنى فى ملاء الا ذكرته فى الرفيق الاعلى ٧٧

٢٤٦ اذا مررتم برياض الجنة فارتعوا قالوا و ما رياض الجنة قال حلق الذكر ٧٧

٢٤٧ يا ايها الناس ان لله سرايا من الملئكة تحل و تقف على مجالس الذكر فى الارض فارتعوا فى رياض الجنة قالوا و اين رياض الجنة قال مجالس الذكر ٧٧

٢٤٨ لا يقعد قوم يذكرون الله الا حفتهم الملئكة و غشيتهم الرحمة و نزلت السكينة و ذكرهم الله تعالىٰ فيمن عنده۔ ٧٨

٢٤٩ اكثروا ذكر الله حتى يقول المنافقون انكم مراؤن۔ فى لفظ ، اذكر الله ذكرا يقول المنافقون انكم تراؤن۔ ٧٨

٥٠ غنيمة مجالس اهل الذكر الجنة ٧٨

٢٥١ يقول الرب عزوجل يوم القيٰمة سيعلم اهل الجمع من اهل الكرم فقيل و من اهل الكرم يا رسول الله قال اهل مجالس الذكر فى المساجد ٧٩

٢٥٢ ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خرج على حلقة من اصحابه فقال ما اجلسكم ههنا قالوا جلسنا نذكرالله تعالىٰ قال اتانى جبريل فاخبرنى ان الله عزوجل يباهى بكم الملئكة ٧٩

٢٥٣ يرحم الله ابن رواحة انه يحب المجالس التى يتباهى بها الملئكة ٧٩

marfat.com

۲۵۴ عن یمین الرحمن و کلتا یدیه یمین رجال لیسوا بانبیاء ولا ۷۹
شهداء یغشی بیاض وجوههم نظر الناظرین یغبطهم النبیون
و الشهدا بمعقدهم و قربهم من الله عزوجل قیل یا رسول
الله من هم قال هم جماع من نوارل القبائل یجتمعون علی
ذکر الله تعالیٰ فینتقون اطائب الکلام کما ینتقی آکل
التمر اطائبه

۲۵۵ کل مجلس یذکر اسم الله تعالیٰ فیه تحف الملئکة یقولون ۸۰
زیدوا زادکم و الذکر یصعد بینهم و هم ناشروا اجنحتهم۔

۲۵۶ ما من قوم اجتمعوا یذکرون الله عزوجل لا یرون بذلك الا ۸۰
وجهه الا ناداهم مناد من السماء ان قوموا معفورا لکم قد
بدلت سیئاتکم حسنات۔

۲۵۷ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خیر الذکر الحفی ۸۱

۴۳۲ ما عمل آدمی عملا انجیٰ له من عذاب الله من ذکر الله قیل ۱۴۰
ولا الجهاد فی سبیل الله قال ولا الجهاد فی سبیل الله الا ان
یضرب بسیفه حتی ینقطع۔

۴۳۳ ان کل شی صقالة و ان صقالة القلوب ذکر الله و ما من شئ ۱۴۰
انجی من عذاب الله من ذکر الله قال ولا الجهاد فی سبیل الله
قال نعم ولو ان یضرب بسیفه حتی ینقطع۔

۴۳۴ ما عمل آدمی عملا انجی له من عذاب من ذکر الله قالوا و لا ۱۴۰
الجهاد فی سبیل الله قال ولا الجهاد فی سبیل الله الا ان
تضرب بسیفك حتی ینقطع ثم تضرب به حتی ینقطع ثم
تضرب به حتی ینقطع

۴۳۵ لو تعلمون ما اعلم الی قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۱۴۱
لخرجتم الی الصعدات تجارون الی الله

marfat.com

۱۶۶ ۵۱۷ عن سعد بن ابی وقاص انه دخل مع رسول الله صلی الله تعالیٰ
علیه وسلم علی امراء ة و بین یدیها نوی او حصی تسبح به .
فقال الا اخبرك بما هو ایسر علیك من هذا او افضل فقال
سبحن الله عدد ما خلق فی السماء و سبحن الله عدد ما خلق
فی الارض و سبحن الله عدد ما بین ذلك و سبحن الله عدد
ماهو خالق و الله اکبر مثل ذلك و لا اله الا الله مثل ذلك و لا
حول و لا قوة الا بالله مثل ذلك۔

۱۶۶ ۵۱۸ کل شئ لیس من ذکر الله فهو لهو و لعب الا ان یکون اربعة
ملاعبته الرجل امراء ته و تادیب الرجل فرسه و مشی الرجل بین
الغرضین و تعلیم الرجل السباحة۔

۲۰۰ ۵۹۵ عن ربه عزوجل انا مع عبدی اذا ذکرنی و تحرکت بی شفتاه

۳۵ رب عزوجل فرماتا هے انا جلیس من ذکرنی

۱۷۱ قال الله تعالیٰ انا خلفك و امامك و عن یمینك و عن شمالك
یا موسیٰ انا جلیس عبدی حین یذکرنی و انا معه اذا دعانی

۱۷۲ انا عند ظن عبدی بی و انا معه اذا ذکرنی

۵۸ تعرف الی الله فی الرخا یعرفك فی الشدة

باب الصحبة والمجالسة

۱۹ انا بری من کل مسلم مع مشرك لا تریٰ نارهما ۱۰

۲۰ لا تصاحب الا مومنا و لا یاکل طعامك الاتقی ۱۱

۲۱ لا تجالسوا اهل القدر و لا تفاتحوهم ۱۱

۲۲ ثلث احلف علیهن و عد منها لا یحب رجل قوما الا جعله الله ۱۱
معهم

۶۲۹ افضل المجالس ما استقبل به القبلة

۶۴۳ من قعد وسط الحلقة فهو ملعون ۲۱۴

۶۵۰ خالطوا الناس باخلاقهم ۲۱۹

۲۲۰

marfat.com

٦٧٩ انزلوا الناس منازلهم ٢٢٨

٧٥٣ لا تصاحب الا مومنا و لا ياكل طعامك الا تقى ٢٦٢

باب التشبه

٢٣٩ لعن الله المتشبهات من النساء بالرجال و المتشبهين من الرجال بالنساء ٧٥

٢٤٠ لعن الله الرجل يلبس لبسة المراءة و المراءة تلبس لبسة الرجل ٧٦

٢٤١ قيل لعائشة ان امراءة تلبس النعل قالت لعن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الرجلة من النساء ٧٦

٣١٨ لعن الله المتشبهين من الرجال بالنساء و المتشبهات من النساء بالرجال ٩٧

٣١٩ ان امراءة مرت على رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم متقلدة قوسا فقال لعن الله المتشبهات من النساء بالرجال و المتشبهين من الرجال بالنساء ٩٧

٣٢٠ لعن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم المخنثين من الرجال و المترجلات من النساء و قال اخرجوهم من بيوتكم- ٩٧

٣٢١ اخرجوا المخنثين من بيوتكم ٩٨

٣٢٢ لعن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الرجل يلبس لبسة المراءة و المراءة تلبس لبسة الرجل ٩٨

٣٢٤ ليس منا من تشبه بالرجال من النساء ولا من تشبه من النساء بالرجال ٩٨

٣٢٥ لعن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم مخنثى الرجال الذين يتشبهون بالنساء و المترلات من النساء المتشبهات بالرجال و راكب الفلاة وحده ٩٨

٣٢٦ و فى رواية، و المتبتلين الذين يقولون لا نتزوج و المتبتلات الاتى يقلن ذلك و راكب الفلاة وحده و الباءة وحده ٩٩

marfat.com

۳۲۷ ثلثة لا يدخلون الجنة ابدا الديوث والرجلة من النساء و مدمن الخمر ۹۹

۳۲۸ ثلثة لا ينظر الله اليهم يوم القيمة العاق لوالديه و المراءة المترجلة المتشبهة بالرجال والديوث ۹۹

۳۲۹ ثلثة لا يدخلون الجنة العاق لوالديه والديوث و رجله النساء ۹۹

۳۳۰ اربعة يصبحون فى غضب الله و يمسون فى غضب الله المتشبهون من الرجال بالنساء و المنشبهات من النساء بالرجال والذى يأتى البهيمة والذى يأتى بالرجل ۱۰۰

۳۳۱ اربعة لعنهم الله فرق عرشه و امنت عليهم الملئكةالذى يحصن نفسه عن النساء و لا يتزوج و لا يتيسرى لئلا يولد له و الرجل تشبه بالنساء وقد خلق الله ذكرا و المراءة تتشبه بالرجال و قد خلق الله انثى و مضلل المسكين ۱۰۰

۳۳۲ اربعة لعنوا فى الدنيا و الاخرة و امنت الملئكة رجل جعل الله ذكرا و انث نفسه و تشبه بالنسأ و امراءة جعلها الله انثى فتذكرت و تشبهت بالرجال والذى يضل الاعمى و رجل حصور ولم يجعل الله حصورا الا يحيىٰ بن زكريا۔ ۱۰۰

۳۳۳ لعن الله و الملئكة ۔ رجلا تأنث و امراءة تذكر ۔ ۱۰۰

۳۳۴ ابعض الناس الى ثلثة ملحد فى الحرم و مبتغ فى الاسلام سنة الجاهلية و مطلب دم امراء بغير حق ليهريق دمه۔ ۱۰۱

۳۳۵ جعل الذل و الصغار على من خالف امرى و من تشبه بقوم فهو منهم ۱۰۱

۳۳۶ ليس منا من تشبه بغيرنا لا تشبهوا باليهود ولا بالنصارىٰ فان تسليم اليهود الاشارة بالاصبع و تسليم النصارىٰ الاشارة بالاكف۔ ۱۰۱

۳۴۴ لا يحب رجل قوما الا جعله الله معهم

marfat.com

۴۴۵ من احب قوما حشره الله فی زمرتهم ۱۴۴

۵۱۴ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان الرجل اذا رضی ۱۱۵
هدی الرجل و عمله فهو مثل عمله

۶۴۰ من رضی عمل قوم کان شریك من عمل به ۲۱۸

۶۴۶ کان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یکره تعطر النساء و ۲۲۰
تشبههن بالرجال

۶۶۹ یکون فی آخر امتی نساء یرکبن علی سرج کاشباه الرحال، و ۲۲۶
فی آخره، العنوهن فانهن ملعونات

۶۷۱ عن سعد بن ابی وقاص، نظفوا افنیتکم ولا تشبهوا بالیهود ۲۲۶

۶۷۲ فاروق عادل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک کنیز کو دیکھا کہ بیبیوں کی ۲۲۶
طرح دوپٹہ اوڑھے جارہی ہے، اس پر درہ لیا اور فرمایا ای وفار القی
عنك الخمار اتتشبهین بالحرائر

باب فی الاصنام

۱۳۹ عن ابن عباس، کانوا اسماء رجال صالحین من قوم نوح فلما ۵۰
هلکوا اوحی الشیطان الی قومهم ان انصبوا الی مجالسهم التی
کانوا یجلسون انصابا و سموها باسمائهم ففعلوا فلم تعبد
حتی اذا هلك اولئك و نسخ العلم عبدت

۱۴۰ عن عبدالله بن عبید بن عمیر قال اول ما حدثت الاصنام علی ۵۰
عهد نوح وکانت الابناء تبر الاباء فمات رجل منهم فحزن
علیه ابناه فجعل لایصبر عنه فاتخذ مثالا علی صورته فکلما
اشتاق علیه نظره ثم مات ففعل به کما فعل ثم تتابعوا علی
ذلك فمات الاباء فخلف الابناء ما اتخذ هذه آباء نا الا انها
کانت آلهتهم فعبدوها۔

باب الزینة واللباس

۲ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم هذان (ای الذهب و الحریر) ۷
حرامان علی ذکور امتی حل لاناثهم

marfat.com

۱۹		
۴۷	قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لعن الله الواشمات و المستوشمات، و النامصات والمتنمصات و المتلفجات للحسن المغیرات خلق الله	
۴۷		
۱۲۷	لا تلبسوا الحریر فانه من لبسه فی الدنیا لم یلبسه فی الآخرة	۴۷
۱۲۸	من لبسه فی الدنیا لم یدخل الجنة	۴۷
۱۲۹	انما یلبس الحریر (فی الدنیا) من لاخلاق له فی الاخرة	۴۷
۱۳۰	من لبس ثوب حریرا لبسه الله عزوجل یوم القیمة ثوبا من النار	۴۷
۱۳۱	من لبس ثوب حریر البسه الله تعالیٰ یوما من نار و لکن لیس من ایامکم و لکن من ایام الاٰه الطوال	۴۷
۱۳۲	حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے داہنے ہاتھ میں ریشم اور بائیں میں سونا لیا پھر فرمایا ان هذین حرام علی ذکور امتی۔	۴۸
۱۶۳	ابوہریرہ نے حضور پرنور صلوات اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہ سے عرض کی کیا حضور پاجامہ پہنتے ہیں فرمایا اجل فی السفر و الحضر و باللیل و النهار فانی امرت بالستر فلم اجد شیأ استر منه۔	۵۷
۱۶۴	اول من لبس السراویل ابراهیم الخلیل	۵۷
۱۶۵	عن علی، اللهم اغفر للمتسرولات من امتی یا ایها الناس اتخذوا السراویلات فانها من استر ثیابکم و خصوصا من نسائکم	۵۷
۱۶۹	کان علی موسیٰ یوم کلمه ربه کساً صوف کمة صوف وجبة صوف و سراویل صوف و کانت نعلاه من جلد حمار میت	۵۹
۱۷۰	سئل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کم تجر المراءة من ذیلها قال شبرا قالت اذا ینکشف عنها قال فذراع لا تزید علیه۔	۵۹
۱۷۱	من تأمل خلف امراءة و رأی ثیابها حتی تبین له حجم عظامها لم یرح رائحة الجنة	۵۹

marfat.com

۲۰۱	لا ينظر الله يوم القيٰمة الى من جرازاره بطرا	٦٦
۲۰۲	من جر ثوبه مخيلة لم ينظر الله يوم القيٰمة	٦٦
۲۰۳	لا ينظر الله الى من جر ثوبه خيلاء	٦٦
۲۰۴	من جر ثوبه خيلاء لم ينظر الله اليه يوم القيمة قال ابوبكر يا رسول الله احد شقى ازارى يسترخى الا ان اتعاهد ذلك منه فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لست ممن يصنعه خيلاء	٦٧
۲۰۵	ما اسفل الكعبين من الازار ففى النار	٦٧
۲۰۶	عن عبدالله ارفع ازارك فرفعته ثم قال زد فزدت اتجرها بعد فقال بعض القوم الى اين فقال انصاف الساقين۔	٦٧
۲۰۷	عن عكرمة، انه رأى ابن عباس يأتزر فيضع حاشية ازاره من مقدمه على ظهر قدمه و يرفع من مؤخره قلت لم تأتزر هذه الازارة قال رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يأتزرها۔	٦٨
		٦٨
۲۰۸	ازرة المومن الى انصاف ساقيه	٧٢
۲۲۴	الفطرة خمس او خمس من الفطرة الختان والا ستحداد و تقليم الاظفار و نتف الابط وقص الشارب	٧٢
۲۲۵	ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لبس قميصا و كان فوق الكعبين	٧٢
۲۲۶	كان له صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قميص من قطن قصير الطول قصيرا لكم	٧٣
۲۲۷	البسوا الثياب البيض فانها اطهر و اطيب و كفنوا فيها موتاكم	٨٦
۲۷۰	عن ابن مسعود، نعن الله الواشمات و المستوشمات و المتنمصات و المتفلجات للحسن المغيرات لخلق الله،	

یہ سن کر ایک بی بی خدمت مبارک میں حاضر ہوئیں اور عرض کی میں نے سنا ہے آپ نے ایسی ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی فرمایا مالی لا العن من لعن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم؛ من هو

marfat.com

فی کتاب اللہ، ان بی بی نے کہا میں نے قرآن اول سے آخر تک
پڑھا اس میں کہیں اس کا ذکر نہ پایا فرمایا ان کنت قرأیته لقد وجدتیه،
اما قراء ت ما اتکم الرسول فخذوه و مانهکم عنه فانتهوا۔
انہوں نے عرض کی ہاں فرمایا فانه قد نهی عنه۔

۹۰		
۲۸۶	و انتفوا الابط و قصوا الاظافیر	۱۰۲
۳۳۸	ایاکم وزی الاعاجم	
۳۴۹	نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الترجل الاغبا	۱۰۴
۳۵۰	نهانا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان یمشط احد ناکل یوم	۱۰۴
۳۵۱	عن ابی قتادة قال، ان لی جمة فارجلها، قال نعم و اکرامها، قال فکان ابوقتادة ربما و ههنا فی الیوم مرتین من اجل قول رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نعم و اکرمها	۱۰۴
۵۲۲	من عرض علیه ریحان فلا یرده فانه خفیف المحمل طیب الریح	۱۶۷
۵۲۴	ان النبیؐ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان لا یرد الطیب	۱۶۸
۶۰۵	عن سلمة بن اکوع، قال قلت یا رسول الله انی رجل اصید افاصلی فی القمیص الواحد قال نعم وازرره و لو بشوکة	۲۰۲
۶۴۴	ایاکم و الحمرة فانها من زی الشیطان	۲۱۹
۶۴۵	لو کان اسامة جاریة لکسوته و حلیة حتی انفقه	۲۱۹
۶۵۲	وقت لنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی قص الشارب و تقلیم الاظفار و نتف الابط و حلق العانة ان لا یترک اکثر من اربعین لیلة	۲۲۱
۶۵۳	الذهب و الحریر حل لاناث امتی و حرام علی ذکورها	
۶۵۴	عن علی، یا علی م سائلك لا یصلین عطلا	

marfat.com

۶۶۴ عن عائشة، قالت لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حين ذكر الازار فالمراء ة يا رسول الله قال ترخى شبرا قالت اذن تنكشف عنها قال فذراعا لا تزيد عليه ۲۲۴

۶۶۵ عن ام سلمة، ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم دخل عليها وهى تختمر فقال لية لاليتين ۲۲۴

۶۶۶ ان هندة بنت عتبة قالت يا نبى الله بايعنى فقال لا ابايعك حتى تغيرى كفك فكانهما كفا سبع ۲۲۴

۶۶۷ اومت امراء ة من واراء ستر بيدها كتاب الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقبض النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يده فقال ما ادرى ايد رجل ام يد امراء ة قالت بل يد امراء ة قال لو كنت امراء ة لغيرت اظفارك بالحناء ۲۲۵

۶۶۸ عن امراء ة صلت القبلتين مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قالت دخلت على رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال اختضبى تترك احدكن الخضاب حتى تكون يدها كيد الرجل فما تركت الخضاب و انها لابنة ثمانين ۲۲۵

۶۷۸ اتخذ النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خاتما من ذهب و جعله فى يده اليمنىٰ ثم القاه، الحديث ۲۲۸

۶۸۳ روى على، ان تحت كل شعرة جنابة ثم قال من ثم عاديت راسى من ثم عاديت راسى من ثم عاديت راسى ۲۲۹

۶۸۴ المتشبع بما لم يعط كلابس ثوبى زور ۲۲۹

۷۵۲ كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يحب التيامن فى كل شئ حتى فى تنعله ۲۶۲

باب فى الخضاب

۶۷ حضرت ابو قحافہ کی داڑھی خالص سپید دیکھ کر ارشاد فرمایا غيروا هذا بشئ و اجتنبوا السواد ۲۷

۶۸ غيروا الشيب و لا تقربوا السواد ۲۷

۶۹ يكون فى آخر الزمان يخضبون بهذا السواد كحواصل الحمام لا يجدون رائحة الجنة ۲۷

marfat.com

۲۷		
۷۰	ان الله تعالیٰ لا ینظر الی من یخضب بالسواد یوم القیمة	۲۸
۷۱	ان الله یبغض الشیخ الغریب	۲۸
۷۲	الصفرة خضاب المومن و الحمرة خضاب المسلم و السواد خضاب الکافر	۲۸
۷۳	الشیب نور من خلع الشیب فقد خلع نور الاسلام	۲۸
۷۴	من شاب شیبة فی الاسلام کانت له نورا مالم یغیرها	۲۸
۷۵	اول من خضب بالحناء والکتم ابراهیم و اول من اختضب بالسواد فرعون	۲۸
۷۶	من خضب بالسواد سود الله وجهه یوم القیٰمة	۲۹
۷۷	من مثل بالشعر فلیس له عندالله خلاق	۲۹
۷۸	شرکهو لکم من تشبه بشبابکم	۲۹
۷۹	خیر شبابکم من تشبه بشیوخکم و شرشیوخکم من تشبه بشبابکم	۲۹
۸۰	نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الخضاب بالسواد	۲۹
۸۱	عن عثمن بن عبدالله بن موهب، قال دخلت علی ام سلمة فاخرجت شعرا من شعر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مخضوبا	۳۰
۸۲	ان ام سلمة ارته شعر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم احمر	۳۰
۸۳	فی روایة، شعرا احمر مخضوبا بالحناء و الکتم	۳۰
۴۱۲	عن ابن عباس، مر علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رجل قد خضب بالحناء فقال ما احسن هذا فمر آخر قد خضب بالحناء والکتم فقال هذا احسن من هذا ثم مر آخر قد خضب بالصفر فقال هذا احسن من هذا کله۔	۱۳۳
34		

marfat.com

باب فی اللحیة

١٤٥	من سعادة المراء خفة لحيته	٥٢
١٤٦	عن ابن عمر انه كان يقبض على لحيته ثم يقص ما تحت القبضة	٥٢
١٤٧	عن مراون بن سالم، رأيت ابن عمر يقبض على لحيته فيقطع ما زاد على الكف	٥٣
١٤٨	كان ابوهريرة يقبض على لحيته فياخذ من لحيته من عرضها وطولها	٥٣
١٤٩	ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يأخذ من لحيته من عرضها و طولها	٥٣
١٧٢	كان ابن عمر يقول للحلاق ابلغ العظمين فانهما منتهى اللحية	٦٠
٢٦٨	تسرولوا و اتزروا و خالفوا اهل الكتاب قصوا سبالكم ووفروا عثانينكم و خالفوا اهل الكتاب	٨٦
٢٧٩	خالفوا المشركين و احفوا الشوارب واوفروا اللحية	٨٩
٢٨٠	انهكوا الشوارب و اعفوا اللحىٰ	٩٠
٢٨١	احفوا الشوارب و اعفوا اللحىٰ	٩٠
٢٨٢	ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم امر باحفاء الشوارب و اعفاء اللحىٰ	٩٠
٢٨٣	جزوا الشوارب و ارخوا اللحىٰ خالفوا المجوس	٩٠
٢٨٤	قصوا الشوارب و اعفوا اللحىٰ	٩٠
٢٨٥	وفروا اللحىٰ وخذوا من الشوارب	٩٠
٢٨٧	واحفوا الشوارب و اعفوا اللحىٰ	٩٠
٢٨٨	احفوا الشوارب و اعفوا اللحىٰ	٩١
٢٨٩	قصوا سبالكم و وفروا عثانينكم و خالفوا اهل الكتاب	٩١
٢٩٠	اوفوا اللحىٰ و قصوا الشوارب	٩١
٢٩١	ذكر رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم المجوس فقال انهم يوفرون سبالهم و يحلقون لحاهم فخالفوهم	

marfat.com

		۹۱
۲۹۲	خذوا من عرض لحاكم و اعفوا طولها	۹۱
۲۹۳	لا يأخذن احد كم من طول لحيته	۹۱
۲۹۴	رد عمر بن الخطاب و ابن ابى ليلى قاضى المدينة شهادة من كان ينتف لحيته	۹۲
۲۹۵	شهد رجل عند عمر بن عبدالعزيز بشهادة و كان ينتف فنيكيه فرد شهادته	۹۲
۲۹۶	خسرو پرويز نے دو ايرانيوں كو مدينه طيبه روانه كيا، انهما حين دخلا على رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كانا قد حلقا لحاهم و اعفيا شواربهما فكره النظر و قال وينكما من امركما بهذا قال ربنا بعنيان كسرىٰ فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لكن ربى امرنى باعفاء لحيتى وقص شواربى	۹۲
۲۹۷	ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال يا رويفع لعل الحياة ستطول بك بعدى فاخبر الناس انه من عقد لحيته او تقلدا وترا او استنجىٰ برجيع دابة او عظم فان محمدا برئ منه	۹۳
۲۹۸	يكون فى آخر الزمان اقوام يقصون لحاهم اولئك لاخلاق لهم	۹۳
۳۱۶	من مثل بالشعر فليس له عندالله خلاق	۹۶
۳۱۷	ان لله ملئكة تسبيحهم سبحن من زين الرجال باللحى و النساء بالقرون و الذوائب	۹۷
	باب فى التصوير والمصور	
۳۶۷	كل مصور فى النار يجعل الله له بكل صورة صورها نفسا فتعذبه فى جهنم	۱۱۱
۳۶۸	ان اشد الناس عذابا يوم القيمة المصورون	۱۱۱
۳۶۹	رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فرماتے هيں قال الله تعالىٰ و من اظلم ممن ذهب يخلق كخلقى فليخلقوا ذرة او ليخلقوا حبة او ليخلقوا شعيرة	۱۱۱

marfat.com

٣٧٠ ان الذين يصنعون هذه الصور يعذبون يوم القيمة يقال لهم ١١
احيوا ما خلقتم

٣٧١ من صور صورة فان الله معذبه حتى ينفخ فيها الروح وليس بنافخ ١١٢

٣٧٢ يخرج عنق من النار يوم القيمة له عينان يبصر بهما و اذنان ١١٢
يسمعان و لسان ينطق يقول انى وكلت بثلثة بمن جعل مع الله
الها آخر و بكل جبار عنيد و المصورين

٣٧٣ ان اشد اهل النار عذابا يوم القيمة من قتل نبيا او قتله نبى او امام ١١٢
جائر وهولاء المصورون، و لفظ احمد اشد الناس عذابا يوم
القيمة رجل قتل نبيا او قتله نبى او رجل يضل الناس بغير علم او
مصور يصور التماثيل۔

٣٧٤ ان اشد الناس عذابا يوم القيمة من قتل نبيا او قتله نبى او قتل ١١٢
احد والديه و المصورن و عالم لم ينتفع بعلمه

٣٧٥ عن عائشة، قدم رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من سفر ١١٣
وقد سترت سهوة لى بقرام فيه تماثيل فلما راه رسول الله صلى
الله تعالىٰ عليه وسلم تلون وجهه و قال يا عائشة اشد الناس
عذابا يوم القيمة الذين يضاهون بخلق الله

٣٧٦ فى رواية، قام على الباب فلم يدخل فعرفت فى وجهه الكراهية ١١٣
فقلت يا رسول الله اتوب الى الله و الى رسوله ماذا اذنبت فقال
رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان اصحاب هذه الصور
يعذبون يوم القيمة فيقال لهم احيوا ماخلقتم و قال ان البيت
الذى فيه الصور لا تدخله الملئكة

٣٧٧ و فى اخرىٰ، تناول الستر فهتكه و قال من اشد الناس عذابا يوم ١١٣
القيٰمة الذين يصورون هذه الصور۔

marfat.com

۳۷۸ اتانی جبریل علیه الصلاۃ و السلام فقال لی مر برأس التمثال ۱۱۴
یقطع فتصیر کھیئۃ الشجرۃ و مر بالستر فیجعل و سادتین
منبوذتین توطئان۔

۳۷۹ جبریل امین نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی انا ۱۱۴
لا ندخل بیتا فیہ کلب و صورۃ

۳۸۰ جبریل نے عرض کی، انھا ثلث لم یلج ملك مادام فیھا واحد ۱۱۴
منھا کلب او جنابۃ او صورۃ روح

۳۸۱ عن علی، صنعت طعاما فدعوت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ ۱۱۴
علیہ وسلم فجأ فرأی تصاویر فرجع فقلت یا رسول اللہ
مارجعك بابی و امی، قال ان فی البیت سترا فیہ تصاویر و ان
الملئکۃ لا تدخل بیتا فیہ تصاویر

۳۸۲ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یکن یترك فی بیتہ شیأ ۱۱۵
فیہ تصاویر الا نقضہ

۳۸۳ عن حبان بن حصین، قال لی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الا ۱۱۵
ابعثك علی ما بعثنی علیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ان لاتدع صورۃ الا طمستھا ولا قبرا مشرفا الاسویتہ

۳۸۴ عن علی، ایکم ینطلق الی المدینۃ فلا یدع بھا و ثنا الا کسرہ ۱۱۵
ولا قبرا الا سواہ و لا صورۃ الاطمحھا، پھر فرمایا من عاد الی
صنعۃ شئ من ھذا فقد کفر بما انزل علی علی محمد

۳۸۵ عن ابن عباس، ود، و سواع، و یغوث، و یعوق، و نسر، اسماء ۱۱۶
رجال صالحین من قوم نوح فلما ھلکوا اوحی الشیطان الی
قومھم ان انصبوا الی مجالسھم التی کانوا یجلسون انصابا و
سموھا باسمائھم ففعلوا فلم تعبد حتی اذا ھلك اولئك و
تنسخ العلم عبدت

۳۸۶ دخل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم البیت فوجد فیہ صورۃ ۱۱۶
ابراھیم و صورۃ مریم فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امالھم
فقد سمعوا ان الملئکۃ لا تدخل بیتا فیہ صورۃ، الحدیث

marfat.com

٣٨٧ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لما رأی الصورۃ فی البیت ١١٧
لم یدخل حتی امر بھا فمحیت

٣٨٨ فی روایۃ، فاخرج صورۃ ابراھیم و اسمٰعیل علیھما الصلاۃ و السلام ١١٧

٣٨٩ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دخل البیت یوم الفتح ١١٧
فراہ فیہ صورۃ الملئکۃ و غیرھم فرأی ابراھیم علیہ السلام
مصورا الی ان قال ثم امر بتلك الصور کلھا فطمست

٣٩٠ کان فی الکعبۃ صور فامر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عمر ١١٧
بن الخطاب ان یمحوھا فبل عمر ثوبا و محاھابہ فدخلھا صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ما فیھما شئ

٣٩١ فی روایۃ، و کان عمر قد ترك صورۃ ابراھیم فلما دخل صلی ١١٧
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رأھا فقال یا عمر الم آمرك ان لا تدع فیھا
صورۃ ثم رأی صورۃ مریم فقال امسحوا ما فیھا من الصور قاتل
اللہ قوما یصورون ما لا یخلقون۔

٣٩٢ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دخل الکعبۃ فامرنی فاتیتہ ١١٨
بماء فی دلو فجعل یبل الثوب و یضرب بہ علی الصور و یقول
قاتل اللہ قوما یصورون مالا یخلقون۔

٣٩٣ عن عبداللہ بن عمر، ان المسلمین تجردوا فی الازر واخذوا ١١٨
الدلاء وانجروا علی زمزم یغسلون الکعبۃ ظھرھا و بطنھا فلم
یدعوا اثرا من المشرکین الا محوہ و غسلوہ۔

٣٩٤ عن عائشۃ، لما اشتکی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذکر ١١٨
بعض نسائہ کنیسۃ یقال لھا ماریۃ و کانت ام سلمۃ و ام حبیبۃ
اتتا ارض الحبشۃ فذکرتا من حسنھا و تصاویر فیھا فرفع راسہ
فقال اولئك اذا مات فیھم الرجل الصالح بنوا علی قبرہ مسجدا
ثم صور وافیہ تلك الصور اولئك شرار خلق اللہ

marfat.com

۱۱۹ ۳۹۵ امیر المومنین عمر ملک شام کو تشریف لے گئے ایک زمیندار نے آکر عرض کی میں نے حضور کے لئے کھانا تیار کرایا ہے، امیر المومنین نے فرمایا انا لا ندخل الکنائس التی فیها هذه الصور

۱۱۹ ۳۹۶ ایک مصور نے ابن عباس کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی میں تصویریں بنایا کرتا ہوں اس کا فتویٰ دیجئے فرمایا پاس آ (الی ان قال) مصوروں کے جہنمی ہونے کی حدیث ارشاد فرمائی، اس نے نہایت ٹھنڈی سانس لی، حضرت نے فرمایا ویحك ان ابیت الا ان تصنع بهذه الشجرة و کل شی لیس فیه روح

۲۰۹ ۶۱۸ قال کان ودرجلا مسلماً وکان محببا فی قومه فلما مات عسکرواحول قبره فی ارض بابل وجزعوا علیه فلما رأی ابلیس جزعهم علیه تشبه فی صورة انسان ثم قال اریٰ جزعکم علی هذا فهل لکم ان اصورلکم مثله فیکون فی نادیکم فتذکرونه به قالوا نعم فصورلهم مثله فوضعوه فی ناديهم وجعلوا یذکرونه فلما رای مالهم من ذکره قال هل لکم ان اجعل لکم فی منزل کل رجل منکم تمثالا مثله فیکون فی بیته فتذکرونه قالوا نعم فصور لکل اهل بیت تمثالا مثله فاقبلوا فجعلوا یذکرونه به قال وادرك ابناء هم فجعلوا یرون ما یصنعون به وتنا سلوا ودرس امرذکر هم ایاه حتی اتخذوه الها یعبدونه من دون الله قال و کان اوّل ما عبد غیرالله فی الارض والصنم الذی سموه بود۔

۲۱۰ ۶۱۹ امام اجل ابو جعفر طحاوی حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایٰ قال الصورة الرأس فکلّ شئی لیس له رأس فلیس بصورة

۲۱۰ ۶۲۰ عن ام المومنین انها اتخذت علی سهوة لها سترا فیه تماثیل فهتکه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قالت فاتخذت منه نمرقتین فکانتا فی البیت نجلس علیها۔

marfat.com

۶۲۱ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے متواتر حدیثوں میں فرمایا لا ۲۱۱
تدخل الملائکة بیتا فیه کلب ولا صورة

۶۲۲ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اتانی جبرئیل قال ۲۱۱
اتیتك البارحة فلم یمنعنی ان اکون دخلت الا انه کان علی
الباب تماثیل وکان فی البیت قرام ستر فیه تماثیل وکان فی
البیت کلب فمر برأس التمثال الذی علی باب البیت فیقطع
فیصیر کهیئة الشجر ومر بالستر فلیقطع فلیجعل وسادتین
منبوذتین توطأن ومربالکلب فلیخرج ففعل رسول الله صلی
الله تعالیٰ علیه وسلم

۶۲۳ عند الطحاوی قالت اشتریت نمرقة فیها تصاویر فلما دخل ۲۱۲
علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فراها تغیر ثم قال
یاعائشة ماهذا فقلت نمرقة اشتریتها لك تقعد علیها قال انا
لاندخل بیتا فیه تصاویر۔

باب فضائل الخلفاء الاربعة رضی الله تعالیٰ عنهم

۷۴ سیدنا وابن سیدنا امام محمد بن حنفیہ صاحبزادہ حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ ۳۵۸
وجوھما سے مروی قلت لابی ای الناس خیر بعدرسول الله صلی
الله تعالیٰ علیه وسلم قال ابوبکر قال قلت ثم من قال عمر

۷۵ خیر الناس بعد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ابوبکر و ۳۵۸
خیر الناس بعد ابی بکر عمر

۷۶ عن علقمة قال بلغ علیا ان اقواما یفضلونه علی ابی بکر و عمر ۳۵۸
فصعد المنبرفحمدالله و اثنی علیه ثم قال یا ایها الناس انه بلغنی
ان اقواما یفضلوننی علی ابی بکر و عمر و لو کنت تقدمت فیه
لعاقبت فیه فمن سمعته بعد هذا الیوم یقول هذا فهو مفتر علیه
حد المفتری ثم قال ان خیر هذه الامة بعد نبیها ابوبکر ثم عمر
ثم الله اعلم بالخیر بعد قال و فی المجلس الحسن بن علی
فقال والله لو سمی الثالث لسمی عثمان

marfat.com

۳۵۹
۷۷ لا اجد احد افضلنی علی ابی بکر و عمر الاجلدته حد المفتری ۳۵۹

۷۸ عن ابی جحیفة انه کان یری ان علیا افضل الامة فسمع اقواما یخالفونه فحزن حزنا شدیدا فقال له علی بعد ان اخذ یده و ادخله بیته ما احزنك یا ابا جحیفة فذکر له الخبر فقال الا اخبرك بخیر الامة خیرها ابوبکر ثم عمر قال ابوجحیفة فاعطیت الله عهدا ان لا اکتم هذا الحدیث بعد ان شافهنی به علی ما بقیت

۳۶۰
۷۹ جاء رجل الی علی بن الحسین رضی الله تعالیٰ عنهما فقال ما کان منزلة ابی بکر و عمر من النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال منزلتهما الساعة وهما ضجیعاه۔ ۳۶۰

۸۰ اجمع بنو فاطمة رضی الله تعالیٰ عنهم علی ان یقولوا فی الشیخین احسن مایکون من القول۔ ۳۶۰

۸۱ عن سالم بن ابی الجعد، قلت لمحمد بن الحنفیة هل کان ابوبکر اول القوم اسلاما قال لا قلت فبم علا ابوبکر و سبق حتی لا یذکر احد غیر ابی بکر قال لانه کان افضلهم اسلاما حین اسلم حتی لحق بربه ۳۶۰

۸۲ جندب اسدی نے کہا کہ امام محمد بن عبداللہ محض بن حسن مثنی بن حسن مجتبیٰ بن علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجوہہم کے پاس کچھ اہل کوفہ و جزیرہ نے حاضر ہو کر ابو بکر و عمر کے بارے میں سوال کیا امام ممدوح نے میری طرف ملتفت ہو کر فرمایا انظر الی اهل بلادك لیسألوننی عن ابی بکر و عمر لهما افضل عندی من علی۔ ۳۶۱

باب فضائل الصحابة رضی الله تعالیٰ عنهم

۱۱۱ ستکون لاصحابی زلة یغفر الله لهم لسابقتهم معی

۱۱۲ حضرات اہل بدر کیلئے ارشاد ہوتا ہے، اعملوا ما شئتم قد غفرت لکم ۴۳

۱۱۳ حضرت عثمن غنی کیلئے بارہا فرمایا گیا ما علی عثمن ما فعل بعد هذه ما علی عثمن ما فعل بعد هذه ۴۳

۴۱۰ حدیث ابوموسیٰ، انه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال له لقد اوتیت مزمارا من مزامیر داؤد ۱۳۳

۴۱۱ ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال له لو رأیتنی و انا اسمع لقراء تك البارحة ۱۳۳

۴۲۳ قال انس، کان براء بن مالك اخوانس شهد المشاهد الا بدرا قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رب اشعث اغبر لا یؤ به له لو اقسم علی الله لابره منهم البراء بن مالك قال انس فلما کان یوم تستر من بلاد فارس انکشف الناس فقال المسلمون یا براء اقسم علی ربك فقال اقسم علیك یا رب لما منحتنا اکتافهم و الحقنی نبیك فحمل و حمل الناس معه فقتل هرمزان من عظماء الفرس و اخذ سلبه و انهزم الفرس و قتل البراء ۱۳۶

۴۲۴ عن انس قال دخلت علی البراء بن مالك وهو یتغنی فقلت له قد ابدلك الله ماهو خیر منه فقال اترهب ان اموت علی فراشی لا والله ما کان الله لیحر منی من ذلك وقد قتلت مائة متفرد ۱۳۷

اسوی من شارکت فیه۔ ۳۳۵

۵ اسلم الناس و آمن عمر و بن العاص ۳۳۵

۶ عمرو بن العاص من صالح قریش ۳۳۵

۷ نعم اهل البیت عبدالله و ابوعبدالله و ام عبدالله

marfat.com

۳۳۵ ایک بار اہل مدینہ طیبہ کو کچھ ایسا خوف سا پیدا ہوا کہ متفرق ہو گئے
۸ سالم مولی ابی حذیفہ اور عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں
تلوار لے کر مسجد شریف میں حاضر رہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا اور اس میں ارشاد کیا الا یکون فزعکم الی
اللہ و رسولہ لا فعلتم کما فعل ھذان الرجلان المومنان
۳۳۹ سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس وقت حاضر ہوئے حضور اقدس
۲۶ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کرام کو ان کے لئے قیام کا حکم فرمایا۔
۳۴۰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر معویہ کے لئے دعا فرمائی
۲۹ اللھم اجعلہ ھادیا مھدیا و اھدی بہ۔
۳۴۰ لتکونن لاصحابی زلۃ یغفرھا اللہ لھم لسابقتھم معی ثم یأتی قوم
۳۰ بعدھم یکبھم اللہ علی مناخرھم فی النار۔
۳۴۰ اذا ذکر اصحابی فامسکوا۔
۳۲
۳۷۳ لاشج عبدالقیس سے فرمایا ان فیک لخصلتین یحبھما اللہ و رسولہ
۱۱۹ الحلم و الاناۃ
۳۷۴ جن خاتون نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دودھ پلایا وہ
۱۲۲ اپنے صحابیات سے ہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں فرماتے
انت امی بعد امی
۴۳۸ صحابہ کرام کی نسبت فرمایا من احبھم فبحبی احبھم و من
۵۹ ابغضھم فببغضی ابغضھم
۴۴۲ استقرؤا القرآن من اربعۃ من عبداللہ بن مسعود
۶۶
۴۴۲ ما حدثکم ابن مسعود فصدقوہ
۶۷
۴۴۲ ما حدثکم حذیفۃ فصدقوہ

باب مناقب ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۶۳
۴۳۹ ابوبکر و عمر خیر الاولین و الآخرین و خیر اھل السموات و
اھل الارضین الا الانبیاء و المرسلین لا تخبرھما یا علی

marfat.com

باب مناقب عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۴۷ و اما تغیبه عن بیعة الرضوان فلو کان احدا اعز ببطن مکة من ۴۳۵
عثمن لبعثه فبعث رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عثمن
و کانت بیعة الرضوان بعد ما ذهب عثمن الی مکة فقال رسول
الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بیده الیمنی هذه ید عثمن
فضرب بها علی یده و قال هذه لعثمان

باب مناقب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۶۸ حدیث میں ہے لافتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار ۴۴۲

باب فضیلة فاطمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۶۶ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بتول زہرا سے فرمایا ۲۵
عورت کیلئے سب سے بہتر کیا ہے عرض کی نامحرم شخص اسے نہ دیکھے
حضور نے گلے سے لگایا اور فرمایا ذریة بعضها من بعض

۲ انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال یا فاطمة ان الله یغضب و ۳۳۴
یرضی لرضاك فمن اذا احدا من ولدها فقد تعرض لهذا الخطر
العظیم لانه اغضبها و من احبهم فقد تعرض لرضاها

۲۵ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تکریم حضرت بتول زہرا کے ۳۳۹
لئے قیام فرماتے اور حضرت بتول زہرا تعظیم حضور اقدس صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے قیام کرتیں۔

۴۲ انما سمیت فاطمة لان الله تعالیٰ حرمها و ذریتها علی النار ۴۳۴

۴۳ ان الله غیر معذبك و لا احد من ولدك ۴۳۴

۴۴ فاطمة بضعة منی ۴۳۴

۴۵ کل بنی اب ینتمون الی عصبتهم و ابیهم الا بنی فاطمة فانا ابوهم

باب فضل اهل البیت

۴۰ من لم یعرف حقی عترتی و الانصار و العرب فهو لاحدی ثلث ۱۶
اما منافق و اما ولد زنیة و اما امراء حملت به امه فی غیر طهر

marfat.com

۱۶ من اذی شعرة منی فقد اذانی و من اذانی فقد اذی الله

۴۱ من اذی شعرة منی فقد اذانی و من اذانی فقد اذی الله ۲۲۶

۶۷۳ الزموا مؤدتنا اهل البیت فانه من لقی الله و هو یؤدنا دخل الجنة بشفاعتنا و الذی نفسی بیده لا ینفع احدا عمله الا بمعرفة حقنا۔

باب مناقب حسنین رضی الله تعالیٰ عنهما

۲۲۳ ۶۶۰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں حسین منی و انا من حسین احب الله من احب حسینا حسین سبط من الاسباط

۳۳۹ ۲۸ الحسن و الحسین سیدا شباب اهل الجنة

۳۴۰ ۳۳ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امام حسن کو گود میں لے کر فرمایا ان ابنی هذا سید لعل الله ان یصلح به بین فئتین عظیمتین من المسلمین

۴۳۹ ۶۴ امام حسن کی ولادت پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا ارونی ابنی ماذا سمیتموه عرض کی حرب فرمایا نہیں بلکہ وہ حسن ہے، پھر سیدنا امام حسین کی ولادت پر تشریف لے گئے اور فرمایا مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا، مولی علی نے عرض کی حرب فرمایا نہیں بلکہ وہ حسین ہے، پھر امام محسن کی ولادت پر وہی فرمایا مولیٰ علی نے وہی عرض کی فرمایا نہیں بلکہ وہ محسن ہے، پھر فرمایا میں نے اپنے بیٹوں کے نام دلود علیہ الصلاۃ والسلام کے بیٹوں پر رکھے شبر شبیر مشبر، حسن حسین محسن ان سے ہم وزن وہم معنی ہیں۔

باب الاسماء

۴۹۳ ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یغیر الاسم القبیح

۴۹۴ ۱۶۰ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عاص و عزیز و عتلہ و شیطان و حکم و غراب و حباب و شہاب نام تبدیل فرمادیئے ۱۶۱

۴۹۵ احرم کا نام بدل کر زرعہ رکھا ۱۶۱

marfat.com

۴۹۶	عاصیہ کا نام جمیلہ رکھا	۱۶۱
۴۹۷	برہ کا نام زینب رکھا اور فرمایا لا تزکوا انفسکم و اللہ اعلم باھل البر منکم	۱۶۱
۴۹۸	انکم تدعون یوم القیٰمة باسمائکم و اسماء آباء کم فاحسنوا اسماء کم	۱۶۱
۴۹۹	تسموا باسماء الانبیاء	۱۶۱
۵۰۰	سموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی	۱۶۱
۵۰۱	من ولد له مولود فسماه محمد احبالی و تبرکا باسمی کان ھو و مولودہ فی الجنة	۱۶۲
۵۰۲	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قال اللہ تعالیٰ و عزتی و جلالی لا عذبت احدا تسمی باسمائك فی النار	۱۶۲
۵۰۳	روز قیامت دو شخص حضرت عزت کے حضور کھڑے کئے جائیں گے حکم ہوگا انہیں جنت میں لے جاؤ عرض کریں گے کہ الٰہی ہم کس عمل پر جنت کے قابل ہوئے ہم نے تو کوئی کام جنت کا نہ کیا رب عزوجل فرمائے گا ادخلا الجنة فانی آلیت علی نفسی ان لا یدخل النار من اسمه احمد و لا محمد	۱۶۲
۵۰۴	ما اطعم طعاما علی مائدة و لا جلس علیها و فیها اسمی الا وقد سوا کل یوم مرتین	۱۶۳
۵۰۵	ما من مائدة وضعت فحضر علیها من اسمه احمد او محمد الا اقدس اللہ ذلك المنزل کل یوم مرتین	۱۶۳
۵۰۶	ما ضر احدکم لو کان فی بیته محمد و محمدان و ثلثة	۱۶۳
۵۰۷	ما اجتمع قوم قط فی مشورة و فیهم رجل اسمه محمد لم یدخلوه فی مشورتهم الا لم یبارك لهم فیه	۱۶۳
۵۰۸	اذا سمیتم الولد محمدا فاکرموه واوسعوا له فی المجلس و لا تقبحوا له وجها	۱۶۴
۵۰۹	اذا سمیتم محمدا فلا تضربوه و لا تحرموه	۱۶۴
۵۱۰	من اراد ان یکون حمل زوجته ذکرا فلیقع یده علی بطنها و یقل ان کان ذکرا فقد سمیته محمدا فانه یکون ذکرا	۱۶۴

marfat.com

		۳۷۱
۱۱۱	اذا بعثتم الی رجلا فابعثوه حسن الوجه حسن الاسم	۳۷۲
۱۱۲	اعتبروا الارض باسمائها	۳۷۲
۱۱۳	کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یتفاؤل ولا یتطیره	۳۷۲
	وکان یحب الاسم الحسن	
۱۱۴	کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا سمع بالاسم القبیح حوله ما هو احسن منه	۳۷۲
۱۱۵	ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یغیر الاسم القبیح	۳۷۲
۱۱۶	ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان لا یتطیر من شئ فاذا بعث عاملا سأل عن اسمه فاذا اعجبه اسمه فرح به و رؤی بشر ذلك فی وجهه و ان کره اسمه رؤی کراهة ذلك فی وجهه و اذا دخل قریة سأل عن اسمها فان اعجبه اسمها فرح به و رؤی بشر ذلك فی وجهه و ان کره اسمها رؤی کراهة ذلك فی وجهه	۳۷۲
۱۱۷	احب اسمائکم الی الله عبدالله و عبدالرحمن	۳۷۳
۱۱۸	انما سماها فاطمة لان الله تعالیٰ فطمها و محبها علی النار	۳۷۳
۱۲۱	اصدقها حارث و همام	۳۷۴

باب القدر

۱۲۶	عن امیر المومنین علی کرم الله تعالیٰ وجهه قال کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی جنازة فاخذ شیأ فجعل ینکت به الارض فقال ما منکم من احد الا وقد کتب مقعده من النار و مقعده من الجنة قالوا یا رسول الله افلا نتکل علی کتابنا و ندع العمل زاد فی روایة فمن کان من اهل السعادة فسیصیر الی اهل السعادة و من کان من اهل الشقاء فسیصیر الی عمل اهل الشقاوة قال اعملوا فکل میسر لما خلق له اما من کان من اهل السعادة فییسر لعمل اهل السعادة و اما من کان من اهل الشقاء فییسر لعمل اهل الشقاوة ثم قراء فاما من اعطی و صدق بالحسنی الآیة۔	۳۷۹

marfat.com

۱۴۴ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام جارہے تھے کہ خبر ملی کہ شام میں وبا ۳۸۴
ہے امیر المومنین نے مہاجرین وانصار وغیرہم کو بلا کر مشورہ لیا اکثر کی
رائے رجوع پر قرار پائی امیر المومنین نے بازگشت کی منادی فرمائی حضرت
ابو عبیدہ نے کہا افرا را من قدر الله فرمایا لو غیرك قالها یا ابا عبیدة نعم
نفر من قدر الله الی قدر الله ارأیت لو کان لك ابل هبطت وادیا له
عدوتان احدهما خصبة والاخری جدبة الیس ان رعیت الخصبة
رعیتها بقدر الله و ان رعیت الجدبة رعیتها بقدر الله۔

۱۴۹ عن انس رضی الله تعالیٰ عنه قال لما بعث الله تعالیٰ موسیٰ ۳۸۹
علیه الصلاة و السلام الی فرعون نودی لن یفعل فلم افعل قال
فناداه اثنا عشر ملکا من علماء الملئکة۔ امض لما امرت به فانا
جهدنا ان نعلم فلم نعلمه۔

۱۵۰ امیر المومنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی انه خطب ۳۸۹
الناس یوما (فذکر خطبته ثم قال) فقام الیه رجل ممن کان
شهد معه الجمل فقال یا امیرالمومنین اخبرنا عن القدر فقال
بحر عمیق فلا تلجه قال یا امیرالمومنین اخبرنا عن القدر قال
سرالله فلا تتکلفه قال یا امیرالمومنین اخبرنا عن القدر قال
اما اذا ابیت فانه امر بین امرین لاجبر و لاتفویض ، قال یا
امیرالمومنین ان فلانا یقول بالاستطاعة وهو حاضرك فقال
علیَّ به فاقاموه فلما رأه سل سیفه قدر اربع اصابع فقال
الاستطاعة تملکها مع الله او من دون الله و ایاك ان تقول
احدهما فترتد فاضرب عنقك قال فما اقول یا امیرالمومنین
قال قل املکها بالله الذی ان شأ ملکنیها۔

۱۵۱ قیل لعلی بن ابی طالب ان ههنا رجلا یتکلم فی المشیئة فقال یا ۳۹۰
عبدالله خلقك الله لما شأ قال فیمرضك اذاشأ او اذاشئت قال
بل اذا شأ قال فیمیتك اذا شأ او اذا شئت قال اذا شأ قال
فیدخلك حیث شأ او حیث شئت قال حیث شأ قال والله لو
قلت غیر هذا لضربت الذی فیه عیناك بالسیف ثم تلا علی و
ماتشاؤن الا ان یشاء الله هو اهل التقوی و اهل المغفرة۔

marfat.com

۳۹۱ ابن عساکر نے حارث ہمدانی سے روایت کی ایک شخص آکر
۱۵۲ امیر المومنین مولیٰ علی سے عرض کی یاامیر المومنین مجھے مسئلہ تقدیر سے
خبر دیجئے فرمایا تاریک راستہ ہے اس میں نہ چل عرض کی یاامیر المومنین
خبر دیجئے فرمایا گہرا سمندر ہے اس میں قدم نہ رکھ عرض کی یاامیر المومنین
مجھے خبر دیجئے فرمایا اللہ کا راز ہے تجھ پر پوشیدہ ہے اسے نہ کھول عرض کی یا
امیر المومنین مجھے خبر دیجئے فرمایا ان اللہ خالقك کما شأ او کما
شئت۔ اللہ نے تجھے جیسا اس نے چاہا بنایا جیسا تو نے چاہا عرض کی جیسا
اس نے چاہا فرمایا فیعملك کما شأ او کما شئت۔ تو تجھ سے کام
ویسا لے گا جیسا کہ وہ چاہے یا جیسا تو چاہے کہا جس طرح وہ چاہے فرمایا
فیبعثك یوم القیٰمة کما شاء او کما شئت تجھے قیامت کے دن جس
طرح وہ چاہے اٹھائے گا یا جس طرح تو چاہے کہا جس طرح وہ چاہے فرمایا
ایها السائل تقول لاحول و لاقوة الابمن۔ اے سائل تو کہتا ہے کہ
نہ طاقت ہے نہ قوت ہے مگر کس کی ذات سے؟ کہا اللہ علی عظیم کی ذات
سے فرمایا تو اس کی تفسیر جانتا ہے، عرض کہ امیر المومنین کو جو علم اللہ نے
دیا ہے اس سے مجھے تعلیم فرمائیں۔ فرمایا ان تفسیرها لایقدر علی
طاعة الله و لایکون قوة فی معصیة الله فی الامرین جمیعا الا
بالله۔ اس کی تفسیر یہ ہے کہ طاعت کی طاقت نہ معصیت کی قوت دونوں
اللہ ہی کے دیئے سے ہیں۔ پھر فرمایا ایها السائل الك مع الله مشیة او
دون الله مشیة فان قلت ان لك دون الله مشیة فقد اکتفیت بها
عن مشیة الله و ان زعمت ان لك فوق الله مشیة فقد ادعیت
مع الله شرکا فی مشیته۔
پھر فرمایا ایها السائل الله یشج و یداوی فمنه الداء و منه
الدواء اعقلت عن الله امره۔
اے سائل بیشک اللہ زخم پہنچاتا ہے اور اللہ ہی دوا دیتا ہے تو اسی سے مرض
ہے اور اسی سے دوا کیوں تو نے اب تو اللہ کا حکم سمجھ لیا: اس نے عرض کی
ہاں حاضرین سے فرمایا الآن اسلم اخوکم فقوموا فصافحوه۔ اب
تمہارا یہ بھائی مسلمان ہوا کھڑے ہو اس سے مصافحہ کرو۔

marfat.com

پھر فرمایا لو ان رجلا عندی من القدریة لاخذت برقبته ثم ازال اجوئها حتی اقطعها فانهم یهود هذه الامة و نصاراها و مجوسها۔

باب الاستمداد

۲۶ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک نابینا کو دعا تعلیم فرمائی ۴۲۵
کہ بعد نمازیوں کہے اللهم انی اسئلك و اتوجه الیك بنبیك محمد نبی الرحمة یا محمد انی اتوجه بك الی ربی فی حاجتی هذه لتقضی لی اللهم فشفعه فی

۲۷ ان رجلا کان یختلف الی عثمن بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه ۴۲۵
فی حاجة له و کان عثمن لا یلتفت الیه ولا ینظر فی حاجته فلقی عثمن بن حنیف رضی الله تعالیٰ عنه فشکی ذلك الیه فقال له عثمن بن حنیف ایت المیضاةفتوضا ثم آت المسجد فصل فیه رکعتین اروح معك فانطلق الرجل فصنع ما قال له ثم اتی باب عثمان فجاء ه البواب حتی اخذ بیده فادخله علی عثمن بن عفان فاجلسه معه علی الطنفسة قال حاجتك فذکر حاجته فقضاها ثم قال ما ذکرت حاجتك حتی کانت هذه الساعة و قال ما کان لك من حاجة فائتنا ثم کالرجل خرج من عنده فلقی عثمن بن حنیف رضی الله تعالیٰ عنه فقال له جزاك الله خیرا ما کان ینظر فی حاجتی و لا یلتفت الی حتی کلمته فی فقال عثمن بن حنیف و الله ما کلمته و لکن شهدت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و اتاه رجل ضریر فشکا الیه ذهاب بصره فقال له النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم آیت المیضاة فتوضا ثم صل رکعتین ثم ادع بهذه الدعوات فقال عثمن بن حنیف فوالله ما تفرقنا و طال بنا الحدیث حتی دخل علینا الرجل کانه لم یکن به ضر قط

marfat.com

۴۲۷ ۲۰۸ ان ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما خدرت رجله فقیل له اذکر
احب الناس الیك فصاح یا محمداه فانتشرت

باب قتل الحیة

۶۸ ۲۰۹ قال عبدالله بینا نحن مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم
فی غار اذ نزلت علیه و المرسلٰت فتلقیناها من فیه و ان فاه
لرطب بها اذ خرجت حیة فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه
وسلم اقتلوها قال فابتدرناها فسبقتنا قال فقال وقیت شرکم
کما وقیتم شره۔

۶۹ ۲۱۰ یسأل رجل ابن عمر ما یقتل من الدواب وهو محرم قال
حدثنی احدیٰ نسوة النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه کان
یأمر بقتل الکلب العقور و الفارة و العقرب و الحدیأ و الغراب
و الحیة قال وهی فی الصلاة ایضاً

۶۹ ۲۱۱ خمس یقتلهن محرم الحیة و الفارة و الحداءة و الغراب الابقع
و الکلب العقور۔

۶۹ ۲۱۲ خمس قتلهن حلال فی الحرم الحیة و العقرب و الحداءة و
الفارة و الکلب العقور۔

۶۹ ۲۱۳ امر محرما بقتل حیة بمنی

۷۰ ۲۱۴ اقتلوا الحیات کلها الا الجان الابیض الذی کانه قضیب فضة

۷۰ ۲۱۵ اقتلوا ذوا الطفیتین والا بترو ایاکم و الحیة البیضاء فانها من الجن

۷۰ ۲۱۶ ان بالمدینة نفرا من الجن قد اسلموا فمن رأی شیأ من هذه
العوامر فلیوذنه ثلاثا فان بداء له بعد فیقتله فانه شیطان

۷۰ ۲۱۷ ان لهذه البیوت عوامر فاذا رأیتم شیأ منها فاخرجوا علیها ثلاثا
فان ذهب والا فاقتلوه فانه کافر

۷۱ ۲۱۸ ان بالمدینة جنا اسلموا فاذا رأیتم شیأ فاذنوه ثلثة ایام فان بداء
لکم بعد ذلك فاقتلوه انما هو شیطان

marfat.com

٢١٩ كان ابن عمر يقتل الحيات كلهن حتى حدثنا ابولبابة بن عبدالمنذر البدرى ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نهى عن قتل جنان البيوت فامسك ٧١

٢٢٠ فى رواية، نهى عن قتل الجنان التى فى البيوت ٧١

٢٢١ عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انه يقول انشدك بالعهد الذى اخذ عليكم سليمن بن داؤد ان لاتو ذونا ولا تظهرن لنا ٧١

٢٢٢ اذا ظهرت الحية فى المسكن فقولوا لها انا نسئلك بعهد سليمن بن داؤد ان لاتوذينا فان عادت فاقتلوها۔ ٧١

٢٢٣ ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم سئل عن حيات البيوت فقال اذا رأيتم مثلهن شيأ فى مسكنكم فقولوا انشد كن العهد الذى اخذ عليكن نوح انشد كن العهد الذى اخذ عليكن سليمن ان لاتوذونا فان عدن فاقتلوهن ٧٢

باب فى المثلة

٢٩٩ لعن الله من مثل بالحيوان فعليه لعنة الله و الملئكة و الناس اجمعين ٩٣

٣٠٠ اغزوا بسم الله فى سبيل الله قاتلوا من كفر بالله اغزوا ولا تفعلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا وليدا ٩٤

٣٠١ سيروا بسم الله و فى سبيل الله قاتلوا من كفر بالله ولا تمثلوا ولا تغدروا ولا تقتلوا وليدا ٩٤

٣٠٢ خذ فاغر فى سبيل الله فقاتلوا من كفر بالله لا تفعلوا ولا تمثلوا ولا تقتلوا وليدا فهذا عهدالله و سيرة نبيه۔ ٩٤

٣٠٣ لا تمثلوا بآدمى ولا بهيمة ٩٤

٣٠٤ نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن النهبة و المثلة ٩٥

٣٠٥ ينهى ان يمثل بالبهائم ٩٥

٣٠٦ نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن المثلة ٩٥

٣٠٧ نهى عن المثلة ولو كلب العقور ٩٥

٣٠٨ لا تمثلوا بشئ من خلق الله عزوجل فيه روح

marfat.com

۳۰۹ كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يحث على الصدقة و ينهى عن المثلة ۹۵

۳۱۰ قلما خطب خطبة الا امرنافيها بالصدقة و نهانا عن المثلة ۹۶

۳۱۱ ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان بعد ذلك يحث على الصدقة و ينهى عن المثلة ۹۶

۳۱۲ لا تمثلوا بعباد الله ۹۶

۳۱۳ لا امثل به فيمثل الله بى يوم القيٰمة ۹۶

۳۱۴ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید بن ابی سفیان کو سپہ سالاری پر بھیجتے وقت وصیت میں فرمایا لا تغدر و لاتمثل ولا تجبن و لا تغلل ۹۶

۳۱۵ اياك و المثلة فى الناس فانها مأثم و منفرة الا فى قصاص ۹۶

باب فی المجذوم

۱ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مجذوم کو اپنے ساتھ کھلایا اور فرمایا کل معی بسم الله ثقة بالله و توكلا على الله ۶

۲ فر من المجذوم كما تفر من الاسد ۶

۳ اتقوا صاحب الجذام كما يتقى السبع اذا صبط واديا فاهبطوا غيره ۶

۴ كلم المجذوم و بينك و بينه قيد رمح او رمحين ۶

۵۲۷ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اتقوا المجذوم كما يتقى الاسد۔ ۱۷۱

۵۲۸ فر من المجذوم فرارك من الاسد۔ ۱۷۱

۵۲۹ فر من المجذوم كما تفر من الاسد۔ ۱۷۱

۵۳۰ اتقوا صاحب الجذام كمايتقى السبع اذا هبط واديا فاهبطوا غيره ۱۷۱

۵۳۱ لاتديموا النظر الى المجذومين۔ ۱۷۱

۵۳۲ لاتحدوا النظر الى المجذومين۔ ۱۷۱

۵۳۳ لاتديموا النظر الى المجذومين اذا كلمتموهم فليكن بينكم و بينهم قدر رمح۔ ۱۷۲

marfat.com

۵۳۴ کلم المجذوم و بینك و بینه قید رمح اور رمحین۔ ۱۷۲

۵۳۵ جب وفد ثقیف حاضر بارگاہ اقدس ہوئے اور دست انور پر بیعتیں کیں ۱۷۲
ان میں ایک صاحب کو یہ (جذام کا) عارضہ تھا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرما بھیجا ارجع فقد بایعناك۔ واپس جاؤ تمہاری بیعت ہو گئی، یعنی زبانی کافی ہے مصافحہ نہ ہونا مانع بیعت نہیں۔

۵۳۶ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مجذوم کو آتے دیکھا ۱۷۳
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا یاانس ائت البساط لایطأ علیه بقدمه۔

۵۳۷ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے درمیان ۱۷۳
وادی عسفان پر گزرے وہاں کچھ لوگ مجذوم پائے مرکب کو تیز چلا کر وہاں سے تشریف لے گئے اور فرمایا ان کان شئ من الداء یعدی فهو هذا۔

۵۳۸ ایک جذامی عورت کعبہ معظمہ کا طواف کر رہی تھی امیر المومنین ۱۷۳
فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا امة الله لاتؤذی الناس لو جلست فی بیتك۔

۵۳۹ ان عمر بن الخطاب قال للمعیقیب رضی الله تعالیٰ عنهما ۱۷۴
اجلس منی قید رمح و کان به ذلك الداء و کان بدریا۔

۵۴۰ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح کو کچھ لوگوں ۱۷۴
کی دعوت کی ان میں معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے وہ سب کے ساتھ کھانے میں شریک کئے گئے اور امیر المومنین نے ان سے فرمایا خذ مما یلیك و من شقك فلو کان غیرك ما اکلنی فی صحفة و لکان بینی و بینه قید رمح۔

۵۴۱ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستر خوان پر شام کو ۱۷۴
کھانا رکھا گیا لوگ حاضر تھے امیر المومنین بر آمد ہوئے کہ ان کے ساتھ کھانا تناول فرمائیں معیقیب بن ابی فاطمہ دوسی صحابی مہاجر حبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا ادن فاجلس و ایم الله لو کان غیرك به الذی بك ماجلس منی ادنی من قید رمح۔

marfat.com

۱۷۴ محمود بن لبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بعض ساکنان موضع
۵۴۲ جرش نے بیان کیا کہ عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے
حدیث بیان کی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
جذامی سے بچو جیسا درندے سے بچتے ہیں وہ ایک نالے میں اترے تو
تم دوسرے میں اترو میں نے کہا واللہ اگر عبداللہ بن جعفر نے یہ
حدیث بیان کی تو غلط نہ کہا جب میں مدینہ طیبہ آیا ان سے ملا اور اس
حدیث کا حال پوچھا کہ اہل جرش آپ سے یوں ناقل تھے فرمایا کذ
بوا واللہ ماحدثتهم هذا و لقد رايت عمر بن الخطاب يوتى
بالاناء فيه الماء فيعطيه معيقيب فيشرب منه ثم ينا وله عمر من
يده فيضع فمه موضع فمه حتى يشرب منه فعرفت انما يصنع
عمر ذلك فرارا من ان يدخله شئ من العدوى

۱۷۵ ۵۴۳ ابن سعد کی روایت میں ایک مفید بات زائد ہے کہ عبداللہ بن جعفر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا امیر المومنین فاروق اعظم جسے طبیب
سنتے معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے اس سے علاج چاہتے دو حکیم
یمن سے آئے ان سے بھی فرمایا دہ بولے جاتا رہے یہ تو ہم سے ہو نہیں
ہو سکتا ہاں ایسی دوا کر دیں گے کہ بیماری ٹھہر جائے بڑھنے نہ پائے۔
امیر المومنین نے فرمایا عافية عظيمة ان يقف فلا يزيد بڑی
تندرستی ہے کہ مرض ٹھہر جائے بڑھنے نہ پائے انہوں نے دو بڑی
زنبیلیں بھروا کر اندرائن کے تازہ پھل منگوائے جو خربوزے کی شکل
اور نہایت تلخ ہوتے ہیں پھر ہر پھل کے دو دو ٹکڑے کئے اور معیقیب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لٹا کر دونوں طبیبوں نے ایک ایک تلوے پر ایک
ایک ٹکڑا ملنا شروع کیا جب وہ ختم ہو گیا دوسرا ٹکڑا لیا یہاں تک کہ
معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منہ اور ناک سے سبز رنگ کی کڑوی
رطوبت نکلنے لگی اس وقت چھوڑ کر دونوں حکیموں نے کہا اب یہ بیماری
کبھی ترقی نہ کرے گی عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں
فواللہ ما زال معيقيب منها سكالا يزيد و جعه حتى مات

marfat.com

۵۴۴ امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار میں قوم ثقیف کے ۱۷۵
سفیر کی حاضری ہوئی کھانا حاضر لایا گیا وہ لوگ نزدیک آئے مگر ایک
صاحب کہ اس مرض میں مبتلا تھے الگ ہو گئے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے فرمایا قریب آؤ قریب آئے فرمایا کھانا کھاؤ کھانا کھایا حضرت قاسم
بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں و جعل ابوبکر
یضع یدہ موضع یدہ فیأکل مما یأکل منہ المجذوم۔

۵۴۵ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخذ بید رجل مجذوم ۱۷۶
فادخلھا معہ فی القصعۃ ثم قال ثقۃ باللہ و توکلا علی اللہ

۵۴۶ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کل مع صاحب ۱۷۸
البلاء تواضعا لربك و ایمانا۔

۵۴۷ ایک بی بی نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کیا ۱۷۸
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجذوموں کے حق میں فرماتے
فروا منھم کفرارکم من الاسد۔

۵۴۸ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لاعدوی ۱۷۸

۵۴۹ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ بیماری اڑ کر ۱۷۹
نہیں لگتی ایک بادیہ نشین نے عرض کی یارسول اللہ پھر اونٹوں کا یہ کیا
حال ہے کہ وہ ریتی میں ہوتے ہیں جیسے ہرن یعنی صاف و شفاف بدن
ایک اونٹ خارش والا آکر ان میں داخل ہوتا ہے جس کے خارش
ہو جاتی ہے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فمن اعدی
الاول اس پہلے کو کس کی اڑ کر لگی

۵۵۰ حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے ارشاد فرمایا ذلکم القدر ۱۷۹
فمن اجرب الاول

۵۵۱ حدیث اخیر میں اس توضیح کے ساتھ ہے کہ فرمایا الم ترو االی البعیر ۱۷۹
یکون فی الصحراء فیصبح و فی کرکرتہ او فی مراق بطنہ نکتۃ
من جرب لم تکن قبل ذلك فمن اعدی الاول

marfat.com

۱۸۰ حضور اقد سصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لایوردن ممرض علی مصح

۵۵۲ ۱۸۰ بیہقی نے سنن میں یوں مطولاً تخریج کی کہ ارشاد فرمایا لا عدوی و

۵۵۳ لایحل الممرض علی المصح و لیحل حیث شاء قیل و لم ذاك

قال لانه اذی

۱۸۰ ۵۵۴ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاعدوی وفر من

المجذوم کما تفر من الاسد۔

باب فی الطاعون

۱۸۹ ۵۷۰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الفار من الطاعون کالفار

من الزحف

۱۸۹ ۵۷۲ جب امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو راہ شام میں خبر ملی کہ وہاں طاعون ہے صحابۂ کرام میں پہلے مہاجرین کرام پھر انصار عظام پھر مشائخ قریش مہاجرین فتح مکہ کو بلا کر مشورے لئے، سب نے اپنی اپنی رائے ظاہر کی مگر کسی کو اس بارے میں ارشاد اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معلوم نہ تھا نہ خود امیر المومنین کے علم میں تھا یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اس وقت اپنے کسی کام کو تشریف لے گئے تھے انہوں نے آکر ارشاد والا (یعنی جب تم کسی سرزمین میں موجود ہو اور وہاں طاعون ہونا سنو تو وہاں سے نہ بھاگو) بیان کیا اور اسی پر عمل کیا گیا۔

۵۷۳ صحیحین کی حدیث ہے کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ احد

۱۹۰ العشرۃ المبشرۃ کو یہ ارشاد اقدس کہ جب دوسری جگہ طاعون ہونا سنو وہاں نہ جاؤ اور جب تمہارے یہاں پیدا ہو تو وہاں سے نہ بھاگو، معلوم نہ تھا یہاں تک کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محبوب ابن المحبوب اور سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کے بچے ہیں انہیں یہ حدیث سنائی۔ بلکہ صحیحین سے یہ بھی ثابت ہے کہ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے سوال کر کے اس کا علم حاصل فرمایا۔

marfat.com

۵۷۴ الفار من الطاعون کالفار من الزحف و الصابر فیه کالصابر فی الزحف۔ ۱۹۰

۵۷۵ الفار من الطاعون کالفار من الزحف و من صبر فیه کان له اجر شهید۔ ۱۹۰

۵۷۶ الفرار من الطاعون کالفرار من الزحف۔ ۱۹۰

۵۷۷ الطاعون غدة کغدة البعیر المقیم بها کالشهید و الفار منها کالفار من الزحف۔ ۱۹۰

۵۷۸ عن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیه انه سمع یسأل اسامة بن زید ماذا سمعت من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الطاعون رجز ارسل علی بنی اسرائیل او علی من کان قبلکم فاذا سمعتم به بارض فلا تقدموا علیه و اذا وقع بارض و انتم بها فلاتخرجوا فرارا منه۔ ۱۹۱

۵۷۹ بعض صحابہ کو طاعون کے بارے میں پہلے کوئی ارشاد اقدس معلوم نہ تھا، جیسے عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ طاعون سے بہت خوف کرتے لوگوں کو متفرق ہو جانے کی رائے دی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اعلم الناس بالحلال و الحرام و امام العلماء الی یوم القیام۔ ہیں ان کا رد شدید کیا اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی اور شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتب وحی نے نہایت شدت سے رد کیا اور فرار عن الطاعون سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا منع فرمانا روایت کیا عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فور أرجوع فرمائی اور ان کی تصدیق کی اخرج ابن خزیمة فی صحیحه عن عبدالرحمن بن غنم قال وقع الطاعون بالشام فقال عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه ان هذا الطاعون رجس ففروا منه فی الاودیة و الشعاب فبلغ ذلك شرحبیل بن حسنة رضی الله تعالیٰ عنه غضب و قال کذب عمرو بن العاص فقد صحبت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و عمرو اضل من جمل اهله ان هذا الطاعون دعوة نبیکم و رحمة ربکم ووفاة الصالحین قبلکم۔

marfat.com

١٩٢

٥٨٠ كان عمر و بن العاص رضى الله تعالىٰ عنه حين احس بالطاعون فرق فرقا شديدا فقال يا ايها الناس تبددوا فى هذه الشعاب و تفرقوا فانه قد نزل بكم امر من الله تعالىٰ لااراه الا رجز و الطوفان قال شرحبيل بن حسنة رضى الله تعالىٰ عنه قد صاحبنا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و انت اضل من حمار اهلك قال عمر و رضى الله تعالىٰ عنه صدقت قال معاذ رضى الله تعالىٰ عنه لعمر و بن العاص رضى الله تعالىٰ عنه كذبت ليس بالطوفان ولابالرجزولكنها رحمة ربكم ودعوة نبيكم وقبض الصالحين قبلكم۔

١٩٣

٥٨١ وخزة نصيب امتى من اعدائهم من الجن كغدة الابل من اقام عليها كان مرا بطا و من اصيب به كان شهيدا و الفار منه كالفار من الزحف۔

١٩٣

٥٨٢ الطاعون شهادة لامتى ووخز اعدائكم من الجن غدة كغدة البعير تخرج فى الاباط و المراق من مات فيه مات شهيدا و من اقام فيه كان كالمرابط فى سبيل الله و من فر منه كان كالفار من الزحف۔

١٩٣

٥٨٣ عن عائشة رضى الله تعالىٰ عنها انها قالت سألت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن الطاعون فاخبرنى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انه كان عذابا يبعثه الله تعالىٰ على من يشأ فجعله رحمة للمومنين فليس من رجل يقع الطاعون فيمكث فى بيته صابرا محتسبا يعلم انه لايصيبه الاماكتب الله له الا كان له مثل اجر الشهيد۔

١٩٤

٥٨٤ اتانى جبرئيل بالحمى و الطاعون فامسكت الحمى بالمدينة و ارسلت الطاعون الى الشام فالطاعون شهادة لامتى و رحمة لهم و رجس على الكافرين۔

marfat.com

٥٨٥ عن عمر و بن العاص رضى الله تعالىٰ عنه ان الطاعون وقع ١٩٤
بالشام فقال عمر و تفرقوا عنه فانه رجز فبلغ ذلك شرحبيل بن
حسنة رضى الله تعالىٰ عنه فقال قد صحبت رسول الله صلى الله
تعالىٰ عليه وسلم فسمعته يقول انها رحمة ربكم و دعوة نبيكم و
موت الصالحين قبلكم فاجتمعوا له و لاتفرقوا عليه فقال عمر و
رضى الله تعالىٰ عنه صدق۔

٥٨٦ عن شهر بن حوشب قال فيها فقام شرحبيل بن حسنة رضى الله ١٩٥
تعالىٰ عنه فقال والله لقد اسلمت و ان اميركم هذا اضل من
جمل اهله فانظروا مايقول قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه
وسلم اذا وقع بارض و انتم بها فلاتهربوا فان الموت فى اعناقكم
و اذا كان بارض فلا تدخلوها فانه يحرق القلوب۔

٥٨٧ قال عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه اللهم ان الناس ١٩٥
زعموا انى فررت من الطاعون و انا ابرؤاليك من ذلك۔

٥٨٨ كان ابوبكر رضى الله تعالىٰ عنه اذا بعث الى الشام بايعهم على ١٩٥
الطعن و الطاعون ۔

٥٨٩ اذا سمعتم بالطاعون بارض فلا تدخلوها و اذا وقع بارض و ١٩٦
انتم بها فلاتخرجوا منها

٥٩٠ فاذا سمعتم به فى ارض فلا تدخلوها۔ ١٩٦

٥٩١ اذ وقع الطاعون فى ارض و انتم بها فلا تخرجوا منها و ان ١٩٦
كنتم بغيرها فلا تقدموا عليها ۔

٧٥٤ الطاعون شهادة لكل مسلم ٢٦٣

٧٥٥ من مات فى الطاعون فهو شهيد ٢٦٣

٧٥٦ الطاعون شهادة لامتى ٢٦٣

٧٥٧ الطاعون شهادة ٢٦٣

٧٥٨ المطعون شهيد ٢٦٣

٧٥٩ الطاعون شهادة لامتى و رحمة لهم و رجس على الكافرين

marfat.com

۷۶۰	الطاعون كان عذابا يبعثه الله تعالىٰ على من شاء و ان الله تعالىٰ جعله رحمة للمومنين	۲۶۴
۷۶۱	اللهم اجعل فناء امتى قتلا فى سبيلك بالطعن	۲۶۴
۷۶۲	اللهم اجعل فناء امتى بالطعن و الطاعون	۲۶۴
۷۶۳	لا تفنى امتى الا بالطعن و الطاعون غدة كغدة الابل المقيم فيها كالشهيد و الفار منها كالفار من الزحف	۲۶۴
۷۶۴	الطاعون و حز اعدائكم من الجن وهو لكم شهادة	۲۶۵
۷۶۵	فناء امتى بالطعن و الطاعون و خز اعدائكم من الجن و فى كل شهادة	۲۶۵
۷۶۶	الطاعون رحمة ربكم و دعوة نبيكم و موت الصالحين قبلكم وهو شهادة	۲۶۵
۷۶۷	فيستشهد الله به انفسكم و ذراريكم و يزكى به اعمالكم	۲۶۵
۷۶۸	الشهداء خمسة المطعون و المبطون و الغريق و صاحب الهدم و الشهيد فى سبيل الله	۲۶۵
۷۶۹	حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (نماز میں) دعا کی اللهم طعنا و طاعونا	۲۶۵
۷۷۰	قیامت میں شہید اور طاعون زدہ حاضر آئیں گے طاعون والے کہیں گے ہم شہید ہیں حکم ہوگا انظروا فان كانت جراحتهم كجراح الشهداء تسيد دما كريح المسك فهو شهداء فيجدونهم كذلك	۲۶۶
۷۷۱	روز قیامت شہدا اور وہ جو بچھونے پر مرے طاعون والوں کے بارے میں جھگڑیں گے شہداء کہیں گے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں ہماری طرح مقتول ہوئے۔ بچھونے والے کہیں گے ہمارے بھائی ہیں ہمارے رب عزوجل فیصلہ کے لئے فرمائے گا انظروا الى جراحهم فان اشبه جراحهم المقتولين فانهم منهم و معهم، دیکھیں گے تو ان کے زخم انہیں کے سے ہوں گے فيلحقون بهم	۲۶۶

باب التداوی

۱۲۹ تداووا عباداللہ فان اللہ یضع داء الا وضع لہ دواء غیر داء واحد لہرم ۳۸۰

۱۴۳ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی دوا تقدیر سے ۳۸۴
کیا نافع ہو گی فرمایا الدواء من القدر ینفع من یشأ بما شأ

باب الدعاء

۴۳۰ تفتح ابواب السماء نصف اللیل فینادی مناد ھل من داع ۱۳۹
فیستجاب لہ ھل من سائل فیعطی ھل من مکروب فیفرج عنہ
فلا یبقی مسلم یدعوا اللہ بدعوۃ الا استجاب اللہ عزوجل لہ
الا زانیۃ تسعی بفرجھا او عشارا

۴۳۸ من قال عند مریض لم یحضر اجلہ اسأل اللہ العظیم رب ۱۴۱
العرش العظیم یشفیک سبع مرات

۴۵۸ تین مسافر رات کو ایک غار میں ٹھہرے پہاڑ سے ایک چٹان گر کر غار ۱۴۷
کے منہ پر ڈھک گئی آپس میں بولے خدا کی قسم یہاں سے نجات نہ
پاؤ گے الا ان تدعوا اللہ بصالح اعمالکم، ان میں ایک دعا یہ تھی
کہ میرے چچا کی بیٹی مجھے سب سے زیادہ پیاری تھی میں نے ان سے
بدکاری چاہی وہ باز رہی یہاں تک کہ ایک سال قحط میں مبتلا ہو کر
میرے پاس آئی فاعطیتھا عشرین و مائۃ دینار علی ان تخلی
بینی و بین نفسھا ففعلت، دریں اثناوہ روئی اور کہا میں نے یہ کام
کبھی نہ کیا احتیاج نے مجھے مجبور کر دیا اللہ سے ڈر میں اس فعل سے باز
رہا اور اشرفیاں بھی اسی کو چھوڑ دیں اللھم ان کنت فعلت ذلک
ابتغاء وجھک فاخرج عنا ما نحن فیہ۔ اس پر چٹان سرکی۔ ۲۰۴

۶۱۱ ادعو اللہ و انتم موقنون بالاجابۃ ۲۰۴

۶۱۲ یستجاب لاحدکم مالم یعجل یقول دعوت فلم یستجب لی ۳۷۹

۱۲۵ من لم یدع اللہ غضب علیہ ۳۸۰

۱۲۷ لا یرد القضاء الا الدعاء ۳۸۰

۱۲۸ لا یغنی حذر من قدر و الدعاء ینفع مما نزل و مما لم ینزل
الدعاء فیتلقاہ الدعاء فیعتلجان الی یوم القیمۃ

marfat.com

٣٩٦ ١٥٧ ينزل ربنا كل ليلة الى السماء الدنيا حين يبقى ثلث الليل الآخر
فيقول من يدعونى فاستجيب له
٣٩٩ ١٦٨ يا ايها الناس اربعوا على انفسكم فانكم لا تدعون اصم ولا
غائبا انكم تدعون سميعا قريبا و هو معكم
٤٠٠ ١٦٩ ان الذين تدعون اقرب الى احدكم من عنق راحلته
٤٠٠ ١٧٠ اقرب ما يكون العبد من ربه وهو ساجد فاكثرو الدعاء

باب صفة الجنة والنار

٢١٧ ٦٣٨ لما خلق الله تعالىٰ الجنة قال لجبريل اذهب فانظر اليها فذهب
فنظر اليها و الى ما اعدالله لاهلها فيها ثم جاء فقال اى رب و
عزتك لا يسمع بها احد الا دخلها ثم حفها بالمكاره ثم قال يا
جبريلُ اذهب فانظر اليها قال فذهب فنظر اليها ثم جاء فقال اى
رب و عزتك لقد خشيت ان لا يدخلها احد قال فلما خلق الله
النار قال يا جبريل اذهب فانظر اليها قال فذهب فنظر اليها ثم جاء
فقال اى رب و عزتك لا يسمع بها احد فيدخلها فحفها
بالشهوات ثم قال يا جبريل اذهب فانظر قال فذهب فنظر اليها
فقال اى رب و عزتك لقد خشيت ان لا يبقى احد الا دخلها۔
٢١٨ ٦٣٩ حفت الجنة بالمكارِهِ و حفت النار بالشهوات
٣٤٢ ٣٩ تحاجت الجنة و النار فقالت النار اوثرت بالمتكبرين و قالت
الجنة فمالى لا يدخلنى الاضعفأ الناس
٣٩٧ ١٦٠ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم جنتان من فضة آنيتهما و
جنتان من ذهب آنيتان و ما فيهما و ما بين القوم و بين ان ينظروا
الى ربهم عزوجل الا رداء الكبرياء على وجهه فى جنة عدن

باب الرؤيا

٣٧٥ ١٢٤ قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لام المومنين رضى الله تعالىٰ
عنها رأيتك فى المنام ثلث ليال يجى بك الملك فى سرقة من
حرير فقال لى هذه امراء تك فكشف عن وجهك الثوب فاذا
انت هى فقلت ان يكن هذا من عندالله يمضه

marfat.com

باب فی ابی طالب

۹۱	وجدته فی غمرات من النار فاخرجته الی ضحضاح	۳۶۶
۹۲	ولو لا انا لکان فی الدرك الاسفل من النار	۳۶۶
۹۳	اهون اهل النار عذابا ابوطالب	۳۶۶

باب الشتیٰ

۸۸	الفتنة نائمة لعن الله من ایقظها	۳۲
۸۹	من لعب بالنردشیر فکانما صبغ یده فی لحم الخنزیر و دمه	۳۲
۹۰	من لعب بالنرد فقد عصی الله و رسوله	۳۲
۱۵۰	قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الدیك یؤذن بالصلاة من اتخذ دیکا ابیض حفظ من ثلثة من شر کل شیطان و ساحر و کاهن	۵۳
۱۵۳	من اطلع فی بیت قوم بغیر اذنهم فقد حل لهم ان یفقوا عینه	۵۴
۱۵۹	من نظر فی کتاب اخیه بغیر اذنه فانما ینظر فی النار	۵۶
۱۶۰	ایما رجل کشف سترا فادخل بصره قبل ان یوذن فقد اتی حدا لایحل ان یاتیه ولو ان رجلا فقأ عینه لهدرت	۵۶
۱۶۱	ناکح الیه ملعون	۵۶
۱۶۲	ایک صاحب مشرف باسلام ہوئے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الق عنك شعر الکفرو اختتن	۵۶
۱۸۰	امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جانوران صدقہ کی رانوں پر حبس فی سبیل اللہ، داغ فرمایا تھا۔	۶۱
۱۸۲	لعن الله الناظر و المنظور الیه	۶۲
۲۴۳	کل شئ یلهو به الرجل یاکل الارمیة بقوسه و تادیبه فرسه و ملاعبته امراته فانهن من الحق	۷۶
۲۶۹	لا صغیرة علی الاصرار	۸۶

marfat.com

		١٣١
٤٠٤	عن ابن مسعود قال اعظم الناس خطايا يوم القيمة اكثرهم خوضا فى الباطل	١٣١
٤٠٥	قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا يزال المسروق منه فى تهمة حتى يكون اعظم جرما من السارق	١٣١
٤٠٦	عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال رأى عيسىٰ بن مريم رجلا يسرق فقال اسرقت قال كلا و الله الذى لااله الا الله هو فقال عيسىٰ آمنت بالله و كذبت عينى-	١٣١
٤٠٩	نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن الخذف و قال انه لا يقتل الصيد و لا ينكأ لعدو و انه يفقوا العين و يكسر السن-	١٣٢
٤٤٨	الحنة حرام على كل فاحش ان يدخلها	١٤٥
٤٨٣	حدیث میں ہے جو جانور پالودن میں ٧٠ بار اسے دانہ پانی دکھاؤ	١٥٨
٤٨٤	من اقتنىٰ كلبا الا كلب ماشية او ضاريا نقص من عمله كل يوم قيراطان	١٥٨
٥١٣	الطيرة شرك	١٦٥
٥١٩	كل لهو يكره الا ملاعبة الرجل امراء ته و مشيه بين الهدفين و تعليمه فرسه	١٦١
٥٥٦	قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لو كان شئ سابق القدر لسبقته العين	١٨١
٥٦١	و لما بلغها (اى عائشة) حديث ابى هريرة ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال ان الطيرة فى المراء ة و الدار و الفرس، غضبت غضبا شديدا و قالت و الذى نزل القرآن على محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ما قالها رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و انما قال ان اهل الجاهلية كانوا يتطيرون من ذلك- (هذه طريقة معروفة لعائشة)	١٨٤
٥٦٣	الله الله فى من ليس له الا الله	١٨٥

marfat.com

۵۹۲	قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کل لهو المومن باطل و فی روایة حرام الا فی ثلث	۱۹۹
۵۹۴	حدیث ابن مسعود،الفناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء العشب	۱۹۹
۶۰۲	کل شئ من لهو الدنیا باطل الا ثلثة	۲۰۱
۶۰۳	(ایک روز حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرمایا کہ ازواج آنے والے ایک نابینا سے پردہ نہیں کررہی ہیں تو حضور نے فرمایاکہ) افعمیا وان انتما	۲۰۲
۶۰۴	الا لا یخلون رجل بامراءة الا کان ثالثها الشیطان	۲۰۲
۶۰۷	لا نذر فی معصیة	۲۰۳
۶۱۳	من جامع المشرك و سکن معه فانه مثله، فی لفظ لا تساکنوا المشرکین و لا تجامعوهم فمن ساکنهم او جامعهم فهو مثلهم	۲۰۴
۶۱۴	من اعان علی خصومة بغیر حق لم یزل فی سخط الله حتی ینزع	۲۰۴
۶۳۲	صحیح حدیث میں بلی کی نسبت فرمایا انها من الطوافین علیکم و الطوافات	۲۱۵
۶۳۴	ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه طاف لیلة فاذا هو بامراءة فی جوف دارها و حولها صبیان یبکون، الحدیث	۲۱۵
۶۵۱	ایک حدیث مرفوع میں آیاہے آخر اربعا من الشهر یوم نحس مستمر	۲۲۱
۶۵۸	(جو فال کی باتوں پر یقین کرے اس کی نسبت) حدیث میں فرمایا قد کفر بما نزل علی محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم	۲۲۲
۶۵۹	حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ایک صاحبزادی کے دفن میں فرمایاان کی قبر میں وہی اترے جو آج کی رات اپنی عورت کے پاس نہ گیاہو۔	۲۲۳
۶۶۱	اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ دشمن تین شخص ہیں مفلس متکبر اور بوڑھا زانی اور جھوٹ بولنے والا بادشاہ	۲۲۳
۶۶۳	ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم	۲۲۳

marfat.com

		۲۲۹
	من سره ان يتمثل له الرجال قياما فليتبوء مقعده من النار	۲۳۰
۶۸۲	فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایاکم ورطانة الاعاجم	۲۳۰
۶۸۵		
۶۸۶	فی روایة. فانه یورث النفاق	۲۳۳
۶۹۰	عن عائشة، و البیوت یومئذ لیس فیها مصابیح	۲۳۵
۶۹۴	ان فی المعاریض لمندوحة عن الکذب	۲۵۶
۷۳۷	ان الرجل لیتکلم بالکلمة لا یریٰ بها بأسا یهوی بها سبعین خریفا فی النار	۲۵۶
۷۳۸	ان الرجل لیتکلم بالکلمة من سخط الله ما یظن ان تبلغ فیکتب الله بها سخطه الی یوم القیمة	۲۶۰
۷۴۳	من تواضع لله رفعه الله	۲۶۱
۷۴۷	نهی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الخصأ و عن التبتل و الرهبانیة	۲۶۱
۷۴۸	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تسعروا	۲۷۲
۵	اول من دخل الحمامات و صنعت له النورة سلیمن بن داؤد فلما دخله وجده حره و غمه فقال اوّه من عذاب الله اوّه قبل ان لا تکون اوّه	۲۷۲
۱۲۶	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من استعجل اخطاء	
۱۰۴	غفر الله عزوجل لزید بن عمر و رحمه فانه مات علی دین ابراهیم	۳۶۹
۱۰۵	ایک حدیث میں ہے ان کی نسبت فرمایا رأیته فی الجنة یسحب ذیولا۔	۳۶۹
۵	ان الزمان قد استدار کهیأته یوم خلق السموات و الارض	۴۱۳
۶	من بدل دینه فاقتلوه	۴۱۴
۱۵	انما یأکل الذئب القاصیة	۴۱۹
۲۳	عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مسجد میں ایک شخص کو ثعلبہ کہتے سن کر اپنے غلام سے فرمایا اخرج بنا من عند هذا المتدع	۴۲۱
۳۱	ان الله خلق آدم علی صورته طوله ستون ذراعا	۴۲۸
۳۲	ما من شئ بداء یوم الاربعاء الاتم	۴۲۸

marfat.com

۳۵ قیل لابن مسعود ان کعبا یقول ان السماء تدور فی قطبة مثل ۴۲۹
قطبة الرحا فی عمود علی منکب ملك قال کذب کعب ان الله
یمسك السموات و الارض ان تزولا و کفی بها زوالا ان تدور

۳۶ ان کعبا یقول ان السماء تدور علی نصب مثل نصب الرحا ۴۲۹
فقال حذیفة بن الیمان کذب کعب ان الله یمسك السموات
و الارض ان تزولا۔

۳۸ ان اول شیٔ خلق الله القلم و کان عرشه علی الماء فارتفع بخار ۴۳۳
الماء ففتقت منه السموات ثم خلق النون فبسطت الارض علیه
و الارض علی ظهر النون فاضطرب النون فما دامت الارض
فاثبتت الجبال

۳۹ خلق الله جبلا یقال له ق محیط بالعالم و عروقه الی الصخرة ۴۳۳
التی علیها الارض فاذا ارادالله ان یزلزل قریة امر بذلك الجبل
فحرك العرق الذی یلی تلك القریة فیزلزلها و یحرکها فمن ثم
تحرك القریة دون القریة

۴۰ الا ان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد کله.و اذا ۴۳۴
فسدت فسد الجسد کله الا وهی القلب

۴۱ المتشبع بما لم یعط کلابس ثوبی زور ۴۳۴

۶۰ جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضور اقدس صلی ۴۳۸
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امام باقر کا ذکر فرمایا کہ ان سے ہمارا سلام کہنا
سیدنا امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ طلب علم کے لئے جابر کے پاس آئے
انہوں نے ان کی غایت تکریم کی اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم یسلم علیکم۔

۷۲ قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لابی ذر حین غربت ۴۴۳
الشمس اتدری این تذهب قلت الله و رسوله اعلم قال فانها
تذهب حتی تسجد تحت العرش فتستاذن فیوذن بها و یوشك
ان تسجد فلا یستقبل منه و تستاذن فلا یوذن لها یقال لها
ارجعی من حیث جئت فتطلع من مغربها فذلك قوله تعالیٰ و
الشمس تجری لمستقر لها ذلك تقدیر العزیز العلیم

marfat.com

۴۴۴

۷۳ حدیث میں ہے لکل حد مطلع ۴۴۴

۷۴ جاء رجل الی عبدالله فقال من این جئت قال من الشام فقال من لقیت قال کعبا فقال ما حدثك کعب قال حدثنی ان السموات تدار علی منکب ملك فقال صدقته او کذبته قال ما صدقته و لا کذبته قال لودوت انك افتدیت من رحلتك الیه براحلتك ارحلها کذب کعب ان الله یقول ان الله یمسك السموات والارض ان تزولا ولئن زالتا ان امسکها من احد من بعده زاد غیر ابن جریر و کفی بها زوالا ان تدورا۔

۷۵ ذهب جندب البجلی الی کعب الاحبار ثم رجع فقال له ۴۴۴ عبدالله حدثنا ما حدثك فقال حدثنی ان السماء فی قطب کقطب الرحا قال عبدالله لودوت ان افتدیت رحلتك بمثل راحلتك ثم قال ما تنکب الیهودیة فی قلب عبد فکادت ان تفارقه ثم قال ان الله یمسك السموات و الارض ان تزولا و کفی بها زوالا ان تدورا۔

۷۶ ان کعبا یقول ان السماء تدور علی نصب مثل نصب الرحا ۴۴۵ فقال حذیفة بن الیمان کذب کعب ان الله یمسك السموات و الارض ان تزولا۔

marfat.com

الماٰخذ

١	فتاوی رضویه جلد نہم	رضا اکیڈمی بمبئی
٢	حك العيب فی حرمة تسويد الشيب	مشمولہ جلد نہم
٣	اعجب الامداد فی مكفرات حقوق العباد	
٤	لمعة الضحیٰ فی اعفاء اللحیٰ	
٥	شفاء الواله فی صور الحبيب مزاره و نعاله	
٦	مشعلة الارشاد فی حقوق الاولاد	
٧	الحق المجتلی فی المبتلی	
٨	تيسير الماعون للسكن فی الطاعون	
٩	الكشف شافيا فی حكم فونو جرافيا	
١٠	جلی النص فی املاكن الرخص	
١١	الزبدة الزكية فی تحريم سجودالتحية	
١٢	عطايا القدير فی حكم التصوير	
١٣	الرمز المرصف علی سوال مولانا السيد آصف	رضا اکیڈمی بمبئی
١٤	فتاوی رضويه جلد دہم	مشمولہ جلد دہم
١٥	حقة المرجان لمبهم حكم الدخان	
١٦	الفقه التسجيلی فی عجين النار جيلی	
١٧	الشرعيه البهية فی تمديد الوصية	
١٨	المقصد النافع فی عصوبة الصنف الرابع	

marfat.com

		رضا اکیڈمی بمبئی
۱۹	فتاوی رضویه جلد یازدهم	مشمولہ جلد یازدہم
۲۰	اسماع الاربعین فی شفاعة سید المحبوبین	
۲۱	غایة التحقیق فی امامة العلی و الصدیق	
۲۲	شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام	
۲۳	التحبیر بباب التدبیر	
۲۴	ثلج الصدر لایمان القدر	
۲۵	قوارع القهار علی مجسمة الفجار	
۲۶	مقامع الحدید علی خد المنطق الجدید	
۲۷	اطائب الصیب علی ارض الطیب	
۲۸	فتاوی رضویه جلد دوازدهم	رضا اکیڈمی بمبئی
۲۹	نطق الهلال بارخ ولادالحبیب و الوصال	مشمولہ جلد دوازدہم
۳۰	اقامة القیامة علی طاعن القیام لنبی تهامه	
۳۱	انوارالانتباه فی حل نداء یا رسول الله	
۳۲	رساله تدبیر فلاح و نجات و اصلاح	
۳۳	نزول آیات فرقان بسکون زمین و آسمان	



marfat.com

المراجع

(امام احمد رضا نے جن کتابوں سے حدیثیں اخذ کی ہیں)

الالف

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۱	الادب المفرد للبخاری	امام محمد بن اسماعیل البخاری	۲۵۶
۲	الاصابه فی معرفة الصحابه	ابو نعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی	۴۳۰
۳	اصطناع المعروف	ابو بکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن ابی الدنیا	۲۸۱
۴	الاستیعاب فی معرفة الاصحاب	ابو عمر یوسف بن عبدالبر	۴۶۳
۵	القاب الرواة	احمد بن عبدالرحمٰن الخیر اتی	۴۰۷
۶	اخبار المدینه	زبیر بن بکار الزبیری	۲۵۶
۷	اعتلال القلوب	محمد بن جعفر الخرائطی	۳۲۷
۸	امثال النبی ﷺ	الحسن بن عبدالرحمٰن الرامہرمزی	۳۶۰
۹	الاکتفأ فی فضل الاربعة الخلفاء	ابراہیم بن عبداللہ الحسنی مدنی شافعی	۱۳۰۴
۱۰	الابانة عن اصول الدیانة	ابو نصر السجزی	
۱۱	اربعین سمی بالماء المعین	برہان فجندی تقریباً	۱۰۰۰
۱۲	احیاء العلوم	امام محمد بن محمد الغزالی	۵۰۵
۱۳	امالی فی الحدیث	قاضی عبدالجبار بن احمد	۴۱۵
۱۴	امالی فی الحدیث	ابو القاسم عبدالملک بن محمد بن بشران	۴۳۲
۱۵	الاتقان فی علوم القرآن	جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۱۶	اربعین طائیه		
۱۷	الأم للشافعی	محمد بن ادریس الشافعی	۲۰۴
۱۸	اقتباس الانوار	ابو عبداللہ محمد بن علی رشاطی	

marfat.com

نمبر شمار	اسمائے کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۱۹	اخبار مدینه	محمد بن حسن المدنی ابن زباله	۲۰۰
۲۰	ارشاد الساری شرح بخاری	شہاب الدین احمد بن محمد الخطیب القسطلانی الشافعی	۹۲۳
۲۱	الاطراف	الحافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی المکی	۹۷۳
۲۲	الاجرا لجزل فی الغزل	جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۲۳	اشعة اللمعات	شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی	۱۰۵۲
۲۴	الاتحاف السادة المتقین		

البا

۲۵	بہجة المجالس	احمد بن محمد عبدربہ	۸۶۰
۲۶	الباب المزبور	جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۲۷	بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع (البدائع)	علاء الدین بن ابی بکر بن مسعود الکاسانی	۵۸۷
۲۸	بلوغ المرام	حافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی المکی	۹۷۳
۲۹	البنایه شرح الهدایه	بدر الدین ابی محمد محمود بن احمد العینی	۸۵۵

التا

۳۰	تاریخ البخاری	امام محمد بن اسماعیل البخاری	۲۵۶
۳۱	تاریخ نیشا پور	امام احمد بن محمد بن حنبل	۲۴۱
۳۲	تاریخ للحاکم	ابو عبد اللہ الحاکم نیشاپوری	۴۰۵
۳۳	تلخیص المتشابه	ابو بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی	۴۶۳
۳۴	تفسیر ابن حبان	ابو الشیخ محمد بن حبان	۳۵۴
۳۵	تفسیر ابن ابی حاتم	ابو محمد عبد الرحمٰن بن ابی حاتم محمد الرازی	۳۲۷
۳۶	تفسیر ابن جریر	ابو جعفر محمد بن جریر الطبری	۳۱۰
۳۷	تاریخ الطبری	ابو جعفر محمد بن جریر الطبری	۳۱۰
۳۸	تہذیب الآثار	ابو جعفر محمد بن جریر الطبری	۳۱۰
۳۹	تاریخ دمشق	علی بن الحسن الدمشقی معروف بابن عساکر	۵۷۱

marfat.com

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۴۰	تاریخ بغداد	علی بن الحسن الدمشقی معروف بابن عساکر	۵۷۱
۴۱	التحقیق فی فضل الصدیق	ابراہیم بن عبداللہ الیمنی مدنی شافعی	۱۳۰۴
۴۲	الترغیب والترھیب	حافظ زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری	۶۵۶
۴۳	تنبیہ الغافلین	فقیہ ابواللیث نصر بن محمد بن ابراہیم سمرقندی	۳۷۳
۴۴	تعظیم الصلاۃ	محمد بن نصر المروزی	۲۹۴
۴۵	تاریخ بغداد	محمد بن محمود حسن بغدادی ابن نجار	۶۴۳
۴۶	ترغیب الذکر	ابوحفص محمد بن احمد بغدادی معروف بابن شاہین	۳۸۵
۴۷	تبیین الحقائق	فخر الدین عثمان بن علی الزیلعی	۷۴۳
۴۸	التعقبات علی الموضوعات	جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۴۹	تفسیر ابن مردویہ	احمد بن موسیٰ بن مردویہ	۴۱۰
۵۰	تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق (التبیین)	فخر الدین عثمان بن علی زیلعی	۷۴۳
۵۱	تفسیر جویبر	جویبر	
۵۲	التیسیر للمناوی	عبدالرؤف المناوی	۱۰۳۱
۵۳	تفسیر ثعلبی	ابواسحٰق احمد بن محمد	۴۲۷
۵۴	تاریخ ابی اسحٰق	ابواسحٰق جوزجانی	۲۸۰
۵۵	تفسیر واحدی	ابوالحسن علی بن احمد الواحدی	۴۶۸
۵۶	تفسیر لباب التاویل فی معانی التنزیل	علاء الدین علی بن محمد بغدادی معروف بہ خازن	۷۴۱
۵۷	التجرید للصحاح والسنن	ابوالحسن احمد بن رزین	۵۳۵
۵۸	التحریر المختار	امام عبدالقادر الرافعی القاروتی	۱۳۲۳
۵۹	تقریرات الرافعی	امام عبدالقادر الرافعی القاروتی	۱۳۲۳
۶۰	ترجمان التراجم	ابو عبداللہ الظہری بستی	۶۰۶
۶۱	التفسیر الکبیر	امام فخر الدین رازی	۵۷۱
۶۲	تحفۃ الزائر	علی بن الحسن الدمشقی معروف بابن عساکر	
۶۳	التاریخ	شمس الدین محمد بن صالح مدنی	۹۷۳
۶۴	تخریج احیاء العلوم	حافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی المکی	

marfat.com

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۶۵	التهذیب	جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۶۶	التقریب	جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۶۷	تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی (التدریب)	جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۶۸	تهذیب التهذیب	امام ابو عبداللہ ذہبی	۷۴۸
۶۹	التهذیب	ابوالشیخ محمد بن حبان	۳۵۴
۷۰	تذکرة الحفاظ	امام ابو عبداللہ ذہبی	۷۴۸
۷۱	التاریخ	الحافظ ابو بکر بن ابی خیثمہ	۲۷۹

الجیم

۷۲	الجامع الصحیح للبخاری اول وثانی	امام محمد بن اسماعیل البخاری	۲۵۶
۷۳	الجامع الصحیح للمسلم	امام مسلم بن حجاج القشیری	۳۶۱
۷۴	جامع الترمذی	ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی	۲۷۹
۷۵	الجعدیات	عبداللہ بن محمد بغوی (حسین بن منصور البغوی)	۵۱۶
۷۶	جزء حدیثی	ابو عبید اللہ محمد بن مخلد دوری بغدادی	۲۳۱
۷۷	جزء ردالشمس	شاذان الفضلی	
۷۸	الجامع الکبیر	جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۷۹	الجامع الصغیر	جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۸۰	جمع الجوامع	جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۸۱	جزء حدیثی حسن بن عرفه	ابو علی حسن بن عرفہ	بعد از ۲۵۶
۸۲	جزء ابی معاذ مروزی	ابی معاذ مروزی	
۸۳	جامع الرموز	شمس الدین محمد خراسانی قہستانی	تقریباً ۹۶۲
۸۴	جزء املا	محمد بن المبارک بن الصباح	
۸۵	جزء حدیثی	ابو حاتم محمد بن عبدالواحد خزاعی	
۸۶	جزء حدیثی	ابو العباس اصم	
۸۷	جوہر منظم	شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی المکی	۹۷۳

marfat.com

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۸۸	جذب القلوب الی دیار المحبوب	شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی	۱۰۵۲
۸۹	جزء حدیثی	قاضی ابو بکر محمد بن عبدالباقی الانصاری	۵۳۵

الحا

۹۰	حلیة الاولیاء	ابو نعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی	۴۳۰
۹۱	حملة القرآن	ابو بکر محمد بن الحسین الاجری	۳۰۶
۹۲	حرزحدیثی	ابواحمد دہقان	
۹۳	الحرز المعانی		
۹۴	الحدیقة الندیه شرح طریقه محمدیه	شیخ اسماعیل بن عبدالغنی النابلسی	۱۱۴۳
۹۵	الحلیه	علامہ ابراہیم الحلبی	۹۷۱
۹۶	الحمام	ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی	۲۷۹

الخا

۹۷	الخلافیات	ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی	۴۵۸
۹۸	الخصائص الکبریٰ	جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۹۹	الخمیس فی احوال انفس نفیس	حسین بن محمد بن حسن دیار بکری	
۱۰۰	خزانة الروایات مستند مائة مسائل	قاضی جند الحنفی	
۱۰۱	خالصة الحقائق	محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف النووی	۶۷۶
۱۰۲	الخلاصة	محمد العاشق بن عمر الحافظ الرومی الحنفی	
۱۰۳	خلاصة الاخبار ترجمه خلاصة الوفا		

الدال

۱۰۴	دلائل النبوة	ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی	۴۵۸
۱۰۵	دلائل النبوة	ابو نعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی	۴۳۰
۱۰۶	الدرر الثمینه فی تاریخ المدینه	محمد بن محمود بن حسن بغدادی ابن نجار	۶۴۳
۱۰۷	دقائق الطریقة	محمد بن ابوالحسین مکی	

marfat.com

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
		امام ابوالقاسم محمد لولوی بستی	
۱۰۸	درمنظم	محمد بن سلیمن جزولی	۸۷۰
۱۰۹	الدلائل (دلائل الخیرات)	جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۱۱۰	الدرالمنثور		

الرا

۱۱۱	الریاض النضرة فی فضائل العشرة	ابو جعفر احمد بن احمد الشہیر بالحب الطبری	۶۹۴
۱۱۲	رسالۂ قشیریہ	عبدالکریم بن ہوازن القشیری	۴۶۵

الزا

۱۱۳	زوائد کتاب الزہد	عبداللہ ابن الامام احمد	۲۹۰
۱۱۴	زوائد مسند	عبداللہ ابن الامام احمد	۲۹۰
۱۱۵	زیادت مسند مسدد	معاذ بن المثنی	
۱۱۶	زواجر	الحافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی المکی	۹۷۳

السین

۱۱۷	السنن لابی داؤد – اوّل، دوم	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث السجستانی	۲۷۵
۱۱۸	السنن للنسائی – اوّل، ثانی	ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی	۳۰۳
۱۱۹	السنن الکبریٰ للنسائی	ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی	۳۰۳
۱۲۰	السنن لابن ماجہ – اوّل، ثانی	ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ	۲۷۳
۱۲۱	السنن الطحاوی	ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی	۳۲۱
۱۲۲	السنن الکبریٰ للبیہقی	ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی	۴۵۸
۱۲۳	السنن للدارقطنی	امام ابوالحسن علی بن عمر الدار قطنی	۳۸۵
۱۲۴	السنن للدارمی	عبداللہ بن عبدالرحمٰن الدارمی	۲۵۵
۱۲۵	السیرۃ الکبریٰ لابن اسحق	محمد بن اسحٰق بن یسار	۱۵۱
۱۲۶	سیرت عمر بن محمد ملا	عمر بن محمد ملا	
۱۲۷	سنن سعید بن السکن	ابن السکن سعید بن عثمان	۳۵۳

marfat.com

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات هجری
۱۲۸	السنن لابن منصور	سعید بن منصور الخراسانی	۲۷۳
۱۲۹	سیرت ابن ہشام	ابو محمد عبدالملک بن ہشام	۲۱۳
۱۳۰	سنن عثمان بن ابی شیبه	عثمان بن ابی شیبہ کوفی	۲۳۹
۱۳۱	سراج منیر شرح جامع صغیر		

الشین

۱۳۲	شرح معانی الاثار	ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی	۳۲۱
۱۳۳	شعب الایمان	ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی	۴۵۸
۱۳۴	شرح السنة	عبداللہ بن محمد بغوی (حسین بن منصور البغوی)	۵۱۶
۱۳۵	شرف النبوة	ابو سعید عبدالملک بن عثمان	
۱۳۶	شرف المصطفیٰ	حافظ ابو سعید	
۱۳۷	الشہاب	قضاعی	
۱۳۸	شرح الشفاء	علی بن سلطان ملا علی قاری	۱۰۱۴
۱۳۹	شرح الصدور	جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۱۴۰	شفا السقام فی زیادة خیر الانام	تقی الدین علی بن عبدالکافی السبکی	۷۵۶
۱۴۱	الشفافی تعریف حقوق المصطفیٰ	ابوالفضل عیاض بن موسیٰ قاضی	۵۴۴
۱۴۲	شرح علامه ابن قاصح		
۱۴۳	شرح البردة	ابوالعباس تلمسانی	
۱۴۴	شرح شفاء شریف	محمد بن احمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر بن مرزوق تلمسانی	۷۸۱
۱۴۵	شرح مواہب اللدنیه	علامہ محمد بن عبدالباقی الزرقانی	۱۱۲۲
۱۴۶	شرح السیر الکبیر		
۱۴۷	شرح المہذب	محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف النووی	۶۷۶
۱۴۸	شرح مسند	عبدالقادر الرافعی الفاروقی	۱۳۲۳
۱۴۹	شرح الطیبی علی مشکوة المصابیح	شرف الدین حسین بن محمد بن عبداللہ الطیبی	۷۴۳
		سید المرتضیٰ بلگرامی	۱۲۰۵
	شرح احیاء العلوم	ابوالعباس تصار	

marfat.com

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
		شہاب الدین فضل بن حسین تورپشتی حنفی	۶۶۱
۱۵۱	شرح المصابیح		
۱۵۲	شرح منتقی	قاضی ناصرالدین ابوالخیر عبداللہ بن عمر بن محمد بن علی الشیرازی البیضاوی	۶۸۵یا۶۹۱
۱۵۳	شرح المصابیح	علامہ محمد بن عبدالباقی الزرقانی	۱۱۲۲
۱۵۴	شرح المؤطا		

الصاد

۱۵۵	الصحیح المستدرک علی البخاری ومسلم	ابو عبداللہ الحاکم نیشاپوری	۴۰۵
۱۵۶	صحیح ابن حبان	ابوالشیخ محمد بن حبان	۳۵۴
۱۵۷	صحیح التقاسیم والانواع	ابوالشیخ محمد بن حبان	۳۵۴
۱۵۸	صحیح ابو عوانہ	یعقوب بن اسحٰق اسفرائنی	۳۱۶
۱۵۹	صحیح ابن خزیمہ	محمد بن اسحٰق بن خزیمہ	۳۱۱
۱۶۰	صحیح ابن ابان	عیسیٰ بن ابان بن صدقہ	۲۲۱
۱۶۱	صحیح ابن السکن	ابن السکن سعید بن عثمان	۳۵۳
۱۶۲	الصواعق المحرقہ	الحافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی المکی	۹۷۳
۱۶۳	صفۃ قبر النبی ﷺ	ابو بکر محمد بن الحسین الاجری	۳۰۶
۱۶۴	الصحاح	ابو عبداللہ الحاکم نیشاپوری	۴۰۵

الضاد

۱۶۵	الضعفاء	امام موسیٰ کاظم	

الطا

۱۶۶	طریق ابن الاعرابی	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث السجستانی	۲۷۵
۱۶۷	الطب النبوی	ابو نعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی	۴۳۰
۱۶۸	الطیوریات	ابو طاہر سلفی	۵۷۶
۱۶۹	الطحطاوی علی الدر	سید احمد الطحطاوی (۱۲۳۱)	۱۳۰۲
۱۷۰	طبقات ابن سعد	محمد بن سعد	۳۲۰

marfat.com

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۱۷۱	طبقات الحفاظ	امام ابو عبداللہ ذہبی	۷۴۸

العین

۱۷۲	علوم الحدیث	ابو عبداللہ الحاکم نیشاپوری	۴۰۵
۱۷۳	عوالی سعید بن منصور	ابو نعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی	۴۳۰
۱۷۴	عمل الیوم واللیلة	حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن اسحٰق بن السنی	۳۶۴
۱۷۵	عمدة القاری شرح صحیح بخاری	علامہ بدرالدین ابی محمود بن احمد المعینی	۸۵۵
۱۷۶	عوالی الفرش الی معالی العرش		
۱۷۷	العنایه	اکمل الدین محمد بن محمد البابرتی	۷۸۶
۱۷۸	عینی	بدرالدین ابی محمد محمود بن احمد العینی	۸۵۵

الغین

۱۷۹	غرائب امام مالك	امام ابوالحسن علی بن عمر الدار قطنی	۳۸۵
۱۸۰	غریب الحدیث	ابو عبید القاسم بن سلام	۲۲۴
۱۸۱	غایة البیان	شیخ قوام الدین امیر کاتب بن امیر الاتقانی	۷۸۵
۱۸۲	غریب الحدیث	ابراہیم الحربی	
۱۸۳	الغیلا نیات	ابو بکر الشافعی	
۱۸۴	غایه سمعانیه	ابوالحسن علی بن مغیرہ البغدادی المعروف باثرم	۲۳۰
۱۸۵	غریب الحدیث	حسن بن عمار بن علی ابوالاخلاص الشرنبلالی	۱۰۶۹
۱۸۶	غنیه	علامہ ابراہیم الحلبی	۹۷۱
۱۸۷	الغنیه شرح المنیه		

الفا

۱۸۸	فضائل الصحابه	ابو نعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی	۴۳۰
۱۸۹	فتاوی امام سخاوی	شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی	۹۰۲
۱۹۰	فضل لباس العمائم	ابو عبداللہ محمد بن وضاح	

marfat.com

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات هجری
۱۹۱	فضائل القرآن	ابو عبیده معمر بن المثنیٰ	۲۰۸
۱۹۲	فضائل القرآن لابن ضریس	ابو عبداللہ محمد بن ایوب بن ضریس البجلی	۲۹۴
۱۹۳	فتوح المصر	ابوالقاسم بن عبدالحکیم	
۱۹۴	فتوح الشام	ابو حذیفہ	
۱۹۵	الفوائد	تمام بن محمد بن عبداللہ البجلی	۴۱۴
۱۹۶	فتح الله المعین	السید ازہری ابو منصور محمد بن احمد	۹۸۰
۱۹۷	فضائل الصحابه	خیثمہ بن سلیمان طرابلسی	
۱۹۸	فضائل الصدیق	ابو طالب العشاری	
۱۹۹	فوائد ثقفیات	ابو عبداللہ ثقفی	
۲۰۰	فتح الملك المجید		
۲۰۱	فوائد نہاد		
۲۰۲	فتح القدیر	کمال الدین محمد بن عبدالواحد بابن الھمام	۸۶۱
۲۰۳	فوائد الخلعی	ابوالحسن علی بن الحسین الموصلی	۴۹۲
۲۰۴	فضائل مکه	خلیل بن اسحٰق الجندی	۷۷۶
۲۰۵	فتوح الغیب	شیخ محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی	۵۶۱
۲۰۶	فوائد سمویه	اسماعیل بن عبداللہ المقلب بسمویہ	۲۶۷
۲۰۷	الفتوحات المکیه	امام محی الدین محمد بن علی ابن عربی	۶۳۸
۲۰۸	فتح الباری	الحافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی المکی	۹۷۳
۲۰۹	فوائد سورة الاخلاص	ابو بکر غلام الخلال	۴۳۹
۲۱۰	الفجر المنیر	امام تاج الدین خاکھانی	
۲۱۱	فتاوی حدیثیه	الحافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی المکی	۹۷۳
۲۱۲	فوائد ابوبکر بن خلاد	ابو نعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی	۴۳۰
۲۱۳	فتح القدیر	محمد بن علی شوکانی	۱۲۵۵

القاف

۲۱۴	قصر الامل	ابو بکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن ابی الدنیا القرشی	۲۸۱

marfat.com

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۲۱۵	قضاء الحوائج	ابو بکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن ابی الدنیا القرشی	۲۸۱
۲۱۶	قضاء الحوائج	ابوالغنائم النرسی	
۲۱۷	قمع الحرص	محمد بن جعفر الخرائطی	۳۲۷
۲۱۸	القول الصواب فی فضل عمر بن الخطاب	ابراہیم بن عبداللہ الیمنی مدنی شافعی	۱۳۰۴
۲۱۹	قوت القلوب فی معاملة المحبوب	ابوطالب محمد بن علی المکی	۳۸۶
۲۲۰	قرۃ العینین	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی	۱۱۷۶

الکاف

۲۲۱	کتاب المراسیل	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث السجستانی	۲۷۵
۲۲۲	کتاب الشمائل	ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی	۲۷۹
۲۲۳	کتاب العلل للترمذی	ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی	۲۷۹
۲۲۴	کتاب المناقب	امام احمد بن محمد بن حنبل	۲۴۱
۲۲۵	کتاب الزہد	امام احمد بن محمد بن حنبل	۲۴۱
۲۲۶	کتاب الآثار	ابو عبداللہ محمد بن الحسن الشیبانی	۱۸۹
۲۲۷	کتاب البعث والنشور	ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی	۴۵۸
۲۲۸	کتاب المعرفة	ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی	۴۵۸
۲۲۹	کتاب الاسماء والصفات	ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی	۴۵۸
۲۳۰	کتاب الدعاء	ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی	۳۶۰
۲۳۱	کتاب الکنی والالقاب	ابو عبداللہ الحاکم نیشاپوری	۴۰۵
۲۳۲	کتاب المعجزات	ابو عبداللہ الحاکم نیشاپوری	۴۵۰
۲۳۳	کتاب التاریخ	ابو بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی	۴۶۳
۲۳۴	کتاب الرواۃ عن مالك بن انس	ابو بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی	۴۶۳
۲۳۵	کتاب الجامع لآداب الراوی والسامع	ابو بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی	۴۶۳
۲۳۶	کتاب القنوت	ابو بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی	۴۶۳
۲۳۷	کتاب المتفق والمفترق	ابو بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی	۴۶۳

marfat.com

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۲۳۸	کتاب الریاضة	ابو نعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی	۴۳۰
۲۳۹	کتاب الافراد	امام ابوالحسن علی بن عمر الدار قطنی	۳۸۵
۲۴۰	الکامل لابن عدی	ابواحمد عبداللہ بن عدی	۳۶۵
۲۴۱	کتاب الضعفاء	ابوالشیخ محمد بن حبان	۳۵۴
۲۴۲	کتاب التوبیخ	ابوالشیخ محمد بن حبان	۳۵۴
۲۴۳	کتاب الثواب	ابوالشیخ محمد بن حبان	۳۵۴
۲۴۴	کتاب العظمة	ابوالشیخ محمد بن حبان	۳۵۴
۲۴۵	کتاب العلل علی ابواب الفقه	ابو محمد عبدالرحمٰن ابن ابی حاتم محمد الرازی	۳۲۷
۲۴۶	کتاب الادب	ابو جعفر محمد بن جریر الطبری	۳۱۰
۲۴۷	کتاب ذم الغیبة	ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن ابی الدنیا القرشی	۲۸۱
۲۴۸	کتاب الاخوان	ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن ابی الدنیا القرشی	۲۸۱
۲۴۹	کتاب التہجد	ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن ابی الدنیا القرشی	۲۸۱
۲۵۰	کتاب القبور	ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن ابی الدنیا القرشی	۲۸۱
۱۵۱	کتاب فضل الصمت	ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن ابی الدنیا القرشی	۲۸۱
۲۵۲	کتاب العقوبات	ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن ابی الدنیا القرشی	۲۸۱
۲۵۳	کتاب الاخوة	حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن اسحٰق بن السنی	۳۶۴
۲۵۴	کتاب الطب	حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن اسحٰق بن السنی	۳۶۴
۲۵۵	کتاب السنة	ابوالقاسم ھبۃ اللہ بن حسن المعروف محدث لالکائی	۴۱۸
۲۵۶	کتاب السنة	ابن ابی عاصم	
۲۵۷	کتاب المعالم	عبداللہ بن محمد بغوی (حسین بن منصور البغوی)	۵۱۶
۲۵۸	کتاب الامثال	حسن بن عبداللہ ابواحمد عسکری	۳۸۲
۲۵۹	کتاب المواعظ	حسن بن عبداللہ ابواحمد عسکری	۳۸۲
۲۶۰	کتاب الاحکام	ضیاء الدین محمد بن عبدالواحد المعروف بضیاء مقدسی	۶۴۳
۲۶۱	کتاب المعرفة	ابن مندہ	
۲۶۲	کتاب الصحابہ	ابن مندہ	

marfat.com

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات هجری
۲۶۳	کتاب الاستذکار والتمہید	ابو عمر یوسف بن عبدالبر	۴۶۳
۲۶۴	کتاب العلم	ابو عمر یوسف بن عبدالبر	۴۶۳
۲۶۵	کتاب التمہید	ابو نعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی	۴۳۰
۲۶۶	کتاب الوفاء	ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن الجوزی	۵۹۷
۲۶۷	کتاب العلل	ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن الجوزی	۵۹۷
۲۶۸	کتاب الصفوۃ	ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن الجوزی	۵۹۷
۲۶۹	کتاب الاعتدال	محمد بن جعفر الخرائطی	۳۲۷
۲۷۰	کتاب الہواتف	محمد بن جعفر الخرائطی	۳۲۷
۲۷۱	کتاب فضل العلم	موہبی	
۲۷۲	کتاب العاقبۃ	امام عبدالحق اشبیلی	۵۸۲
۲۷۳	کتاب العقل	ابوالحسن التیمی	
۲۷۴	کتاب الترغیب	امام ابوالقاسم اصبہانی	۵۳۵
۲۷۵	کتاب الحجۃ	امام ابوالقاسم اصبہانی	۵۳۵
۲۷۶	کتاب اللہ	محمد بن نصر المروزی	۲۹۴
۲۷۷	کتاب الصلاۃ	محمد بن نصر المروزی	۲۹۴
۲۷۸	کتاب الایمان	عمر بن رستہ	۳۰۰
۲۷۹	کتاب الطہور	ابو عبید القاسم بن سلام	۲۲۴
۲۸۰	کتاب الالمام فی دخول الحمام	ابوالمحاسن محمد بن علی	
۲۸۱	کتاب الصفین	یحییٰ بن سلیمان الجعفی	
۲۸۲	کتاب الفوائد	ابو سعید ہیثم بن کلیب الشاشی	۳۳۵
۲۸۳	کتاب الفوائد	الشیخ المخلص	۹۴۰
۲۸۴	کتاب الفوائد	ابوالحسن بن بشران	
۲۸۵	کتاب الفوائد	حسن بن سفین العسوی	۳۰۳
۲۸۶	کتاب الفوائد	ہناد	
۲۸۷	کتاب الزہد	ہناد	

marfat.com

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
		عبداللہ بن المبارک	۱۸۰
۲۸۸	کتاب الزہد	ابوحفص محمد بن احمد بغدادی معروف بابن شاہین	۳۸۵
۲۸۹	کتاب الافراد	ابوحفص محمد بن احمد بغدادی معروف بابن شاہین	۳۸۵
۲۹۰	کتاب السنة	امام محمد بن محمد الغزالی	۵۰۵
۲۹۱	کیمیائے سعادت	سیف	
۲۹۲	کتاب الفتوح	احمد بن محمد بن ابراہیم الخطابی	۳۸۸
۲۹۳	کتاب الغریب	معانی	
۲۹۴	کتاب الجیس والانیس	ابو محمد الابراہیمی	
۲۹۵	کتاب الصلاة	ابو جعفر محمد بن عمرو العقیلی المکی	۳۲۲
۲۹۶	کتاب الضعفأ الکبیر	سفین ثوری کوفی	۱۶۱
۲۹۷	کتاب الفرائض	الحافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی المکی	۹۷۳
۲۹۸	کف الرعاع عن محرمات الھوو السماع	شیخ عبدالوہاب بن احمد الشعرانی	۹۷۳
۲۹۹	کشف الغمة عن جمیع الامة	ابن قتیبہ عبداللہ بن مسلم دنیوری	۲۷۶
۳۰۰	کتاب المجالس	علی بن معبد	
۳۰۱	کتاب الطاعة والمعصیة	ابن الانباری	
۳۰۲	کتاب المصاحف	محمد بن عمر بن واقد الواقدی	۲۰۷
۳۰۳	کتاب المغازی	حافظ محمد بن عائذ	
۳۰۴	کتاب المغازی	محمد بن موسیٰ حازمی	۵۸۴
۳۰۵	کتاب الناسخ والمنسوخ	ابن قتیبہ عبداللہ بن مسلم دنیوری	۲۷۶
۳۰۶	کتاب الاشربہ	ابوالحسن بن البراء	
۳۰۷	کتاب الروضة	ابراہیم الحربی	
۳۰۸	کتاب اتباع الاموات	ابو بکر غلام الخلال	۴۳۹
۳۰۹	کتاب الشافی	نعیم بن حماد استاذ بخاری	۲۲۵
۳۱۰	کتاب الفتن	ابوالحسن علی بن محمد ماوردی (باوردی) بصری	۴۵۰
۳۱۱	کتاب المعرفة		
۳۱۲	کتاب الصحابہ		

marfat.com

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۳۱۳	کتاب المرؤة	ابو بکر بن المرزبان	
۳۱۴	کتاب السنة	ابوالقاسم اسماعیل بن محمد بن الفضل بلخی	
۳۱۵	کتاب الفوائد	ابو بکر عاقولی	
۳۱۶	کتاب السنة	ابوالقاسم طلحی	
۳۱۷	کنز العمال	علاء الدین علی المتقی بن حسام الدین الہندی	۹۷۵
۳۱۸	کنز العباد	علی بن احمد غوری	
۳۱۹	کتاب الحجه علی تارك المحجه	نصر بن ابراہیم المقدسی	۴۹۰
۳۲۰	کتاب الاموال	ابو عبید القاسم بن سلام	۷۷۴
۳۲۱	کتاب التذکره	ابو عبداللہ محمد بن احمد قرطبی	۶۷۱
۳۲۲	کتاب الفوائد	حاجب طوسی	
۳۲۳	کتاب الاحکام	ابن خراط امام عبدالحق اشبیلی	۵۸۲
۳۲۴	کتاب الفضائل	درلابی	
۳۲۵	کتاب التلخیص	امام ابو عبداللہ ذہبی	۷۴۸
۳۲۶	کتاب الوفاء	سید نورالدین، علی بن احمد سمہودی مدنی شافعی	۹۱۱

اللام

۳۲۷	اللالی المصنوعه فی الاحادیث الموضوعة	جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۳۲۸	لسان المیزان	الحافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی المکی	۹۷۳
۳۲۹	لمعات	شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی	۱۰۵۲

المیم

۳۳۰	مسند امام اعظم	امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت	۱۵۰
۳۳۱	مسند امام احمد بن حنبل	امام احمد بن محمد بن حنبل	۲۴۱
۳۳۲	مسند ذی الیدین	امام احمد بن محمد بن حنبل	۲۴۱
۳۳۳	مؤطا امام محمد	ابو عبداللہ محمد بن الحسن الشیبانی	۱۸۹

marfat.com

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات هجری
۳۳۵	مبسوط امام محمد (الاصل)	ابو عبداللہ محمد بن الحسن الشیبانی	۱۸۹
۳۳۶	مؤطا امام مالك	امام مالک بن انس المدنی	۱۷۹
۳۳۷	مرسل وبلاغ مالك	امام مالک بن انس المدنی	۱۷۹
۳۳۸	معانی الآثار	ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی	۳۲۱
۳۳۹	مصنف الطحاوی	ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی	۳۲۱
۳۴۰	المدخل	ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی	۴۵۸
۳۴۱	المعجم الکبیر	ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی	۳۶۰
۳۴۲	المعجم الاوسط	ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی	۳۶۰
۳۴۳	المعجم الصغیر	ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی	۳۶۰
۳۴۴	المؤتلف	ابو بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی	۴۶۳
۳۴۵	مسند الفردوس	شہر دار بن شیرویہ الدیلمی	۸۵۸
۳۴۶	مصنف عبد الرزاق	ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام الصنعانی	۲۱۱
۳۴۷	مصنف ابن ابی شیبه	ابو بکر عبداللہ بن محمد احمد النسفی	۲۳۵
۳۴۸	مکارم الاخلاق	ابو الشیخ محمد بن حبان	۳۵۴
۳۴۹	مکائد الشیطان	ابو بکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن ابی الدنیا القرشی	۲۸۱
۳۵۰	المختارة فی الحدیث	ضیاء الدین محمد بن عبد الواحد المعروف بضیاء مقدسی	۶۴۳
۳۵۱	المقاصد الحسنة فی الاحادیث الدائرة علی الالسنة	شمس الدین محمد بن عبد الرحمٰن السخاوی	۹۰۲
۳۵۲	موجبات الرحمة وعزائم المغفرة	ابو العباس احمد بن ابو بکر رواد صوفی	
۳۵۳	المائتین	ابو عثمان اسماعیل بن عبد الرحمٰن الصابونی	۴۴۹
۳۵۴	مکارم الاخلاق	محمد بن جعفر الخرائطی	۳۲۷
۳۵۵	المسند فی الحدیث	حسن بن سفیان النسوی	۳۰۳
۳۵۶	معجم شیوخ	ابو سعید نقاش	
۳۵۷	المطالب العالیه	الحافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی المکی	۹۷۳
۳۵۸	مشیخه	ابو علی الحسن بن شاذان	
۳۵۹	مشیخه	احمد بن ابراہیم [illegible]	

marfat.com

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات هجری
۳۶۰	المولد	ابوزکریا یحییٰ بن عائذ	
۳۶۱	مسندالبزار	ابو بکراحمد بن عمرو بن عبدالخالق البزار	۲۹۲
۳۶۲	مسند ابن منیع	ابن منیع	
۳۶۳	مسند اسحق بن راهویه	حافظ اسحاق بن راہویہ	۲۳۸
۳۶۴	مسند ابن سخبر (مسند سخبری)	ابواسحاق وعلج	۳۵۱
۳۶۵	مسند عبد بن حمید	ابو محمد عبد بن محمد حمید الکشی	۲۹۴
۳۶۶	مسند قضاعی	ابو عبداللہ محمد بن سلامہ قضاعی	۴۵۴
۳۶۷	مسند مسدد	مسدد بن مسرہد	۲۲۸
۳۶۸	مسند کبیر	مسدد کی استاذ بخاری و مسلم	
۳۶۹	معجم ابن منیع	ابن منیع	
۳۷۰	معجم ابن قانع (معجم الصحابه)	ابوالحسین عبدالباقی بن قانع	۳۵۱
۳۷۱	مسند ابی یعلی	احمد بن علی الموصلی	۳۰۷
۳۷۲	مشکوة المصابیح	شیخ ولی الدین العراقی	۷۴۲
۳۷۳	مستخرج اسماعیلی	ابو بکراحمد بن ابراہیم اسماعیلی	۳۷۱
۳۷۴	مدارك التنزیل (تفسیر النسفی)	ابوالبرکات عبداللہ بن احمد النسفی	۷۱۰
۳۷۵	مسند ابی داؤد	سلیمان بن داؤد الطیالسی	۲۰۴
۳۷۶	مرقاة شرح مشکوٰة	علی بن سلطان ملا علی قاری	۱۰۱۴
۳۷۷	موضوعات کبیر	علی بن سلطان ملا علی قاری	۱۰۱۴
۳۷۸	موضوعات ابن جوزی	ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن الجوزی	۵۹۷
۳۷۹	المنتقی فی الحدیث	عبداللہ بن علی بن جارود	۳۰۷
۳۸۰	منح المدح	ابوالفتح محمد بن محمد بن سید الناس	۷۳۴
۳۸۱	مؤطا ابن ابی ذئب	محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی ذئب	۱۵۸
۳۸۲	المهرانیات		
۳۸۳	مسند عدنی	محمد بن یحییٰ عدنی	۲۴۳
۳۸۴	مدخل الشرع الشریف	ابن الحاج ابی عبداللہ محمد بن محمد بن العبدری	۷۳۷

marfat.com

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات هجری
۳۸۵	المواہب اللدنیہ	شہاب الدین احمد بن محمد القسطلانی الشافعی	۹۲۳
۳۸۶	مطالع المسرات	ابو حامد بن ابی المحاسن یوسف بن محمد الفاسی	۱۰۵۲
۳۸۷	مأئتین	محمد بن یحییٰ عدنی	۲۴۳
۳۸۸	مقدمہ غزنویہ		
۳۸۹	مصنف وکیع	وکیع بن الجراح	۱۹۸
۳۹۰	مسند سراج	احمد بن ملقن سراج الدین عمر	۸۰۵
۳۹۱	مختصر ابی داؤد للحافظ المندری	عبدالعظیم بن عبدالقوی المندری	۶۵۶
۳۹۲	مصنفات ابن بشکوال	امام ابوالقاسم بن بشکوال	۵۷۸
۳۹۳	مصنفات مغلطائی	حافظ علاء الدین مغلطائی	۷۶۲
۳۹۴	میزان الشریعة الکبریٰ	شیخ امام عبدالوہاب بن احمد شعرانی	۹۷۳
۳۹۵	المغنی عن حمل الاسفار (تخریج احیاء العلوم)	حافظ عبدالرحیم بن حسین عراقی	۸۰۶
۳۹۶	مسند شامیین	ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی	۳۶۰
۳۹۷	مقدمہ ابن الصلاح (علوم الحدیث)	ابوعمرو تقی الدین عثمان بن عبدالرحمٰن صلاح الدین الترویانی	۶۴۳
۳۹۸	مسند ترویانی		
۳۹۹	مرقاۃ الصعود	جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۴۰۰	مناہل	جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۴۰۱	المیزان	امام ابو عبداللہ ذہبی	۷۴۸
۴۰۲	مجمع البحار (مجمع بحار الانوار)	علامہ محمد بن طاہر الفتنی (پٹنی) ہندی	۹۸۶
۴۰۳	معرفة الاصحاب	حافظ ابو موسیٰ مدینی	۲۳۴
۴۰۴	مسند مدینی	علی بن مدینی	۲۳۴

النون

۴۰۵	النجلاء	ابو بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی	۴۶۳
۴۰۶	نوادر الاصول فی معرفة اخبار الرسول	ابو عبداللہ محمد بن علی الحکیم الترمذی	۲۵۵
۴۰۷	نسخہ	کامل حمدری	

marfat.com

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات هجری
۴۰۸	النهایه فی غریب الحدیث والاثر	مجد الدین مبارک بن محمد الجزری ابن اثیر	۶۰۶
۴۰۹	نسیم الریاض	علامہ شہاب الدین خفاجی	۱۰۶۹
۴۱۰	نصب الرایه فی تخریج احادیث الهدایه	عبداللہ بن یوسف زیلعی	۷۲۶
۴۱۱	نیل الاوطاء	محمد بن علی شوکانی	۱۲۵۵

الواو

۴۱۲	وصایا العلماء عند العلماء	ابن زہیرہ	
۴۱۳	الوجیز فی الفروع	ابوحامد محمد بن محمد الغزالی	۵۰۵
۴۱۴	وفاء الوفاء	سید نورالدین علی بن احمد سمہودی مدنی شافعی	۹۱۱

الهاء

۴۱۵	الهدایه	برہان الدین علی ابوالحسن الفرغانی ۵۹۳یا	۵۹۶

الیاء

۴۱۶	الیواقیت والجواہر	شیخ عبدالوہاب بن احمد الشعرانی	۹۷۳

نوٹ : امام احمد رضا بریلوی نے حوالہ دیتے وقت کہیں کہیں صرف مصنف کے نام پر اکتفاء کیا ہے اور کتاب کا نام تحریر نہیں فرمایا، تو ہم نے بعض جگہ مصنف کے ساتھ ان کی کتاب بھی تحریر کردی ہے مگر جن مصنفین کی تصنیفات کا ہمیں علم نہیں ہو سکا ان کے اسماء یہ ہیں۔

۴۱۷		ابوالفضل المرسی	
		الفریابی	
۴۱۸		محمد ابو منصور ماتریدی سمرقندی	۳۳۳
۴۱۹		حافظ رضی الدین ابوالخیر احمد بن محمد اسماعیل القزوینی الحاکی	
۴۲۰		ابو عبداللہ محمد بن اسحٰق فاکہی	بعد ۲۷۶
۴۲۱		الودمانی	
۴۲۲		حافظ حسین بن احمد بن عبداللہ بن بکیر	
۴۲۳		طرائفی	

marfat.com

۴۲۵	حسین بن علی الحلوانی استاذ مسلم	۲۵۶
۴۲۶	علی بن منذر الکوفی	۷۴۸
۴۲۷	ابراہیم بن محمد بن عثمان خلیلی	۲۷۹
۴۲۸	احمد بن یحییٰ بلاذری	
۴۲۹	ابن دحیہ	
۴۳۰	ابوالمحاسن رویانی	
۴۳۱	ابو جعفر بن محمد طبری	
۴۳۲	ابو بکر مطیری	
۴۳۳	ابوذر ہروی	
۴۳۴	وورقی	
۴۳۵	حافظ عمرو بن ابی شیبہ	
۴۳۶	خشیش	
۴۳۷	ابن لالی (ابن لال ابو بکر احمد بن علی)	۳۹۸
۴۳۸	ابو بکر برقی	
۴۳۹	امام قطب خیضری	
۴۴۰	ابو جعفر احمد بن محمد النحاس	۳۳۸
۴۴۱	ابن علی خشنی	
۴۴۲	حمید بن زنجویہ	
۴۴۳	ابن حجر الہیثمی	۹۷۴
۴۴۴	عمرو الناقد	
۴۴۵	ابن موہب المعنی	
۴۴۶	الطلوسی	
۴۴۷	ابوالحسن ابن القطان	
۴۴۸	علامہ سید میرک	
۴۴۹	ابوالعالیہ رفیع بن مہران الریاحی تابعی	۹۰
۴۵۰	ابن بطال	

marfat.com

۴۵۱		امام سراہ	
۴۵۲		ابوالحسن محمد بن یوسف العامری	۳۸۱
۴۵۳		ابو عبدالرحمن السلمی	
۴۵۴		دقیل	
۴۵۵		امام قسم بن نسطاس تاجی مدنی	
۴۵۶		ابو عبداللہ ابن وھب	۱۹۷

marfat.com

حوالجات

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	متوفی	مطبع	
۱	الجامع الصحیح للبخاری اول ، ثانی	امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری	۲۵۶	رضا اکیڈمی	ممبئی
۲	الجامع الصحیح للمسلم اول ،ثانی	امام مسلم بن حجاج القشیری	۲۶۱	رضا اکیڈمی	ممبئی
۳	السنن لابی داؤد اول ،ثانی	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث السجستانی	۲۷۵	رشیدیہ	دہلی
۴	کتاب المراسیل	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث السجستانی	۲۷۵	رشیدیہ	دہلی
۵	جامع الترمذی اوّل ثانی	ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی	۲۷۹	رشیدیہ	دہلی
۶	کتاب الشمائل للترمذی	ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی	۲۷۹	رشیدیہ	دہلی
۷	کتاب العلل للترمذی	ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی	۲۷۹	رشیدیہ	دہلی
۸	السنن للنسائی اول ، ثانی	ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی	۳۰۳	رشیدیہ	دہلی
۹	السنن لابن ماجه اول ، ثانی	ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجه	۲۷۳	رشیدیہ	دہلی
۱۰	مسند الامام اعظم	امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت	۱۵۰	نوبی دنیا	دہلی
۱۱	مسند الامام احمد بن حنبل اول تا ہفتم	امام احمد بن محمد بن حنبل	۲۴۱	داراحیاء التراث	بیروت
۱۲	موطا امام محمد	ابو عبداللہ محمد بن الحسن الشیبانی	۱۸۹	اشرفی بکڈپو	دیوبند
۱۳	کتاب الاثار الجزء الاوّل	ابو عبداللہ محمد بن الحسن الشیبانی	۱۸۹	المجلس العلمی	کراچی
۱۴	مؤطا امام مالك	امام مالک بن انس المدنی	۱۷۹	اشرفی بکڈپو	سہارنپور
۱۵	شرح معانی الاثار اول، ثانی	ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی	۳۲۱	مختار بکڈپو	دیوبند
۱۶	کنز العمال مکمل بائیس جلدیں	علاء الدین علی المتقی بن حسام الدین الہندی	۹۷۵	دائرۃ المعارف العثمانیہ	حیدرآباد
۱۷	الاستیعاب فی اسماء الاصحاب	ابو عمر یوسف بن عبدالبر	۴۶۳	دارالفکر	بیروت
۱۸	تفسیر کبیر	امام فخر الدین رازی	۶۰۶	دارالفکر	بیروت
۱۹	تفسیر مدارک	ابوالبرکات عبداللہ بن احمد النسفی	۷۱۰	اصح المطابع	ممبئی
۲۰	عمل الیوم واللیله	حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن اسحٰق بن السنی	۳۶۴	دائرۃ المعارف العثمانیہ	حیدرآباد
۲۱	الترغیب والترہیب من الحدیث الشریف	حافظ زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری	۶۵۶	داراحیاء التراث العربی	بیروت
۲۲	مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح	علی بن سلطان ملا علی قاری	۱۰۱۴	مکتبہ لدھیانو	ملتان
۲۳	تاریخ الامم والملوک (تاریخ الطبری) اوّل ثانی	ابو جعفر محمد بن جریر الطبری	۳۱۰	دارالکتب العلمیہ	بیروت
۲۴	الشفا بتعریف حقوق المصطفی اوّل ثانی	قاضی ابوالفضل عیاض بن موسیٰ		اصح المطابع	ممبئی
۲۵	احیاء العلوم ثالث	ابو حامد محمد بن محمد غزالی	۵۰۵	جامی محمڈ	ممبئی
۲۶	کیمیائے سعادت	ابو حامد محمد بن محمد غزالی	۵۰۵	نوبی دنیا	دہلی

marfat.com

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	متوفی	مطبع
۲۷	عمدة القاری شرح بخاری	علامہ بدرالدین ابی محمد محمود بن العینی	۸۵۵	مکتبہ مدینہ اردو بازار لاہور
۲۸	الاتقان فی علوم القرآن	جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱	سہیل اکیڈمی لاہور
۲۹	فتح القدیر	الامام کمال الدین محمد بن عبداللہ	۶۸۱	مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ
۳۰	ردالمحتار	علامہ ابن عابدین المعروف بالشامی	۱۲۵۲	مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ
۳۱	بحرالرائق شرح کنزالدقائق	شیخ زین الدین بن نجیم	۹۷۰	مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ
۳۲	الاشباہ والنظائر	شیخ زین الدین بن نجیم	۹۷۰	ادارہ اشاعت دیوبند
۳۳	مصنف عبد الرزاق اول،ثانی،سوئم، یازدہم	ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام الصنعانی	۲۱۱	بیروت
۳۴	مصنف ابن ابی شیبہ اول،دوم،سوم، ہشتم	ابو بکر عبداللہ بن محمد احمد العبسی	۲۳۵	کراچی
۳۵	دارقطنی ، اول،دوم،سوم، یازدہم	امام ابو الحسن علی بن عمر الدارقطنی	۳۸۵	ملتان
۳۶	تبیین الحقائق اول	فخر الدین عثمان بن علی الزیلعی	۷۴۳	بولاق مصر
۳۷	مستخلص الحقائق			لاہور
۳۸	کتاب الضعفاء الکبیر اول	ابو جعفر محمد بن عمرو العقیلی المکی	۳۲۲	بیروت
۳۹	الریاض النضرة فی فضائل العشرة اول	ابو جعفر احمد بن احمد الشہیر بالمحب الطبری المکی	۶۹۴	فیصل آباد
۴۰	مسند ابی یعلی دوم، سوم ، چہارم	احمد بن علی الموصلی	۳۰۷	جدہ- بیروت
۴۱	مسند ابی داؤد طیالسی	سلیمان بن داؤد الطیالسی	۲۰۴	بیروت
۴۲	نسیم الریاض شرح الشفاء اوّل	علامہ شہاب الدین خفاجی	۱۰۶۹	بیروت
۴۳	رسالہ قشیریہ	عبدالکریم بن ہوازن القشیری	۴۶۵	البابی مصر
۴۴	شرح المواہب للزرقانی پنجم ششم ہفتم	علامہ محمد بن عبدالباقی الزرقانی	۱۱۲۲	مصر
۴۵	نصب الرایہ فی تخریج احادیث الہدایہ اوّل	عبداللہ بن یوسف زیلعی	۷۶۲	بیروت
۴۶	الصحاح سوم	ابو عبداللہ الحاکم نیشاپوری	۴۰۵	بیروت
۴۷	المیزان الکبری اوّل	امام عبدالوہاب بن احمد شعرانی	۹۷۳	البابی مصر
۴۸	الصواعق المحرقہ	الحافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی	۹۷۳	
۴۹	جامع الرموز اوّل	شمس الدین محمد خراسانی قہستانی	۹۶۲	ایران
۵۰	الام للشافعی اوّل	محمد بن ادریس الشافعی	۲۰۴	بیروت
۵۱	الجامع الصغیر دوم	جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱	بیروت
۵۲	الدر المنثور اول، چہارم، پنجم	جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱	ایران
۵۳	الخصائص الکبریٰ اول ، دوم	جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱	سکھر- مصر
۵۴	کشف الغمہ عن جمیع الامۃ اول	عبدالوہاب بن احمد الشعرانی	۹۷۳	بیروت
۵۵	تاریخ بغداد سوم	محمد بن محمود بن حسن بغدادی ابن النجار	۶۴۳	بیروت
۵۶	المناصد الحسنہ	شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی	۹۰۲	بیروت

marfat.com

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	متوفی	مطبع	
۵۷	نوادر الاصول فی معرفۃ احادیث الرسول	ابو عبداللہ محمد بن علی الحکیم الترمذی	۲۵۵		بیروت
۵۸	تنبیہ الغافلین	فقیہ ابواللیث نصر بن محمد بن ابراہیم سمرقندی	۳۷۳		بیروت
۵۹	التمہید چہارم	ابن عبداللہ			لاہور
۶۰	کتاب الوفا دوم	ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی الجوزی	۵۹۷		لاہور
۶۱	الکامل فی ضعفاء الرجال اول، چہارم	ابواحمد عبداللہ بن عدی	۳۶۵	مکتبہ اثریہ	سانگلہ ہل
۶۲	تفسیر ابن جریر ہشتم، پانزدہم	ابو جعفر محمد بن جریر الطبری	۳۱۰		میمنہ مصر
۶۳	مسند الفردوس دوم	شہردار بن شیرویہ الدیلمی	۸۵۸		بیروت
۶۴	السنن الکبریٰ للبیہقی اول، دوم	ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی	۴۵۸		بیروت
۶۵	کتاب الزہد الکبیر للبیہقی	ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی	۴۵۸	دارالحکم	کویت
۶۶	شعب الایمان، دوم، سوم، پنجم	ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی	۴۵۸		بیروت
۶۷	المستدرک للحاکم اول، سوم، چہارم	ابو عبداللہ حاکم نیشاپوری	۴۰۵		بیروت
۶۸	المعجم الکبیر اول تا بستم	ابوالقاسم سلیمان ابن احمد الطبرانی	۳۶۰	موصل	بیروت
۶۹	المعجم الصغیر اوّل	ابوالقاسم سلیمان ابن احمد الطبرانی	۳۶۰		بیروت
۷۰	حلیۃ الاولیاء دوم	ابو نعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی	۴۳۰		بیروت
۷۱	الادب المفرد	امام محمد بن اسماعیل البخاری	۲۵۶		
۷۲	مجمع الزوائد اول تا دہم				بیروت
۷۳	صحیح ابن خزیمہ اول، چہارم	محمد بن اسحاق بن خزیمہ	۳۱۱		بیروت
۷۴	خلاصۃ الفتاویٰ اوّل				لکھنؤ
۷۵	مراقی الفلاح مع الطحاوی				کراچی
۷۶	کتاب الموضوعات سوم	ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی الجوزی	۵۹۷		بیروت
۷۷	موارد الظمان				سلفیہ
۷۸	الطریقۃ المحمدیہ دوم				لاہور
۷۹	لسان المیزان سوم	الحافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی	۹۷۳		حیدرآباد
۸۰	الاصابۃ فی تمییز الصحابہ سوم، چہارم	الحافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی	۹۷۳		بیروت
۸۱	تفسیر البغوی مع تفسیر الخازن پنجم بفتم	عبداللہ بن محمد بغوی	۵۱۶		البابی مصر
۸۲	شرح السنۃ اوّل	عبداللہ بن محمد بغوی	۵۱۶		بیروت
۸۳	کشف الاستار عن زوائد البزار اول				بیروت
۸۴	الاحسان بترتیب صحیح بن حبان چہارم				بیروت
۸۵	تذکرۃ الحفاظ اول	ابو عبداللہ ذہبی	۷۴۸		سانگلہ ہل
۸۶	الاسرار المرفوعۃ فی الاخبار المرفوعۃ				حیدرآباد
					بیروت

marfat.com